161

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ

احسن القواعد

مصنفہ

مولوی محمد حسن مدرس اوّل عربی و فارسی مہیلی کالج

پبلشرز

ایم۔ فرمان علی اینڈ سنز اردو بازار۔ لاہور

قیمت۔ تین روپے

Marfat.com

60334

Marfat.com

شرفپوری لائبریری
ہولی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد **نجف علیخان** متوطن مرادآباد ساکن بریلی اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صحیح نفس بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدرشناس صدر دانش انجمن **جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے** ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی نے بریلی کالج مین مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُن کے جواب دفعۃً بدون مدد کتاب نہین کے نہ بتا سکین اس لئے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال وجواب کے لکھکر طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اُن کو قواعد کا یاد کرنا اور سوالاتِ امتحان کا سمجھکر جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مؤلفین قواعد فارسی نے بیان قواعد

مین سوائے چھوٹی چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی اس سبب سے اکثر ذی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال سے مین نے کچھ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون کی ترکیب بھی لکھ کر طلبہ کو سمجھائی جس سے اُن کو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصطلحات اور اُن کے اسمار مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسمار کے تثنیہ و جمع وغیرہ کا بیان لکھہ کر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمانہ حال کہ عربی سے مخلوط ہے بدون ان امور کے یاد کرنیکے نہین آتی پھر تو طلبہ کا حال یہ ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس بھی بے نیل نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کی صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان ہوگیا۔ جب نومبر ۱۸۷۶ء مین مین اپنے عہدے سے مستعفی ہوا جب ہی سے تنزل کی ابتدا پڑگئی چنانچہ دونون زمانون کے طلبہ کے نمبرون کے مقابلہ سے یہ امر ظاہر ہوسکتا ہے۔

آب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھہ سے استدعا کی کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی **مولوی محمد منیر صاحب** کا اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اُن مسودات پریشان کو جمع کرکے چند محاورات و مصلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر تشبیہات و مناسبات اور کچھہ صنائع اور عروض و قوافی کو اُن پر اضافہ کرکے یہ رسالہ ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی و مخدومی جناب مولانا مولوی **محمد احسن صاحب** کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب ممدوح نے رسالہ کو تمام و کمال بنظر توجہ ملاحظہ فرماکر محو و اثبات بجا سے مُزیّن فرمایا اور ایک تقریظ اس پر تحریر فرمائی جو اول رسالہ مین مندرج ہے۔ اور واضح ہو کہ پہلے

Marfat.com

اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸ء مین چھپوایا بھی تھا جو اُنھین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا ٭

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کی قسم ہی اور اُن مین سے کی زبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات قسم سغدی۔ سکزی۔ زابلی۔ ہروی۔ فارسی۔ پہلوی۔ دری۔ اور ان مین سے پہلی تین زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور اُن کے نام کیا ہین ج واؤ الف یا۔ اور اُن کو اخوات اعراب اور حروف مدہ۔ اور لین بھی کہتے ہین۔ س اعراب کسے کہتے ہین اور اُس کے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُس کا نام کیا ہوتا ہی ج اعراب حرکت کو کہتے ہین اور وہ تین قسم ہی۔ فتحہ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ یا رفع پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُس کو متحرک کہتے ہین۔ پس فتحہ والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کاغ مضموم ہی اور لام مفتوح اور میم مکسور۔ س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جس پر یہ آتے ہین اُس کا کیا نام ہوتا ہی ج حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اس کا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہی اُسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسے شد کی دال س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہی ج سکون کے بعد اعراب کے نہونیکو وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہی جس کے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ س شد و کس کو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ

Marfat.com

پڑھا جاوے جیسے فرخ اور خرم کی ر۔ س الف ممدودہ اور مقصورہ کس کو کہتے ہین
ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آب مین
وہ ممدودہ ہی اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین س تنوین کس کو
کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف پر ایک
سی دو حرکتین ہوتی ہین۔ تلفظ مین اُس کے آخر نون پڑھا جاتا ہے اور زبر کی تنوین
مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخرۃ مدوّر ہو تو الف
نہین لکھتے جیسے تذکرۃً

باب اوّل صرف کے بیان مین

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہی۔ ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور
تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہی۔ اور غرض اس سے یہ ہی کہ متکلم لفظ صحیح بولے۔

س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین۔ ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہی جس کو آدمی بولے
اور اُس کے تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور ان کو تین فصلون مین بیان کرتے
ہین

فصل اوّل اسم کے بیان مین

س اسم کس کو کہتے ہین اور وہ کے
قسم ہی۔ ج اسم وہ ہی جو نام ہو کسی شئے کا اور اُس کی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت
پس اسم ذات وہ ہی جو نام ہو ذات کسی شئے کا جیسے شیراز۔ درخت۔ نیکی۔ بدی۔ اور
اسم صفت وہ ہی جس مین کوئی معنے وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ۔ س
ازروئے تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔ س
اسم جامد کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور غیر مصدر کو کہتے ہین
اور اُس کی دو قسمین ہین۔ نکرہ اور معرفہ۔ جیسے مرد۔ شتر۔ زید۔ خوب۔ س نکرہ کس کو
کہتے ہین۔ ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین س معرفہ کی تعریف اور اقسام اور

Marfat.com

خاصیت کیا ہی ج معرفہ وہ ہی جو شئی معین پر دلالت کرے اور اُس کی سات قسمین ہین علم ضمیر۔ اسم اشارہ۔ موصول۔ معہود ذہنی یا خارجی۔ مضاف پانچون قسمون مذکورہ کی طرف۔ منادی۔ اور خاصیت معرفہ کی یہ ہی کہ وہ صفت نہین ہوتا ہے۔ س علم کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج علم وہ ہے جو کسی شئے معین کا نام ہو جیسے زید۔ اور اس کو اسم خاص یا جزئی حقیقی بھی کہتے ہین اور سوائے اس کے پانچ قسمین اور ہین۔

اوّل۔ کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابوالقاسم۔ ابن عباس

دوم۔ خطاب جو بڑون کی طرف سے کسی کو دیا جاوے۔ جیسے شرف الدولہ۔

سوم۔ عرف جیسے کالے خان سے کلن۔ اور حافظ شیرازی وغیرہ۔ چہارم تخلص جیسے سعدی اور عرفی پنجم۔ لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا۔ س ضمیر کس کو کہتے ہین اور مرجع کیا ہی ج ضمیر وہ لفظ ہی کہ بجائے اسم سابق مذکور شدہ کے جس کو اُس کا مرجع کہتے ہین لایا جاوے س اضمار قبل الذکر کسکو کہتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانیکو کہتے ہین جیسے ؎ دگر نماند متاعیش دردکان نرگس ؛ ہین ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہی س ضمیر کی قسم ہی اور ہر ایک کی تعریف کیا ہی ج اول ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل۔ متصل وہ جو کلمہ سے ملی ہوئی آوے جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین! اور منفصل وہ ہی جو علیحدہ کلمہ سے ہو جیسے من اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین! اوّل مرفوع جسکو فاعلی بھی کہتے ہین وہ ہی جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر است۔ دوم منصوب جسکو مفعولی بھی کہتے ہین وہ ہی جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدندش۔ سوم مجرور جس کو اضافی کہتے ہین جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور بتو توکل ضمیرین چھ قسم ہوئین۔ مرفوع متصل۔ مرفوع منفصل۔ منصوب متصل۔ منصوب منفصل۔ مجرور متصل۔ مجرور منفصل

Marfat.com

س ضمیر متصل کی کی قسمین ہین مع تعریف بتلاؤ ج دو قسمین ہین مستتر اور بارز مستتر وہ ہی جس کے لیئے کوئی لفظ فعل مین نہو اور معنی اُس کے لیئے جاوین جیسے گردمین ضمیر غائب مستتر ہی۔ اور یہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہی اور صرف امر و نہی کی واحد حاضر مین بھی مستتر ہوتی ہی۔ آور بارزدہ ہی جس کے لیئے کوئی لفظ فعل مین لگایا جاوے جیسے آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج دس ہین۔ م یم ی ید ند مان ت تان ش شان۔ ان مین سے اول کی پانچ متصل فاعلی ہین۔ یعنی جب اُن کے پہلے فعل آتا ہی تو وہ ضمیرین متصل فاعل مذکور کا ہوتی ہین جیسے۔ رفتم۔ رفتیم۔ اور آخر کی پانچ معم کے متصل مفعولی ہین بشرطیکہ اُن کے پہلے فعل متعدی واقع نہو جیسے کُندم اور زدندمان۔ اور بَرندت وغیرہ۔ اور یہی چھیون متصل اضافی ہون گی۔ اگر ان سے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم اور غلامت اور نامش وغیرہ۔ اور ان ضمیرون پر حرف جر نہین آتا س کل ضمائر منفصل کے ہین اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج چہ من ما تو شما او یا وے اور شان یا الیشان۔ جب یہ فعل سے پہلے آتی ہین یا مبتدا ہوتی ہین تو فائدہ منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے۔ من نوشتم یا من حاضرم۔ اور جب را ان کے آگے آتا ہی تو منفصل مفعولی کا۔ اور اسوقت نون لفظ من کا اور واؤ لفظ تو کا گر جاتا ہے۔ مرا اور ترا بولتے ہین۔ اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ منفصل اضافی کا دیتی ہین جیسے کتاب تو از من۔ س ضمائر متصل مین کچھ اور بھی تغیر ہوتا ہے۔ ج ہان ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق ہون جس کے آخر ہا مخفی ساکن ہو تو اُنسے پہلے الف بڑہا دیتے ہین۔ جیسے ساختہ ات! ور گفتہ ام وغیرہ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہو جاتی ہی اور بعد ساکن کے آتی ہی تب بھی الف بڑہاتے ہین جیسے ؎ چو نام تو ام جان نوازی کند۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جس کے آخر مین الف ہو یا واؤ

Marfat.com

60345

کُتب

ی ——— منشی عالم ——— مُنشی فاضل

یب ——— ادیب عالم ——— ادیب فاضل

ایم۔اے۔اُردُو

ایم۔اے۔فارسی

مڈری ——— مِڈل ——— ہائی

ف۔اے ——— بی۔اے

مِلنے کا پتہ:-

رحمان علی اینڈ سنز تاجران کتب اُردُو بازار لاہور

(رحمان علی پرنٹر پبلشر نے استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر اردو بازار لاہور سے شائع کی)

Marfat.com

توصرف اضافی مین ضمیر سے پہلے ی بڑھادی جائے گی جیسے پایم اور خدایم اور رویش اور بویت ۔ س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجائے ضمیر کے استعمال کیئے جاتے ہین ن ح جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین اول مبتدا یا فاعل واقع ہوکر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت مین بجائے پچھلے اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ مستعمل ہوتے ہین جیسے ۔ زید بخانۂ خود موجود است یا زید عمرو را بخانۂ خویشتن بُرد ۔ س لفظ خود و خویشتن کسی اور معنے کا بھی فائدہ دیتے ہین ۔ ن ح کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لیئے بھی آیا کرتے ہین جیسے ۵ او خویشتن گم ست کرار ہبری کند + س سوائے لفظ خویش وغیرہ کے اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کیئے جاتے ہین ۔ ن ح ہان چنانچہ بجائے ضمیر متکلم بندہ ۔ مخلص وغیرہ اور بجائے ضمیر مخاطب خداوند ۔ قبلہ وغیرہ اور بجائے ضمیر غائب جناب مومی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت موجود ہین س اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ ن ح اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز محسوس کی طرف اشارہ کرین ۔ اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہین ۔ اور اشارہ کے لیئے دو لفظ ہین ۔ آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے اشارہ قریب کے آتا ہے اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین بہت مستعمل ہی ۔ اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونون کی طرف ہو سکتا ہی س اسم موصول کسے کہتے ہین اور اُس کیواسطے کیا کیا لفظ ہین ن ح اسم موصول وہ اسم ہی جس کی آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اُس جملہ کو صلہ کہتے ہین ۔ اور صلہ اور موصول کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین ۔ اور لفظ آن تنہا یا کسی اسم سے مل کر فائدہ اسم موصول کا دیتا ہی ۔ اور ایسے ہی یائے مجہول کسی اسم کے آخر مل کر موصول کا فائدہ دیتی ہی اور لفظ آنکہ اور آنانکہ ہرکہ ہرآنکہ آنچہ ہرآنچہ اسمائے موصول

Marfat.com

احسن القواعد

مصنفہ

مولوی محمد احسن مدرس اوّل عربی و فارسی بریلی کالج

پبلشرز

ایم فرمان علی اینڈ سنز اُردو بازار لاہور

قیمت ۳-۰-۰ روپے

Marfat.com

ہین جیسے س آنکس کہ مرا بگشت باز آمد پیش ٭ لفظ آنکس اسم موصول ہے اور
س کسانے کہ زین راہ برگشتہ اند ٭ ہین لفظ کسانے اسم موصول ہے ۔ س
معہود ذہنی اور خارجی کس کو کہتے ہین ج معہود ذہنی وہ اسم نکرہ ہے
جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر مراد زید وغیرہ
کوئی شخص معین ہو تو اُس وقت مین اسے معہود ذہنی کہین گے اور معہود
خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے
لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہے ۔ س ایسے اسمار نکرہ کی
مثالین دو جن مین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو ج غلام زید اور برادر او اور
رہروِ آن طرف اور ہمراہی شخصے کہ دیروز آمدہ بود اور پسر خلیل س ساتوین قسم
معرفہ کی معہ تعریف بتاؤ ج ساتوین قسم منادیٰ ہے اور منادی اُسے کہتے ہین جو پکارا
جاوے جیسے ای زن ۔ س منادی مین اور کون اسم داخل ہے ۔
ج مندوب بھی منادی مین داخل ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف
یاد کرتے ہین جیسے وائے نصیب ۔ س مصدر کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج مصدر
وہ اسم ہے جو کسی شئی کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُس کے آخر دن یا تن ہو
اور اس کی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب ۔ وضعی اور غیر وضعی یا جعلی ۔ س اقسام
مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ ج متصرف وہ جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہین
جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے سُختن بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ جسے
واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ ۔ اور غیر وضعی یا
جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ مین علامت مصدر دن یا تن بڑھا دین جیسے
طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام
بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بنایا جاوے اور اُس کی چھ قسمین ہین

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب احسن القواعد

	مضمون		مضمون		مضمون		مضمون
۱	دیباچہ	۱۹	ت	۵۶	ترکیب صفحہ گلستان	۱۰۲	اشال تا ر فوقانی
۲	بعض اصطلاحات	۲۰	ث - ج - چ	۶۵	ترکیب اشعار بوستان	۱۰۴	" ثار مثلثہ
۳	باب ۱ صرف کے بیان میں	۲۱	ح - خ - د - ذ	۷۰	باب ۳ مخففات و مقدرات وغیرہ	"	" جیم
"	فصل اول اسم کے بیان میں	۲۲	ر - ز - س - ش - ص - ض	"	نقشہ مخففات الفاظ فارسی	"	" جیم فارسی
۵	معرفہ	۲۳	ط سے ک تک	۷۲	مخففات عربی مروجہ فارسی	۱۰۶	" حاء حطی
"	علم	۲۴	گ - ل	"	مقدرات کا ذکر	۱۰۷	" خاء معجمہ
"	ضمیر	"	م - ن	۷۳	ضمیمہ فوائد عجیبہ	۱۰۸	" دال مہملہ
۷	اسم اشارہ	۲۵	واؤ ہوز	۷۴	ب کا تلفظ	۱۱۱	" ذال معجمہ
"	اسم موصول	۲۶	یائے تحتانی	"	اشباع و امالہ	"	" راء مہملہ
۸	معہود	۲۸	حروف مرکبہ کا بیان	۷۵	فرق ترکیب توصیفی و اضافی	۱۱۲	" زاء معجمہ
"	معرفہ مضاف	"	از با تا -	"	اقسام صفت	۱۱۳	" سین مہملہ
"	منادی	۲۹	راء	"	ت کا املا	۱۱۴	" شین معجمہ
"	مصدر	"	حروف عاطفہ	۷۶	اقسام استفہام	۱۱۵	" صاد مہملہ
"	اسم مشتق	۳۲	باب ۲ نحو کا بیان	۷۷	فرق تا اور بے میں	۱۱۶	" ضاد معجمہ
۹	اسم فاعل	"	فصل اول مفرد اور	۷۸	باب ۴ اوزان مصادر عربی	"	" طاء مہملہ
"	اسم مفعول	"	مرکب کے بیان میں		مشتقات وغیرہ	"	" ظاء منقوطہ
"	جامد	۳۳	اقسام مجاز مرسل	۷۹	اوزان ثلاثی مجرد	"	" عین مہملہ
"	ظرف آلہ	۳۴		۸۱	اسماء مشتقہ	۱۱۷	" عین منقوطہ
۱۰	فصل دوم فعل کے بیان میں	۳۵	اقسام مرکب	"	اسم فاعل	۱۱۸	" فاء
۱۱	اقسام ماضی	۳۶	مرکب اضافی	"	اسم مفعول	"	" قاف
۱۲	ماضی کے چھ صیغے	"	مرکب توصیفی	۸۲	اسم آلہ	۱۱۹	" کاف تازی
"	مضارع کا قاعدہ اور جو مصدر اس سے مستثنے ہیں۔	۳۷	مرکب امتزاجی	"	اسم ظرف	۱۲۰	" کاف فارسی
		۳۸	مرکب غیر امتزاجی	۸۳	اسم تفضیل	۱۲۱	" لام
		۳۹	فصل دوم جملہ کے بیان میں	"	صفت مشبہ	"	" میم
۱۴	مضارع کے بنانے کا قاعدہ عام	"	جملہ فعلیہ	۸۴	مصادر ثلاثی مزید	۱۲۳	" ن
۱۵	حال	"	فاعل	۸۸	اوزان رباعی	۱۲۴	" واو
"	مستقبل	"	مفعول	۸۹	اسماء مشتقہ ثلاثی مزید	۱۲۵	" ہاء ہوز
"	امر و نہی	"	مفاعیل سہ گانہ		و رباعی	۱۲۷	" یاء تحتانی
"	لازم و متعدی	"	متعلقات فعل	۹۰	جمع الفاظ عربیہ	۱۲۸	باب ۶ تشبیہات و مناسبات وغیرہ
۱۶	فعل مجہول بنانیکا قاعدہ	۱۱	جملہ اسمیہ	۹۴	بیان تثنیہ		تشبیہات
"	فصل سوم حرف کے بیان میں	۴۲	جملہ خبریہ و انشائیہ	۹۵	بیان تصغیر	"	مناسبات
۱۷	اقسام حروف تہجی	۴۳	اقسام جملہ بلحاظ ترکیب	"	باب ۵ ضرب الامثال	۱۳۲	استعارہ
۱۸	معانی حروف مفردہ	۴۴	فصل سوم حل ترکیب کے بیان میں			۱۳۳	مبالغات
"	ا - ب		قواعد ترکیب			۱۳۴	شعر و شعرا کا ذکر
		۴۶	بدل اور مبدل منہ			۱۳۵	ابتدا شعر گوئی
		۴۷	وہ اسماء کہ ترکیب میں دو سے اسماء کے برابر ہوتے ہیں				

Marfat.com

اسم فاعل

اسم فاعل - اسم مفعول - اسم حالیہ - اسم ظرف - اسم آلہ حاصل مصدر اسم فاعل کی تعریف بیان کرو ج - اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو - جیسے زندہ یا درمیرندہ س اسم فاعل کے اقسام اور انکے بنانے کا قاعدہ کیا ہی ج - اسکی دو قسمین ہین اول قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہی جیسے گوئی سے گوئیندہ - دوم سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہی جیسے بین سے بینا اور آمرزگار - پروردگار - نمودار وغیرہ اور غربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر ہوتا ہی وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہی جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم مفعول کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہی جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل واقع ہو - اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے - جیسے کشت سے کشتہ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر ہو وہ بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہی جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س - اسم حالیہ کیا ہی اور کیونکر بنتا ہی ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول کی کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر الف نون زیادہ کرنے سے بن جاتا ہی جیسے خندان س اسم ظرف کیا ہے اور کیسے بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہی جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاے اور طریقہ ظرف مکان کے بنانے کا یہ ہے کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنیسے بنتا ہی جیسے زرخیز بمعنے جاے خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہے جیسے آرام گاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہی جیسے سحرگاہ اور اسم آلہ وہ ہی جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو - اور وہ بھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مِفعَل اور مِفعَال کے وزن پر جیسے

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۱۳۶	**باب ۸** محاورات و
	اصطلاحات اہل زبان
	بترتیب حروف تہجی
۱۳۷	محاورات حرف الف
۱۳۹	" باء موحدہ
۱۴۳	" باء فارسی
۱۴۴	" تاء فوقانی
۱۴۵	" ثاء مثلثہ
"	" جیم
۱۴۶	" جیم فارسی
۱۴۷	" حاء حطی
۱۴۸	" خاء معجمہ
۱۵۰	" دال مہملہ
۱۵۳	" ذال معجمہ
"	" راء مہملہ
۱۵۴	" زاء معجمہ
۱۵۵	" سین مہملہ
۱۵۸	" شین معجمہ
۱۵۹	" صاد مہملہ
"	" طاء مہملہ
"	" عین مہملہ
۱۶۰	" غین منقوطہ
"	" فاء
۱۶۱	" قاف
"	" کاف تازی
۱۶۲	" کاف فارسی
۱۶۳	" لام
۱۶۴	" م
۱۶۶	" ن
۱۶۷	" واو
۱۶۸	" ہاء ہوز
۱۶۹	" یاء تحتانی
"	فائدہ جلیلہ کارآمدہ
۱۷۰	**باب ۹** اقسام نظم و
	وجوب شعر وغیرہ
	میں
۱۷۱	مقصل اقل اقسام
	نظم و نثر
"	اقسام نثر

صفحہ	مضمون
۱۷۲	اقسام نظم
"	قصیدہ
۱۷۳	تشبیب
۱۷۴	غزل
"	مثنوی
۱۷۵	رباعی
"	مستزاد
"	فرد
۱۷۶	قطع
"	ترجیع بند
"	مستحط
۱۷۷	فصل دوم عیوب شعر
	کے بیان میں
"	مناقضہ
۱۷۸	تقدیم و تاخیر
"	تعقید
۱۷۹	تضمین
۱۸۰	تخلیع
"	تخالف
"	تنافر
"	غرابت
"	ضعف تالیف
۱۸۱	عدول
"	تصرفات نہ گانہ فارسیان
"	فصل سوم - اغلاط
	کے بیان میں
"	اغلاط لفظی
"	اغلاط معنوی
۱۸۵	توارد
	باب ۹
۱۸۶	صنائع کے بیان میں
۱۸۷	فصل اول - صنائع
"	معنوی طباق
"	مراعات النظیر
"	ایہام تناسب
۱۸۸	تشبیہ
"	اقسام تشبیہ
"	مشاکلت
۱۸۹	مزاوجت

صفحہ	مضمون
۱۸۹	ارصاد
"	عکس
"	رجوع
"	توریہ
۱۹۰	استخدام
"	لف و نشر
۱۹۱	جمع
"	تفریق
"	تقسیم
۱۹۲	تجرید
"	مبالغہ
۱۹۳	مذہب کلامی
"	حسن تعلیل
"	تاکید مدح بالفاظ
	مشابہ ذم
"	تاکید ذم بالفاظ
	مشابہ مدح
"	استتباع
۱۹۴	ادماج
"	توجیہ
"	ہزل بمعنے جد
"	تجاہل عارف
"	قول بالموجب
۱۹۵	اطراد
"	تعجب
"	اعتراض
۱۹۶	تلمیح
"	براعت استہلال
"	التفات
"	فصل دوم - صناع
	لفظی
۱۹۷	تجنیس تام
"	" مرکب و مشابہ
	مفروق و مرفو
	تجنیس محرف
"	" زائد
"	" مضارع
"	" مکرر
"	تصحیف
"	قلب

صفحہ	مضمون
۱۹۹	اشتقاق
"	رد العجز علی الصدر
۲۰۰	لزوم مالا یلزم
"	تعادل
۲۰۱	قطع الحروف
"	منقوط
"	مہملہ
"	رقطاء
"	خیفا
"	فوق النقاط
"	تحت النقاط
"	مقطع
۲۰۲	موصل
"	واسع الشفتین
	حاصل الشفتین
"	ذو القافتین
"	متلون
۲۰۳	منقوص
"	محذوف
"	سیاق الاعداد
"	تنسیق الصفات
"	توشیح
	باب ۱۰
۲۰۴	عروض و قوافی
	اصطلاحات
۲۰۵	فصل اول - عروض کے
	بیان میں
۲۰۶	زحافات
۲۰۹	فوائد تقطیع
۲۱۳	نقشہ بحر مع مثال و
	وزن
۲۲۰	فصل دوم - قافیہ کے
	بیان میں
"	حروف قافیہ
۲۲۲	حرکات قافیہ
۲۲۳	عیوب قافیہ
"	اقسام قافیہ
۲۳۴	قسمت

Marfat.com

مجمر اور میزان بھی فارسی مین مستعمل ہین س حاصل مصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی ج حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہی جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اسکے بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اس کے معنی مین آتا ہی اور اکثر اس کے آخر کبھی الف کبھی اس کے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش۔ پوشاک قدمبوس۔ اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اسکے معنی دیتا ہی کبھی اُس کے آخر مین ار یا نی بڑھا دیتے ہین جیسے گفتار و رفتار و آمدنی۔ کبھی ماضی اور امر دونوں ملکر اُسی کا فائدہ دیتے ہین۔ جیسے گفتگو اور جستجو۔ اور کبھی اسم مفعول کے آخری معروف بڑھا دیتے ہین اور اُس وقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدل جاتی ہی جیسے افسردگی س اسما کے جمع بنانے کا کیا قاعدہ ہی ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر ان اور غیر ذی روح کے آخر ا بڑھاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع آجاتی ہی جیسے درختان اور اژدرہا۔ اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واو ہوتا ہی اس کے اگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جس کے آخر ہ ہے اس کو گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان۔ خوبتخویان۔ بندگان۔ اور جمع غیر ذی روح مین ی نہین لاتے اور ہ گر جاتی ہے جیسے شناہا اور بوہا اور خانہا

فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سے کتنے فعل مشتق ہوتے ہین ج چھ فعل نکلتے ہین۔ ماضی مضارع حال مستقبل امر نہی س ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھ قسمین ہین مطلق قریب بعید فکیہ استمراری تمنائی س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہی ج۔ ماضی مطلق وہ فعل ہے جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر سے نون اور اس کے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بن جاتی ہی جیسے گفتن سے گفت

Marfat.com

تقریظ بر رسالہ قلمی بلاغت قلم حضرات استاذی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب دام فضلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اب تک فارسی قواعد کے مؤلفون کا دستور تھا کہ پہلے مؤلفوں کی تقلید کے سبب سے بہت باتیں غیر ضروری بلکہ بعض غلط بھی اپنی تالیفوں میں لکھدیتے تھے چنانچہ بیان حروف میں سب حروف کے معنے لغوی لکھتے تھے۔ مثلاً الف کے بیان میں لکھتے تھے کہ اس کے معنے لغت میں مرد مجرد کے ہیں پھر اس کے معنی استعمالی لکھتے تھے اور یہ سمجھا کہ لغوی معنی کا موضوع لہ الف یعنی نام حرف اوّل کا ہے اور معنی مستعملہ ہیں اسکا مسمّٰی یعنی (ا) آتا ہے اسیطرح اور حروف کو سمجھنا چاہیئے اور بعض امور ضروری کو ترک کرتے تھے مثلاً بڑے جملوں کی ترکیب اور مضارع بنانیکا قاعدہ اور عروض و قوافی کہ حقیقت میں قواعد ہی کا ایک جزو ہے اور مشہور امثال و محاورات جنکے جاننے سے فارسی لکھنے اور سمجھنے دونوں میں مدد ملتی ہے ان چیزوں کا ذکر نہ کرتے تھے اسی وجہ سے میں مدت سے چاہتا تھا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی میں ایسی ہو جسکے پڑھنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے کی استعداد ہو سکے اور جسقدر سوالات یونیورسٹی میں متعلق بقواعد کالج کے بڑے درجوں میں کئے جاتے ہیں ان سبکا جواب دیسکیں یہ کتاب مسمّٰی بہ احسن القواعد جو مولوی نجف علیخاں نے تالیف کرکے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کیلئے پیش کی اسکو میں نے خاطر خواہ پایا اور مؤلف کی خاطر اسمیں محو و اثبات جسقدر مناسب جانا کیا یا میری دانست میں طلبہ کے حق میں کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید و اب تک تیار نہیں ہوئی چنانچہ فہرست مضامین سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کتاب میں کیسے کیسے مضامین کارآمد درج کئے گئے ہیں مجھ کو یقین ہے کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہوں یا دیسی مکاتب کے اس کتاب لاجواب کو نعمت غیر مترقبہ سمجھینگے اور سہو و خطا کو جو خاصۂ انسان ہے معاف فرمائینگے

محمد احسن مدرس اوّل عربی و فارسی سرکاری کالج

ایم فرمان علی پرنٹر پبلشر نے استقلال پریس لاہور سے چھپاکر اردو بازار لاہور سے شائع کی

Marfat.com

ماضی قریب

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہی اور کیونکر بنتی ہی **ج**۔ ماضی قریب وہ ہی جس مین زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے۔ اور اسے گزرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ است بڑھانے سے بن جاتی ہی۔ جیسے گفتہ است اور کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین **س** ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو **ج** ماضی بعید وہ ہی کہ جسکے زمانہ کو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہی جیسے گفتہ بود **س** ماضی شکیہ کے بنانے کا قاعدہ اور تعریف بتاؤ **ج**۔ ماضی شکیہ وہ ہی جس مین زمانہ گذشتہ اور ایک قسم کا شک پایا جاوے۔ اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ باشد بڑھا دینے سے بنتی ہی جیسے گفتہ باشد اور اس کو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین **س** ماضی استمراری کی تعریف اور اسکے بنانے کا قاعدہ کیا ہی **ج**۔ ماضی استمراری وہ فعل ہے جس مین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہو چکنا نہ سمجھا جاوے۔ اسی جہت سے اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ مے یا ہمی بڑھانے سے بن جاتی ہی جیسے میگفت یا ہمیگفت **س** ماضی تمنائی کسے کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے **ج** ماضی تمنائی وہ ہی جس مین فعل کی آرزو پائی جاوے اور اس کو ماضی شرطیہ کہتے ہین۔ اسوجہ سے کہ معنی آرزو بعد حرف شرط کے پیدا ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یا مجہول بڑھانے سے بنجاتی ہی جیسے گفتے اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین دو غائب کے ایک واحد متکلم کا **س** کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہی **ج** ہان ماضی استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہی **س** پھر تمنائی اور استمراری مین کیا فرق رہا **ج** فرق یہی ہی کہ یہ دونون اگر بعد حرف شرط کے واقع ہونگے تو تمنا کے معنی ہون گے ورنہ استمراری کے ہونگے **س** یہانتک سب ماضیون

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علیخان متوطن مراد آباد ساکن بریلی اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ جب اس فقیر کو جناب نوشیرواں معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صحیح نفس بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر شعبۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی نے بریلی کالج میں مدرس مقرر فرمایا اور میں نے طلبا کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات امتحان کو دیکھا تو طلبا کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبار کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبا بھی اُن کے جواب دفعتاً بدون مدد کتاب بینی کے نہ بتا سکیں اسلئے میں نے قواعد فارسی کو بطور سوال و جواب کے لکھکر طلبا کو یاد کرایا۔ اس ترکیب سے ان کو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا سمجھ کر جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مولفین قواعد فارسی نے بیان قواعد

Marfat.com

سے واحد غائب کے بنانے کا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج ہر فعل سے چھ چھ صیغے آتے ہین - واحد غائب جمع غائب - واحد حاضر - جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم - اور انمین ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اسکے آخر چار ماضیون مین ضمائر متصل فاعلی بڑھانے سے بنجاتے ہیں جیسے گفت - گفتند - گفتی - گفتید - گفتم - گفتیم ماضی مطلق مین اور گفتہ است - گفتہ اند - گفتہ اید - گفتہ ام - گفتہ ایم ماضی قریب مین اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد - گفتہ باشند گفتہ باشی الخ - اور ماضی تمنائی مین ضمائری مجہول سے لاحق ہوتی ہین - جیسے گفتے - گفتندے - گفتمے - **س** - ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف آتے ہین **ج** ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا مجموعہ یہ ہی (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہی **س** - مضارع کسے کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی **ج** مضارع وہ فعل ہی جس مین دو زمانے حال و استقبال پائے جاوین اور اسکے بنانے کا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر دن یا تن گرا کر دال ساکن آخر مین ملا دین اور اس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سے پرورد - مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی ان گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہی اور ان حرفون مین سوائے ن کے کچھ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہی لہذا ہر ایک حرف کا بیان جداگانہ بہ ترتیب لکھا جاتا ہے

اگر علامت گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہو جائے گا جیسے نہادن سے نہد - اور ایستادن سے ایستد - مگر صرف ایک مصدر مین الف مذکور بار ہوے بدل جاتا ہی جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید

Marfat.com

میں سولئے چھوٹی چھوٹی مثالوں کے بڑی عبارتوں اور جملوں کی ترکیب نہیں لکھی اِس سبب سے اکثر ذی استعدادوں کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال سے میں نے کچھ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملوں اور بڑی عبارتوں کی ترکیب بھی لکھ کر طلبہ کو سمجھائی جس سے ان کو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی اور ان کے اسمار مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسمار کے تثنیہ وجمع وغیرہ کا بیان لکھ کر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمانہ حال کہ عربی سے مخلوط ہے۔ بدون ان اُمور کے یاد کرنے کے نہیں آتی پھر طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی میں سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس بھی بے نیل نہ ہوا بلکہ اسکے سبب سے انگریزی کے صرف و نحو کا یاد کرنا آسان ہوگیا جب نومبر ۱۸۷۰ء میں میں اپنے عہدے سے مستعفی ہوا جب ہی سے تنزل کی ابتدا پڑ گئی۔ چنانچہ دونوں زبانوں کے طلبہ کے نمبروں کے مقابلہ سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے۔

اب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر اصحاب فارسی خوانان شہر نے مجھ سے استدعا کی کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھوں خصوصاً مخدومی و شفیقی مولوی محمد منیر صاحب کا اصرار اس باب میں حد سے متجاوز ہوا لہٰذا ان مسودات پریشان کو جمع کر کے چند محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر تشبیہات و مناسبات اور کچھ صنائع اور عروض و قوافی کو ان پر اضافہ کر کے یہ رسالہ ایک تمہید اور دس بابوں کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت میں استاذی و مخدومی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمدللہ کہ جناب ممدوح نے رسالہ کو تمام و کمال بنظر توجہ ملاحظہ فرما کر محو و اثبات بجا سے مزین فرمایا اور ایک تقریظ اس پر تحریر فرمائی جو اول رسالہ میں مندرج ہے۔ اور واضح ہو کہ پہلے

Marfat.com

اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بختن سے بیز اور آموختن سے آموز مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہی اور شناختن مین س سے اور گسیختن مین ی اور خ دونون کی جگہ ل مضارع مین آتا ہی۔ اور پختن مین ہرچند ز سے بدلتی ہی مگر مضارع مین پز بفتح اول کہتے ہین۔

اور صرف مصدر کردن مین ر سے بدلتی ہی اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر مردن مین ر سے پہلے ی زاید کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتا ہی اور بُردن کے مضارع مین ب کو فتحہ ہوجاتا ہے

اور علامت مصدر دور کرنے کے بعد ر صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے مضارع مین اُسکے بعد ن بڑھاکر زند بولتے ہین

اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اس مین ہوتا ہی اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہوجاتا ہی جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہے جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہی جیسے کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین و ی سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن د سے جیسے بستن سے بندد اور ایک مصدر مین ن سے جیسے شکستن سے شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی۔ ن سے جیسے نشستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد بامالہ الف۔ اور ایک مین ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اُسکے ماقبل ی زاید ہوتی ہی جیسے رستن سے ریسد اور ایک مین بعد کوت زائد ہی جیسے خستن سے خستد

اور اگر ش رہے تو وہ ر سے بدل جاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل نہیں ہوتا جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین شتن کے بعد د زائد ہوتی ہی جیسے شدن سے شود بضم اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہی افراشتن سے افراز داور ایک مین ی سے

Marfat.com

اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے ۱۸۶۲ء میں چھپوایا بھی تھا جو انہیں دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان میں

س زبان فارسی کے قسم ہے اور اُن میں سے کے زبانیں بہت بولی جاتی ہیں ج سات قسم سعدی۔ سکزی۔ زابلی۔ ہروی۔ فارسی۔ پہلوی۔ دری اور ان میں سے پچھلی تین زیادہ مستعمل ہیں۔ س حروف علت[۱] کیا کیا ہیں اور اُن کے نام کیا ہیں ج واؤ۔ الف[۲] یا۔ اور اُن کو اخوات اعراب اور حروف مدّ[۳] اور لین بھی کہتے ہیں س اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کے اقسام کے نام عربی میں کیا ہیں اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہیں اُس کا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہیں۔ اور وہ تین قسم ہے۔ فتحہ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ یا رفع پیش کو کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہیں۔ اُس کو متحرک کہتے ہیں۔ پس فتحہ والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو مرفوع یا مضموم کہتے ہیں جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور س جزم اور سکون کسے کہتے ہیں اور جس پر یہ آتے ہیں اس کا کیا نام ہوتا ہے ج حرکت کے نہ ہونے کو جزم کہتے ہیں۔ بشرطیکہ ماقبل اس کا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہے اُسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہیں جیسے شد کی دال س وقف کسے کہتے ہیں اور موقوف کیا ہے ج سکون کے بعد اعراب نہ ہونے کو وقف بولتے ہیں۔ اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہے جس کے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ س مشدد کس کو کہتے ہیں ج جس حرف

Marfat.com

برشتن سے بریدا ور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلدا ور ایک مین ی س سے نوشتن سے
نویسدا ور ایک مین ر د سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نورود
ف اور اگر ف رہے تو ب سے بدل جائیگی جیسے یافتن سے یابدا ور تین مصدرونمین
د سے بدلتی ہے یعنی رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رودا ور کاردا ور شنودا تا ہی
اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن ا ور شگافتن اور شگفتن مین ا ور
ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہی مضارع پذیرد ہی ا ور گرفتن مین حذف کے
ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہی گیرد بولتے ہین۔ اور ایک مین د۔ ی سے بدلتی ہے
جیسے گفتن سے گوید۔ ا ور ایک مین ن کے بعد ت زائد ہوتی ہی جیسے سفتن سے سفتد
ا ور ایک مین س۔ پ سے بدلتی ہی جیسے خفتن سے خسپد۔
م اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہی ا ور مضارع مین ی سے بدل جاتا ہی ا ور
و آید بولتے ہین ا ور اگر د۔ رہے تو اسکو ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید ا ور پیمودن
سے پیماید ا ور تین مصدرونمین تبدیل نہیں ہوتی۔ یعنی بودن ا ور شنودن ا ور
غنودن کا مضارع بود ا ور شنود ا ور غنود قاعدے کے بموجب آتا ہی
ی اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گر جائیگی جیسے ارزیدن سے
ارزد ا ور بریدن سے برد ا ور دو مصدرون آفریدن ا ور گزیدن مین حذف نہین ہوتی
بلکہ اسکے بھدن زیادہ کرتے ہین ا ور آفریند ا ور گزیند کہتے ہین ا ور ایک مصدر مین مضارع
خلاف قیاس دوسرے حرف سے آتا ہے یعنی دیدن سے بیند غرضکہ مضارع بنانے کا
اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہی یہ ہوا کہ مصدر سے دن یا تن گرا دو ا ور دن سے
پہلے اگر الف یا ی ہو اسکو بھی گرا دو ا ور اگر د ہو تو اسکو الف ی سے بدل دو ا ور
تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو ا ور س ہو تو حذف کر دو ا ور ش ہو تو ر سے ا ور
ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین ملاؤ ا ور اسکے ماقبل کو فتحہ دو

مضارع بنانے کا قاعدہ کلیہ

Marfat.com

پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ پڑھا جاوے جیسے فرخ اور خرم کی ر۔ س الف ممدودہ اور مقصورہ کس کو کہتے ہیں۔ ج فارسیوں کی اصطلاح میں جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آب میں وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہیں جیسے اگر۔ س تنوین کس کو کہتے ہیں۔ ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر ایک سی دو حرکتیں ہوتی ہیں۔ تلفظ میں اُس کے آخر نون پڑھا جاتا ہے اور زبر کی تنوین میں آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخر ۃ مدور ہو۔ تو الف نہیں لکھتے جیسے تذکرۃ

باب اوّل صرف کے بیان میں

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہے۔ ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہیں ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہے جس کو آدمی بولے اور اُسکے تین اقسام ہیں اسم۔ فعل۔ حرف اور ان کو تین فصلوں میں بیان کرتے ہیں۔ **فصل اوّل اسم کے بیان میں۔** س اسم کس کو کہتے ہیں اور وہ کے قسم ہے ج اسم وہ ہے جو نام ہو کسی شے کا اور اس کی دو قسمیں ہیں اسم ذات اور اسم صفت پس اسم ذات وہ ہے جو نام ہو ذات کسی شے کا۔ جیسے شیراز۔ درخت۔ نیکی۔ بدی۔ اسم صفت وہ ہے جسمیں کوئی معنی وصفی پائے جاتے ہوں جیسے نیک و بد وغیرہ س از روئے تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمیں ہیں ج تین جامد۔ مصدر۔ مشتق۔ س اسم جامد کی تعریف اور اقسام کیا ہیں ج جامد اسم غیر مشتق اور مصدر کو کہتے ہیں اور اُسکی دو قسمیں ہیں۔ نکرہ اور معرفہ جیسے مرد۔ شتر۔ زید۔ خوب س نکرہ کس کو کہتے ہیں ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہیں س معرفہ کی تعریف اور اقسام اور

Marfat.com

صیغہ واحد غائب بن جائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو دال کو حذف کرکے لگاؤ جیسے
پرورد۔ پرورند۔ پروری۔ پرورید۔ پرورم۔ پروریم س مضارع دوامی کیونکر
بنتا ہی ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ مے بڑھانے سے بن جاتا ہی جیسے مے گفتہ باشد
وغیرہ۔ س فعل حال کی تعریف اور اُسکے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ
فعل ہی جو زمانہ موجودہ سے تعلق رکھے اور وہ مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے
سے بن جاتا ہی۔ جیسے میگوید۔ میگویند۔ میگوئی الخر یا ہمیگوید ہمیگویند الخر
س فعل مستقبل کس کو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہی ج فعل مستقبل وہ ہی
جسن مین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد بعض اوقات
تواند بڑھاکر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد مگر یاد رہے کہ مستقبل مین صیغہ
واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہے اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑھائی جاتی
ہین جیسے خواہد گفت۔ خواہند گفت۔ خواہی گفت۔ خواہید گفت۔ خواہم گفت۔ خواہیم گفت
اسیطرح تواند گفت۔ توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب
اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہی جیسے باید کہ
گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہ جاتا ہی جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زاید ہوتی ہی اور نہی غائب متکلم بنانے
مین امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نکویم اور نہی حاضر
کے لئے امر حاضر پر مہ بڑھا دیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے
کہتے ہین ج لازم وہ فعل ہی جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے جیسے زید نشست اور
متعدی وہ جو فاعل سے گزر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا
استعمال کبھی بطور لازم اور کبھی بطور متعدی ہوتا ہے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہان را سوخت س مصدر

Marfat.com

خاصیت کیا ہے ج معرفہ وُہ ہے جو شے معین پر دلالت کرے اور اس کی سات قسمیں ہیں۔ علم۔ ضمیر۔ اسم اشارہ۔ موصول۔ معہود ذہنی یا خارجی۔ مضاف۔ پانچوں قسموں مذکورہ کی طرف منادیٰ۔ اور خاصیت معرفہ کی یہ ہے کہ وہ صفت نہیں ہوتا ہے۔ س علَم کی تعریف اور اقسام بتاؤ ج علم وہ ہے جو کسی شے معین کا نام ہو جیسے زید۔ اور اس کو اسم خاص یا جزئی حقیقی بھی کہتے ہیں اور سوائے اس کے پانچ قسمیں اور ہیں:

علَم

اوّل۔ کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو۔ جیسے ابوالقاسم۔ ابن عباس

دوم۔ خطاب جو بڑوں کی طرف سے کسی کو دیا جاوے جیسے شرف الدولہ **سوم** عرف جیسے کالے خاں سے کلن۔ اور حافظ شیرازی وغیرہ **چہارم** تخلص جیسے سعدی اور عرفی **پنجم**۔ لقب جس میں معنی وصفی ملحوظ ہوں جیسے جلال الدین۔ لقب اکبر بادشاہ کا۔ س ضمیر کس کو کہتے ہیں اور مرجع کیا ہے ج ضمیر وہ لفظ ہے کہ بجائے اسم سابق مذکور شدہ کے جس کو اس کا مرجع کہتے ہیں لایا جاوے س اضمار قبل الذکر کس کو کہتے ہیں۔ ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کہتے ہیں جیسے سہ دگر نماند متاعیش درد دکان نرگس ؛ میں ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہے س ضمیر کے قسم ہے اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے ج اول ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ متصل اور منفصل۔ متصل وہ جو کلمہ سے ملی ہوئی آوے جیسے کلمم میں میم اور کتابش کا شین۔ اور منفصل وہ ہے جو علیحدہ کلمہ سے ہو جیسے من اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں۔ اول مرفوع جس کو فاعلی بھی کہتے ہیں وہ کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر است دوم منصوب جس کو مفعولی بھی کہتے ہیں وُہ ہے جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدندش۔ سوم مجرور جس کو اضافی کہتے ہیں جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور بتو تو کل ضمیریں چھ قسم ہوئیں۔ مرفوع متصل۔ مرفوع منفصل۔ منصوب متصل۔ منصوب منفصل۔ مجرور متصل۔ مجرور منفصل۔

ضمیر

Marfat.com

لازم سے متعدی کیسے بناتے ہین **ج** صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف ونون یا الف ونون دیاے معروف بڑھاکر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہی جیسے ترسیدن سے ترساندن یا درترسانیدن۔ اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا تو متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن **س** فعل معروف کسے کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول بنانے کا کیا قاعدہ ہی **ج** فعل معروف وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہو۔ اور مجہول وہ ہی جس کا فاعل معلوم نہو اور بنانیکا یہ قاعدہ ہی کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بناکر ماضی مطلق کے آخر ہائے مختفی بڑھاکر اس کے بعد رکھدینا چاہیئے۔ مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائیں گے تو شدن کے ماضی مطلق کے صیغہ مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کیلئے اور گفتہ شدند جمع غائب کیلئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول مین شدن کے مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود۔ گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو **س** فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین **ج** مثبت وہ جس مین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور رفت وغیرہ اور منفی وہ جس مین نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمیکند۔ اور منفی بنانیکے لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہی جیسے گفتہ نشود

فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین **ج** حرف وہ کلمہ ہی جسکے معنی مستقل نہون یعنی بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اسکے معنے سمجھ مین نہ آدین جیسے از اور بر وغیرہ **س** حروف تہجی کے

Marfat.com

س ضمیر متصل کی کے قسمیں ہیں مع تعریف بتلاؤ۔ ج دو قسمیں ہیں مستتر اور بارز مستتر وہ ہے جس کے لئے کوئی لفظ فعل میں نہ ہو اور معنی اُس کے لئے جاویں جیسے کرد میں ضمیر غائب مستتر ہے۔ اور یہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب میں مستتر ہوا کرتی ہے اور صرف امر و نہی کے واحد حاضر میں بھی مستتر ہوتی ہے۔ اور بارز وہ ہے جس کیلئے کوئی لفظ فعل میں لگایا جاوے جیسے آمدی میں ی س کل ضمائر متصل کتنی ہیں اور کس وقت میں کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہیں ج دس ہیں م۱ یم۲ ی۳ ید۴ ند۵ ماں۶ ت۷ تاں۸ ش۹ شاں۱۰۔ ان میں سے اول کی پانچ متصل فاعلی ہیں۔ یعنی جب اُن کے پہلے فعل آتا ہے تو وہ ضمیریں متصل فاعل مذکور کا ہوتی ہیں جیسے رفتم رفتیم اور آخر کی پانچ مع م کے متصل مفعولی ہیں۔ بشرطیکہ اُن کے پہلے فعل متعدی واقع نہو جیسے کُندم اور زدندماں۔ اور برندت وغیرہ۔ اور یہی چھوں متصل اضافی ہونگی۔ اگر ان سے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم اور غلامت اور نامش وغیرہ اور ان ضمیروں پر حرف جر نہیں آتا س کل ضمائر منفصل کے ہیں اور کس وقت میں کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہیں۔ ج چھ۔ من ما تو شما او یا وے اور شاں یا ایشاں جب یہ فعل سے پہلے آتی ہیں یا مبتدا ہوتی ہیں تو فائدہ منفصل فاعلی کا دیتی ہیں جیسے من نوشتم یا من حاضرم۔ اور جب را ان کے آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی کا۔ اور اس وقت نون لفظ من کا اور واؤ لفظ تو کا گر جاتا ہے۔ مرا اور ترا بولتے ہیں۔ اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو فائدہ منفصل اضافی کا دیتی ہیں جیسے کتاب تو از من س ضمائر متصل میں کچھ اور بھی تغیر ہوتا ہے ج ہاں ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق ہوں جس کے آخر ہائے مختفی ساکن ہو تو اُن سے پہلے الف بڑھا دیتے ہیں جیسے ساختہ ات اور گفتہ ام وغیرہ۔ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہو جاتی ہے اور بعد ساکن کے آتی ہے تب بھی الف بڑھاتے ہیں جیسے ؎ چو نام تو ام جاں نوازی کند ؛ اور اگر ایسے کلمہ میں ملیں جسکے آخر

Marfat.com

کیا معنی ہیں اور وہ فارسی میں کتنے ہیں اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے ہیں **ج** حروف تہجی کے یہ معنی ہیں کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہیں اور جن حُروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہیں وہ ۲۴ ہیں جن میں سے چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لیے خاص ہیں اور اُن کو اُن کے ہم شکلوں سے متمیز کرنے کے لیے بائے فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہیں جیسے ب اور ج اور ز اور ک کو تازی بولتے ہیں باقی بیس حرف عربی و فارسی میں مشترک ہیں۔ اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں۔ ث ح ص ض ط ظ ع ق اور چونکہ کلام فارسی میں عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس حروف سے ترکیب پاتے ہیں **س** اسما، حروف تہجی کے اقسام مع تعریف و مثال بتاؤ **ج** جن حُروف کے نام دو حرفی ہیں اُن کو مسروری کہتے ہیں اور وُہ بارہ ہیں با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن حروف کا سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہ ہو اُن کو ملفوظی کہتے ہیں وُہ تیرہ ہیں الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام۔ اور جن کا اوّل و آخر ایک ہی حرف ہو اُن کو مکتوبی کہتے ہیں وہ تین حرف ہیں میم نون واو **س** حروف ابتث اور ابجد کیا ہیں **ج** حروف تہجی کی دو ترتیبیں ہیں ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنی اب ت ث وغیرہ اس ترتیب کو ابتث کہتے ہیں اور دوسری ترتیب وُہ ہے کہ حروف کے اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہیں اس ترتیب میں حطی کی ط تک اکائیاں ہیں۔ الف کا ایک ب کے دو یہاں تک کہ ط کے نو ہیں اور ی سے دہائیاں ہیں س تک۔ اور قاف سے سیکڑے ہیں غ تک۔ موت تولد و جنگ وغیرہ

Marfat.com

میں الف ہو یا واؤ تو صرف اضافی میں ضمیر سے پہلے ہی بڑھا دی جائیگی جیسے پایم اَدخدایم اَور رویش اَور بویت **س** لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجائے ضمیر کے استعمال کئے جاتے ہیں **ج** جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ میں اوّل مبتدا یا فاعل واقع ہو کر پھر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت میں بجائے پچھلے اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ مستعمل ہوتے ہیں جیسے زید بخانہ خود موجود ست یا زید عمرو را بخانۂ خویشتن برد **س** لفظ خود اَور خویشتن کسی اَور معنی کا بھی فائدہ دیتے ہیں **ج** کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لئے آیا کرتی ہے۔ جیسے ؎ او خویشتن گم ست کرا راہبری کند ؛ **س** سوائے لفظ خویش وغیرہ کے اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کئے جاتے ہیں **ج** ہاں چنانچہ بجائے ضمیر متکلم بندہ مخلص وغیرہ اَور بجائے ضمیر مخاطب خداوند۔ قبلہ وغیرہ اَور بجائے ضمیر غائب جناب مومی الیہ وغیرہ جو انشاؤں میں بکثرت موجود ہیں **س** اشارہ اَور مشارٌ الیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ **ج** اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز محسوس کی طرف اشارہ کریں اَور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں اَور اشارہ کے لئے دو لفظ ہیں۔ آں واسطے اشارہ بعید کے اَور ایں واسطے اشارہ قریب کے آتا ہے اَور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی میں بہت مستعمل ہے اَور اشارہ محسوس اَور غیر محسوس دونوں کی طرف ہو سکتا ہے **س** اسم موصول کسے کہتے ہیں اَور اس کے واسطے کیا لفظ ہیں **ج** اسم موصول وہ اسم ہے جس کے آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اَور اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں اَور صلہ اور موصول کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہیں اَور لفظ آن تنہا یا کسی لفظ سے مل کر فائدہ اسم موصول کا دیتا ہے اَور ایسے ہی یائے مجہول کسی اسم کے آخر ملکر موصول کا فائدہ دیتی ہے اَور لفظ آنکہ اَور آنانکہ۔ ہر کہ۔ ہر آنکہ۔ آنچہ۔ ہر آنچہ اسمائے موصول ہیں۔ جیسے ؎ آنکس کہ مرا بگشت باز آمد پیش ؛ لفظ آنکس

Marfat.com

امُورِ عظام کے سَن یاد رکھنے کو کوئی جُملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہیں جس کے حرُوف کے اعداد مل کر سَن معلوم کی برابر ہو جائیں جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام جس کی پیدائش ۱۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی اور غم اکبر سالِ وفات اکبر خاں پسر دوست محمد خاں والیٔ کابل **س** حرُوف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے اور بھی کسی معنی یا غرض کے لیے آتے ہیں **ج** ہر ایک حرف سے معنی اور غرض جُداگانہ ہے جس کی کیفیت سوالات ذیل سے جس میں سب کا ترتیب وار بیان ہی معلوم ہو گی **س** (الف) کتنے معنوں میں مستعمل ہے مع امثلہ بتاؤ **ج** جب اسم کے آخر میں آتا ہے تو گیارہ ۱۱ معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور اوّل اور وسط میں سات ۱۸ معنی کیلیے پس کل اٹھارہ معنی ہوئے بدیں تفصیل۔ ۱۔ کثرت۔ ۲ مصدر ۳ قسم ۴ متکلم۔ ۵ تحسین ۶ ندا۔ ۷ ندبہ۔ ۸ فاعلی ۹ مفعولیت ۱۰ لیاقت ۱۱ تعظیم ۱۲ زائد ۱۳ اتصال ۱۴ عطفت ۱۵ بدل ۱۶ آوری ۱۷ رفع اجتماع ساکنین ۱۷ محذوف ۱۸ بدل دال **س** حرف ب کس کس حرف سے بدل جاتا ہے۔ اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت میں اُس کا اِعراب کیا ہوتا ہے مفصل مع امثلہ بتاؤ **ج** واو میم ف سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سیب و سیو اور غرب غژم اور تپ تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو میں بائے ظرفیت و قسم و استعانت کو حذف کر دیتے ہیں جیسے خانہ میروم جانِ تو، ہمچنین خواہم کرد و این کتاب دستِ خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے **ع** ساقی بگو کہ میکدہ را رفت و رو کنند۔ یعنی رفت و رو ب اور زائد۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہے جیسے بگفتا۔ بزند۔ ببیں۔ بغیر اور ایسی ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہے تب مضموم ہوتی ہی جیسے بگو اور بنشست ورنہ مکسور

Marfat.com

اسم موصول ہے۔ اور سہ کسانے کہ نزیں راہ برگشتہ اند ؛ میں لفظ کسانے اسم موصول ہے **س** معہود ذہنی اور خارجی کس کو کہتے ہیں **ج** معہود ذہنی وہ اسم نکرہ ہے جو ذہن متکلم یا مخاطب میں مشخص ہو۔ مثلاً لفظ دشمن سے اگر مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو۔ تو اُس وقت میں اُسے معہود ذہنی کہیں گے۔ اور معہود خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہے **س** ایسے اسماء نکرہ کی مثالیں دو جن میں بسبب اضافت تعریف آگئی ہو **ج** غلام زید اور برادر او اور ہر دو آں طرف اور ہمراہی شخصے کہ دیروز آمدہ بود اور پسر خلیل **س** ساتویں قسم معرفہ کی معہ تعریف بتاؤ **ج** ساتویں قسم منادی ہے اور منادی اسے کہتے ہیں جو پکارا جاوے جیسے اے زن **س** منادی میں اور کون اسم داخل ہے **ج** مندوب بھی منادی میں داخل ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف یاد کرتے ہیں جیسے وائے نصیب **س** مصدر کی تعریف اور اقسام بتاؤ **ج** مصدر وہ اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُس کے آخر دن یا تن ہو اور اُس کی چار قسمیں ہیں متصرف اور مقتضب۔ وضعی اور غیر وضعی یا جعلی **س** اقسام مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ **ج** متصرف وہ ہے جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے سختن بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ ہے جسے واضع فارسی نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ اور غیر وضعی یا جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظ میں علامت مصدر دن یا تن بڑھا دیں جیسے طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ **س** اسم مشتق کی تعریف مع اقسام بیان کرو **ج** اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بنایا

Marfat.com

جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخداس ب کتنے معنے میں مستعمل ہی مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنے میں -۱- الصاق ۲- علت (بمعنی بسبب) بطق آدمی بہتر است

۳- ظرف مکانی ۴- ظرف زمانی ۵- قریب ۶ قسم

بشہرے درآمد بعہدِ تو مے بینم آرامِ خلق چون بدرخت گل برسم بیزدان

۷- صحبت ۸- برائے ۹- استعانت

کتاب باوراق بوسید حوالہ او کردم- رفت و منزل بدیگری پرداخت- بہ لشکر تواں کرد این کار زار

۱۰- عوض ۱۱- مقدار ۱۲- توسل

بفرمود بفروختند شن بسیم- بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳- ابتدا ۱۴ مثل ۱۵ بمعنے بر

بنامِ جہاندارِ جان آفرین بہ بالائے او در جہان مرد نیست زہے چشم و دولت بروئے تو باز

۱۶- مقابلہ ۱۷- ظرف ۱۸- مطابق

بدستِ کرم آب دریا ببرد وزانجا بصحرائے محشر برد بخُلقِ جہاں آفریں کار کن

۱۹- معنے مفعول ۲۰- بزیر ۲۱- اضافی

بخواہندگان بخشم از مال و گنج بہ تیغ آمد از رومیاں و زنبرد ور زر داری بزور محتاج نہ

۲۲- لیاقت

صائب کنوں کہ درد بدرماں نماندہ است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو- ج اُس کے خواص میں سے ہے کہ اسم اشارہ اور ضمیر کے الف کو اُس کے بعد دال سے بدلنا جائز ہی جیسے بایں اور بدیں س ب ت کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور اُس کو کسی کلمہ کے شروع میں کونسی حرکت دیجاتی ہی اور آخر میں کونسی ج دال و جیم سے بدل جاتی ہی- جیسے توت تود اور تارات و تاراج- اور جب کسی کلمہ کے شروع میں آتی ہے- تو مضموم ہوتی ہے جیسے تست و ترا اور آخر میں ساکن جیسے خدایت و کتابت س کیات

ب ت

Marfat.com

جاوے اور اُس کی چھ قسمیں ہیں اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم حالیہ۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ
حاصل مصدر س اسم عمل کی تعریف بیان کرو۔ ج اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے
جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو جیسے زندہ
اور میرندہ س اسم فاعل کے اقسام اور اُن کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج اس کی
دو قسمیں ہیں۔ اوّل قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہے جیسے گوئی سے
گوینده۔ دوم سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا
ہے جیسے بین سے بینا اور آمرزگار۔ پروردگار۔ نمودار وغیرہ۔ اور عربی کا اسم فاعل کے
وزن پر ہوتا ہے وہ بھی فارسی میں بہت آتا ہے جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم مفعول
کس کو کہتے ہیں اور کیونکر بنتا ہے ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت
کرے جس پر فعل واقع ہو۔ اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے کشت
سے کشتہ اور عربی کا اسم مفعول مفعول کے وزن پر ہو۔ وہ بھی فارسی میں اکثر
مستعمل ہے جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ کی تعریف کیا ہے
اور کیونکر بنتا ہے ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول کی
یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر یا استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر
الف نون زیادہ کرنے سے بن جاتا ہے جیسے خندان س اسم ظرف و اسم آلہ
کیا ہیں۔ اور کیسے بنتے ہیں ج اسم ظرف وہ ہے جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا
جائے اور طریقہ ظرف مکان کے بنانے کا یہ ہے کہ واحد امر حاضر کے شروع میں اسم کے
آنے سے بنتا ہے جیسے زدخیز بمعنی جائے خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے
بنتا ہے جیسے آرامگاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہے جیسے سحرگاہ اور اسم
آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو۔ اور وہ بھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ
سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل اور مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ

Marfat.com

شروع میں بدوں ملائے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہی **ج** نہیں اور ایسی حالتمیں واؤ مجہول تمام لفظ کے واسطے اُس کے آخر زیادہ کیا جاتا ہی اور یہ واؤ کبھی تلفظ میں آتا ہی اور کبھی نہیں جیسے **ع** تو کہ با دشمناں نظرداری **ع** تو اصل وجود آمدی از نخست

س ت کتنے معنی میں مستعمل ہے **ج** چار معنی ہیں۔ بمعنی[1] ضمیر مفعولی آخر فعل کے گفتمت۔ اور بمعنی[2] ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت بمعنی خود **ع** گیرم کہ غمت نیست غمِ ما ہم نیست ✤ زائد۔ فرامش۔ فرامشت **س** ث کس زبان سے مخصوص ہے۔ اور اعزیریث[1] اور گیومرث[2] کس زبان کے لفظ ہیں **ج** یہ حرف عربی سے مخصوص ہے فارسی میں نہیں آتا اور لفظ اعزیرث فارسی نہیں ترکی ہی اور گیومرث میں کاف فارسی اور تاء مثناۃ فوقانی ہے نہ ثائے مثلثہ **س** جیم کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے مع امثلہ بیان کرو **ج** تبدیل ہوجاتا ہی زاء معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے جیسے کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تاء مثناۃ فوقانیہ سی جیسے تاراج سے تارات **س** جیم فارسی کس کس حرف سے بدل جاتا ہی **ج** کاف تازی سے جیسے زاج۔ زاک اور زاء معجمہ سے جیسے بچشک پزشک اور شین منقوطہ سے جیسے کاچی کاشی **س** جیم فارسی کس کس معنے میں مستعمل ہے **ج** آخر میں تصغیر کے لیئے آتا ہے جیسے باغچہ۔ اور کبھی یاے تحتانی اُسکے ماقبل بھی زیادہ کردیتے ہیں جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل میں دوشیچہ تھا۔ اور یہ حرف تصغیر میں مفتوح ہوتا ہے اور سات معنی ذیل کے لیے بھی مستعمل ہے۔ اُن سب میں مکسور ہوتا ہے اور ہاء مختفی اُس کے آخر میں بہرحال لازم ہے۔

۱۔ تعظیم
یتیمے نگر تا چہ شاہی گرفت

۲۔ حقارت
ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی

۳۔ بمعنے بسیار
چہ خورم کسے کو بہنگام دے

۴۔ بمعنے علت
مجواز شعلہ رخساراں وفائے ✤ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب ✤

۵۔ بمعنے استفہام
از عدم می جوشم انجام چہ آغاز کو

[1] بکسر اول و سوم نام بادشاہ برادر افراسیاب ۱۲
[2] بفتح جیم نام بادشاہ کہ اول در جہان بادشاہی نمودہ ۱۲

Marfat.com

حاصل مصدر

مفعل اور مفعال کے وزن پر جیسے مجمر اور میزان بھی فارسی میں مستعمل ہیں **س** حاصل مصدر کس کو کہتے ہیں اور کیونکر بنتا ہے **ج** حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اُسکے بننے کے کئی طور ہیں کبھی صرف صیغہ امر حاضر اُسکے معنی میں آتا ہے اور اکثر اس کے آخر ش کبھی اک کبھی اُسکے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہیں جیسے سوز اور دانش۔ پوشاک۔ قدمبوس۔ اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اسکے معنی دیتا ہے کبھی اس کے آخر ار یا نی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے گفت و رفتار و آمدنی۔ کبھی ماضی اور امر دونوں ملکر اسی کا فائدہ دیتے ہیں جیسے گفتگو اور جستجو۔ اور کبھی اسم مفعول کے آخری معروف بڑھا دیتے ہیں۔ اور اس وقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدل جاتی ہے جیسے افسردگی **س** اسماء کے جمع بنانے کا کیا قاعدہ ہے **ج** جمع بنانے میں اسم ذی روح کے آخر ان۔ اور غیر ذی روح کے آخر ہا بڑھاتے ہیں۔ جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع آجاتی ہے جیسے درختاں اور ازدرہا۔ اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واو ہوتا ہے اُس کے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہیں اور جس کے آخر ہ ہے اُس کو گ سے بدل دیتے ہیں جیسے دانایاں۔ خوشخویاں۔ بندگان اور جمع غیر ذی روح میں ی نہیں لاتے اور ہ گر جاتی ہے جیسے شناہا اور بوہا اور خامہا ؛

فصل دوم فعل کے بیان میں

س مصدر سے کتنے فعل مشتق ہوتے ہیں **ج** چھ فعل نکلتے ہیں۔ ماضی۔ مضارع حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی **س** ماضی کی کتنی قسمیں ہیں **ج** چھ قسمیں ہیں۔ مطلق۔ قریب۔ بعید۔ شکیہ۔ استمراری۔ تمنائی **س** ماضی مطلق کس کو کہتے ہیں اور کیسے بنتی ہے **ج** ماضی مطلق وہ فعل ہے جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب و بعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر سے نون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بن جاتی ہے جیسے گفتن سے گفت

حاصل مصدر

Marfat.com

۶۔ بمعنے حسرت

گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی
چہ بر تخت مُردن چہ بر روئے خاک

۷۔ بمعنے تسویہ یعنے برابری

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہے۔ ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ **س** جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے **ج** ایسے وقت میں استثنا، لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہی استثنا، لفظی جیسے ؎ گرچہ جہان جملہ بدیدی جو روز
یک جہان دیدہ نہ گشتی ہنوز ٭ استثنا، تقدیری جیسے ؎ اگرچہ پیش خردمند
خامشی ادب ست ٭ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ٭ یعنی الا بوقتِ مصلحت
س۔ حرف ح فارسی میں آتا ہے یا نہیں **ج** یہ حرف فارسی میں نہیں آتا ہے
اور خیز[۱] و حال[۲] جو لفظ فارسی کے مشہور ہیں یہ اصل میں ہار ہوز سے تھے **س** حرف
خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہی **ج** غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ[۳]۔ اور قاف
سے جیسے چخماق و چقماق اور ہاے ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر اور زاے معجمہ سی مضارع
میں اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوخت سوزد **س** حرف دال کس کس حرف سے
تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہے **ج** تا، فوقانی سے جیسے دراج تراج اور
ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب دو دالیں یا دال اور ت
متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہیں جیسے سپیدیو اور زوتر کہ اصل میں
سپیددیو اور زودتر تھے اور کبھی تخفیفًا اوسط کلمہ اور آخر کلمہ سے
ساقط کر دیتے ہیں جیسے شاباش اور ہرمز[۴] کہ اصل میں شاد باش
اور ہرمزد تھے **س** ذال فارسی میں کہان واقع ہوا کرتی ہے اور
کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعدہ سے **ج** کلمات فارسی
کے اول میں نہیں آتی آخر میں واقع ہوتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل
ہو جاتی ہے جیسے اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاغد۔ اور اس کا قاعدہ اس

Marfat.com

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی قریب وہ ہے جس میں زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے۔ اور اُسے گزرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ است بڑھانے سے بن جاتی ہے جیسے گفتہ است اور کبھی بدون است کے بھی بولتے ہیں س ماضی بعید مع تعریف و قاعدہ بیان کرو ج ماضی بعید وہ ہے کہ جس کے زمانہ کو گزرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہے جیسے گفتہ بود س ماضی شکیہ کے بنانے کا قاعدہ اور تعریف بتاؤ۔ ج ماضی شکیہ وہ ہے جس میں زمانہ گذشتہ اور ایک قسم کا شک پایا جاوے۔ اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ باشد بڑھا دینے سے بنتی ہے جیسے گفتہ باشد اور اُس کو ماضی احتمالی بھی کہتے ہیں س ماضی استمراری کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے۔ ج۔ ماضی استمراری وہ فعل ہے جس میں ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہو چکنا نہ سمجھا جاوے۔ اسی جہت سے اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہیں۔ اور وہ ماضی مطلق کے اوّل لفظے یا ہمی بڑھانے سے بن جاتی ہے جیسے میگفت یا ہمی گفت س۔ ماضی تمنّائی کسے کہتے ہیں اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنّائی وہ ہے جس میں فعل کی آرزو پائی جاوے اور اس کو ماضی شرطیہ بھی کہتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ معنی آرزو بعد حرف شرط کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ ماضی مطلق کے آخر یا رمجہول بڑھانے سے بن جاتی ہے جیسے گفتے اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہیں۔ دو غائب کے ایک واحد متکلم کا س کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہے ج ہاں ماضی استمراری تمنائی کے معنے ہیں اور تمنائی استمراری کے معنی میں آتی ہے س پھر تمنائی اور استمراری میں کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہ دونوں اگر بعد حرف شرط کے واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہونگے ورنہ استمراری ہونگے س یہاں تک سب ماضیوں سے

Marfat.com

رباعی سے ظاہر ہے **رباعی** آنانکہ بفارسی سخن میرانند ٭ درمعرض دال ذال رابنشانند ٭ ماقبل وے ارساکن جزواے بود ٭ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند ٭

ر **س** رکہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے۔ **ج** کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کردیتے ہیں جیسے دختر سے دخت اور ل سے بدل جاتی ہے جیسے نیلوفر سے نیلوفل **س** ز کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ **ج** جیم تازی سے جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک پچشک اور **س** مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز گریغ تبدیل ہوتی ہے اور کہیں حذف ہوتی ہے جیسے آواز کو آوا کہتے ہیں اور اس کے معنے حروف

ز

ج

س مرکبہ میں معلوم ہونگے **س** س کس کس حرف سے تبدیل اور کہان سے محذوف ہوتا ہے **ج** اسماء میں زاء معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے جیسے فرستہ سے فرشتہ اور ص سے جیسے قفس۔ قفص اور ہاء ہوز سے جیسے آماس آماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس۔ خروچ۔ بدل ہوتا ہے۔ اور مضارع میں اسکی تبدیلی کا حال بحث فعل میں مشرح گذرا۔ **س** ش کس کس حرف سی تبدیل

ش ہوتا ہے **ج** اسماء فارسی میں جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے کاش کاج۔ مشک مسک **س** ش کتنے معنے میں مستعمل ہے **ج** بمعنے ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود بفروختندش بسیم ٭ ضمیر مضاف الیہ سرش بمعنے خود ع نہد خود ہرطرف دامے زنارش ٭ افادہ حاصل مصدر

ص در آخر امر آمیزش زائد ع کلاہِ سعادت یکے برسرش **س** حرف صاد کی نسبت کچھ بیان کرو **ج** یہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا صحیح کرنے سے کنایہ ہے۔ اور صاد سے آنکھ کو نسبت دیتے ہیں۔ **س** کوئی لفظ فارسی

ض ایسا بتاؤ جس میں ضاد ہو **ج** یہ حرف فارسی میں نہیں آتا عربی سے

60334

Marfat.com

ماضی مطلق

واحد غائب کے بنانیکا قاعدہ مذکور ہوا۔ باقی اور صیغے کس طرح بنتے ہیں **ن ح** ہر فعل سے چھ چھ صیغے آتے ہیں۔ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد خاصر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم جمع متکل۔ اور ان میں ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اس کے آخر چار ماضیوں میں ضمائر متصل فاعلی بڑھانے سے بن جاتے ہیں جیسے گفت۔ گفتند۔ گفتی۔ گفتید۔ گفتم۔ گفتیم ماضی مطلق میں اور گفتہ ست۔ گفتہ اند۔ گفتہ اید۔ گفتہ ام۔ گفتہ ایم۔ ماضی قریب میں اور گفتہ بود۔ گفتہ بودند الخ ماضی بعید میں اور میگفت۔ میگفتند الخ ماضی استمراری میں اور ماضی شکیہ میں ضمائر بعد شیں کے آتی ہیں جیسے گفتہ باشد۔ گفتہ باشند۔ گفتہ باشی الخ۔ اور ماضی تمنائی میں ضمائر ی مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہیں۔ جیسے گفتے۔ گفتندے۔ گفتے۔

س ما قبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف آتے ہیں۔ **ح** ما قبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفوں میں سے جن کا مجموعہ یہ ہے (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہے۔

مضارع

س مضارع کسے کہتے ہیں۔ اور کیسے بنتا ہے **ج** مضارع وہ فعل ہے جس میں دو زمانے حال و استقبال پائے جاویں۔ اور اس کے بنانے کا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ علامت مصدر دن یا تن گرا کر دال ساکن آخر میں ملاویں اور اس سے پہلے حرف کو فتحہ دیں جیسے پروردن سے پرورد۔ مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی ان گیارہ حرفوں میں سے ہوتا ہے اور ان حرفوں میں سوائے ن کے کچھ تغیر مضارع بنانے میں واقع ہوتا ہے۔ لہذا ہر ایک کا بیان جداگانہ بہ ترتیب لکھا جاتا ہے ؛

ا

اگر علامت گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع میں محذوف ہو جائیگا۔ جیسے نہادن سے نہد۔ اور ایستادن سے ایستد۔ مگر ایک مصدر میں الف مذکور ہاء ہوز سے بدل جاتا ہے۔ جیسے دادن سے دہد اور دو مصدروں میں حذف نہیں ہوتا بلکہ اسکے بعد ی مضارع میں زیادہ ہو جاتی ہے جیسے کشادن سے کشاید اور نہادن سے

Marfat.com

خصوصیت رکھتا ہے **س** ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے اور اِن میں سے کون کون زبان عربی سے خصوصیّت رکھتے ہیں۔ **ج** ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زاء معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے لغام لگام گریغ گریز اور ف باء موحدہ و باء فارسی سے جیسے زبان زفان و گشتاسف و گشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے جیسے تریاق تریاک قالیچہ غالیچہ اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہیں **س** ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے۔ **ج** ہا مہملہ اور خاء معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے خواجک و شاماکچھ شاماخچہ اور اس کا خلاصہ یہ ہی کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اُن کا الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے۔ جیسے کاین اور کان اور کاے ہیں او ضمیر کے اوپر آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونوں میں الف گرجاتا ہے جیسے **ع** کورا خبرے نیست کہ از بام و در افتد ٭ اور حرکت الف کی ان سب صورتوں میں ک پر آجاتی ہی **س** ک کتنے معنے میں مستعمل ہے۔ **ج** اُنیس معنوں میں شرطیہ جیسے ؎ چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ ز قدرِ رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشد کہ مشتی گدایان خیل ٭ بمہمان دارالسلامت طفیل ٭ **بیانیہ ع** صد شکر کہ برونامہ ام آگرنہ رنگ قبول بمعنے **ہر کس** ؎ گزند کسانش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند ٭ **علت** ؎ ز لشکر کہ بود زور شاہنشہاں ٭ کہ یک تن بہ تنہا نگیرد جہاں ٭ بمعنے **مثل** نیست در دہر جفا کار کہ او ٭ بمعنے **از** بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ بمعنے **بلکہ** ؎ مکافاتِ دشمن بمالش مکن ٭ کہ بخشش برآورد ہ باید زبن **جواب** قسم حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است ٭ **کدامیہ یا استفہامیہ** اے دل بہ پیش رفتہ آخر بکہ رامی ٭ **عطف** اے بسا اسپِ تیز رو کہ بماند

Marfat.com

خ زاید۔ اور اگر خ رہے تو اکثر مصدروں میں ز سے بدل جائے گی جیسے بیختن سے بیزد اور آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن میں ش سے بدلتی ہے اور شناختن میں س سے اور گسیختن میں ی اور خ دونوں کی جگہ گ فروشد ۱۲ مضارع میں آتا ہے اور پختن شناسد ۱۲ میں ہر چند ز سے بدلتی ہے مگر مضارع میں پزد بفتح اول گسلد ۱۲ کہتے ہیں ؛

ر اور صرف مصدر کردن میں ر ن سے بدلتی ہے اور کند بضم اول کہتے ہیں اور مصدر مردن میں ر سے پہلے ی زائد کرتے ہیں میرد بکسر میم ہو جاتا ہے اور بردن کے مضارع میں ب کو فتحہ ہو جاتا ہے ؛

ز اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن میں رہتی ہے مضارع میں اُسکے بعد ن بڑھا کر زند ہو لیتے ہیں ؛

س اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اس میں ہوتا ہے اور کسی حرف میں نہیں ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہو جاتا ہے جیسے بایستن اور شایستن میں باید اور شاید ایک مصدر میں مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہے جیسے نگریستن سے نگرد اور کہیں ہ سے بدلتا ہے جیسے کاستن سے کاہد اور خاستن سے خواہد اور کہیں ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہیں ز۔ ی سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہیں ن۔ و سے جیسے بستن سے بندد اور ایک مصدر میں ن سے جیسے شکستن سے شکند بالکسر اور ایک مصدر میں ی ن سے جیسے نشستن سے نشیند اور ایک میں ز سے جیسے خاستن سے خیزد با مالۂ الف۔ اور ایک میں ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک میں اس کے ماقبل ی زائد ہوتی ہے جیسے رستن سے ریسد اور ایک میں بعد کوت زائد ہے جیسے خستن سے خستند۔

ش اور اگر ش رہے تو وہ ز سے بدل جاتا ہے۔ جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر میں تبدیل نہیں ہوتا جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک میں ق کے بعد و زائد ہوتی ہے جیسے شدن سے شود بفتح اول اور ایک مصدر میں ز سے بدلا ہے افراشتن سے افرازد اور ایک میں ی سے

Marfat.com

گ

ل

م

ن

کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد ÷ دعائیہ۔ بہ فضلت کہ باران رحمت بیار صلہ
ع ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید مفاجات گر مرغ کباب ست کہ بابل
و پر آید ÷ تردید یارب اینجا باشم کہ روم زائد اورا گفتم کہ بیا
تصغیر دخترک فاعلیت گوزک مفعولیت پیچک مصدری خوراک
س گ یعنی ک فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے۔ ج غ سے جیسے گلولہ
غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند۔ جیم تازی سے جیسے گلنار جلنار
اور اہالی ماوراء النہر۔ کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہیں جیسے جنگ جنک
س لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہیں اور کس حرف سے تبدیل کرتے
ہیں ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہیں اور ر سے تبدیل کرتے ہیں
جیسے چنال چنار س م سے اعضائے انسان میں کس کو تشبیہ دیتے ہیں
ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہیں س م کتنے معنوں میں آتا ہے مع
امثلہ بتاؤ ج نو معنوں میں ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکی دیدم از عرصۂ
رود بار ÷ ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان دارو تلخ بہش کنم ÷ ضمیر اضافی
ع گر ترا و داز زبانم لیس فی دلقی سوا بمعنے ہستم ع دورم از حسنِ عمل
چون رو سپیدی از گناہ بمعنے خود۔ ع نگویم بجز غیبتِ مادرم بمعنے نون
نفی کن برساد۔ تعیین محل۔ یکم۔ دوم۔ زائد ع نے بر سر راہشم مغیلان
علامت تانیث خانم۔ س میم کس جگہ حذف کیا جاتا ہے۔ اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلموں کے دو میم پاس پاس آویں تو ایک
حذف کر دیتے ہیں جیسے نیمن کہ اصل میں نیم من تھا اور نون اور خاء معجمہ اور
غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہی جیسے کجیم کجین برم برخ پیمانہ پیغانہ
مخبر۔ فخبر۔ س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

ج چاہ زنخدان اور ابرو کو اُس سے تشبیہ دیتے ہیں س نون کس کس معنی کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہا مختفی اور یا مجہول سے مل کر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے۔ او کلام مکرر آنے سے مفید معنی اثبات ہوتا ہے۔

ے تا کون ترا اصلِ مہمات نخواندند ٭ نشنید قضا ترجمۂ لفظ اہم را یعنے ہرگاہ ترا اصل مہمات خواندند قضا معنی اہم شنید س نون آخر کلمہ میں بعد حروف علت یعنی ہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہے اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غنہ پڑھا جاتا ہے جیسے زبان زبون زمین اور میم سے تبدیل ہوتا ہے جیسے پان پام اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واؤ کے قسم کا ہوتا ہے ج تین قسم کا ہوتا ہے معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نور مین۔ مجہول جیسے شور مین اور معدولہ جو پڑھنے میں نہیں آتا جیسے خود اور خواجہ میں۔ اسکے بعد ان حروف میں سے ایک ہوتا ہی او ر س ش ن ہ ی جیسے خواب خود خور خوست۔ خوش خوندہ۔ خویلیہ۔ خویش اور واؤ سی پہلے اکثر خا معجمہ آتی ہی جیسے مثالوں سی ظاہر ہی س واؤ کتنے معنوں میں مستعمل ہی ج آٹھ معنوں میں۔ بیان ضمہ تو۔ واو عطف جیسی گفتہ و ناگفتہ حالیہ

ے تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ٭ تصغیر جیسے پسر و ملازمت ع پری و صد عیب چنیں گفتہ اند تفسیر ضعف و ناتوانائی رہا ندی ٭ بمعنی بعید جیسے ع من و انکار شراب این چہ حکایت باشد ٭ یعنی از من بعید ست زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند و لیکن اور با موحدہ اور با فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت نبشت وام پام یا وہ یافہ طاووس طاؤس۔ محذوف جیسے ہوش۔ ہش س ہ کے قسم ہی ہر ایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہے، ایک اصلی جس کو ملفوظی کہتے ہیں۔ دوم وصلی جسکو مخفی کہتے ہیں س ہا، اصلی اور وصلی میں کیا فرق ہے ج ہا، اصلی حالت جمع میں بحال رہتی ہی جیسے گرہ گرہ ہا۔ اور حالتِ تصغیر میں مفتوح اور اضافت کیوقت مکسور ہو جاتی

Marfat.com

ہی جیسے زرہک زرہ من اور ہا، وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ میں آتی ہی اور صرف چار جگہ اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہی یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہا، وصلی کتنے معنے میں آتی ہے ج بارہ معنوں میں آتی ہی زائد گفتہ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی گفتہ نشد۔ مفعولی بستہ ورنجہ۔ تعین۔ مدت یک روزہ۔ لیاقت بعد الف ونون شاہانہ تشبیہ دندانہ تخصیص۔ پشمینہ۔ فاعلی۔ زنندہ اور یہ ہا بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے۔ جیسے زندگان۔ ہا، صفت پیادہ سوارہ۔ عطفی واتصالی۔ آمدہ رفت۔ س ہا، کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہی ج کاف فارسی۔ یا، تحتانی۔ کاف تازی سے بدل جاتی ہے جیسی شرمندہ سے شرمندگی۔ اور شاہگان سے شاہنگان۔ خانگ۔ تصغیر خانہ ی اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینہ زرس ی کے اقسام مع تعریف وامثلہ بتاؤ ج اس کی دو قسمین ہیں۔ معروف جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو۔ جیسے کردی مین۔ اور مجہول جس کے ماقبل کسرہ خالص نہ ہو جیسے آمدے صیغہ تمنائی میں س یا، معروف کتنے معنے میں آتی ہے ج پانچ معنوں میں۔ اول مصدری جیسے پارسائی دوم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی + سوم۔ نسبت جیسے ہندی چہارم متکلم جیسے ملاذی۔ پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اس کا قاعدہ اکثر تو یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہی۔ جیسے ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے اُسکو واؤ سے بدل لیتے ہیں جیسے مرتضے سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہیں جیسے عیسائی۔ اور اگر آخر اسم میں ی یا ہ مختفی ہوتی ہے۔ تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کردیتے ہیں جیسے مکہ سی مکی اور کبھی

Marfat.com

برشتن سے برید اور ایک میں ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک میں ی۔ س سے نوشتن سے
نویسد اور ایک میں ر۔ د سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نورود

ف اور اگر ف رہے تو ب سے بدل جائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدروں میں و سے
بدلتی ہے یعنی رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آتا ہے اور
تین مصدروں میں تبدیل نہیں ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن میں اور ایک
یعنی پذیرفتن میں حذف ہو جاتی ہے مضارع پذیرد ہے اور گرفتن میں حذف کے ساتھ
گ کے بعد ی زائد ہوتی ہے گیرو بولتے ہیں۔ اور ایک میں د۔ ی سے بدلتی ہے
جیسے گفتن سے گوید۔ اور ایک میں ف کے بعد ت زائد ہوتی ہے جیسے سفتن سے
سفتد اور ایک میں س پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد ؛

اور م صرف ایک مصدر آمدن میں رہتا ہے اور مضارع میں ی سے بدل جاتا ہے اور
آید بولتے ہیں۔ اور اگر و۔ ر رہے تو اس کو الف۔ ی سے بدلتے ہیں۔ جیسے آسودن سے
آساید اور بیمودن سے پیماید۔ اور تین مصدروں میں تبدیل نہیں ہوتی یعنی بودن اور
ی شنودن اور غنودن کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدے کے بموجب آتا ہے

اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع میں گر جائیگی جیسے ارزیدن سے ارزد
اور بریدن سے برد اور دو مصدروں آفریدن اور گزیدن میں حذف نہیں ہوتی بلکہ
اس کے بعد ن زیادہ کرتے ہیں اور آفریند اور گزیند کہتے ہیں۔ اور ایک مصدر میں
مضارع خلاف قیاس دوسرے حرف سے آتا ہے یعنی دیدن سے بیند۔

غرضکہ مضارع بنانیکا اب اکثریہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہے یہ ہوا کہ مصدر سے دن یا تن گرا دو
اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اس کو بھی گرا دو اور اگر و ہو تو اس کو الف ی سے بدل
دو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کر دو اور ش ہو تو ر سے اور
ف ہو تو ب سے بدل لو۔ پھر دال ساکن آخر میں ملاؤ۔ اور اسکے ماقبل کو فتحہ دو

ف مضارع بنانیکا قاعدہ

Marfat.com

ہ پر ہمزہ لکھ دیتے ہین اور ی تلفظ میں رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ اور نقرہ سے نقرۂ - اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہیں جیسے پردگی اور کبھی ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہیں - جیسے حق سے حقانی اور بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسمار میں ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے بیت المقدس سے مقدسی **س** نسبت کے لئے ین بھی آتا ہے جیسے آہنین پس اُس میں اور صرف ی میں کیا فرق ہے **ج** ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجۂ آہنین - اور ی صرف نسبت کے لیئے مستعمل ہے - اور ایک فرق یہ ہی کہ ی کی نسبت اُس موصوف کے لئے بولتے ہیں جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاجِ نقرۂ اور سنج آہنی **س** عیسوی اور عیسائی میں کیا فرق ہی **ج** اصل میں کچھ فرق نہیں مگر اصطلاح مین پیروانِ عیسےٰ کو عیسائی کہتے ہیں - اور دوسری چیزین جو آپ کی طرف منسوب ہین اُن کو عیسوی کہتے ہیں جیسے مذہب عیسوی اور سن عیسوی **س** یاء مجہول کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہی **ج** آٹھ معنوں کا اوّل وحدت جیسے ؎ خردمند مردے در اقصائے شام ٭ دوّم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎ عزیزے کہ از درگہش سر بتافت ٭ سوّم تنکیر جیسے ؎ برون زانکہ یاری گری خواستی ٭ چہارم استمراری جیسے گفتندے - پنجم تعظیم جیسے زید مردیست - ششم زاید جیسے یکے بسے وغیرہ ہفتم - یاء امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب - ہشتم مفید معنے امر جیسے ع فرد اصمدا بندہ نواز ارحمے - اے رحم کن کس یاء مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے **ج** الف اور ھاء مہملہ سے آرام بیارام شاہگان شایگان

Marfat.com

صیغہ واحد غائب بن جائیگا اور ضمیریں فاعلی لگاؤ تو دال کو حذف کر کے لگاؤ جیسے پرورد پرورند۔ پروردی۔ پرورید۔ پروردم۔ پروردیم۔ س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہے ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ ے بڑھانے سے بن جاتا ہے جیسے می گفتہ باشد وغیرہ۔

س فعل حال کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بن جاتا ہے جیسے میگوید۔ میگویند۔ میگوئی۔ الخ یا ہمیگوید۔ ہمیگویند الخ س فعل مستقبل کس کو کہتے ہیں اور کیسے بنتا ہے ج فعل مستقبل وہ ہے جس میں زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اس کو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض اوقات تواند بڑھا کر بناتے ہیں جیسے خواہد گفت یا تواند کرد مگر یاد رہے کہ مستقبل میں صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہے اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند میں بڑھائی جاتی ہیں جیسے خواہد گفت۔ خواہند گفت۔ خواہی گفت خواہید گفت۔ خواہم گفت خواہیم گفت اسی طرح تواند گفت۔ تواند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہیں ج امر غائب اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے باید کہ گوید اور لازم کہ خوانم۔ اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنیکے بعد رہ جاتا ہے جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے جیسے خوانید مگر امر کے شروع میں اکثر ب زائد ہوتی ہے اور نہی غائب متکلم بنانے میں امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہیں جیسے باید کہ مکند اور لازم کہ نکنیم اور نہی حاضر کے لیے امر حاضر پر مہ بڑھا دیتے ہیں جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہیں ج لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر تمام ہو جائے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جس کا استعمال کبھی بطور لازم اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہاں را سوخت

Marfat.com

یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا۔ اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہے۔

حروف مرکبہ کا بیان

از س۔ حروف جار کیا ہیں اور اُن سے کیا غرض ہے ج وہ حروف یہ ہیں۔ از با تا برائے بہر پئے۔ اور کبھی ان تین پچھلوں پر از زیادہ کرکے از برائے وغیرہ کہتے ہیں در اندر بر اور جو اُن کے معنی میں ہو اور اُن سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ فعل اور مشابہ فعل[1] کے معنے اسم پر پہنچاتے ہیں یا دو کلمون کے ربط کے لیے آتے ہیں۔ اور کاف تشبیہ اور من اور علے اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف جارہ ہیں جو فارسی میں مستعمل ہیں س از کتنے معنون میں آتا ہے ج آٹھ معنون میں اکثر مستعمل ہوتا ہے۔ اوّل[1] تبعیض جیسے مردے از رومیان دوم[2] علت جیسے از خوفِ دشمنان۔ سوم[3] بیانیہ جیسے تخت از طلا۔ چہارم[4] ابتدا جیسے از ہند تا سندھ۔ پنجم[5] بمعنی بر جیسے فلان از نفس خود بخیلے میکند۔ ششم[6] استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت۔ ہفتم بمعنے در جیسے ع کادیم از چہل روزگرد و تمام ✤ ہشتم[8] بمعنے را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے اور یہ حذف نظم میں بہت مستعمل ہے اور اگر یہ حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُن کا الف گرا کر اُسکی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے ازو اور ازان کو زو اور زان کہتے ہیں

با س باء کتنے معنون میں مستعمل ہے ج جو معانی باء موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہیں اُسی قدر باء کے معنے سمجھو۔

تا س تا کتنے معنوں میں آتا ہے ج نو معنوں میں۔ اوّل[1] ابتدا جیسے ع تا تو رفتی ز برم اے گلِ بستانِ پدر ✤ دوم[2] انتہا جیسے ع کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ✤ سوم[3] شرط جیسے ع تا مجمع امکان وجوبت نہ نوشتند۔ چہارم[4] علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباسم

Marfat.com

س مصدر لازم سے متعدی کیسے بناتے ہیں ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف و نون یا الف و نون و یائے معروف بڑھا کر علامت مصدر ون لگانے سے بنتا ہے جیسے ترسیدن سے ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی میں جاری ہوگا۔ تو متعدی بدو مفعول ہو جائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے کہتے ہیں۔ اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانیکا قاعدہ کیا ہے۔ ج فعل معروف وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ اور مجہول وہ ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر ماضی مطلق کے آخر ہائے مختفی بڑھا کر اس کے بعد رکھ دینا چاہیئے۔ مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائیں گے تو شدن کے ماضی مطلق کے صیغے مجہول میں مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کیلئے اور گفتہ شدند جمع غائب کیلئے اسی طرح سب ماضیوں کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول میں شدن کے مضارع کے صیغے آتے ہیں جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال میں حال کے صیغے اور مستقبل میں مستقبل کے اور امر میں امر کے اور نہی میں نہی کے جیسے گفتہ میشود اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہیں ج مثبت وہ جس میں کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور میکند وغیرہ اور منفی وہ جس میں نہ کرنا نہ ہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمی کند اور منفی بنانے کے لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کر دیتے ہیں مگر فعل مجہول میں حرف نفی شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نہ شود۔

فصل سوم حرف کے بیان میں

س حرف کس کو کہتے ہیں ج حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنے مستقل نہ ہوں یعنی بدون دوسرے کلمہ کے ملنے کے اس کے معنے سمجھ میں نہ آویں جیسے از اندر وغیرہ س حروف تہجی

Marfat.com

بارخاطرہا۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع زصاحب غرض تاسخن نشنوی ششم بمعنے عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود۔ ہفتم۔ بیانیہ جیسے ع عمر گرانمایہ درین صرف شد + تاچہ خورم صیف وچہ پوشم شتا۔ ہشتم تنبیہ جیسے ع تاچہ خواہی خریدن اے مغرور۔ نہم جلدی سے ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنے بمعنے ہماندم جیسے ع تاترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من + س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہیں اور کتنے معنوں میں آتا ہے ج یہ حرف جار اسی صورت میں ہوتا ہی کہ برائے کے معنون میں ہو جیسے ع خدرا بکن یک نظر سوئے ما + اور علامت مفعول کیلئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستانرا کجا کنی محروم + اور اس صورت میں کبھی محذوف کر دیتے ہیں جیسے ع گواجابت لب بآمین باز کن + اور کبھی علامت اضافت کیلئے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر دل از غم خالِ تو لالہ را + یعنی بر دل لالہ۔ اور بعد از اور برائے اور از پے کے زائد آتا ہی جیسے ع کس نمی بینم زخاص وعام را س حروف عاطفہ مع تعریف بتاؤ۔ ج حروف عاطفہ وہ ہیں کہ دو کلموں یا جملوں کے درمیان آکر اُن کو ایک حکم میں شامل کر دین اور وہ واو پس سپس دگر دیگر ہم نیز ہیں۔ جیسے زید و عمرو آمدا ور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لیے مستعمل ہیں س تردید کس کو کہتے ہیں اور اُس کے لیے کون سا حرف مستعمل ہے۔ ج حرف تردید وہ ہی جسکے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ میں سے ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لیے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم۔ اور کبھی اگر بھی تردید کے لیے آتا ہے س اضراب کسکے معنے اور اُسکے حروف کیا ہیں۔ ج اضراب کے معنے

Marfat.com

کے کیا معنی ہیں اور وہ فارسی میں کتنے ہیں اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے ہیں۔ **ن ح** حروف تہجی کے یہ معنی ہیں کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب ہوتے ہیں۔ اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہیں وہ ۳۲ ہیں جن میں سے چار یعنی پ چ۔ ژ۔ گ فارسی کے لئے خاص ہیں اور اُن کو اُن کے ہم شکلوں سے متمیز کرنے کے لئے بلئے فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہیں۔ جیسے بِ اور زِ اور ک کو تازی بو سلتے ہیں باقی بیس ۲۰ حرف عربی و فارسی میں مشترک ہیں اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں۔ ث ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق اور چونکہ کلام فارسی میں عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہیں تو معلوم ہوا کہ فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس ۳۲ حروف سے ترکیب پاتے ہیں

س ۔ اسمار حروف تہجی کے اقسام مع تعریف و امثال بتاؤ۔ **ج** جن حروف کے نام دو حرفی ہیں اُن کو مسروری کہتے ہیں۔ اور وہ بارہ ہیں با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ فا۔ ہا۔ یا۔ اور جن حروف کا سہ حرفی نام ہے۔ اس طرح کہ اوّل و آخر کا حرف ایک نہ ہو۔ ان کو ملفوظی کہتے ہیں۔ وہ تیرہ ہیں الف۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ عین۔ غین۔ قاف۔ کاف۔ لام۔ اور جن کا اوّل و آخر ایک ہی حرف ہو۔ ان کو مکتوبی کہتے ہیں۔ وہ تین حرف ہیں۔ میم۔ نون۔ واو **س** حروف ابت اور ابجد کیا ہیں۔ **ج** حروف تہجی کی دو ترتیبیں ہیں۔ ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے۔ یعنی ابت ث وغیرہ اس ترتیب کو ابت ث کہتے ہیں۔ اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کے اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنی ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہیں۔ اس ترتیب میں حطی کی ط تک اکائیاں ہیں۔ الف کا ایک ب کے دو۔ یہاں تک کہ ط کے ۹ ہیں اور ی سے دہائیاں ہیں۔ ص تک۔ اور قاف سے سیکڑے ہیں۔ غ تک۔ موت تولد و جنگ وغیرہ امور عظام کے سن یاد رکھنے

ه کسیکا شعر ہے ۵ حروف مخصوص فارسی شد چار ۴ پ و چ ژ د گاف از بر دار ۲۲ کسے درین قطعہ گفتہ است ۲۳ بیست حروف است آنکہ اندر فارسی ناید همی ۴ تا نیاموزی نباشی اندریں معنے معاف ۴ بشنو از من تا کدام است ایں حروف و یاد گیر ۴ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف ۱۲

اصطلاح میں ایک حکم سے اعراض کرکے دوسرے کی طرف انتقال کرنا ہی اور اُسکے لیے بل اور بلکہ مستعمل ہین **س** حروف شرط کیا ہیں **ج** گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون چو اور بعض اوقات اسماء موصولہ مثل ہرکہ اور ہرچہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا دیتے ہیں **س** حروف علت کیا ہیں **ج** چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ ازیں ممر ازین سبب بنابر لہذا **س** زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے **ج** اصل میں زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہیں **س** حروف استثناء کیا ہین مع تعریف واقسام استثناء بتاؤ **ج** الا مگر غیر سوائے جز بجز دون بدون ورائے ماورائے ماسوائے بغیر اور استثناء جماعت میں سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہیں۔ پس جس مجموع میں سے کوئی چیز نکالتے ہین اُسکو مستثنےٰ منہ۔ اور چیز کو مستثنےٰ کہتے ہیں اور استثناء کی دو قسمین ہیں ایک متصل جس میں مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ ایک جنس سے ہوں جیسے قوم آمد مگر زید دوسری منقطع یا منفصل جس میں دونوں ایک جنس نہوں جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر۔ **س** حروف استدراک مع تعریف وامثلہ بتاؤ **ج** حروف استدراک وہ ہیں جن سے کلام سابق کا شبہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک ولیکن ولے ہیں **س** حروف ندا کیا ہیں **ج** اے یا آیا شروع میں اور الف آخر اسماء میں۔ اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہیں اُسے منادی کہتے ہیں **س** حروف استفہام بیان کرو **ج** چیز کے لیے چہ اور چیست اور شخص کے لیے کہ اور کیست اور کدام۔ اور مقام کے لیے کجا اور کو۔ اور وقت کیلیے کے اور کیفیت کے لیے چون اور چگونہ اور سبب کیلیے چرا بولتے ہیں **س** حروف تشبیہ اور اُسکے معنی کیا ہین **ج** چو ہمچنان ہمچنین چنانچہ۔ مثل ہمچو مانند پنداری۔ گویا۔ گوئی۔ وار۔ آسا۔ مان گردار۔ آنہ۔ سان۔ وان۔ دیس۔ دیش۔ فش۔ وند۔ آوند اور تشبیہ کے معنے ہین

Marfat.com

کو کوئی جُملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہیں جس کے حروف کے اعداد مل کر سنِ معلوم کی برابر ہو جائیں جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام جس کی پیدائش ۱۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی اور غم اکبر سال وفات اکبر خان پسر دوست محمد خاں والیٔ کابل۔ **س** حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے اور بھی کسی معنی یا غرض کے لئے آتے ہیں۔ **ج** ہر ایک حرف سے معنی اور غرض جدا گانہ ہے۔ جس کی کیفیت سوالات ذیل سے جسمیں سب کا ترتیب وار بیان ہے معلوم ہو گی۔ **س** (الف) کتنے معنوں میں مستعمل ہے مع امثلہ بتاؤ **ج** جب اسم کے آخر میں آتا ہے تو گیارہ معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور اوّل اور وسط میں سات معنی کے لئے پس کل اٹھارہ معنی ہوئے بدیں تفصیل۔ ۱۔ کثرت۔ ۲۔ مصدر۔ ۳ قسم۔ ۴۔ متکلم۔ ۵۔ تحسین۔ ۶۔ تدلیے۔ ۷۔ ندبہ۔ ۸۔ فاعلی۔ ۹۔ مفعولیت۔ ۱۰۔ لیاقت۔ ۱۱۔ تعظیم ۱۲۔ زائد۔ ۱۳۔ اتصال۔ ۱۴۔ عطف۔ ۱۵۔ بدل و آدرستی۔ ۱۶۔ رفع اجتماع ساکنین ۱۷ محذوف۔ ۱۸۔ بدل دال۔ **س**۔ حرف ب کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور کہاں کہاں محذوف اور کس کس جگہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت میں اسکا عراب کیا ہوتا ہے مفصل مع امثلہ بتاؤ **ج** واو میم ف سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سیب و سیلوا اور غرب غرم اور تپ و تف۔ اور فصحا اکثر گفتگو میں بائے ظرفیت و قسم و استعانت کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے خانہ میرم

جان تو ہمچنیں خواہم کرد۔ و ایں کتاب دست خود نوشتہ ام۔ یعنے بخانہ اندر بجان تو اندر بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف کر دیتے ہیں جیسے **ع** ساقی بگو کہ میکدہ را رفت وردکند۔ یعنی برفت و رد ب اور زائد۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہے۔ جیسے بگفتا۔ بزند ببیں۔ بغیر اور ایسی ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہے تب مضموم ہوتی ہے جیسے بگو اور بشست اور نہ مکسور جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ

Marfat.com

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا۔ پس جس کو مانند کرتے ہیں اُسے مشبہ اور جس کے ساتھ مانند کرتے ہیں اُسے مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے رویش ہمچو ماہ است۔ مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ **س** شک کے لیے کون کون کلمات مستعمل ہیں **ج** آیا شاید باشد بود **س** حروف نسبت کیا ہیں۔ **ج** ین ہ ی معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ اور کبھی ان اور ن اور اک اور دیہ نسبت کے لیے آتے ہیں جیسے ایران اور جوشن اور مغاک اور سیبویہ۔ **س** حروف تنبیہ بیان کرو **ج** الاہان ہین۔ جملہ کے پیشتر آتے ہیں **س** حروف تحسین بتاؤ **ج** زہے خہے مرحبا جبذا شاباش واہ وا آفرین **س** حروف ندبہ بیان کرو **ج** ندبہ کے لیے واشروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا **س** حروف نفی کیا ہین **ج** نے نہ نابے **س** حروف تمنا بیان کرو **ج** کاش۔ کاشکے **س** حروف تعجب کیا ہیں **ج** چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ **س** صاحبی کے معنی میں کون سے حروف آتے ہیں **ج** گار در مند آخر اسماء میں جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند **س** حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہیں **ج** گران آر آخر اسماء میں **س** ظرفیت کے لیے کون سے حروف ہیں **ج** بار زار سار ستان دان کدہ وند آخر اسماء مین **س** کثرت کے لیے کون سے حروف ہین **ج** لاخ زار سار آخر اسماء میں **س** محافظت کے لیے کون سے حروف ہیں **ج** وار وان گیر آخر اسماء مین **س** لیاقت کے کون سے حروف ہیں **ج** ی وار آنہ گان آخر اسماء میں **س** حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کون سے ہیں **ج** ناگ گیں آگین سار آخر اسماء میں **س** کون سے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہیں **ج** ک چہ ویزہ آخر اسماء میں **س** رنگ کے لیے کون سے حروف مستعمل ہیں **ج** وام فام پام گون گونہ آخر

Marfat.com

مفتوح آتی ہے جیسے بدست اور بخدا **س** ب کتنے معنے میں مستعمل ہے مع امثلہ بیان کرو **ج** بائیس معنے ہیں۔

۱ ظرف مکانی
بشہرے در آمد۔

۲ ظرف زمانی
بعہد تو کے بنیم آرام خلق

۳ قریب
چوں بدرخت گل برسم

۴ قسم
بیزداں

۵۔ صحبت
کتاب بادراق بوسید و حوالہ او کردم

۶۔ برائے
رفت و منزل بدیگرے پرداخت

۷۔ استعانت
بہ لشکر تواں کرد ایں کار زار

۸۔ عوض
بفرمود بفروختندش بسیم

۹۔ مقدار
بہ نیم بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد

۱۰۔ توسل
خدایا بحق بنی فاطمہؓ

۱۱۔ ابتداء
بنام جہاندار جاں آفریں

۱۲۔ مثل
بہ بالائے او در جہاں مرد نیست

۱۳۔ بمعنے بر
نہ ہے چشم و دولت بردئے تو باز

۱۴۔ مقابلہ
بدست کرم آب دریا ببرد

۱۵۔ ظرف
وزاں نجا بصحرائے محشر برد

۱۶۔ مطابق
بخلق جہاں آفریں کار کن

۱۷۔ بمعنے مفعول
بخواہندگاں بخشم از مال و گنج

۱۸۔ بمزیہ
بہ تیغ آمد از رومیاں در نبرد

۱۹۔ اضافی
در زر داری بنور محتاج نہ

۲۰۔ الصاق
دمبدم

۲۱۔ لیاقت
صاحب کنوں کہ در محبد داں نماندہ است

۲۲۔ علت
بنطق آدمی بہتر ست از دواب

س۔ ب کا کوئی خاصہ بیان کرو۔ **ج** اس کے خواص میں سے ہے کہ اسم اشارہ اور ضمیر کے الف کو اس کے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے بایں اور بدیں **س**۔ ت کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور اس کو کس کلمہ کے شروع میں کون سی حرکت دی جاتی ہے۔ اور آخر میں کونسی۔ **ج** د ال و جیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت۔ تود۔ اور تا رات و تا را آج اور جب کسی کلمہ کے شروع میں آتی ہے تو مضموم ہوتی ہے۔ جیسے تست و ترا اور آخر میں ساکن جیسے خدایت

Marfat.com

اسمار میں اور جردہ اور چرتہ صرف لفظ سیاہ کے بعد **س** شرکت کا مفید کونسا حرف ہے **ج** ہم اسمار کے شروع میں فائدہ شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہیں **ج** جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انہیں نحو کہتے ہیں **س** غرض نحو سے کیا ہے اور اُسکا موضوع کیا ہی **ج** غرض اُس سے یہ ہی کہ ترکیب کلمات میں خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجھ لیا جاوے اور اُسکا موضوع کلام ہے

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو **ج** لفظ اُس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے مُنھ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہی تو موضوع جیسے کتاب اور بے معنی ہے تو مہمل کہلائیگا جیسے دیز **س** علم اور اسم جنس کس کو کہتے ہیں **ج** اگر لفظ مفرد کے ایک معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اُسکو عَلَم کہتے ہیں اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس کہتے ہیں **س** لفظ مشترک کسکو کہتے ہیں **ج** جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہوں اور ہر ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اُسکو مشترک کہتے ہیں جیسے بار کہ پھل۔ بوجہ دخل کے معنی میں آتا ہی **س** منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہیں **ج** منقول عرفی وہ مفرد ہی جسے سب لوگ معنی غیر وضعی میں استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہو گئے ہون جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع میں ہر چلنے والیکو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہیں۔ اور منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل میں کرنیکے معنی ہیں اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ با معنے جس مین کوئی زمانہ ہو **س** معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین **ج** جو مفرد لفظ واضع نے

Marfat.com

وکتابت **س** کیا ت شروع میں بدون ملائے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے
ن نہیں اور ایسی حالت میں واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اس کے آخر زیادہ کیا
جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ میں آتا ہے۔ اور کبھی نہیں جیسے **ع** تو کہ با دشمناں نظرداری
ع تو اصل وجود آمدی از نخست **س** ت کتنے معنی میں مستعمل ہے **ن** چار معنی میں ضمیر
مفعولی آخر فعل کے گفتمت۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت اور بمعنی خود **ع** گیرم کہ غمت نیست
غم ہا ہم نیست۔ نائد۔ فرامش۔ فرامشت **س** ۔ ث کس زبان سے مخصوص ہے۔ اور اغریث
اور گیومرث کس زبان کے لفظ ہیں **ن** یہ حرف عربی سے مخصوص ہے اور فارسی میں نہیں
آتا اور لفظ اغریث فارسی نہیں ترکی ہے۔ اور گیومرث میں کاف فارسی اور تا مثناۃ
فوقانی ہے نہ ثلثہ مثلثہ **س** جیم کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے مع امثلہ بیان
کرو۔ **ن** تبدیل ہو جاتا ہے زا معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ
سے جیسے کاج سے کاژ اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تا مثناۃ فوقانیہ
سے جیسے تاراج سے تاراژ **س** جیم فارسی کس کس حرف سے بدل جاتا ہے
ن کاف تازی سے جیسے زاج۔ زاگ اور نار معجمہ سے جیسے پیشک۔ پزشک اور
شین منقوطہ سے جیسے کاچی کاشی **س** جیم فارسی کس کس معنی میں مستعمل ہے **ن**
آخر میں تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یائے تحتانی اُسکے ماقبل بھی زیادہ
کر دیتے ہیں۔ جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل میں وہ شیچہ تھا۔ اور یہ حرف تصغیر
میں مفتوح ہوتا ہے اور سات معنی ذیل کیلئے بھی مستعمل ہے ان سب میں مکسور ہوتا
ہے اور ہاء مختفی اس کے آخر میں بہر حال لازم ہے۔

۱۔ تعظیم
بتیہے نگر تا چہ شاہی گرفت

۲۔ حقارت
ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی

۳۔ بمعنے بسیار
چہ خورم کہ کسے کو بہنگام دے

۴۔ بمعنے علت
عجب از شعلہ رخساراں وفائے ۔ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب

۵۔ بمعنے استفہام
از عدم بے جوشم انجام چہ آغاز کو

Marfat.com

کسی معنی کے لیے موضوع کیا ہی اگر استعمال اُسکا اُنہیں معنوں میں ہو تو حقیقی کہینگے
جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لیں اور اگر کسی دوسرے معنے پر بوجہ کسی مشابہت
یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس دوسری معنی کو مجازی کہینگے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی
مراد لین۔ س مجاز کی کتنی قسمین ہیں ج اگر حقیقی اور مجازی معنی میں علاقہ تشبیہ کا ہوتا
ہے تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوائے تشبیہ کے
کوئی اور علاقہ ہو تو اُسکو مجاز مرسل کہتے ہیں جیسے نہر روان شد کہ اس میں نہر سے پانی مراد
ہی باعتبار ظرفیت کے۔ اور اس طرح کے علاقے بہت ہیں۔ بعضون نے پچیس شمار
کیے ہیں۔ ہم بعض کو یہان نقل کیے دیتے ہیں۔

اوّل ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اُو پر گذری۔ دوم اسکا عکس جیسے مغز او خواہم شکست
یعنی سرش۔ سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باراں چہارم اسکا
عکس جیسے نشہ خوردہ یعنی شراب پنجم جزو بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برائے جاسوس ششم اسکا
عکس جیسے اصابع برای انامل ہشتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہیں امروز سخاوت
بمرد ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہیں قصاب یعنی ستمگر۔ نہم۔ مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے
فردا کہیں اور فردائے قیامت مراد لین۔ دہم اسکا عکس جیسے غصہ میں کہیں روئے زشت خود را
دور دار یعنی چہرہ روبرو مکن۔ یازدہم۔ خاص سی عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے را موسی۔ دوازدہم
اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہیں عاقل را اشارہ بس است۔ سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف
کا حذف کرنا جیسے تمام شہر ازو در خروش ست یعنی اہل شہر۔ چہاردہم۔ باعتبار آیندہ کے بول
دینا جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہین۔ پانزدہم۔ بلحاظ گزشتہ کے بولنا جیسے بزرگ
اپنی چھوٹو نکو لڑکا کہدیتی ہین۔ شانزدہم بلحاظ ضد کے ایکدوسرے کی جگہ بولنا جیسے اندھی کو بصیر کہتے
ہیں ہفتدہم مصدر کو بمعنے فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم کہیں معلوم
مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنوں میں کچھ علاقہ نہو تو اس کو مجاز مرتجل کہتے ہین

(اقسام مجاز مرسل)

Marfat.com

۶- بمعنے حسرت

گر فلکے یار من بودے چہ خوش بودے چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہے سہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست **س** جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے۔ **ز** ایسے وقت میں استثناء لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثناء لفظی جیسے سہ گرچہ جہاں جملہ بدیدی چو روز ۔ لیک جہاں دیدہ نہ گشتی ہنوز ۔ استثناء تقدیری جیسے سہ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب ست ۔ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی ۔ یعنی الا بوقت مصلحت

س۔ حرف ح فارسی میں آتا ہے یا نہیں **ح** یہ حرف فارسی میں نہیں آتا ہے اور چیز و حال جو لفظ فارسی کے مشہور ہیں۔ یہ اصل میں ہا۔ ہوز سے تھے۔ **س** حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے **ح** غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق اور ہائے ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر۔ اور زائے معجمہ سے مضارع ہیں اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوختن سوزد **س** حرف دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہاں کہاں محذوف ہوتی ہے **ح** تار فوقانی سے جیسے دماج تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آور آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب دو دالیں یا دال اور ت متصل واقع ہوں تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سپیدیو اور زوتر کہ اصل میں سپیدیو اور زودتر تھے۔ اور کبھی تخفیفاً اوسط کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کر دیتے ہیں۔ جیسے شاباش اور ہرمز کہ اصل میں شادا باش اور ہرمزد تھے۔ **س** ذال فارسی میں کہاں واقع ہوا کرتی ہے اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعدہ سے **ح** کلمات فارسی کے اوّل میں نہیں آتی آخر میں واقع ہوتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاغد۔ اور اس کا قاعدہ اس

Marfat.com

جیسے خر کہیں احمق مرادلین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنی ہوں جیسے
خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اوّل مفید
اور اُسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ دوّم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہیں پس اگر سننے والے
کو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہی جیسے سبق بخوان اور نہیں تو ناقص جیسے کتاب من
س مرکب ناقص کی کتنی قسمیں ہیں ج چار قسمیں۔ اوّل اضافی۔ دوّم توصیفی۔ سوّم امتزاجی
چہارم غیر امتزاجی س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اُسکی کے قسمین ہین ج مرکب اضافی
وہ ہی جو مضاف اور مضاف الیہ سی بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے
جاننا ضرور ہیں پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنیکو کہتے ہیں اور مضاف وہ جو
نسبت کیا جاوی اور مضاف الیہ وہ جسکی طرف نسبت کرین۔ اور اضافت کی نو قسمین ہیں
تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی۔ تشبیہی۔ مجازی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ نہم۔ اضافت بادنی
ملابست س ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و مثال بتاؤ ج تملیکی اضافت ملک کی ہے
مالک کیطرف جیسے اسپ زید۔ تخصیصی مخصّص کی اضافت ہی جانب مخصص کے جیسے پوست
انار۔ توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہی جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جس میں مضاف الیہ حقیقت
اور مادّہ مضاف کا ہووے جیسے دیوارِ گِل۔ تشبیہی یہ اضافت مشبہ بہ کی ہے جانب مشبہ کے
جیسے نرگس چشم۔ مجازی۔ اس اضافت میں اثبات مضاف کا بہ نسبت مضاف الیہ کے بطور
فرضی ہوا کرتا ہی جیسے سر ہوش۔ ظرفی۔ اس اضافت میں مظروف مضاف ہوتا ہی۔ اور
ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی۔ اس اضافت میں مضاف الیہ کے معنی کیساتھ اقتران
معنوی رکھتا ہی جیسے نامۂ عنایت۔ اضافت بادنے ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کے
ساتھ تھوڑی مناسبت سی منسوب کرنا جیسے ایران ما تنیہ۔ یہ بیان بموجب قواعد فارسی
مروجہ حال کے لکھا گیا۔ بلکہ بعض کتابوں میں ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہے
یعنے اضافت ابنی جس مین مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ

Marfat.com

رباعی سے ظاہر ہے **رباعی** آنانکہ بفارسی سخن میرانند ٭ در معرض دال ذال رابنشانند ٭ ماقبل دے ار ساکن جزوائے بود ٭ دال است وگرنہ ذال معجم خوانند ٭

ر **س** آ کہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے **ح** کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کر دیتے ہیں جیسے دختر سے دخت اور ل سے بدل جاتی ہے جیسے نیلوفر سے نیلوفل **س** ز کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ **ح** جیم تازی سے جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک پچشک اور س مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز گریغ تبدیل ہوتی ہے۔ اور کہیں حذف ہوتی ہے۔ جیسے آواز کو آوا کہتے ہیں۔ اور اس کے معنے حروف

س مرکبہ میں معلوم ہونگے۔ **س** ش کس کس حرف سے تبدیل اور کہاں سے محذوف ہوتا ہے۔ **ح** اسماء میں زاء معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے جیسے فرستہ سے فرشتہ۔ اور ص سے جیسے قفص قفس اور ہاء ہوز سے جیسے آماس آماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس۔ خروج بدل ہوتا ہے اور مضارع میں اس کی تبدیل

ش کا حال بحث فعل میں مشرح گذرا **س** ۔ش کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے۔ **ح** اسماء فارسی میں جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے کاشش۔ کاج مشک مسک **س** ش کتنے معنے میں مستعمل ہے۔ **ح** بمعنے ضمیر مفعول جیسے **ع** بفرمود بفروختندش بسیم ٭ ضمیر مضاف الیہ سرش بمعنی خود **ع** نہد خود ہر طرف دامے نہ تارش ٭ افادہ حاصل مصدر در آخر امر

ص آمیزش زائد **ع** کلاہ سعادت یکے بر سرش ٭ **س** حرف صاد کی نسبت کچھ بیان کرو۔ **ح** یہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صاد سے آنکھ کو نسبت دیتے ہیں **س** کوئی لفظ

ض فارسی ایسا بتاؤ جس میں ضاد ہو **ح** یہ حرف فارسی میں نہیں آتا عربی سے

60345

Marfat.com

ابن مقدر رہتا ہی جیسے بوعلی سینا یعنے بوعلی بن سینا۔ اس صورت میں قسمیں دس ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی۔ دوم تخصیصی سوم بیانی۔ چہارم ظرفی۔ ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین اور بیانی وہ ہی کہ اُس مین مضاف سے کچھ غرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد یہان عروس فلک اور زیور ستارگان مین اضافت بیانی ہی یعنے مقصود یہ ہی کہ فلک ستارون سے مزین ہوا یہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہے یا مجازی اور واقع میں بیانی ہی س فک اضافت کسکو کہتے ہیں اور وہ کن الفاظ میں جائز ہے ج فک اضافت کسر مضاف کے دور کرنیکو کہتے ہین اور وہ الفاظ جن مین فک اضافت واقع ہوا ہی یہ ہین۔ سر۔ صاحب۔ قابل۔ دشمن۔ عاشق پسر مالک بن مگر پہلے دونوں لفظوں میں فصیح ترک کسرہ ہی۔ اور باقیون میں سوائے الفاظ سمو کے کسرہ کا لانا فصیح ہی اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہین یا ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو یا اعلامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ نہین لاتے ہین س کیسے اسما کے آخر وقت اضافت ی زیادہ کر دیتے ہین ج جس اسم کے آخر الف یا واؤ آتا ہی اُس مین وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہین جیسے دانائے روزگار۔ اور خوئے دوست س جس اسم کے آخر ہا ہوز ہو اُس کا وقت اضافت کیا حال ہے ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جیسے خوشۂ انگور س اضافت سے کیا فائدہ ہی ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہی جیسے غلام زید غلام اس صورت میں معرفہ ہی اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہی تو اضافت سے مضاف میں تخصیص آجاتی ہی جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہے عورت کا نہیں پس عام نہ رہا خاص ہو گیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہین ج مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور

Marfat.com

خصوصیت رکھتا ہے **س** - ط - ظ - ع - غ - ف - ق میں سے کون کون کس کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے اور ان میں سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہیں **ح** ط دال مہملہ سے جیسے حظ شہ خذ شتہ اور غ کاف فارسی اور زا معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے۔ جیسے لغام۔ لگام۔ گریغ۔ گریز اور ف با موحدہ اور با فارسی سے جیسے زبان۔ زفان و کشتاسف و گشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے جیسے تریاق۔ تریاک۔ قالیچہ۔ غالیچہ اور ط ظ ع - ق زبان عربی سے مخصوص ہیں **س** ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے۔ **ح** ہا مہملہ اور خا معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے۔ جیسے خواجک و شاہا کچہ شاہا نچہ اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اُن کا الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کائے ہیں اور ضمیر کے اوپر آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونوں میں الف گر جاتا ہے جیسے **ع** کو را خبر نیست کہ از بام دو افتد ٭ اور حرکت الف کی ان سب صورتوں میں ک پر آجاتی ہے **س** ک کتنے معنے میں مستعمل ہے **ح** انیس معنوں میں شرطیہ ہے جیسے

سہ چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ ز قدر رفعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشد
کہ مشتے گدایان خیل ٭ بہمان دار السلامت طفیل ٭ **بیانیہ ع** صد شکر کہ اگر برد
نامہ ام رنگ قبول ٭ **بمعنے ہر کس** سہ گر نہ دِ کسانش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ
دلکش آید گزند ٭ **علت** سہ ز لشکر کہ بود زور شاہنشہاں ٭ کہ یک تن بہ تنہا نگیرد جہاں ٭
بمعنے فی مثل نیست در دہر جفا کار کہ او ٭ **بمعنے از** بہ نزد یک من صلح بہتر کہ جنگ
بمعنے بلکہ سہ مکافات دشمن بمالش مکن ٭ کہ بخشش بر آوردہ باید نہ بن **جواب شل**
قسم حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است ٭ **کرامیہ یا استفہامیہ** اے دل
بہ پیش رفتہ آخر بکہ رامی **عطف** اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند کہ خر لنگ

Marfat.com

موصوف سے ملکر بنے اور صفت وہ ہی جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی معلوم ہو اور موصوف وہ جس کی برائی یا بھلائی بیان کی جاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا ہی تو اُس کے آخر کسرہ لاتے ہیں اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہیں لاتے جیسے مرد نیک اور نیک مرد س صفت کے کے درجے ہین ج ایک ادنی جیسے شیرین دوم اوسط جیسے شیرین تر۔ سوم اعلے جیسے شیرین ترین س کیسے اسماء صفت کا فائدہ دیتی ہیں

ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہرو خوشخوی گلفشان۔ کم عقل۔ دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہے اور اُس کی کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اُس کو کہتے ہیں جس مین دو کلمے مِل کر ایک ہوجائیں جُدا جُدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اُس کا دوسرا جزو علیحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو۔ اور اُس کی دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش۔ دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتی ہین اول فاعلیت جیسے آہنگر۔ دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے دادنی چہارم تشبیہ جیسے آسمان۔ پنجم محافظت جیسے ساربان۔ ششم بمعنے صاحب جیسے خردمند ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم۔ تصغیر جیسے طفلک۔ نہم۔ اتصال جیسے خوابناک۔ دہم ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اُسکے کلمات جُدا جُدا معلوم اور بامعنے ہون۔ اور اُسکی کئی قسمین ہین ایک وُہ ترکیب جو الفاظ مفید معنے رنگ کے ساتھ مرکب ہون جیسے سبز رنگ گلگون لالہ فام سیہ جروہ۔ دوم مرکب تمیزی۔ جس میں ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو چمچہ دوغ وغیرہ۔ سوم۔ وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے

مرکب امتزاجی

لہ لفظ جدہ ہمیشہ بعد سیاہ کے آتا ہے

مرکب غیر امتزاجی

Marfat.com

جان بمنزل برد ؛ **وعائیہ**[11] بہ فضلت کہ باران رحمت بسیار **صلہ**[12] **ع** ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید **مفاجات**[13] گر مرغ کباب ست کہ بالہا بر آید ؛ **ترویدہ**[14] یارب اینجا باشم کہ روم **زائد**[15] او ۔ اگفتم کہ بیا۔ **تصغیر** دخترک **فاعلیت**[16] گوزک **مفعولیت**[17] پیچک **مصدر**[18] **می** خوراک **س** ۔ گ یعنی ک فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے **ج** غ سے جیسے گلولہ ۔ غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند جیم تازی سے جیسے گلنار جلنار ور اہالی ماوراء النہر ۔ کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہیں جیسے جنگ جنک **س** لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہیں ۔ اور کس حرف سے تبدیل کرتے ہیں **ج** لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہیں ۔ اور ر سے تبدیل کرتے ہیں جیسے چنال چنار **س** م سے اعضائے انسان میں کس کو تشبیہ دیتے ہیں **ج** م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہیں **س** م کتنے معنوں میں آتا ہے مع امثلہ بتاؤ **ج** نو معنوں میں ۔ ضمیر[1] واحد متکلم فاعلی جیسے **ع** یکے دیدم از عرصۂ رود بار ؛ ضمیر[2] واحد متکلم مفعولی جیسے **ع** ازاں دارویٔ تلخ بیہش کنم ؛ ضمیر[3] اضافی **ع** اگر تراود از زبانم لیس فی ولیس سواہ بمعنے[4] مستم **ع** دوم از حسن عمل چوں رود سپیدی از گناہ بمعنے[5] خودم **ع** نگویم بجز غیبت مادرم بمعنے[6] نون نفی[7] مکن ۔ مرساد تعیین[8] محل ۔ یکم ۔ دوم **زائد**[9] **ع** نے بر سر راہ ہشتم مغیلاں علامت[10] تانیث ۔ خانم **س** میم کس جگہ حذف کیا جاتا ہے ۔ اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ۔ **ج** دو کلموں کے دو میم پاس پاس آویں تو ایک حذف کر دیتے ہیں جیسے نیمن کہ اصل میں نیم من تھا اور نون اور خاء معجمہ اور عین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہے جیسے کجیم کجین[11] برم ۔ برخ ۔ پیمانہ پیغانہ ۔ مخبر[12] مخبر **س** ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں **ج**

Marfat.com

این جہان وغیرہ۔ چہارم۔ جو دو اسم جامد کے مکرر لانیسے حاصل ہو۔ اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن۔ یا کوئی اسم جامد کسی عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے جیسے یکسر تمام لشکر۔ پنجم۔ ترکیب عطفی جو معطوف اور معطوف علیہ سی مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید اور اس میں مرکب تعدادی بھی داخل ہی جیسے بست و یک وغیرہ ششم ترکیب اتصالی جس میں دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہوجائین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت ہشتم ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاروان سس اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنے کا فائدہ دیتے ہیں ج اول فاعلیت جیسے روح افزا۔ دوم مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدر جیسے قدمبوس چہارم اسم آلہ جیسے قطع زن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتاؤ ج پسر زید۔ سلیم الطبع۔ مرادخان۔ اور قاتل خونریز۔ خنجر بکف۔

فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کے بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سی کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونیکی صلاحیت رکھتے ہیں اور اُسکی کے قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہی خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً۔ اور اُس کی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہی اور اُن کے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہیں ج جملہ میں ہمیشہ دو جز ضرور ہین۔ ایک مسند دوسرا مسندالیہ یعنے اسکے اجزا میں سے جو کسی چیز کیطرف نسبت کیا جاوی اُسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کیطرف نسبت کرین اُسے مسندالیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور اُن کے

Marfat.com

چاہ زنخدان اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں س نون کس کس معنی کا فائدہ
دیتا ہے ن علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہا مخفی اور یا مجہول سے
ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے۔ اور کلام مکرر آنے سے مفید بمعنے اثبات ہوتا ہے
سہ تاکون ترا اصل مہمات نخواندند ہ نشنید قضا ترجمۂ لفظ اہم را ہ یعنی ہرگاہ ترا
اصل مہمات خواندند قضا معنی اہم نشنید س نون آخر کلمہ میں بعد حروف
علت یعنی مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہے اور کس کس حرف سے تبدیل
ہوتا ہے ن غنہ پڑھا جاتا ہے جیسے زبان۔ زبول۔ زمیں۔ اور میم سے تبدیل
ہوتا ہے جیسے پان پام اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واو کے
قسم کا ہوتا ہے ن تین قسم کا ہوتا ہے معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے
نور میں مجہول جیسے شور میں اور معدولہ جو پڑھنے میں نہیں آتا جیسے خود اور خواجہ میں
اس کے بعد ان حروف میں سے ایک ہوتا ہے ا۔ د۔ س۔ ش۔ ن۔ ہ۔ ی جیسے
خواب۔ خود۔ خورد۔ خوبست۔ خوش۔ اخوند۔ خویلہ۔ خویش اور واؤ سے پہلے اکثر خار معجمہ آتی ہے جیسے
مثالوں سے ظاہر ہے س واو کتنے معنوں میں مستعمل ہے ح آٹھ معنوں میں۔ بیان
ضمہ جیسے تو و واو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ سہ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ہ
تصغیر جیسے پسر و ملازمت ع پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند تفسیر ضعف و
ناتوانائی رہا ندی بمعنے بغیر جیسے ع من و انکار شراب ایں چہ حکایت باشد ہ یعنی ان
من بعید ست زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند ولیکن اور باء موحدہ اور باء فارسی اور
فاء اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے نوشت۔ نیشت۔ دام پام یاوہ یافہ طاؤس
محذوف جیسے ہوش۔ ہش س ہ کے قسم ہے ہر ایک مع تعریف بتاؤں ح دو قسم ہے ایک
اصلی جس کو ملفوظی کہتے ہیں دوم وصلی جس کو مخفی کہتے ہیں س ہاء اصلی اور وصلی میں کیا فرق
ہے ح ہاء اصلی حالت جمع میں بحال رہتی ہے جیسے گرہ گرہ ہا اور حالت تصغیر میں مفتوح

Marfat.com

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہی س اسناد کس کو کہتے ہیں اور کلمات میں سے کون مسند ہوا کرتا ہی اور کون مسندالیہ ج اسناد ایک کلمہ کا دوسرے کی طرف ایسی طرح نسبت کرنا ہی کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو۔ اور اسم مسند اور مسندالیہ دونوں ہو سکتا ہی جیسے زید دانا ست۔ اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی مسندالیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد۔ خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسندالیہ س بیا اور اے زید مفرد ہیں یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر میں ایک لفظ ہی مگر تقدیرًا دو ہیں۔ کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس میں مستتر ہے اور ایسے ہی اے زید کے معنی ہین میخوانم زید را۔ پس۔ بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے زید بھی قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہی س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف بتاؤ ج جملہ فعلیہ وُہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل مسند ہوتا ہے۔ اور فاعل مسندالیہ۔ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف فاعل پر تمام ہو جائے گا جیسے زید نشست۔ اور اگر متعدی ہوگا۔ تو مفعول کو بھی چاہیگا جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ مین اُسکے فاعل کا کیا نام ہے ج جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی محتاج ہو اُس کو ناقص کہتے ہیں اور اسکے فاعل کو فعل ناقص کا اسم اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہیں جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہے شد کا اور عالم خبر س سوائے افعال ناقصہ کے اَوروں کو کیا کہتے ہیں ج وُہ افعال تام کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ رہے تو اس صورت میں وُہ بھی تام کہلائین گے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہے س جملہ فعلیہ میں اگر فعل مجہول ہو۔ تو اُس کا فاعل نہیں ہوگا۔ پھر جملہ کیسے بنے گا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو متعدی ضرور ہوگا پس اُسکے مفعول بہ کو فاعل کا قایم مقام کر دیتی ہین اور اُس کو مفعول

Marfat.com

اور اضافت کیوقت مکسور ہو جاتی ہے جیسے زرہ مہ من اور ہاء وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ میں آتی ہے اور صرف چار جگہ اظہار کسرہ ماقبل کرتی ہے۔ یعنی کہ۔ چہ۔ نہ۔ سہ میں س ہاء وصلی کتنے معنے میں آتی ہے ج بارہ معنوں میں آتی ہے زائد گفتہ۔ رفع اشتباہ جامہ تصغیر عزالہ مجہولی گفتہ نشد۔ مفعولی بستہ ورنجہ۔ تعین مدت یک روزہ۔ لیاقت بعد الف و نون شاہانہ تشبیہ دندانہ تخصیص پشمینہ۔ فاعلی۔ زندہ اور یہ ہاء بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان۔ ہاء صفت پیادہ۔ سوارہ۔ عطفی۔ واتصالی۔ آمدہ رفت۔

س ہاء کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے ج کاف فارسی یا تحتانی یا ف تازی سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ سے شرمندگی۔ اور شاہگان سے شاہگان۔ خاکی۔ تصغیر خامہ اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینہ زر س ی کے اقسام مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج اس کی دو قسمیں ہیں۔ معروف جس کے ماقبل کسرہ خالص ہو جیسے کردی ہیں۔ اور مجہول جس کے ماقبل کسرہ خالص نہ ہو۔ جیسے آمدے صیغہ تمنائی ہیں۔ س یاء معروف کتنے معنے میں آتی ہے ج پانچ معنوں میں اول مصدری جیسے پارسائی۔ دوم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی ۔ سوم نسبت جیسے ہندی۔ چہارم متکلم جیسے ملاذی۔ پنجم۔ لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اس کا قاعدہ اکثر تو یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ۔ مگر جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے۔ اس کو واؤ سے بدل لیتے ہیں جیسے مرتضے سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہیں۔ جیسے عیسائی اور اگر آخر اسم میں ی یا ہ مختفی ہوتی ہے تو وہ واو سے بدل جاتی ہے جیسے دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی۔ اور کبھی ہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے مکہ سے مکی اور کبھی

Marfat.com

فاعل

مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہین اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسی کو کر کے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد میں دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ دونوں ملکر جملہ فعلیہ ہوا اس فاعل کی تعریف کیا ہے۔ اور اُس میں اور اسم فاعل مین کیا فرق ہے ج فاعل وہ ذات ہی جس سے کوئی فعل صادر ہو یا اُسکے ساتھ قائم یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہیں۔ جو مصدر سی مشتق ہوں اور ذات مذکور پر دلالت کرین بس فاعل بجاے مسمے کے ہی اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل میں کس کس چیز میں اتحاد شرط ہے۔ ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل و فاعل ایک سے ہونے چاہئین جیسے او می آید۔ ما مے آئیم۔ مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہی تو جمع مین بھی فعل واحد لا سکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد بجاے آمدند س مفعول بہ کسکو کہتے ہین اور اُس مین کیا کیا چیز داخل ہے ج مفعول بہ وہ اسم ذات ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین کتاب مفعول بہ ہے اور منادی اور مندوب اور محذر منہ۔ مفعول بہ میں داخل ہیں یعنی یہ بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے ای زید اصل مین ہی مے خوانم زیدرا لیکن فعل اور فاعل کو حذف کر کے حرف ندا کو اُسکے قایم مقام کر دیا۔ اسی طرح آہ زید اور وزد دزد مین سی فعل حذف ہو گیا اوزا ول میں حرف ندبہ اور دوسرے میں مکرر لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہے س مفعول بہ کے سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہی ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتے ہین اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اُس کا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربے میزند۔ اور اس طرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے۔ اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول

Marfat.com

ہ پر ہمزہ لکھ دیتے ہیں اور ی تلفظ میں رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختہ اور نقرہ سے نقرۂ۔ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہیں جیسے پروگی اور کبھی ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہیں۔ جیسے حق سے حقانی اور بعض نسبتیں ان سب کے خلاف ہیں جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسمار میں ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کیلئے ین بھی آتا ہے جیسے آہنیں پس اس میں اور صرف ی میں کیا فرق ہے ج ین میں اکثر تشبیہ ملحوظ رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین اور ی صرف نسبت کے لئے مستعمل ہے۔ اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اُس موصوف کے لئے بولتے ہیں جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرہ اور سیخ آہنی۔ س عیسوی اور عیسائی میں کیا فرق ہے ج اصل میں کچھ فرق نہیں مگر اصطلاح میں پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہیں۔ اور دوسری چیزیں جو آپ کی طرف منسوب ہیں ان کو عیسوی کہتے ہیں جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یا مجہول کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہے ج آٹھ معنوں کا۔ اول وحدت جیسے سہ خردمند مردے در اقصائے شام۔ دوم۔ ایمائی یا توصیفی جیسے سہ عزیز کے از در گہش سر تبافت ؛ سوم تنکیر جیسے سہ بروں زانکہ یاری گری خواستی ؛ چہارم استمراری جیسے گفتندے۔ پنجم۔ تعظیم جیسے زید مردیست۔ ششم زائد جیسے یکے بسہ وغیرہ۔ ہفتم۔ یا رامالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب۔ ہشتم مفید معنے امر جیسے ع فرداسمد ابندہ نوازا رحمے۔ اے رحم کن س یا مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے۔ ج الف اور ہاء مہملہ سے آرام بیارام۔ شاہگاں۔ شایگاں۔ یہاں تک بیان حروف مفردہ کا

Marfat.com

مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیر می نشینم یعنی امیروں کی سی بیٹھک
دوم۲ مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونیکی جگہ یا وقت اول کو ظرف مکان - اور دوم۲ کو ظرف
زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہی - اور کجا ظرف مکان
سوم۳ مفعول لہ جسکے سبب سے فعل کیا جائے اُس کی بھی دو قسمین ہیں ایک یہ کہ اُسکے
باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سی موجود ہو جیسے دیانۃً راست گفتم -
یعنے بباعث دیانت - یعنے دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سی موجود نہو جیسے
زید را تادیباً زدم یعنے برائی حصولِ ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے
ج اُن کو فضلہ اور زوائد اور متعلق فعل کہتے ہیں س سوائے ان مفعولونکے اور کون
سے فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع اُن اسماء کے جن پر وہ داخل ہوں ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنی مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہیں اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی صلاحیت نہیں
رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم - اسمین از ہند اور تا چین دونوں جار اور مجرور ہین اور
متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہیں ہوتا وہان محذوف مانتے ہین
جیسے ع بنامِ ایزدِ دانائے اکبر ٭ کہ جار اور مجرور ابتدائے کنم محذوف کے متعلق
ہے - دوم۲ حال یعنی وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے اور جس
فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی - اُسکو ذوالحال کہینگے اور ذوالحال
اور حال ملکر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا - مثلاً زید خندان می آمد مین زید ذوالحال
ہی اور خندان اُس کا حال اور دونون ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان دیدم
مین آفتاب ذوالحال ہی اور تابان اُس کا حال اور دونوں مل کر مفعول ہین دیدم
کے - اور عربی میں تمیز اور مستثنےٰ بھی فضلے ہوا کرتے ہیں - مگر فارسی مین وہ ہمیشہ
فضلہ نہین پڑتے - چنانچہ آگے معلوم ہوگا - س جملہ فعلیہ میں کس کس

Marfat.com

ہوا۔ اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہے ؛

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہیں اور اُن سے کیا غرض ہے **ج** وہ حروف یہ ہیں از۔ با۔ تا۔ برآئے۔ بہر۔ پئے اور کبھی ان تین پچھلوں پر از زیادہ کر کے از برآئے وغیرہ کہتے ہیں قد۔ اندر۔ بر اور جو اُن کے معنی میں ہو اور اُن سے غرض یہ ہوتی ہے کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنے اسم پر پہنچاتے ہیں یا دو کلموں کے ربط کے لئے آتے ہیں اور کاف تشبیہ اور مِن اور عَلیٰ اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف جارہ ہیں جو فارسی میں مستعمل ہیں۔ **س** از کتنے معنوں میں آتا ہے۔ **ج** آٹھ معنوں میں اکثر مستعمل ہوتا ہے اوّل۱ تبعیض جیسے مردے از رومیاں دوئم۲ علت جیسے از خوف دشمنان۔ سوئم۳ بیانیہ جیسے تخت از طلا۔ چہارم۴ ابتدا جیسے از ہند تا سندھ۔ پنجم۵ بمعنی بر جیسے فلاں از نفس خود بخیلی میکند۔ ششم۶ استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت۔ ہفتم۷ بمعنے در جیسے **ع** کادیم از چہل روز گردد تمام ؛ ہشتم۸ بمعنے را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے۔ اور یہ حذف نظم میں بہت مستعمل ہے اور اگر یہ حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُن کا الف گرا کر اس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے ازو اور ازاں کو زو اور زاں کہتے ہیں **س** با۔ کتنے معنوں میں مستعمل ہے **ج** جو معانی با موحدہ کے حروف مفردہ میں لکھے گئے ہیں۔ اسی قدر با کے معنے سمجھو **س** تا کتنے معنوں میں آتا ہے **ج** نو معنوں میں۔ اوّل۱ ابتدا جیسے **ع** تا تو رفتی ز برم ما بے گل بستان پدید ؛ دوم۲ انتہا جیسے **ع** کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست ؛ سوم۳ شرط جیسے **ع** تا مجمع امکان دو جوبت نہ نوشتند

Marfat.com

مقام پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سی فعل کو حذف کر دیتی ہین
جیسے کوئی کہے کہ آمد اُسکے جواب مین کہا جاوی زید تو یہان آمد محذوف ہی اور کبھی فعل
وفاعل دونوں محذوف ہوتے ہین۔ جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد۔ اور اُس کے جواب
مین کہا جاوی بکرا تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کر دیا ہے۔ دوّم ب
بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنی قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے ع
بنام جہاندار جان آفرین۔ کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے۔ اور بخدا کے
پہلے قسم میخورم۔ سوّم ندا اور منادی میں بھی محذوف ہوتا ہے۔ اور اُس کی مثال
مذکور ہو چکی س جملہ اسمیہ اور اُس کے اجزا کے نام مع تعریف بتلاؤ ج جملہ اسمیہ وُہ ہے
جو دو اسمون سے بنے ان مین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا
کی پہچان یہ ہی کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہی جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات
مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اُس کا کیا حال ہے ج وُہ لفظ جس سی مبتدا
اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے۔ اُسے رابطہ کہتے ہین اور وہ فارسی مین
چھ ہین۔ ست ندی ید م یم اور اگشر خبر کے بعد آتے ہین اور وحدت
اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است و مردمان عاقل اند
اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہے تو روابط سے پہلے الف زائد لاتے
ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند۔ س کیا مبتدا کبھی محذوف
بھی ہو جاتا ہے ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کر دیتے ہین جیسے
کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست اور اُسکے جواب مین کہا جاوی کہ پسر زال است
تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہی محذوف ہو گیا ہے س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی
قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمیں ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ
اُسکو کہتے ہین جسکے کہنے والیکو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنی جو جملہ اُس نے زبان سے

Marfat.com

چہارم علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباشم بار خاطرہا۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ششم بمعنے عدد جیسے ع
ثنوی ہفتاد تا کاغذ شود۔ ہفتم بیانیہ جیسے ع عمر گرانمایہ در یں صرف شد ؛ تا چہ خورد صیف
و چہ پوشم شتاء ہشتم تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور۔ نہم۔ جلدی سے
ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنے بمعنے ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم
رفت عقل و ہوش من ؛ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہیں اور کتنے معنوں
میں آتا ہے ج یہ حرف جار اسی صورت میں ہوتا ہے کہ برائے کے معنوں
میں ہو جیسے ع خدا را بکن یک نظر سوئے ما ؛ اور علامت مفعول کے لئے اکثر
آتا ہے جیسے ع دوستاں را کجا کنی محروم ؛ اور اس صورت میں کبھی محذوف
کر دیتے ہیں جیسے ع اے داغ بر دل از غم خال تو لالہ را ؛ یعنی بر دل
لالہ۔ اور بعد از اور برائے اور انپے کے زائد آتا ہے جیسے ع کس نمے بینم
ز خاص و عام را۔ س حروف عاطفہ مع تعریف بتاؤ۔ ج حروف عاطفہ
وہ ہیں کہ دو کلموں یا جملوں کے درمیان آکر اُن کو ایک حکم میں شامل کر دیں۔
اور وہ۔ واو۔ پس۔ پسس۔ دگر۔ دیگر۔ ہم۔ نیز ہیں۔ جیسے زید و عمرو آمد۔ اور شبا
روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت اور کلمات۔ اگرچہ۔ گرچہ
ارچہ۔ ہرچہ۔ باوجود۔ بھی عطف اور اتصال کے لئے مستعمل ہیں۔ س ترديد
کس کو کہتے ہیں اور اس کے لئے کون سا حرف مستعمل ہے۔ ج حرف ترديد
وہ ہے جس کے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ میں سے ایک غیر معین
مراد ہو اور ترديد کے لئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی جیسے زید رفت
یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم۔ اور کبھی اگر بھی ترديد کے لئے آتا ہے س
اضراب کے معنے اور اس کے حروف کیا ہیں ج اضراب کے معنے

Marfat.com

نکالا ہی اُسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کیلیے ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہی جس کے ساتھ اس جُملہ کی مطابقت دیکھی جاوے اور جملہ انشائیہ وُہ ہی کہ اُس کے کہنے والیکو سچا اور جھُوٹا نہیں کہہ سکتے یعنے اُس مین کوئی اصلی ماجرا نہیں ہوتا جسکی مطابقت سے اُسکو سچا اور غیر مطابقت سے جھُوٹا کہا جائے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی کیفیت بیان نہین کرتے۔ اور جملہ انشائیہ کی نُو قسمین ہین اوّل امر جیسے بزن دوّم نہی مزن سوّم تمنی کاش عالم شدمے چہارم ندا اے کریم کرم کن پنجم قسم بخدا کہ رویت نہ بینم ششم تعجب۔ چہ گویاست۔ ہفتم استفہام۔ چہ میکنی ہشتم عرض یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے۔ مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید۔ نہم عقود یعنی معاملات دادستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش میفروشم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم س کون کون جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا۔ ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا کہتے ہیں) تمام نہین ہوتا جیسے ای رحیم رحم کن۔ اسمین دوسرا جملہ یعنی رحم کن جواب ندا ہے۔ دوّم قسم۔ کہ بے جواب کے پورا نہیں ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد۔ سوّم شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہیں ہوتا جیسے اگر رفتے جان بسلامت بردے اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع ترا گر با قضا یار اے جنگ است۔ یہ بجنگ محذوف ہی س ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے قسمین ہین مع تعریف و مثال بتاؤ س ج اوّل مستانفہ جو ابتداء کلام مین واقع ہو جیسے علم خزینہ ایست مقفل۔ دوّم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین آجاوے اور اُن سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو جیسے دوست من خدایش بیامرزد خوب بود اسمین خدایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے سوّم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے

اقسام جملہ باعتبار ترکیب

Marfat.com

اصطلاح میں ایک حکم سے اعراض کرکے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے۔ اور اس کے لئے بل اور بلکہ مستعمل ہیں س حروف شرط کیا ہیں ج گر۔ اگر۔ ار۔ ہرگاہ ہرگہ۔ چوں۔ چو۔ اور بعض اوقات اسماء موصولہ مثل ہرکہ اور ہرچہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا دیتے ہیں س حرف علت کیا ہیں ج چہ۔ کہ۔ زیراکہ۔ زیرا چہ چراکہ۔ ازیں مر۔ ازیں سبب۔ بنابرہذا۔ س زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے ج اصل میں زیں راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہیں س حروف استثناء کیا ہیں مع تعریف واقسام استثناء بتاؤ ج الا۔ مگر۔ غیر۔ سوائے جز۔ بجز۔ دون۔ بدون۔ ورائے۔ ماورائے۔ ماسوائے۔ بغیر اور استثناء جماعت میں سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہیں۔ پس جس مجموع میں سے کوئی چیز نکالتے ہیں اُسکو مستثنےٰ منہ اور چیز کو مستثنےٰ کہتے ہیں۔ اور استثناء کی دو قسمیں ہیں ایک متصل جس میں مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ ایک جنس سے ہوں جیسے قوم آمد مگر زید دوسری منقطع یا منفصل جس میں دونوں ایک جنس نہوں جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج حروف استدراک وہ ہیں جن سے کلام سابق کا شبہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن۔ لیکن۔ لیاک۔ ولیکن دلکے ہیں س حروف ندا کیا ہیں ج اے یا آیا شروع میں اور الف آخر اسماء میں اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہیں اُسے منادیٰ کہتے ہیں۔ س حروف استفہام بیان کرو۔ ج چیز کے لئے چہ اور چیست اور شخص کے لئے کہ اور کیست اور کدام۔ اور مقام کے لئے کجا اور کو اور وقت کیلئے کے اور کیفیت کے لئے چوں اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہیں۔ س حروف تشبیہ اور اسکے معنی کیا ہیں ج چو۔ ہمچناں۔ ہمچنیں۔ چنانچہ۔ مثل۔ ہمچو۔ مانند۔ پنداری۔ گویا گوئی۔ وار۔ آ۔ ما۔ ماں۔ کردار۔ آنہ۔ سان۔ وان۔ دیس۔ وش۔ قش۔ وند۔

Marfat.com

واقع ہو اور اس جملہ کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جس کو بیانیہ کہتے ہین پس یہ جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کر دیتے ہین جیسے زید کہ فاضل است کجاست اصل اسکی ہے۔ زید کہ او فاضل ست کجا است اور اگر تعلق مبین کا بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے۔ دوست من این طالب علم ست کہ کتابش خوب ست۔ کتابش مبتدا مذکور ہی اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہی جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت۔ چہارم قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہی جیسے ع بخدا کہ واجب آمدز تو احتراز کردن۔ پنجم شرطیہ یہ دو جملوں سی بنتا ہی اول کو شرط کہتے ہین جس پر حرف شرط ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو جزا جیسے۔ فردا اگر می آئی اکرام خواہم کرد۔ ششم معللہ جو سبب کلام سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود۔ ہفتم منتجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر ست و ہر متغیر حادث است یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہی اور بطور قواعد منطقیہ لفظ کہ متغیر کو اگر حذف کر کے جملہ بنائین تو عالم حادث است رہتا ہی پس عالم حادث است جملہ نتیجہ ہی ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد و خالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہی۔ نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے ای کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم درانجا سودا گرے دیدم۔ یازدہم۔ دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین

جو کہ قواعد فارسی کے سب مؤلفون نے سوائے اسکے کہ چند مثالون کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہی زیادہ نہین لکھی اس لیے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہین۔ اس نظر سے بہت سی نظم و نثر کی ترکیب ذیل میں لکھی جاتی ہی تا کہ طلبہ کو سب طرح کے جملوں کی ترکیب کہنا آسان ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنی مین مدد کرین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ

Marfat.com

آوند۔ اور تشبیہ کے معنے ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا پس جس کو مانند کرتے ہیں اُسے مشبہ اور جس کے ساتھ مانند کرتے ہیں اُسے مشبہ بہ کہتے ہیں۔ جیسے رویش ہمچو ماہ است۔ میں رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ **س** شک کے لئے کون کون کلمات مستعمل ہیں **ن** آیا۔ شاید۔ باشد۔ بود **س** حروف نسبت کیا ہیں۔ **ن** ین۔ ہ۔ ی معروف۔ گاں۔ آنہ جیسے زرین۔ یکسالہ۔ ترکی دوگاں۔ سالانہ اور کبھی ان اور ن اور اک اور وہ نسبت کے لئے آتے ہیں۔ جیسے ایران اور جوشن اور مغاک اور سیبویہ **س** حروف تنبیہ بیان کرو۔ **ن** الا ہاں ہیں۔ جملہ کے پیشتر آتے ہیں **س** حروف تحسین بتاؤ **ن** زہے خبے۔ مرحبا۔ جبذا۔ شاباش۔ واہ واہ۔ آفرین۔ **س** حروف ندبہ بیان کرو **ن** ندبہ کے لئے وا شروع کلمہ میں اور الف آخر میں آتا ہے جیسے وا زیدا **س** حروف نفی کیا کیا ہیں **ن** نے۔ نہ۔ نا۔ بے **س** حروف تمنا بیان کرو۔ **ن** کاش کاشکے **س** حروف تعجب کیا ہیں **ن** چہ۔ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ **س**۔ صاحبی کے معنی میں کون سے حروف آتے ہیں **ن** گار۔ ور۔ مند آخر اسماء میں جیسے ستمگار۔ بہرہ ور۔ خردمند۔ **س** حروف فاعلیت کے لئے مفید کون سے ہیں **ن** گراں آلہ آخر اسماء میں **س** ظرفیت کے لئے کون سے حروف ہیں۔ **ن** باد زار۔ ستان۔ دان۔ کدہ۔ وند آخر اسماء میں۔ **س** کثرت کیلئے کون سے حروف ہیں۔ **ن** دار۔ وان۔ گیر آخر اسماء میں۔ **س** لیاقت کے کون سے حروف ہیں **ن** می وار۔ آنہ گاں آخر اسماء میں **س** حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کون سے ہیں **ن** ناگ۔ گین۔ اگین۔ سار آخر اسماء میں **س**۔ کون سے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہیں۔ **ن** ک۔ چہ۔ ینہ آخر اسماء میں۔ **س** رنگ کے لئے کون سے حروف مستعمل ہیں **ن** دام۔ فام۔ پام۔ گون

Marfat.com

قواعد ترکیب

فعلیہ ہی یا اسمیہ یعنی جملہ مین اگر فعل لفظًا ہو یا مقدر تو اُسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہی تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہی یا متعدی اگر لازم ہو تو اُسکا فاعل تلاش کرین اور متعدی میں فاعل اور مفعول بہ دونوں کو تلاش کرین اور اُسکے اجزاء کو جُدا جُدا کہین کہ یہ فعل ہی اور اُسکا فاعل یہ ہے، اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات میں سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اُس کو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملا کر جملہ فعلیہ کہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہی تو اُسکے اجزا کو علیحدہ کہو کہ مبتدا کون ہی اور خبر کون اور متعلقات میں سے جو ہو اُس کا بھی نام لو اور سب کو ملا کر جملہ اسمیہ کہو پھر جُملہ کو دیکھیں کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُس کو جملہ خبریہ کہو ورنہ انشائیہ۔ اور جس جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُس کو معلوم کرو کہ صلہ ہی یا وصف ہی یا محض بیان ہی اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اِسی طرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سب کو ملا کر ترکیب کہنا چاہیے۔ اور نیز ترکیب کہنے میں قاعدہ ہا۔ ، مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیئے (۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ملا دیں تو اُسکے جواب میں جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو۔ جیسے رفت زید اور گفت عمرو میں رفت کے معنے گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملا دین تو زید جواب میں واقع ہوگا۔ اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھ کس نے لگا دیں۔ تو اُس کے جواب میں عمرو کہا جاوے گا۔ پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف میں یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملا دیں تو اس کے جواب میں مفعول یا الم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد میں معنی افعال کیساتھ الفاظ مذکور ملا کر سمجھ لینا چاہیے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول میں

Marfat.com

گو نہ آخر اسمار میں اور چرندہ لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہے
ج ہم اسمار کے شروع میں فائدہ شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہیں ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو انہیں نحو کہتے ہیں۔
س غرض نحو سے کیا ہے اور اُسکا موضوع کیا ہے ج غرض اُس سے یہ ہے کہ ترکیب کلمات میں خطا واقع نہ ہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجھ لیا جاوے اور اسکا موضوع کلام ہے۔

فصل اوّل مفرد اور مرکب کے ذکر میں

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیان کرو ج لفظ اُس آواز کو کہتے ہیں۔ جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہے تو موضوع جیسے کتاب اور بے معنی ہے تو مہمل کہلاویگا جیسے دیز
س علم اور اسم جنس کس کو کہتے ہیں ج اگر لفظ مفرد کے ایک معنی ہوں اور وہ بھی معین ہوں تو اُس کو علم کہتے ہیں اور اگر غیر معین ہوں تو اسم جنس کہتے ہیں س لفظ مشترک کس کو کہتے ہیں ج جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہوں اور ہر ایک معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو اسکو مشترک کہتے ہیں جیسے بارکہ۔ بھل۔ بوجھ، دخل کے معنی میں آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہیں ج منقول عرفی وہ مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی میں استعمال کرتے ہوں اور وضعی معنے متروک ہو گئے ہوں جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع میں ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چار پایہ سواری کو کہتے ہیں اور منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف ونحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل میں کرنے کے معنی ہیں اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ بامعنی جسمیں کوئی زمانہ ہو۔ س معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہیں ج جو مفردہ لفظ واضع نے

Marfat.com

جو لفظ جواب میں کون کے واقع ہو اُسے مالم یسم فاعلہ جانو۔ اور جو کیا کے جواب میں آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد میں زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کیساتھ کس کو یا کیا ملاویں تو جواب میں مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد میں عمرو اور طعام مفعول بہ ہیں اور جب فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب میں واقع ہوا کرتا ہی۔ جیسے زید را دانا دانستم۔ اس میں زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہی۔

(۴) جب فعل کے معنے کیساتھ کب یا کہاں ملاویں تو اُسکے جواب میں مفعول فیہ واقع ہوگا۔ اور یاد رہی کہ جو لفظ جواب میں کب کے واقع ہوتا ہی اُسے ظرف زمان کہتے ہیں اور کہاں کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زید را بالائے بام کشتم۔ اس مثال میں سحر اور بام مفعول فیہ ہیں۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سے یا کیوں ملاویں تو اُس کے جواب میں مفعول لہ واقع ہوگا۔ جیسے زید را تادیبًا زدم۔ اس مثال میں تادیبًا مفعول لہ ہے۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملاویں تو اُسکے جواب میں مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی۔ اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالوں میں زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہی اور ان میں سے اول تاکید دوسرا وضع۔ تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کیساتھ کس صورت سی یا کس حالت میں یا کیون کر

Marfat.com

کسی معنی کے لئے موضوع کیا ہے اگر استعمال اسکا انہیں معنوں میں ہو تو حقیقی کہیں گے جیسے حاتم بولیں اور جس کا نام تھا وہی مراد لیں اور اگر کسی دوسرے کے معنے پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اس دوسرے معنی کو مجازی کہیں گے۔ جیسے حاتم بولیں اور مرد سخی مراد لیں **س** مجازی کی کتنی قسمیں ہیں **ج** اگر حقیقی اور مجازی معنی میں علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہیں۔ جیسے اسد بولیں اور شجاع مراد لیں اور اگر سوائے تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اسکو مجاز مرسل کہتے ہیں۔ جیسے نہر رواں شد کہ اسمیں نہر پانی مراد ہے باعتبار ظرفیت کے۔ اور اسطرح کے علاقے بہت ہیں۔ بعضوں نے پچیس شمار کئے ہیں۔ ہم بعض کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ اوّل ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اوپر گذری۔ دوم اسکا عکس جیسے مغز او خواہم شکست یعنی سرش۔ سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسے نشہ خوردہ یعنی شراب۔ پنجم جزو بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برائے جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع برائے انامل۔ ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہیں۔ امروز سخاوت بمرد ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہیں قصاب یعنی شمگر۔ نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا کہیں اور فردائے قیامت مراد لیں۔ دہم اسکا عکس جیسے غصہ میں کہیں رو بزشت خود را در آر یعنی چہرہ رو بروکن۔ یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے را موسیٰ۔ دوازدہم اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہیں عاقل را اشارہ بس است۔ سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا حذف کرنا۔ جیسے تمام شہر از دور خروش است یعنی اہل شہر۔ چہاردہم باعتبار آئندہ کے بول دینا جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہیں پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹے لڑکے کو لڑکا کہہ دیتے ہیں۔ شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہ بولنا جیسے اندھے کو بصیر کہتے ہیں۔ ہفدہم مصدر کو بمعنی فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہیں عادل مراد لیں یا علم کہیں معلوم مراد لیں۔ اگر حقیقی اور مجازی معنوں

Marfat.com

ملادین تو اُس کے جواب میں حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم۔ اس میں تشنہ حال ہے اور زید ذوالحال

(۸) جب دو اسموں میں سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کسکے یا کسکی ملاکر سوال کرین تو اسکے جواب میں مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلامِ زید نزد عمرو کتاب بکر ان مثالوں میں سمجھ لینا چاہیئے۔

(۹) جب دو اسموں میں سے ایک اسم کیساتھ لفظ کیسا کیسے کیسی ملاویں تو اسکے جواب میں صفت واقع ہوگی۔ اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل زن خوش خو۔

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہی ملاکر سوال کریں تو اُس کے جواب میں خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت میں مبتدا کہیں گے جیسے زید دانا است میں جب کہیں کہ زید کیا ہی تو دانا اُس کے جواب میں واقع ہوگا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے

(۱۱) جب دو اسموں میں سے اول کے معنے کے ساتھ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملاکر سوال کریں تو اُسکے جواب میں تمیز واقع ہوگی اور اُس وقت میں پہلے اسم کو ممیز کہیں گے جیسے یک مشت خاک پس یک مشت بترکیب تعدادی ممیز ہے اور خاک تمیز اور علی ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور ایک رطل جو وغیرہ۔

(۱۲) جب دو یا کئی اسموں کے بعد کون ہے ملاکر سوال کرین تو اسکے جواب میں بدل واقع ہوگا اور اُسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں جیسے خانصاحب مشفق مہربان نورخان میں نورخاں بدل اور اول کے اسماء بترتیب توصیفی مبدل منہ ہیں۔

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہیں اور بدل کی کتنی قسمیں ہیں ج دو اسموں سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسری کو بدل کہتے ہین

Marfat.com

معنوں میں کچھ علاقہ نہ ہو تو اسکو مجاز مرتجل کہتے ہیں جیسے خر کہیں اور احمق مراد لیں س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہیں ح جو ہم معنی ہوں جیسے خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ۔ ح مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل مفید اور اسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ دوئم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ پس اگر سننے والے کو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق بخواں اور نہیں تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب ناقص کی کتنی قسمیں ہیں ح چار قسمیں۔ اوّل اضافی دوئم توصیفی سوئم امتزاجی چہارم غیر امتزاجی س مرکب اضافی کسے کہتے ہیں اور اسکی کے قسمیں ہیں۔ ح مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے جاننا ضروری ہے پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کی طرف نسبت کرنیکو کہتے ہیں اور مضاف وہ جو نسبت کیا جائے اور مضاف الیہ وہ جسکی طرف نسبت کریں۔ اور اضافت کی نو قسمیں ہیں۔ تملیکی۔ تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی تشبیہی۔ مجازی۔ ظرفی۔ اقترانی۔ نہم اضافت بادنی ملابست س ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و مثال بتاؤ ح تملیکی اضافت ملک کی ہے مالک کی طرف جیسے اسپ زید۔ تخصیصی مخصص کی اضافت ہے جانب مخصص کے جیسے پوست انار۔ توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہے جیسے شہر بصرہ۔ بیانی جسمیں مضاف الیہ حقیقت اور مادہ مضاف کا ہووے جیسے دیوار گل تشبیہی یہ اضافت مشبہ بہ کی جانب مشبہ کے جیسے نرگس چشم۔ مجازی اس اضافت میں اثبات مضاف کا بہ نسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہے جیسے سر ہوش۔ ظرفی۔ اس اضافت میں مظروف مضاف ہوتا ہے اور ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا۔ اقترانی۔ اس اضافت میں مضاف مضاف الیہ کے معنی کیساتھ اقتران معنوی رکھتا ہے۔ جیسے نامۂ عنایت۔ اضافت بادنی ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کیساتھ تھوڑی مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ما تشبیہہ یہ بیان بموجب قواعد فارسی مروجہ حال کے لکھا گیا۔ بلکہ بعض کتابوں میں ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہے یعنی اضافت ابنی جس میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ ابن مقدر

Marfat.com

اور بدل کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل بدل کل جس میں معنی بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہوں جیسے اورنگ زیب عالمگیر۔ دوم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہوں جیسے زید پائیں بشکست میں پائیں بدل بعض ہے۔ سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اسکو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہی چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاوے جیسے بمشہد میروم بشیراز۔ اور یاد رہی کہ بدل بعض اور اشتمال نثر میں نہیں آتے نظم میں مستعمل ہیں۔ اور بدل غلط نثر اور نظم دونوں میں مستعمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اُس کے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے

ع بمشہد مے روم نے نے بشیراز

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے میں بعضے اسماء اس طرح کے ہیں کہ وہ بدوں دوسری چیزوں کے ملے جزو جملے کا نہیں ہوتے۔ یعنے نہ مبتدا ہوتے ہیں نہ خبر۔ فاعل نہ مفعول تو اب اس کا احوال مفصل سُننا چاہیئے **اوّل** مضاف ہی کہ بدوں مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہیں ہوتا۔ بلکہ دونوں ملکر ہوتے ہیں۔ مثلاً اُنکے مبتدا ہونے کی مثال ع ترک احسان خواجہ اولی تر + کا حتمال جفائے بوّاباں ترکیب اسکی یہ ہی ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ۔ یہ دونوں مضاف اور مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوئی۔ ترک مضاف کے یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور اولیٰ تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفائے بوّاباں مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور مل کر متعلق ہوئے اولیٰ تر خبر کے است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے، پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خدا است + ترکیب راستی مبتدا

وہ اسماء کہ ترکیب میں دوسرے کے ساتھ ملکر ہوتے

Marfat.com

رہتا ہے۔ جیسے بوعلی سینا۔ یعنی بوعلی بن سینا۔ اس صورت میں قسمیں دس ہوئیں مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمیں چار ہیں ایک تملیکی دوم تخصیصی۔ سوم بیانی۔ چہارم ظرفی۔ ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچویں اور چھٹی اور آٹھویں اور نویں اور دسویں قسمیں اضافت تخصیصی میں داخل ہیں۔ اور بیانی وہ ہے کہ اس میں مضاف سے کچھ غرض نہ ہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہاں عروس فلک اور زیور ستارگان میں اضافت بیانی ہے۔ یعنے مقصود یہ ہے کہ فلک ستاروں سے مزین ہوا یہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہے یا مجازی اور واقع میں بیانی ہے **س** فک اضافت کس کو کہتے ہیں اور وہ کن الفاظ میں جائز ہے۔ **ج** فک اضافت کسرہ مضاف کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور وہ الفاظ جن میں فک اضافت واقع ہوتا ہے یہ ہیں۔ سر۔ صاحب۔ قابل۔ دشمن۔ عاشق۔ پسر۔ مالک۔ مگر۔ پہلے دونوں لفظوں میں فصیح ترک کسرہ ہے (سرمایہ فقہ طبع ۱۲ صاحبدل ۱۲) اور باقیوں میں سو لئے الفاظ مسموعہ کے کسرہ کا لانا فصیح ہے اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہیں یا ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو یا آ علامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف (جہاں شاہ) کے آخر کسرہ نہیں لاتے (غلام ص ۱۲) **س** کیسے اسماء کے آخر وقت اضافت (زیدہ الخلاصہ ۱۲) ی زیادہ کر دیتے ہیں **ج** جس اسم کے آخر الف یا واؤ آتا ہے اس میں وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہیں جیسے دانائے روزگار اور خوئے و دست **س** جس اسم کے آخر ہا ہوز ہو اس کا وقت اضافت کیا حال ہے **ج** ایسی ہ کو ع سے بدل دیتے ہیں جیسے خوشۂ انگور۔ **س** اضافت کیا فائدہ ہے **ج** اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے جیسے غلام زید غلام اس صورت میں معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف میں تخصیص آجاتی ہے۔ جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہے عورت کا نہیں پس عام نہ رہا۔ خاص ہو گیا **س** مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں **ج** مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت

Marfat.com

موجب مضاف رضائے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونیکی مثال ع سوزِ جگر گدازِ دلِ من زحد گذشت ÷ ترکیب گزشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دلِ من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہوئے زجار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونیکی مثال ع بعہدِ تو می بینم آرامِ خلق ÷ ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف۔ خلق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوئے۔

(ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوم دوم۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ہونے کی مثال ۵ دربیابان فقیر سوختہ را ÷ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام ترکیب۔ شلغم موصوف۔ پختہ صفت۔ یہ مل کر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت۔ موصوف وصفت مل کر مجرور ہوئے جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہی اور ایسے ہی پہلے مصرعہ میں بھی دربیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور آجار جار مجرور مل کر متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال۔ ع بگفت احوالِ ما برقِ جہان ست۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اس میں جو پیر کیطرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل۔ احوال ما بترکیب اضافی مبتدا برق موصوف۔ جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

Marfat.com

موصوف سے ملکر بنتے اور صفت وہ ہے جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی معلوم ہو اور موصوف وہ جس کی برائی یا بھلائی بیان کی جاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم آتا ہے تو اسکے آخر کسرہ لاتے ہیں اور وقت تقدیم کسرہ نہیں لاتے۔ جیسے مرد نیک اور نیک مرد **س** صفت کے کے درجے ہیں **ج** ایک ادنیٰ جیسے شیریں دوم اوسط جیسے شیریں تر۔ سوم اعلیٰ جیسے شیرین ترین **س** کیسے اسماء صفت کا فائدہ دیتے ہیں **ج** وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہیں وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہیں جیسے ماہرو خوشخوئی۔ گلفشان۔ کم عقل۔ دانا **س** مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں۔ **ج** مرکب امتزاجی اسکو کہتے ہیں جس میں دو کلمے ملکر ایک ہو جائیں جدا جدا معلوم نہ ہوں جیسے یانزدہ یا اسکا دوسرا جزو علیحدہ معنی مستقل نہ رکھتا ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہیں جیسے دانا اور دانش دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہیں اور یہ کئی معنوں کا فائدہ دیتے ہیں اول فاعلیت جیسے آہنگر۔ دوم نسبت جیسے زریں سوم لیاقت جیسے داودی۔ چہارم تشبیہ جیسے آسمان۔ پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنے صاحبی جیسے خردمند۔ ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ۔ ہشتم تصغیر جیسے طفلک۔ نہم اتصال جیسے خوابناک۔ دہم ظرفیت جیسے نمکسار **س** مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمیں بیان کرو **ج** مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اسکے کلمات جدا جدا معلوم اور با معنے ہوں اور اسکی کئی قسمیں ہیں ایک وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنے رنگ کے ساتھ مرکب ہوں جیسے سبز رنگ گلگوں لالہ فام سیہ جبر دیو۔ دوم مرکب تمیزی۔ جس میں ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے۔ جیسے یک من شہد۔ دہ بیچہ دودھ وغیرہ۔ سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوے جیسے۔ مالم یسم فاعلہ

Marfat.com

فاعل ہونیکی مثال ع بگردن. تند سرکشِ تُندخو۔ ترکیب۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف۔ تندخو ترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونیکی مثال ؎ باد در سایہ درختانش ۔ گسترانید فرش بوقلمون ترکیب۔ گسترانید فعل۔ باد اُس کا فاعل فرش موصوف۔ بوقلمون صفت۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے درجار سایہ مضاف۔ درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہُوا۔

سوم ۔ موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا۔ سوم

مبتدا ہونیکی مثال ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس میں پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ ایں مرد کسے کہ دیشب دیدہ بودی۔ ترکیب۔ ایں مرد مبتدا کسے اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور اُورا مفعول بہ محذوف اور دیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسے کہ تشنہ لبِ ناز تست میداند ۔ کہ موجِ آبِ حیات است

Marfat.com

ایں جہاں وغیرہ - چہارم - جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا - چمن چمن - یا کوئی اسم جامد کسی عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے - جیسے یکسد تمام لشکر -

پنجم - ترکیب عطفی جو معطوف اور معطوف الیہ سے مرکب ہو - جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید اور اس میں مرکب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک وغیرہ

ششم ترکیب اتصالی - جس میں دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جائیں جیسے لبالب تازہ بتازہ -

ہفتم ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت

ہشتم - ترکیب علمی جیسے شمس الدین -

نہم اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاوسعال

س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنے کا فائدہ دیتے ہیں **ج** اول فاعلیت جیسے روح افزا - دوم مفعولیت جیسے دلپذیر - سوم مصدر جیسے قدمبوس - چہارم اسم آلہ جیسے قطع دن - پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز **س** کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتاؤ - **ج** پسر زید سلیم الطبع - مراد خاں - اور قاتل خونریز - خنجر بکف

فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کے بیان میں

س کلمہ کے اقسام میں سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کی کے قسمیں ہیں **ج** جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہے - خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً - اور اس کی دو قسمیں ہیں - اسمیہ اور فعلیہ

س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے - اور ان کے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہیں -

ج جملہ میں ہمیشہ دو جزو ضرور ہیں - ایک مسند دوسرا مسند الیہ - یعنی اس کے اجزا میں سے جو کسی چیز کی طرف نسبت کیا جاوے اسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہیں اور جس کی طرف نسبت کریں اسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

چینِ پیشانی + ترکیب مے داند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا۔ اور او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف ناز مضاف تو مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی۔ پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف مبین کاف بیانیہ موج آب حیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی مبتدا مؤخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

مفعول ہونے کی مثال ع ہرانچہ کہ مے باید ت پیش گیر + ترکیب ہرانچہ اسم موصول کاف صلہ کا مے باید فعل ضمیر اس میں مستتر (راجع بموصول) وہ اسکا فاعل ت مجرور حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا۔ پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم

چہارم۔ معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم ست بیدائے برادر۔ ترکیب۔ طبیب معطوف علیہ واو حرف عطف۔ حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونیکی مثال ع بگفتا کہ این ست تاج و کلاہ۔ ترکیب این مبتدا تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونوں ملکر خبر است۔ رابطہ مبتدا

Marfat.com

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے **س** اسناد کس کو کہتے ہیں اور کلمات میں سے کون کون مسند ہوا کرتا ہے اور کون مسندالیہ **ج** اسناد ایک کلمہ کا دوسرے کی طرف ایسی طرح نسبت کرنا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور اسم مسند اور مسندالیہ دونوں ہو سکتا ہے جیسے زید داناست۔ اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے مسندالیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد۔ خواہ ضمیر ہو جیسے زدم۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسندالیہ **س** بیا اور اے زید مفرد ہیں یا جملہ **ج** بیا اگرچہ ظاہر میں ایک لفظ ہے مگر تقدیراً دو ہیں۔ کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اس میں مستتر ہے اور ایسے ہی اے زید کے معنی ہیں۔ میخواہم زید را۔ پس۔ بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے زید بھی قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے **س** جملہ فعلیہ کی تعریف و اقسام مع تعریف بتاؤ **ج** جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل مسند ہوتا ہے اور فاعل مسندالیہ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف فاعل پر تمام ہو جائے گا۔ جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہو گا تو مفعول کو بھی چاہے گا۔ جیسے زید عمرو را زد **س** فعل ناقص کس کو کہتے ہیں اور جملہ فعلیہ میں اس کے فاعل کا کیا نام ہے **ج** جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی محتاج ہو اس کو ناقص کہتے ہیں۔ اور اس کے فاعل کو فعل ناقص کا اسم اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہیں جیسے زید عالم شد میں زید اسم ہے شد کا اور عالم خبر۔

س سوائے افعال ناقصہ کے اوروں کو کیا کہتے ہیں **ج** وہ افعال تام کہلاتے ہیں بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی میں احتیاج خبر کی نہ رہے تو اس صورت وہ بھی تام کہلائیں گے۔ جیسے ابر شد میں فعل تام ہے **س** جملہ فعلیہ میں اگر فعل مجہول ہو تو اس کا فاعل نہیں ہو گا۔ پھر جملہ کیسے بنے گا **ج** فعل اگر مجہول ہو گا تو متعدی ضرور ہو گا۔ پس اس کے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہیں اور اسکو مفعول

Marfat.com

اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اُس کا ضمیر مستتر ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید ز جور ۔ ترکیب آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں مل کر فاعل ہوئے فعل کے ز جار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف ملکر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچوان عدد کہ اپنے معدود کیساتھ ہوتا ہے۔

پنجم

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو کس موجود اند۔ ترکیب دو عدد کس معدود معدود و عدد مل کر مبتدا موجود خبر اندر رابطہ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ مادہ جوانیم۔ ترکیب۔ ما مبتدا۔ عدد معدود مل کر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ صد درہم نزدم فراہم آمد۔ ترکیب۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود مل کر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ہزار دینار فراہم آوردم۔ ترکیب۔ فراہم آوردم فعل مرکب با فاعل ہزار دینار۔ عدد معدود مل کر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے۔

ششم

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو پیمانہ شراب موجود است۔ ترکیب۔ دو پیمانہ عدد معدود مل کر ممیز شراب تمیز۔ ممیز و تمیز مل کر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی

Marfat.com

مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہیں۔ اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسی کو کر کے جملہ بناتے ہیں جیسے کتاب دیدہ شد میں دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُسکا مفعول۔

فاعل مالم یسم فاعلہ دونوں ملکر جملہ فعلیہ ہوا **اس** فاعل کی تعریف کیا ہے اور اُس میں اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے **ج** فاعل وہ ذات ہے جس سے کوئی فعل صادر ہو یا اس کے ساتھ قائم یعنی جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو۔ اور اسم فاعل وہ الفاظ ہیں جو مصدر سے مشتق ہوں اور ذات مذکور پر دلالت کریں پس فاعل بجائے مسمّے کے ہے۔ اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے **س** فعل اور فاعل میں کس کس چیز میں اتحاد شرط ہے۔ **ج** وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم میں فعل و فاعل ایک سے ہونے چاہئیں جیسے او مے آید۔ ما مے آئیم۔ مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہے تو جمع میں بھی فعل واحد لا سکتے ہیں جیسے سخنہا در میان آمد۔ بجائے آمدند **س** مفعول بہ کس کو کہتے ہیں اور اسمیں کیا کیا چیز داخل ہے **ج** مفعول بہ وہ اسم ذات ہے جس پر

مفعول فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بیں کتاب مفعول بہ ہے۔ اور منادی۔ اور مندوب اور محذر منہ مفعول بہ میں داخل ہیں یعنی یہ بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہیں جیسے اے زید اصل میں ہے مے خوانم زید را لیکن فعل اور فاعل کو حذف کر کے حرف ندا کو اُس کے قائم مقام کر دیا۔ اسی طرح آہ زیدؔ[1] اور دزد دزد[2] میں سے فعل حذف ہو گیا۔ اور اول میں حرف ندبہ اور دوسرے میں مکرر لانا مفعول کا قائم مقام فعل کے ہے **س** مفعول بہ کے سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے **ج** ہاں فارسی میں تین اور مفعول ہوتے ہیں۔ اول مفعول مطلق یعنی فعل اُس کا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف واقع ہو۔ جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربے میزند۔ اور اسطرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائیں تو مفعول

[1] اس کی اصل ہے افسوس میکنم زیدرا [2] اس کی اصل ہے یہیں دزد دزد گرفتار شد و ۱۲

Marfat.com

خبر ہونے کی مثال۔ این است دہ من شکر۔ ترکیب۔ این مبتدا دہ من ترکیب تعدادی ممیز شکر تمیز ممیز ساتھ تمیز اپنے کے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ تردم وہ گز پارچہ فراہم آمد۔ ترکیب۔ تردم ترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز ترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز۔ ممیز تمیز مل کر فاعل فراہم آمد فعل کے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ترکیب بیار۔ فعل با فاعل پنج مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز۔ ممیز اور تمیز مل کر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ۔ کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہے جیسے کہیں کہ زید را عمدًا کشتم۔ یہاں عمدًا تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کیطرف ہے۔

ہفتم

ساتواں۔ مستثنے منہ ہے کہ مستثنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا۔ ہونے کی مثال۔ جیسے کہیں۔ ہمہ مردمانِ قریہ جز زید مجتمع اند۔ ترکیب مردمانِ قریہ مرکب اضافی مؤکد ہمہ تاکید مؤکد اور تاکید مل کر مستثنے منہ جز کلمہ استثناء زید مستثنے مستثنے منہ اور مستثنے مل کر مبتدا مجتمع خبر اند ربط۔

فاعل ہونے کی مثال۔ ہیچکس در آن شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان ترکیب۔ نیامدہ فعل ہیچکس مستثنے منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنے مستثنے منہ اور مستثنے مل کر فاعل ہوئے در جار آن اسم اشارہ شہر موصوف ویران صفت موصوف اور صفت مل کر مشار الیہ ہوئے اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی بنظر جار مجرور مل کر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ ترکیب۔ نیاوردم فعل با فاعل بضاعت مستثنے منہ الا حرف استثنا امید مستثنے۔ مستثنے منہ

Marfat.com

مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیر مے نشیم یعنی امیروں کی سی بیٹھک
دوم مفعول فیہ یعنی فعل کے ہونے کی جگہ یا وقت اوّل کو ظرف مکان۔ اور دوم کو
ظرف زمان کہتے ہیں۔ جیسے شب کجا بودی میں۔ شب ظرف زماں ہے۔ اور کجا ظرف
مکان سوم۔ مفعول لہٗ جس کے سبب سے فعل کیا جاتے اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ
کہ اُسکے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانت راست
گفتم یعنی بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہ ہو
جیسے زید را تا مویا زدم۔ یعنی برائے حصول ادب **س** ان مفعولوں کا دوسرا کیا نام ہے
ر ح ان کو فضلہ اور زوائد اور متعلق فعل کہتے ہیں **س** سو لئے ان مفعولوں کے اور کون
سے فضلے متعلق ہیں مع تعریف و مثال بتاؤ **ح** وہ دو ہیں اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع ان اسماء کے جن پر وہ داخل ہوں ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنی مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہیں اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی صلاحیت
نہیں رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم۔ اسمیں از ہند اور تا چین دونوں جار اور مجرور ہیں
اور متعلق رفتم کے اور جہاں فعل یا شبہ فعل مذکور نہیں ہوتا وہاں محذوف مانتے ہیں
جیسے **ع** بنام ایزد دانائے اکبر ؛ کہ جار اور مجرور ابتدائے کنم محذوف کے متعلق
ہے۔ دوم حال یعنی وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے۔ اور جس
فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اسکو ذوالحال کہیں گے۔ اور ذوالحال اور
حال بلکہ فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا۔ مثلاً زید خنداں می آمد میں زید ذوالحال ہے
اور خنداں اس کا حال اور دونوں ملکر بمعنے آمد کے فاعل ہیں یا آفتاب رخشاں دیدم میں
آفتاب ذوالحال ہے اور رخشاں اس کا حال اور دونوں ملکر مفعول ہیں دیدم کے اور
عربی میں تمیز اور مستثنےٰ بھی فضلے ہوا کرتے ہیں مگر فارسی میں وہ ہمیشہ فضلہ نہیں
پڑتے۔ چنانچہ آگے معلوم ہوگا **س** جملہ فعلیہ میں کس کس

Marfat.com

اور مستثنےٰ مل کر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ۔ کبھی مستثنےٰ منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال میں گفتا بعزتِ عظیم و صحبتِ قدیم کہ دم برنیارم وقدم برندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود۔ یہاں سی لفظ ہیچگاہ جو مستثنےٰ منہ ہی محذوف ہی اور اصل میں عبارت یوں ہی کہ قدم برندارم ہیچگاہ مگر انگہ کہ سخن گفتہ شود۔ ترکیب۔ گفتا فعل ضمیر اس میں مستتر ہے اُسکا فاعل اور مرجع اُس کا یکے از دوستان اوپر مذکور ہوچکا بائے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف مل کر مقسم بہ کاف بیانیہ برنیارم فعل با فاعل دم مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم برندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنےٰ منہ مگر حرف استثنا انگہ کہ سخن گفتہ شود انگہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اس کا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول وصلہ مل کر مستثنےٰ ہوا مستثنےٰ منہ اور مستثنےٰ مل کر مفعول فیہ ہوا فعل برندارم کا فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے مل کر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے مل کر مقولہ ہوا گفت کا گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ہشتم

آٹھواں۔ مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭

اصل اس عبارت کی یہ ہی کہ این رسم مقرر است کہ مالکانِ تحریر بندہ پیر را آزاد میکنند ترکیب این اشارہ اور رسم مشار الیہ مل کر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اسکی خبر است علامت

Marfat.com

مقام پر فعل محذوف ہوتا ہے **ج** ایک جواب استفہام میں سے فعل کو حذف کر دیتے ہیں جیسے کوئی کہے کہ آمد اُسکے جواب میں کہا جاوے زید تو یہاں آمد محذوف ہے اور کبھی فعل و فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد اور اُسکے جواب میں کہا جاوے بکرا تو یہاں سے نہ زید بقرینہ سوال محذوف کر دیا ہے دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنی قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے **ع** بنام جہاندار جاں آفریں ۔ کے پہلے ابتدا مے قسم محذوف ہے اور بخدا کے پہلے قسم مے خورم ۔ سوم ندا اور منادی میں بھی محذوف ہوتا ہے اور اس کی مثال مذکور ہو چکی **س** جملہ اسمیہ اور اُسکے اجزا کے نام مع تعریف بتاؤ **ج** جملہ اسمیہ وہ ہے جو دو اسموں سے بنے ان میں سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں اور مبتدا کی پہچان یہ ہے کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است میں زید اسم ذات مبتدا ہے **س** رابطہ کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حال ہے **ج** وہ لفظ جس سے مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے اور اُسے رابطہ کہتے ہیں اور وہ فارسی میں چھ ہیں ۔ ست ۔ ند ۔ ی ۔ ید ۔ م ۔ یم اور اکثر خبر کے بعد آتے ہیں اور وحدت اور جمعیت میں مطابق مبتدا کے ہوتے ہیں جیسے زید جاہل است و مردماں عاقل اند ۔ اور اگر خبر کے آخر میں الف یا ہ ہوتی ہے تو رابطہ سے پہلے الف زائد لاتے ہیں جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند **س** کیا مبتدا کبھی محذوف بھی ہو جاتا ہے ۔ **ج** ہاں بقرینہ سوال وغیرہ ۔ کبھی مبتدا کو حذف کر دیتے ہیں جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست اور اس کے جواب میں کہا جاوے کہ پسر زال ست تو یہاں سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہو گیا ہے **س** جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی قسمیں ہیں معہ تعریف بیان کرو **ج** ہر ایک کی دو قسمیں ہیں خبریہ اور انشائیہ ۔ جملہ خبریہ اسکو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکیں ۔ یعنی جو جملہ اُس نے زبان سے

Marfat.com

جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع این است جوابش کہ جوابش ندہی۔ ترکیب اسکی یہ ہے جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا۔ مبین اور بیان مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھ خبر کے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شد ست۔ ترکیب۔ تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہ جملہ بیان ہوا۔ مبین و بیان مل کر شد ست کا اسم یعنی فاعل ہوا بیجان اُس کی خبر ہم حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اس کی یہ ہی۔ کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشار الیہ مل کر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اس کا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا بیان اور مبین مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

نہم

نواں اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشار الیہ مل کر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش این است۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ۔ یہاں سے محذوف اشارہ اور مشار الیہ مل کر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است ترکیب آمدہ است

Marfat.com

نکالا ہے اسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکیں۔ پس جملہ خبریہ کے لئے ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جس کے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جائے اور جملہ انشائیہ وہ ہے کہ اُس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہیں کہہ سکتے یعنے اس میں کوئی اصلی ماجرا نہیں ہوتا جس کی مطابقت سے اُس کو سچا اور غیر مطابقت سے جھوٹا کہا جائے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہیں کسی دوسرے واقعہ کی کیفیت بیان نہیں کرتے۔ اور جملہ انشائیہ کی نو قسمیں ہیں اوّل امر جیسے بزن دوم نہی مزن سوم تمنی۔ کاش عالم شدمے۔ چہارم ندا اے کریم کرم کن۔ پنجم قسم بخدا کہ رویت نہ بینم ششم تعجب۔ چہ گویاست۔ ہفتم۔ استفہام۔ چہ مے کنی۔ ہشتم عرض یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے۔ مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید۔ نہم عقود یعنی معاملات۔ داد ستد میں جو جملے مستعمل ہیں جیسے بائع کہے کہ بہ شش می فروشم۔ اور مشتری کہے بہ پنج خریدم **س** کون کون جملہ بغیرہ دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا **ج** اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا کہتے ہیں) تمام نہیں ہوتا۔ جیسے اے رحیم رحم کن۔ اسمیں دوسرا جملہ یعنی رحم کن جواب ندا ہے۔ دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہیں ہوتا جیسے بخدا چنیں نخواہم کرد۔ سوم شرط کہ بدون جواب کے (جس کو جزا کہتے ہیں) پورا نہیں ہوتا جیسے اگر رفتے جاں بسلامت بردے اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہیں جیسے **ع** تو اگر باقضا بارائے جنگ است میں بجنگ محذوف ہے **س** ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے قسمیں ہیں معہ تعریف و مثال بتاؤ۔ **ج** اوّل مستانفہ جو ابتدا کلام میں واقع ہو۔ جیسے علم خزینہ ایست مقفل۔ دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ میں آجاوے اور ان سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو جیسے دوست من خدایش بیامرزد خوب بود۔ اس میں خدایش بیامرزد۔ جملہ معترضہ ہے۔ سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے

Marfat.com

فعل ایں اشارہ۔ کتاب۔ مشارالیہ۔ اشارہ اور مشارالیہ مل کر فاعل دیروز مفعول فیہ۔

مفعول ہونے کی مثال۔ ایں دُزد را بزن۔ ترکیب۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشارالیہ مل کر مفعول بہ را علامت مفعول۔

دسوان مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔ دہم

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است۔ ترکیب بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر

خبر ہونے کی مثال۔ رئیسِ شہر سہراب پسر رستم است۔ ترکیب۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل۔ زید مبدل منہ برادر عمرو۔ مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت۔ ترکیب کشت فعل۔ رستم اُس کا فاعل۔ اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل مل کر مفعول بہ ہوئے۔

اسی طرح مشبہ بہ کیساتھ اور مُفسّر بفتح سین مُفَسِّر کسر سین کے ساتھ اور مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دہد نطفہ را صورتے چوں پری + اور مفسر مفسر کے مبتدا ہونے کی مثال۔ آن شہر یعنی بریلی نزدیک است۔ اور حال ذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال زید خنداں آمد اور مؤکد تاکید ملکر خبر ہونیکی مثال زید مرد است مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالیں بھی بن سکتی ہیں۔ طالب علم کو چاہیئے۔ کہ اپنی طبیعت سے سب مثالیں بناوے۔

Marfat.com

واقع ہوا۔ اس جملہ کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جس کو بیانیہ کہتے ہیں پس یہ جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس میں سے حذف کر دیتے ہیں جیسے زید کہ فاضل است کجاست اصل اس کی ہے زید کہ او فاضل ست کجا است اور اگر متعلق مبین کا بیان ہو تو مبتدا حذف نہیں کرتے ہیں۔ جیسے۔ دوست من ایں طالب علم ست کہ کتابش خوب ست۔ کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہے جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیر دیہ گفت۔ چہارم قسمیہ جو قسم اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن۔ پنجم شرطیہ یہ دو جملوں سے بنتا ہے۔ اول کو شرط کہتے ہیں جس پر حرف شرط ہوتا ہے اور دوسرے کو جزا جیسے۔ فردا اگر مے آئی اکرام خواہم کرد۔ ششم معللہ جو سبب کلام سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزد ال بود۔ ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر ست و ہر متغیر حادث است یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہے اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کر کے جملہ بنائیں تو عالم حادث است رہتا ہے۔ پس عالم حادث است جملہ نتیجہ ہے۔ ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد و خالد رفت امیں خالد رفت جملہ معطوفہ ہے۔ نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن۔ دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم و ازانجا بمسودا گرے دیدم یازدہم دعائیہ جیسے عمرت دراز باد۔

فصل سوم حل التراکیب کے بیان میں

جو کہ قواعد فارسی کے سب مؤلفوں نے سوائے اسکے کہ چند مثالوں کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل میں لکھ دی ہے زیادہ نہیں لکھی اسلئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہیں اس نظر سے بہت سی نظم و نثر کی ترکیب ذیل میں لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرح کے جملوں کی ترکیب کہنا آسان ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتیں جو ترکیب کہنے میں مدد کریں مذکور کی جاتی ہیں پس ترکیب

Marfat.com

تنبیہ۔ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے۔ مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہیں اسی طرح جملہ کے اور اجزاد جو زوائد اور متعلقات ہوتے ہیں، بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہو سکتا ہے جیسے وقت شب آمدہ ام۔ اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنےٰ اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہو سکتا ہی جیسے غلام زید ابو الحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ بنشست۔ اس میں ابو الحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہیں اسی طرح اور مثالیں بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزاء جملہ میں سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتوں میں جملہ بہت بڑھ جاویگا۔ پس طالبعلم کو چاہیئے کہ ایسی صورت میں گھبرا نہ جاوے بلکہ معنوں کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامت کو دیکھکر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اَب یہاں پر ترکیب ایک صفحۂ گلستان اور ایک صفحۂ بوستان کی لکھ دیجاتی ہے یقین ہی کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانے کے نہ رہینگے۔

گلستان

بادشاہی بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشان نظر کرد یکے از انہا بفراست دانست و گفت ما درین دنیا بجیبیش از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت انشاء اللہ بہتر۔

مثنوی اگر کشور کشائی کامران ست ٭ وگر درویش حاجتمند نان ست ٭ دران حالت کہ خواہند این و آن مُرد ٭ نخواہند از جہان بیش از کفن بُرد۔ چو رختِ مملکت بر بست خواہی ٭ گدائی بہتر است از بادشاہی ٭ ظاہر درویشان جامۂ ژندہ است و موئے سترده و حقیقت آن دل زندہ و نفس مُردہ قطعہ نہ آنکہ بر سر دعوی نشیند

Marfat.com

کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ یعنی جملہ میں اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اسکا فاعل تلاش کریں اور متعدی میں فاعل اور مفعول یہ دونوں کو تلاش کریں اور اسکے اجزا کو جدا جدا کہیں کہ یہ فعل ہے اور اسکا فاعل یہ ہے اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات میں سے بھی جملہ میں مذکور ہو تو اسکو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملا کر جملہ فعلیہ کہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اُسکے اجزا کو علیحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور خبر کون اور متعلقات میں سے جو ہو اسکا بھی نام لو اور سب کو ملا کر جملہ اسمیہ کہو پھر جملہ کو دیکھیں کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہیں اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اس کو جملہ خبریہ کہو ورنہ انشائیہ۔ اور جس جملہ کے شروع پہ کاف بیانیہ ہو اس کو معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے۔ اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جب سب اجزا معلوم ہو جائیں تو سب کو ملا کر ترکیب کہنا چاہیئے۔ اور نیز ترکیب کہنے میں قاعدہ ہائے مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔

(۱) جب فعل معروف کے معنے کیساتھ لفظ کون یا کس نے ملا دیں تو اس کے جواب میں جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو میں رفت کے معنی گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملا دیں تو زید جواب میں واقع ہوگا۔ اور یہی فاعل ہے۔ اور ایسے ہی گفت کے معنی کہا کے ساتھ کس نے لگا دیں تو اس کے جواب میں عمرو کہا جاوے گا۔ پس عمرو فاعل ہے اور علی ہذا القیاس ہر فعل معروف میں یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملا دیں تو اس کے جواب میں مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد میں معنی افعال کے ساتھ الفاظ مذکور ملا کر سمجھ لینا چاہیئے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول میں

Marfat.com

از خلقے ٭ وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد ٭ کہ گزرگاہ فرو غلطد آسیا سنگے ٭ نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد ٭ طریق درویشان ذکرست و شکر و ایثار و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است اگر در قباست اما ہر زہ گردے بے نمازے ہوا پرستے ہوس بازے کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت بخورد ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ در زبان زاید زندیق است اگر چہ در عباست

قطعہ

ای درونت برہنہ از تقوے ٭ کز برون جامۂ ریا داری ٭ پردۂ ہفت رنگ را بگذار ٭ تو کہ در خانہ بوریا داری ٭ مثنوی دیدم گل تازہ چند دستہ ٭ بر گنبدے از گیاہ بستہ ٭ گفتم چہ بود گیاہ ناچیز ٭ تا در صفِ گل نشنید او نیز ٭ بگریست گیاہ و گفت خاموش ٭ صحبت نکند کرم فراموش گر نیست جمال در رنگ و بویم ٭ آخر نہ گیاہِ باغ اویم ٭ گر بے ہنرم و گر ہنرمند ٭ لطف است امیدم از خداوند ٭ من بندۂ حضرتِ کریم ٭ پروردۂ نعمتِ قدیم ٭ با آنکہ بضاعتے ندارم ٭ سرمایۂ طاعتے ندارم ٭ او چارۂ کار بندہ داند ٭ چون ہیچ وسیلتے نماند ٭ رسمے ست کہ مالکانِ تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭ ای بارِ خدائے عالم آرائے ٭ بر بندۂ پیر خود ببخشائے ٭ سعدی رہِ کعبہ رضا گیر ٭ ای مردِ خدا رہِ خدا گیر ٭ بدبخت کسے کہ سر بتابد ٭ زین درکہ در دگر نیابد ٭ ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہے فاعل ب جار دیدۂ استحقار بترکیب اضافی مجرور دونوں ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طایفۂ درویشان بترکیب اضافی مجرور ملکر متعلق ہوے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونون متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف کے موصوف از جار آنہا مجرور ہل کر متعلق ہوئے شوندہ یا کاین محذوف کے اور

Marfat.com

جو لفظ جواب میں کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو۔ اور جو کیا۔ کے جواب میں آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زیدہ دانا دانستہ شد ہیں۔ زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھ کس کو یا کیا ملا دیں تو جواب میں مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد میں عمرو اور طعام مفعول بہ ہیں اور جب فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب میں اور ثانی کیا کے جواب میں واقع ہوا کرتا ہے۔ جیسے زید را دانا دانستم اس میں زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے۔

(۴) جب فعل کے معنے کے ساتھ کب یا کہاں ملا دیں تو اس کے جواب میں مفعول فیہ واقع ہوگا۔ اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب میں کب کے واقع ہوتا ہے اُسے ظرف زمان کہتے ہیں اور کہاں کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زید را بالائے بام کشتم اس مثال میں سحر اور بام مفعول فیہ ہیں۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سے یا کیوں ملا دیں تو اُس کے جواب میں مفعول لہٗ واقع ہوگا۔ جیسے زید را تادیباً زدم اس مثال میں تادیباً مفعول لہٗ ہے

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا۔ کس قدر۔ یا کس طرح یا کے بار ملا دیں تو اس کے جواب میں مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی۔ اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالوں میں زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے۔ اور ان میں سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت میں یا کیونکر ملا دیں

Marfat.com

وہ مع متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق ہوے فعل کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا وحرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع ہے یکے کی طرف اس کا فاعل ما مبتدا درجار این اشارہ دنیا مشارٌ الیہ مل کر مجرور اور ایسے ہی ب جار جبیش مجرور اور از جار تو مجرور یہ سب جار ومجرور ملکر متعلق ہوے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ وحرف عطف ب جار علیش مجرور مل کر متعلق ہوے خوشتر کے جو معطوف ہے وحرف عطف ب جار مرگ مجرور مل کر متعلق ہوے برابر معطوف کے یہ سب معطوف اور معطوف علیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا وحرف عطف اِنْ حرف شرط شمار فعل اللہ فاعل مِل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوئی در جار قیامت مجرور مل کر متعلق ہوے بہتر کے اور اور بہتر متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت جملہ اسمیہ محذوف ہی پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ اور معطوف مل کر مقولہ ہوا گفت کا گفت فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط کشور کشائے مبتدا کامران خبر است علامت سب جملہ اسمیہ ہو کہ معطوف علیہ ہوا وحرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمندان بتر کیب اضافی خبر است علامت خبر ومبتدا مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر شرط در جار آن اشارہ حالت مشارٌ الیہ دونون ملکر مبین کہ بیانید خواہند مرد فعل این وآن معطوف علیہ اور معطوف مل کر فاعل۔ فعل وفاعل مِل کر بیان ہوے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار ومجرور مل کر متعلق ہوے فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور مل کو متعلق۔ ضمیر مستتر راجع

Marfat.com

تو اس کے جواب میں حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم - اس میں تشنہ حال ہے اور زید ذوالجلال -

(۸) جب دو اسموں میں سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کس کے یا کس کی ملا کر سوال کریں تو اسکے جواب میں مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہیں گے - جیسے غلام زید - نزد عمرو - کتاب بکر - ان مثالوں میں سمجھ لینا چاہیئے -

(۹) جب دو اسموں میں سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کیسا کیسے کیسی ملا دیں تو اس کے جواب میں صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہیں گے - جیسے مرد نیک جوان عاقل - دن خوش خو -

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہے ملا کر سوال کریں تو اس کے جواب میں خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت میں مبتدا کہیں گے جیسے زید دانا است میں جب کہیں کہ زید کیا ہے تو دانا اسکے جواب میں واقع ہوگا - پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے

(۱۱) جب دو اسموں میں سے اول کے معنے کے ساتھ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملا کر سوال کریں تو اسکے جواب میں تمیز واقع ہوگی اور اس وقت میں پہلے اسم کو ممیز جیسے یک مشت خاک پس یک مشت بترکیب تعدادی ممیز ہے اور خاک تمیز اور علیٰ ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ -

(۱۲) جب دو یا کئی اسموں کے بعد کون ہے ملا کر سوال کریں تو اس کے جواب میں بدل واقع ہوگا اور اسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں جیسے غالب صاحب مشفق مہربان نور خان میں نور خان بدل اور اول اسمار بترکیب توصیفی مبدل منہ ہے -

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہیں اور بدل کی کتنی قسمیں ہیں **ج** دو اسموں سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں - اور بدل کی چار قسمیں ہیں - اوّل بدل کل جس میں معنی بدل کے اور مبدل

Marfat.com

این وآن کی طرف فاعل اور لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور مل کر متعلق ہوے بیش کے لفظ بیش اپنے
متعلق سے ملکر صفت ہوئی۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بریست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ مل کر مفعول بہ یہ سب مل کر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور مل کر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان
مضاف الیہ ملکر مبتدا جامہ موصوف ژندہ صفت ملکر معطوف علیہ و حرف عطف
موے موصوف سترہ صفت ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است
جملہ اسمیہ پس مبتدا وخبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف
حقیقت مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
و حرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونوں مل کر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف۔ لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہاں سے محذوف ہی آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوے مضاف الیہ ملکر مجرور دونون ملکر متعلق فعل نشیند فعل اور
ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہی اُس کا فاعل از جار خلقے مجرور مل کر متعلق
نشیند کے فعل و فاعل و متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ موصول صلہ سے
مل کر معطوف علیہ و حرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا
اور فاعل اس کا ضمیر مستتر ہی جو لفظ مردماں خلق کی طرف راجع ہے پس فعل
و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر معطوف۔ معطوف علیہ

Marfat.com

منہ کے ایک ہوں جیسے اورنگ زیب عالمگیر۔ دوم بدل بعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہوں جیسے زید پائش بشکست میں پائش بدل بعض ہے۔ سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ بلکہ مبدل منہ اس کو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے۔ چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاوے۔ جیسے بمشہد میسد دم بشیراز۔ اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر میں نہیں آتے۔ نظم میں مستعمل ہیں۔ اور بدل غلط نثر اور نظم دونوں میں مستعمل نہیں ہوتا جب تک اس کے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاویں۔ جیسے

ع بمشہد مے رود نے بشیراز ؎

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے میں بعضے اسماء اس طرح کے ہیں کہ وہ بدون دوسری چیزوں کے ملے جز و جملے کا نہیں ہوتے یعنی نہ مبتدا ہوتے ہیں نہ خبر فاعل نہ مفعول تو اب اسکا احوال مفصل سننا چاہیئے **اوّل** مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جز جملہ کا نہیں ہوتا بلکہ دونوں ملکر ہوتے ہیں مثلاً ان کے مبتدا ہونے کی مثال ؎ ترک احسان خواجہ اولیٰ تر ؎ کا احتمال جفائے بوّاباں ترکیب اس کی یہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ یہ دونوں مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے۔ ترک مضاف کے یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا اور اولیٰ تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفائے بوّاباں مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔ اولیٰ تر خبر کے۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خداست ؎ ترکیب راستی مبتدا

(۱) اسماء کہ ترکیب میں دوسرے اسماء کے ساتھ ملتے ہیں۔

Marfat.com

مع معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کا ف بمعنی بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جس مین لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اوری اس مین تنکیری
یہ مرکب فاعل زجار کوہ مجرور متعلق۔ فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنی ہرکہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ مل کر مجرور
مل کر متعلق برخیزد فعل کی ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ
ہوا۔ موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر عارف خبر اور نہ اور است جو جدا جدا ہین
اصل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان
بترکیب اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ و حرف عطف شکر اور ایسے ہی ایثار
و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع اُن سب معطوفوں کے مل کر خبر است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہرکہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشارٌ الیہ مل کر مجرور ملکر متعلق موصوف
کے جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی است علامت جملہ اسمیہ مل کر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنی عارف خبر است علامت اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجودانکہ جس مین با حرف جار
وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف در جار قبا مجرور مل کر
متعلق موجود محذوف کے جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین معہ بیان مضاف الیہ اور مضاف مع مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونوں متعلق سے مل کر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قاتم مقام شرط کے ہوتا ہی

Marfat.com

موجب مضاف رہنلئے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت۔ ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہوئے زجار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع بجہد تو مے بلیم آرام خلق ؛ ترکیب مے بلیم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے "ب" ا جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

وصف ۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔

مبتدا ۔ ہونے کی مثال ؎ در بیاباں فقیر سوختہ را ؛ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام ترکیب ۔ شلغم موصوف ۔ پختہ صفت ۔ یہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ عبارت نقرہ موصوف خام صفت ۔ موصوف و صفت ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ میں بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور ا جار۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوال ما برق جہان است ۔ ترکیب ۔ بگفت فعل اور ضمیر اس میں جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اسکا فاعل ۔ احوال ما بترکیب اضافی مبتدا برق موصوف ۔ جہان بکسر جیم صفت ۔ موصوف و صفت ملکر خبر ہوئی ۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا ۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

Marfat.com

لیکن فارسی مین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہے لہذا حرف استدراک ہرزہ گرد
موصوف ی موصولہ یا توصیفی بے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم موصوف مع سب صفات مل کر موصوف ہوا یا موصول کہ بیانیہ
آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روزہا مفعول بہ ب جار
شب مجرور مل کر متعلق درجار بند مضاف شہوت مضاف الیہ مل کر مجرور
جار مجرور مل کر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے
ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف کند فعل ضمیر مستتر اُس کا فاعل شبہا
مفعول اول روز مفعول ثانی درجار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ
مل کر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول
آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل درجار میان مجرور
مل کر متعلق فعل و فاعل اور متعلق مل کر صلہ ہوا موصول و صلہ مل کر مفعول
بہ فعل بخورد کا - یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف ہوا - بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر
فاعل ہرچہ موصول درجار زبان مجرور مل کر متعلق فعل زاید کی ضمیر
جو موصول کیطرف پھرتی ہے اُس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول
مع صلہ مفعول ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد موصوف
کی یہ موصوف مع صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ اگرچہ
درعباست متعلق زندیق کے اور اس کی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ درقباست
کے ہے اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ ملکر

Marfat.com

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تند خو۔ ترکیب فتد فعل مضارع سرکش موصوف۔ تند خو ہر ترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت مل کر فاعل ہوے۔ ب جار گردن مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال سہ باد در سایۂ درختانش بگسترانید فرش بوقلموں ترکیب۔ گسترانید۔ فعل۔ باد اسکا فاعل۔ فرش موصوف بوقلموں صفت۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف۔ درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوم۔ موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا

سوم

بلتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس میں پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ ایں مرد کسے کہ دلشب دیدہ بودی۔ ترکیب۔ ایں مرد مبتدا کسے اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل یا فاعل اور او مفعول بہ محذوف اور دلشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال سہ کسے کہ تشنہ لب ناز نست میداند کہ موج آب حیات است

Marfat.com

مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور مل کر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ محذوف ۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معلول کی علت کا از جار برون مجرور مل کر متعلق ہوے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف ریا مضاف الیہ مل کر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے جملہ معلول کی اور دونون مل کر صلہ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا ۔ پردہ موصوف ہفت رنگ بترکیب تعدادی صفت مل کر مفعول بہ را علامت مفعول بہ بگذار فعل با فاعل یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی فعل داری کی ک علت درجار خانہ مجرور مل کر متعلق داری فعل با فاعل کے بوریا مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا۔ حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف تازہ صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال برجار گنبدے مجرور مل کر متعلق ہوے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ مجرور مل کر متعلق ہوے اسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقوں سے مل کر حال ذوالحال مع حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ گفتم فعل با فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم و خبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت مل کر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اُس کا فاعل درجار صف مضاف گل مضاف الیہ مل کر مجرور ملکر متعلق نیز حرف عطف یہ سب مل کر جملہ ہو کر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی اور وہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا۔ پس گفتم فعل با فاعل اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع گیاہ ہے فاعل

Marfat.com

چین پیشانی ÷ ترکیب مے داند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا۔ اور او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف ناز مضاف تو مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی۔ پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔ موصول کا موصولی ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف مبین کاف بیانیہ موج آب حیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی مبتدا مؤخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر بیان ہوا مبین این محذوف کا مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال **ع** ہر آنچہ کہ مے باید ت پیش گیر ÷ ترکیب ہر آنچہ اسم موصول کاف صلہ کا مے باید فعل ضمیر اس میں مستتر جو راجع بسوی موصول ہے اسکا فاعل ت مجرور حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ ہوا موصول کا اور صلہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل مرکب پیش گیر کا۔ پیش گیر فعل با فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم

چہارم۔ معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ **ع** طبیب و حکیم ست بیدائے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف علیہ واو حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال **ع** بگفتا کہ این است تاج و کلاہ۔ ترکیب این مبتدا تاج معطوف علیہ واو حرف عطف کلاہ معطوف دونوں ملکر خبر است۔ رابطہ مبتدا

Marfat.com

او مفعول بہ مع را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل در جملہ فعلیہ ہو کر
معلول زیرا کہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا مضاف
محذوف ہی یعنے اہل کرم اور دونوں مل کر فاعل اور صحبت مفعول اول فراموش
مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست علامت
جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و
حرف عطف بو معطوف۔ معطوف علیہ مع معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف۔ مل کر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ کار محذوف ہے مل کر ظرف متعلق خبر جملہ
آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف باغ
مضاف او مضاف الیہ۔ مل کر مضاف الیہ مل کر خبر ایم ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا
پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف بے ہنر معطوف علیہ و
حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید ہنرمند معطوف دونون مل کر خبر م
ربط جملہ اسمیہ ہو کر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف
مل کر خبر مقدم امیدم بترکیب اضافی مبتدا موخر است علامت ملکر جملہ
اسمیہ ہو کر جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم
مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ مل کر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف
قدیم صفت مل کر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن مبین ک بیانیہ ندارم فعل
با فاعل ربنا عتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف
ندارم فعل با فاعل سرمایہ مضاف لنا عتے مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ

Marfat.com

اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اس کا ضمیر مستتر ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید ز جور ؛ ترکیب آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں ملکر فاعل ہوئے فعل کے ز جار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف مل کر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچواں عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو کس موجود اند۔ ترکیب دو عدد کس معدود معدود اور عدد ملکر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ مادہ جوانیم۔ ترکیب۔ ما مبتدا۔ دو جوان عدد معدود مل کر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی۔

فاعل ہونے کی مثال۔ صد درہم نزد م فراہم آمد۔ ترکیب۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود مل کر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال۔ ہزار دینار فراہم آورد م۔ ترکیب۔ فراہم آورد م فعل مرکب با فاعل ہزار دینار۔ عدد معدود مل کر مفعول بہ ہوا۔ پس فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو پیمانہ شراب موجود ست۔ ترکیب دو پیمانہ عدد معدود مل کر ممیز شراب تمیز۔ ممیز و تمیز مل کر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی

پنجم

ششم

Marfat.com

فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور اور جار و مجرور متعلق پروردہ کے وہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونون خبرون سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ داند فعل آو فاعل چارہ مضاف کار مضاف بندہ مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ۔ مل کر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا جزا مقدم چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتے تمیز مل کر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان کا مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ مل کر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف پیر صفت مل کر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان مبین سے ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اے حرف ندا بار خدایا موصوف عالم آرا صفت مل کر منادی بہ بخشائے فعل با فاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مصاف خود مضاف الیہ مل کر مجرور مل کر متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ۔ مل کر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ندا اور سب مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بتابد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ در مشارٌ الیہ مل کر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ محذوف

Marfat.com

خبر ہونے کی مثال - این ست ده من شکر - ترکیب - این مبتدا ده من ترکیب تعدادی ممیز شکر تمیز ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی -

فاعل ہونے کی مثال - نزدم ده گز پارچه فراہم آمد - ترکیب - نزدم ترکیب اضافی مفعول فیه ده گز ترکیب تعدادی ممیز پارچه تمیز - ممیز تمیز مل کر فاعل فراہم آمد فعل کے -

مفعول ہونے کی مثال - پنج مثقال عنبر بیارد - ترکیب - بیارد - فعل با فاعل پنج مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز - ممیز اور تمیز مل کر مفعول به ہوئے -

فائدہ - کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہے جیسے کہیں کہ زید را عمداً کشتم - یہاں عمداً تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کی طرف ہے -

ہفتم **سوالتوال** مستثنیٰ منہ ہے کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہے -

مبتدا ہونے کی مثال - جیسے کہیں - ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند - ترکیب - مردمان قریہ - مرکب اضافی - مؤکد ہمہ تاکید مؤکد اور تاکید مل کر مستثنیٰ منہ جز کلمۂ استثناء زید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر مبتدا مجتمع خبر اند رابط

فاعل ہونے کی مثال ہیچکس در آں شہر ویراں بنظر نیامده مگر درندگان ترکیب نیامده فعل ہیچکس مستثنیٰ منہ مگر حرف استثناء درندگان مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر فاعل ہوئے در بجار آں اسم اشارہ شہر موصوف ویراں صفت موصوف اور صفت مل کر مشار الیہ ہوئے - اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے - جار مجرور مل کر متعلق ہوئے نیامده کے اور ایسے ہی بنظر جار مجرور مل کر متعلق ہوئے -

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاورد م الا امید - ترکیب - نیاورد م فعل با فاعل بضاعت مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ

Marfat.com

مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت بلکر مفعول آ
نیا بد فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہی فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا۔

اشعار بوستان

۱	خبرداری از استخوانِ قفس	کہ جانِ تو مرغست نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر راہ نگردد بہ سعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمی ست	دمے پیش دانا بہ از عالمے ست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کز و عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے	۵
۶	برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل بریں کار روانگہ نہیم	کہ یاراں برفتند و ما برر ہیم	۷
۸	پس از ما ہمیں گل دہد بوستان	نشینند با یک دگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دنیا مبند	کہ ننشست با کس کہ دل برنکند	۹
۱۰	چو در خاکدانِ لحد خفت مرد	قیامت بفشاند از روئے گرد	۱۰
۱۱	سر از جیبِ غفلت برآور کنوں	کہ فردا نماند بہ حسرت نگون	۱۱
۱۲	تو چون خواہی آمد بہ شیراز در	سر و تن بشوئی ز گردِ سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب	سفر کردہ خواہی بشہر غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سر چشمۂ دیدہ جوے	در آلا یشے داری از خود بشوے	۱۴

ترکیب شعر اوّل

خبرداری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور بلکر
معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف

Marfat.com

اور مستثنیٰ منہ مل کر مفعول بہ ہوئے۔

فائدہ - کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے - جیسے اس مثال میں گفتا بغربت عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بہ ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود - یہاں سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہے در اصل عبارت یوں ہے کہ قدم بہ ندارم ہیچگاہ مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود - ترکیب - گفتا فعل ضمیر اس میں مستتر ہے - اُس کا فاعل اور مرجع اُس کا یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا بائے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ و او حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف مل کر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل با فاعل دم مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ و او حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنگہ کہ سخن گفتہ شود آنگہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اس کا مفعول ما لم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول و صلہ مل کر مستثنیٰ ہوا۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر مفعول فیہ ہوا فعل بہ ندارم کا فعل سانحہ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے مل کر جملہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے مل کر مقولہ ہوا گفت کا گفت سانحہ فاعل اور مقولہ کے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

آٹھواں - مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہشتم

مبتدا ہونے کی مثال - رسم است کہ مالکان تحریر ؛ آزاد کنند بندۂ پیر

ترکیب - این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اسکی خبر است علامت

Marfat.com

کہ بیانیہ جان تو ترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف نامش ترکیب اضافی مبتدا نفس علامت جملہ اسمیہ لفظ است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف یہ دونوں جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا ایں مبیّن محذوف کا بیان و مبین مل کر مجرور جار و مجرور مل کر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبر داری کے پس فعل و فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبرداری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا۔

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار نفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف بگسست فعل لازم قید فاعل یہ سب جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ و معطوف مل کر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اُس کا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ ملکر مجرور ہو کر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی شرط کی شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معلول کہ علت کا عالم مبتدا دمے خبر است ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف دمے مبتدا بیش دانا ترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمے مجرور مل کر متعلق خبر مذکور است علامت جملہ اسمیہ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر علت ہوئی کلام سابق کی۔

Marfat.com

جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع این است جوانش ندہی۔ ترکیب اسکی یہ ہے جوانش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوانش ندہی جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا۔ مبین اور بیان مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا سانحہ خبر کے مل کو جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال۔ ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شدست۔ ترکیب تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اس کا اسم بیدل خبر یہ جملہ بیان ہوا مبین و بیان مل کر شدست کا اسم یعنی فاعل ہوا۔ بیجان اس کی خبر ہم حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اس کی یہ ہے کہ شنیدم ایں سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل ایں اشارہ سخن مشار الیہ مل کر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اس کا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ہو کر بیان ہوا۔ بیان اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل سانحہ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

نہم

نواں اشارہ کہ مشار الیہ کے سانحہ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ ایں کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ ایں اشارہ کتاب مشار الیہ ملکہ مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکہ جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش ایں است۔ ترکیب:۔ نامش مرکب اضافی مبتدا ایں اسم اشارہ اور نام مشار الیہ۔ یہاں سے محذوف اشارہ اور مشار الیہ مل کر خبر۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز ایں کتاب آمدہ است۔ ترکیب آمدہ است

Marfat.com

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اُس کا فاعل حکم مفعول بہ برجار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئی فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا درجار آندم اشارہ و مشار الیہ مل کر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مجرور مل کر متعلق ہوئی فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر میں ہے۔

نبود فعل ناقص این مبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جسکا مرجع ملائکہ ہیں۔ اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف دہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جس کا مرجع وہی ملائکہ ہین شش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان۔ مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا میسر خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہے مردم کیطرف وہ اس کا فاعل مل کر جملہ فعلیہ

Marfat.com

فعل ایں اشارہ ۔ کتاب مشارالیہ ۔ اشارہ او در مشارالیہ مل کر فاعل دیروز مفعول فیہ ۔

مفعول ہونے کی مثال ۔ ایں دزد را بزن ۔ ترکیب ۔ بزن فعل با فاعل ایں اسم اشارہ دزد مشارالیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول ۔

دسواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے ۔ دہم

مبتدا ہونے کی مثال ۔ بکر برادرِ خالد موجود است ۔ ترکیب ۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر

خبر ہونے کی مثال ۔ رئیس شہر سہراب پسرِ رستم است ۔ ترکیب ۔ رئیسِ شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسرِ رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر ۔

فاعل ہونے کی مثال ۔ زید برادرِ عمرو آمد ۔ ترکیب آمد فعل ۔ زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے ۔

مفعول ہونے کی مثال ۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت ۔ ترکیب کشت فعل ۔ رستم اس کا فاعل ۔ اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل مل کر مفعول بہ ہوئے ۔

اسی طرح مشبہ ۔ مشبہ بہ کے ساتھ اور مُفسَّر بفتح سین مُفسِّر کسر سین کے ساتھ اور مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے ۔ مشبہ اور مشبہ بہ کے مفعول واقع ہونے کی مثال ۔ ع ۔ دہد لطفہ را صورتے چوں پری ۔ اور مفسر مفسر کے مبتدا ہونے کی مثال ۔ آں شہر یعنی بریلی نزدیک است ۔ اور حال ذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال ۔ زید خنداں آمد ۔ اور مؤکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال ۔ زید مردہ است ۔ مُردہ ۔ ترکیب ظاہر ہے ۔ اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالیں بھی بن سکتی ہیں ۔ طالب علم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالیں بناوے ۔

Marfat.com

معطوف علیہ و حرف عطف درود فعل ہر کس اُس کا فاعل آنچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع ہر کس ہی فاعل ضمیر مفعول جس کا مرجع آنچہ ہے اور اعلامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول مع صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف مل کر صفت دونوں مل کر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل نماند کا مل کر جملہ فعلیہ ہو کر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشارہ کار دانگہ مشار الیہ مل کر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا برفتند فعل یاران فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ زر حرف عطف ما مبتدا بر جارہ مجرور مل کر متعلق ہوے لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہی ایم علامت جملۂ اسمیہ مل کر جملۂ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی۔

ترکیب شعر ہشتم

دہد فعل بوستان فاعل ہمین گل نم مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت با مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ او و عاطفہ محذوف نشینند فعل دوستان فاعل با جار یک دگر مجرور مل کر متعلق مل کر جملہ فعلیہ معطوف ہوا

ترکیب شعر نہم

مبند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ مل کر مجرور

Marfat.com

تنبیہ - جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے - مبتدا اور خبر اور فاعل و مفعول ہوتے ہیں اسی طرح جملہ کے اور اجزاء جو زائد اور متعلقات ہوتے ہیں بھی ہو سکتے ہیں - مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہو سکتا ہے جیسے وقت شب آمدہ ام - اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال او - بدل اور مستثنیٰ اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہو سکتا ہے - جیسے غلام زید ابوالحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ بنشست - اس میں ابوالحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہیں - اسی طرح اور مثالیں بنالو اور نیز ممکن ہے کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو - اور یہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزاء جملہ میں سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتوں میں جملہ بہت بڑھ جاویگا - پس طالب علم کو چاہئے کہ ایسی صورت میں گھبرا نہ جاوے بلکہ معنوں کو جملہ کے خوب طرح غور کر کے ہر ایک علامت کو دیکھ کر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا - اب یہاں پر ترکیب ایک صفحۂ گلستان اور ایک صفحۂ بوستان کی لکھ دی جاتی ہے یقین ہے کہ پڑھنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانے کے نہ رہیں گے -

گلستان

بادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کرد یکے از آنہا بفراست دانست و گفت

بادریں دنیا بجنبش از تو کمتریم بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت انشاء اللہ بہتر -

مثنوی - اگر کشور کشائے کامران ست ؛ دگر درویش حاجتمند نان ست ؛ ورآں حالت

کہ خواہند این و آن مُرد ؛ نخواہند از جہاں بیش از کفن بُرد ؛ چو رخت مملکت بر بست

خواہی ؛ گدائی بہتر است از بادشاہی ؛ ظاہر درویشاں جامۂ زندہ است و موئے سترہ

و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ - **قطعہ** - زآں کہ بر سر دعوی نشیند

ملکر متعلق ملکر جملیہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدنیا فاعل باجار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا برنکند فعل ضمیر مستتر اس کا فاعل دل مفعول بہ ازجار او مجرور یہ دونوں جو محذوف ہیں ملکر متعلق ہوئے فعل برنکند کے۔ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہو موصول مع صلہ مجرور او رجار مجرور متعلق ہوئے فعل نشست کے یہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر علت ہوئے معلول کے

ترکیب شعر دہم

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف الیہ ل کر مجرور متعلق خفت فعل مرد فاعل ل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گر مفعول بہ از جار روے مجرور ل کر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط و جزا ل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

برآور فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ل کر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور درزائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ل کر مفعول ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ل کر متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

Marfat.com

انہ خلقے ؛ دگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد ؛ کہ گرز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے ؛ نہ عارف است کہ از راہِ سنگ برخیزد ؛ طریق درویشاں ذکر ست و شکر و ایثار و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا موصوف ست بحقیقت درویش است اگرچہ در قباست اما ہر زہ گردے بے نمازے ہوا پرستے ہوس بازے کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت بخورد ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ در زبان زاید زندیق ست اگرچہ در عبا ست ۔

قطعہ ۔ اے درونت برہنہ از تقوے ؛ کنہ بروں جامۂ ریا داری ؛ پردۂ ہفت رنگ را بگذار ؛ تو کہ در خانہ بوریا داری ؛ **مثنوی** ۔ دیدم گل تازہ چند دستہ ؛ بر گنبدے از گیاہ بستہ ؛ گفتم چہ بود گیاہ ناچیز ؛ تا در صفِ گل نشیند او نیز ؛ بگریست گیاہ و گفت خاموش ؛ صحبت نکند کرم فراموش گر نیست جمال و رنگ و بویم ؛ آخر نہ گیاہ باغ اویم ؛ گر بے ہنرم و گر ہنرمند ؛ لطف است امیدم از خداوند ؛ من بندۂ حضرت کریمم ؛ پروردۂ نعمت قدیمم ؛ با آنکے بضاعتے ندارم ؛ سرمایۂ طاعتے ندارم ؛ او چارۂ کار بندہ داند ؛ چوں ہیچ وسیلتے نماند ؛ رسمے ست کہ مالکان تحریر ؛ آزاد کنند بندۂ پیر ؛ اے بار خدائے عالم آرائے ؛ بر بندہ پیر خود ببخشائے ؛ سعدی رہ کعبہ رضا گیر ؛ اے مرد خدا رہ خدا گیر ؛ بد بخت کسے کہ سر بتابد ؛ زیں در کہ در دگر نیابد ؛ ترکیب نظر کرد فعل مرکب با دشاہے فاعل ب جار دیدۂ استحقار بترکیب اضافی مجرور دونوں ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفہ درویشان بترکیب اضافی مجرور ملکر متعلق ہوئے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ۔ دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف یکے موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شونده یا کائن محذوف کے اور

Marfat.com

پس حرف عطف اے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عربی قریب مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہے۔ سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف خریب صفت ملکر مجرور ملکر متعلق سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا ہو حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا

ترکیب شعر چہاردہم

براں فعل با فاعل آزجار دو عدد سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوے مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ز حرف عطف ار حرف شرط داری فعل با فاعل آلا یشے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرطیہ بشوئی فعل با فاعل آزجار خود مجرور مل کر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ۔ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلباء کو ترکیب کہنے میں کافی ہوگی مگر استاذہ کو مناسب ہے کہ اثنائے تعلیم میں جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اُس کو طلبہ کو سمجھا دیا کریں تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو جاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان میں

س۔ کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہیں۔

ج۔ الفاظ مخفف کا نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی یہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف		لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنے باجہ کا نام ۱۲	ارغن		افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون۔ فلاطن

Marfat.com

وہ مع متعلق صفت ۔ موصوف اور صفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع
ہے یکے کی طرف اس کا فاعل ما مبتدا اور جار ایں اشارہ دنیا مشار الیہ ملکر مجرور
اور ایسے ہی ب جار جلیش مجرور اور از جار تو مجرور یہ سب جار مجرور ملکر
متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف
ب جار علیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوشتر کے جو معطوف ہے تو حرف
عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہ سب معطوف
اور معطوف الیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی ۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شاہ فعل اللہ فاعل مل کر جملہ فعلیہ
ہوکر شرط ہوئی و ر جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے اور بہتر
متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت جملہ
اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر
معطوف ہوا ۔ معطوف الیہ اور معطوف ملکر مقولہ ہوا گفت کا گفت فعل اپنے فاعل
اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط کشور کشائے
مبتدا کامران خبر است علامت سب جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا ۔
و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمندنان ترکیب اضافی خبر است
علامت جملہ اسمیہ ۔ مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف الیہ اور معطوف
ملکر شرط و ر جار آن اشارہ حالت مشار الیہ دونوں ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مرد فعل این و آن معطوف الیہ اور معطوف ملکر فاعل ۔ فعل و فاعل مل کر
بیان ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے
فعل نخواہند برد کے از جار جہاں مجرور مل کر متعلق ۔ ضمیر مستتر راجع

Marfat.com

لفظ اصلی	لفظ مخفف		لفظ اصلی	لفظ مخفف
افغان	فغان		اکنون ،،	کنون - نون
انبوه	انبُـه		زین راه که	زیراکه
اندوه	انده غم"		ستوه	سته عاجز"
آنگاه اسوقت"	آنگه		شادباش	شاباش خوش رہو"
استاد سکھانے والا"	استاد - ستاد		شاه	شه بادشاه"
اینک اب"	نک		شاهان شاه	شاهنشاه - شهنشاه
بود تھا"	بدوبو		شکوه	شکه رعب"
بیرون	برون		فراموش بھولنا"	فراش - فرش - فرموش
پنهان پوشیده"	نهان		کوه	کهه
چاه	چه کنواں"		گاه کبھی"	گهه
چون او مانند اسکے"	چنو		گروه جماعت"	گُروه
چون آن	چنان		گوهر موتی"	گهر
چون این	چنین		ماه چاند"	مه
چهل سال	چل سال		ناامید	نومید
خاموش چپ رہنا"	خموش - خمش - خامش		ناگاه	ناگهه یکایک"
خورشید	خور آفتاب"		ناگاهان یکایک"	ناگهان
دامان نقط مشہور ہے"	دامن		نهان پوشیده"	نهن
دهان	دهن		هرگز	هگز
راه	ره رستہ"		هشتاد اسی"	هشتا
زمین	زمی		هفتاد	هفتا
			هنوز	هنز - نوز

Marfat.com

این وآن کی طرف فاعل اور لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے لفظ بیش اپنے متعلق سے
ملکر صفت ہوئی ۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ چو حرف شرط خواہی بر لبست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی میستدا
بہتر خبر از ہزار بادشاہی مجرور مل کر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان
مضاف الیہ ملکر مبتدا بیامہ موصوف ژندہ صفت ملکر معطوف الیہ وحرف عطف
موئے موصوف سترده صفت ملکر معطوف ۔ معطوف الیہ اور معطوف ملکر خبر است
علامت جملہ اسمیہ پس مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف الیہ وحرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
وحرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونوں ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ۔ لفظ درویش یا صوفی جو
مبتدا ہے یہاں سے محذوف ہے آن موصول کہ صلہ بہ جار سہ مضاف
دعوے مضاف الیہ ملکر مجرور دونوں ملکر متعلق فعل نشیند فعل اور ضمیر
مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے اُس کا فاعل از جار خلقے مجرور ملکر متعلق نشیند
کے فعل وفاعل ومتعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ۔ موصول صلہ سے مل کر
معطوف علیہ وحرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا اور فاعل
اس کا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردماں خلق کی طرف راجع ہے پس فعل و
فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب بہار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر معطوف معطوف علیہ

Marfat.com

اور کچھ الفاظ عربی کے بھی فارسی میں مخفف مستعمل ہوتے ہیں اُنکا نقشہ یہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الے آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظہ
تعالےٰ	تعٰ	علیہ السلام	عم یا ؑ
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقصر
رضی اللہ عنہ	رضؓ	مطلوب	مطر
صلے اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ﷺ	مصنف	مص
صحیح	؍	۰	۰

فائدہ۔ اور یہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لیئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ

س فارسی میں کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی۔ اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہیں ج مخفف جیسے چناں چنین چون ناگہان دامن اصلی جیسے کوہ شکوہ ستوہ انبوہ گروہ ہنوز ہرگز اور اکنون کنون۔ خاموش خموش۔ فراموش۔ فرامش یہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہیں۔ س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہیں ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے۔ ؎ غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ۔ اور بعد باکے وجود ؎ گہے باچنین گوہرِ خانہ خیز یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے۔ ؎ شب چو عقدِ نماز بربندم ۔ چہ خورد بامداد فرزندم ۔ یعنی ازین خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ۔ اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر ہوتی ہے جیسے ؎ گر آید

Marfat.com

معہ معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ کاف بمعنی بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فزود غلط فعل جس میں لفظ فزود زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی با ضافت مقلوب اوری اس میں تنکیری یہ مرکب فاعل تہ بار کردہ مجرور متعلق۔ فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط کہ بمعنی ہرکہ موصول از بار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور مل کر متعلق بہ خیزد فعل ضمیر مستتر راجع بموصول اس کا فاعل جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر عارف خبر اور نہ اور است جو جدا جدا ہیں اصل میں نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا۔ پہلے جملہ سے طریق درویشان بترکیب اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ و حرف عطف تنکر اور ایسے ہی ایثار وخدمت وقناعت دلو توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہیں معطوف علیہ معہ ان سب معطوفوں کے ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا ہرکہ موصول بہ جار ایں اشارہ صفتہا مشار الیہ مل کر مجرور مل کر متعلق موصوف کے جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا۔ موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر است علامت اسمیہ بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس میں با حرف جار وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف در جار قبا مجرور مل کر متعلق موجود محذوف کے جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ بیان ہوا مبین کا مبین مع بیان مضاف الیہ اور مضاف مع مضاف الیہ مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونوں متعلق سے مل کر خبر اور سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل میں قائم مقام شرط کے ہوتا ہے

Marfat.com

بیاری گری شہریار ٭ یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہے مقدر ہی
کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اس کو مقدر مانتے
ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند ٭ روز میداں انکہ بگریزد
بخونِ لشکرے ۔ یہاں مصرعۂ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے اور
جب باء موحدہ آغازِ کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاویگا
جیسے ؎ بنامِ بزرگ ایزدِ داد بخش ٭ اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر
ہوتا ہے جیسے ؎ یاس و امید محبانِ تو مقصود انگیز ضمیمۂ فوائد عجیبہ
فائدہ الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہین اُنکے معنے کچھ نہین
لئے جاتے ۔ سر ۔ مر ۔ بر ۔ در ۔ گر ۔ گاہ ۔ ہم ۔ ہمی ۔ یکے ۔ یک ۔ از ۔ را ۔ فرا ۔ فرو ۔ است
درون ۔ اندرون ۔ اندر ۔ دگر ۔ ہمیدون ۔ ان ۔ ین ۔ باز ۔ خود ۔ بس ۔ بروں
س ہست ۔ نیست ۔ باد ۔ نگہت ۔ شگوفہ ۔ رستم ۔ نوشیروان ۔ بغداد ۔ گنجشک
دیباچہ ۔ غنچہ ۔ داور ۔ نظارہ ۔ تنور ۔ غم ۔ ہم ۔ زقوم ۔ حنا یہ لفظ اصل مین کیا تھے
ج ۔ ہست اصل مین ایست ۔ اور نیست ۔ نہ ایست ۔ باد ۔ بود ۔ نگہت ۔ نکہت
بکاف تازی شگوفہ شکوفہ بکاف تازی ۔ رستم ۔ رستم ۔ بفتح را ۔ نوشیروان
نوشین روان ۔ بغداد ۔ باغداد ۔ گنجشک ۔ گنجشک بکاف فارسی ۔ دیباچہ
دیباجہ ۔ غنچہ ۔ غنچہ بجیم تازی ۔ داور ۔ داوور ۔ نظارہ ۔ نظّارہ بتشدید ظاء
تنور ۔ تنّور ۔ بتشدید نون ۔ غم و ہم ۔ غمّ و ہمّ بتشدید میم ۔ زقوم ۔ زقّوم بتشدید قاف
حنا حنّا اصل مین ہی س ۔ گرسنہ سخن کہن ۔ پہن ۔ مشک ۔ گسستن ۔
برہنہ ۔ مدہوش ۔ خضر ۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج ۔ گرسنہ بسکون
را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونوں طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ
سخن بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونون

Marfat.com

لیکن فارسی میں اکثر بجائے لیکن کے آتا ہے لہذا حرف استدراک ہرزہ گرد موصوف
ی موصولہ یا توصیفی بے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم ۔ موصوف مع سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول کہ بیانیہ
آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روزہا مفعول بہ ب جا
شب مجرور مل کر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے ضمیر فاعل
آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اس کا فاعل شبہا
مفعول اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور
جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول آید فعل ضمیر
مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور ملکر متعلق
فعل و فاعل اور متعلق مل کر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مفعول بہ فعل بخورد
کا ۔ یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا ۔
بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول
در جار زبان مجرور مل کر متعلق فعل زاید کی ضمیر جو موصول کی طرف
پھرتی ہے اس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا ۔ موصول مع صلہ
مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر
معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوتی ہرزہ گرد
موصوف کی یہ موصوف مع صفت مبتلا زندیق غبراست علامت جملہ اسمیہ

اگرچہ در عباست متعلق زندیق کے اور اس کی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قبا ست
کے ہے اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ ملکر

Marfat.com

درست ہین مشک بضم میم وکسر میم دونون طرح صحیح ہی گستن بضم کاف وفتح سین برہنہ بفتح را وسکون را دونون طرح مدہوش بوا و معروف خضر بفتح اول وکسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ بکسرۂ اول وسکون ثانی بھی مستعمل ہے س - بوالہوس اور استغنا - ضعفا - صحرا وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہی ج - اول بدون واو اور الف کے یعنے بلہوس اور استغنا اور اسکے امثال بدون ہمزہ لکھے جاتے ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقرا شہرا اور صحرا فراخ - اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیاء مغربی - صفائی شہرس کیا تابع مہمل فارسی مین مستعمل ہے - ج ہان جیسے شب تب ماں تاں - **قاعدہ** جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اسپر ب یا ن یا م نہی لاوین تو الف خواہ ی سے بدل جاوے گا جیسے بیفگن یا حذف ہو جاوے گا جیسے بفگن س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہی اُسکے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اس کی دو حرکتین ہون گی - کسرہ یا ضمہ - اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسماء پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بخدا اور ترکیب عربی مین مکسور جیسے بجنبہ اور حروف پر ب نہیں آتی ہے س اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اس کے موافق حرف علت اس مین پیدا ہو جاوے یعنے فتحہ سے الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو - اور امالہ اُس کو کہتے ہین کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکا دیں کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے رکاب کو رکیب کہیں -

Marfat.com

مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور ملکر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ محذوف
مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول ک علت کا از جار برون
مجرور مل کر متعلق ہوئے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف ریا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے جملہ
معلول کی اور دونوں ملکر صلہ ۔ اور موصول مع صلہ منادی ہوا ۔ پردہ موصوف
ہفت رنگ بترکیب تعدادی صفت ملکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ بگذار
فعل با فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی ک علت در جار خانہ مجرور ملکر متعلق داری فعل با فاعل کے
بور یا مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا ۔ حرف
ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملیہ ندائیہ ہوا ۔ دیدم فعل با فاعل گل
موصوف تازہ صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر
ذوالحال بر جار گنبد بے مجرور ملکر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ مجرور
ملکر متعلق ہوئے اسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقوں سے ملکر
حال ذوالحال مع حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا ۔ گفتم فعل با
فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم و خبر کو گیاہ موصوف نا چیز صفت مل کر
اسم ہوا جیہ مبین تا بمعنے کاف بیان شیشند فعل او ضمیر اوس کا فاعل
در جار صف مضاف گل مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق نیز حرف عطف
یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوگو بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی اور وہ
اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا ۔ پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا بگر لیست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ۔ ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہے فاعل

Marfat.com

قاعدہ - اگر دو کلمون مین اول کا آخر حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک ہی ہو یا قریب المخرج تو اُن کو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہے جیسے سپید دیو اور زد تراد کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپّر۔

س - ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھہ فرق نہین ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کیواسطے موصوف کے آخر مین می مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ مین اب بھی مستعمل ہے جیسے تنے چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاوین گے تو ان کے آخر مین کسرہ نہ رہے گا۔ جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر وہ مقدم ہوتے اس پچھلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلی کو مقلوب

صفت

س صفت کتنی طرح کی ہے ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو۔ جیسے مرد نیک۔ اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس

کاف

س ت جو عربی کے مصدروں کے آخر مین ہوتی ہے فارسی کس طرح لکھی جاتی ہے ج فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہا مختفی کی صورت پر لکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اُسمین لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بن جاتی ہو تو اس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوٰۃ کہ اس کی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاوے گی اس واسطے اس کو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اردو مین وہ مصدر مذکور ہوگا۔ جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین یہ ۃ ہا مختفی پڑھی جاے گی

Marfat.com

او مفعول بہ مع را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر
معلول زیرا کہ حرف علت محذوف فکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا مضاف
محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونوں ملکر فاعل اور صحبت مفعول اول فراموش
مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست علامت جملہ
اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف عطف
بو معطوف ۔ معطوف علیہ مع معطوفوں کے مبتدا حاصل خبر محذوف م مجرور
را جار محذوف ۔ ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر جملہ
آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف باغ مضاف
او مضاف الیہ ، ملکر خبر ایم ربط کا مبتدا و خبر مع متعلق
ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا ۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر مقولہ ہوا
گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا پہلے
جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف بے ہنر معطوف علیہ و حرف عطف
گر حرف عطف بمعنے تردید ہنرمند معطوف دونوں ملکر خبر م ربط
جملہ اسمیہ ہو کر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف الیہ ملکر
خبر مقدم امیدم ترکیب اضافی مبتدا موخر است علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہو کر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ من مبتدا بندۂ مضاف حضرت مضاف
کریم مضاف الیہ ملکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن مبین ک بیانیہ ندارم فعل
با فاعل بضاعتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف
ندارم فعل با فاعل سرمایہ مضاف بضاعتے مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ

Marfat.com

اور نقطے اُس پر نہ دئے جائین گے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائیگا تب بھی گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ

قاعدہ - جب دو کلموں مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اُن مین پہلا کلمہ حرف ہوگا تو اسکو متصل لکھیں گے جیسے علحدہ اور انشاءاللہ - ورنہ جدا لکھے جاوین گے جیسے حق سبحانہٗ -

علیحدہ ۱۲ ان شاء ۱۲

قاعدہ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدروں کے آخر مین ی ہو اُن کو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین - جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین -

قاعدہ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہے جب ان کو مضاف یا موصوف کرین تو اُن کے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے - جیسے پائے من اور فقرا ردہر

قاعدہ - ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل نہو اسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید - چہ مے خوری

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے **ج** یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدروں کے نہین آسکتی اور متصرف کی گردان ہوسکتی ہے **س** استفہام کی کتنی قسمین ہین **ج** تین قسمین اوّل استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی - دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے **ع** چرانستانی از ہریک جوے سیم - یعنی بستان - سوئم - انکاری - جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو - جیسے **ع** چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم شود ؛

Marfat.com

فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار مجرور متعلق پر وردہ کے وہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی ملبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ داند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ۔ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز و سیلتے تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
مؤخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رستم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان کا
مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف پیر صفت
ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان مبین سے
ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ے
حرف ندا بار خدائے موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی بخشائے فعل با
فاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ے
حرف ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف کعبہ مضاف
رضا مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ۔ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے مل کر جملہ
انشائیہ ہوکر جواب ندا اور حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا ے
حرف ندا مرد مضاف خدا مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل با فاعل رہ مضاف
خدا مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور
سبب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بستاید فعل ضمیر
مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ در مشار الیہ
ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق مل کر جملہ
فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا مؤخر است علامت جملہ اسمیہ محذوف

Marfat.com

قاعدہ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ بول دیتے ہین۔ جیسے بادشاہے بسرے داشت یعنی مے داشت

قاعدہ۔ نون اور بائے موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو اُن دونون کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سنب اور دنبل کو سمب اور دمبل کہنا جائز ہی

قاعدہ۔ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایک دوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسی طرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونون طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن۔ اسی طرح افعال مین لازم اور متعدی دونون ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا

س۔ کس صورت مین صیغہ مفرد بجاے جمع بولنا درست ہی **ج** غیر ذی روح مین جمع کیلئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہی جیسے صد سال از من بحشر رفت واز جایم نبرد **س** لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہین انمین کیا فرق ہی **ج** فرق یہ ہی کہ لفظ بے اسم پر آتا ہی اور نا صفت پر جیسے بیوقوف او نامرد یا اس طرح کہو کہ ناجس اسم پر آتا ہی وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہی۔ اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملاے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد اور نا امید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین۔

قاعدہ۔ فارسی مین اُن لفظون کو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہی اور کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسے خاص و عام و غم و ہم

قاعدہ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرّخ اور خرّم مین شاذ ہی ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے **ع** نبرّد قزم راتیغ تیز بدا اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین۔

قاعدہ۔ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اسکی جگہ توان بدون دال کے

Marfat.com

مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دلر صفت ملکر مفعول بہ نیابہ فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا۔

اشعار بوستان

۱ خبرداری از استخوان قفس	کہ جان تو مرغست نامش نفس ۱
۲ چو مرغ از قفس رفت بگسست قید	دگر راہ نگرود بہ سعی تو صید ۲
۳ نگہدار فرصت کہ عالم دمی ست	دمی پیش دانا بہ از عالمے ست ۳
۴ سکندر کہ بر عالمے حکم داشت	در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت ۴
۵ میسر نبودش کزو عالمے	ستاند و مہلت دہندش دمے ۵
۶ بر فتند و ہر کس درود آنچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت ۶
۷ چرا دل بریں کار دانگہ نہیم	کہ یاران بر فتند و ما بر رہیم ۷
۸ پس از ما ہمیں گل دہد بوستان	نشینند بایک دگر دوستان ۸
۹ دل اندر دلارام دنیا مبند	کہ نشنیدہ ام کس کہ دل بر نکند ۹
۱۰ چو در خاکدانِ لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روے گرد ۱۰
۱۱ سر از جیب غفلت برآور کنوں	کہ فردا نماند بہ عسرت نگون ۱۱
۱۲ تو چوں خواہی آمد بشیر از در	سر و تن بشوئی نہ گرد سفر ۱۲
۱۳ پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کردہ خواہی بسے شہر غریب ۱۳
۱۴ بران از دو سرچشمۂ دیدہ جوے	در آلا یشے داری از خود بشوئے ۱۴

ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل از جہار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جہار محذوف ایں ہمیں محذوف

Marfat.com

بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر وبیچارہ شمرد + اور متقدمین نے تان بجذف واو بھی استعمال کیا ہے۔

قاعدہ۔ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون کا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن + اور ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات انہا اقسام جمع دین ساتثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اردو حصہ چہارم مولفۂ استاذی جناب مولوی **محمد احسن** صاحب سے نقل کرتا ہون

اب چونکہ مصدر اور اسمائے مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اِس جگہ اسقدر بیان مصدرون اور اسماء مشتقہ کا کیا جاتا ہی جو فارسی دانون کو مفید ہو اور اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جاہد سمجھہ مین آنے کے لائق جانا اُس طرح پر لکھا۔ پس جاننا چاہئیے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین۔ اوّل ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنی چار حرفی۔ اور ثلاثی کی دو قسمین ہین ایک مجرد یعنی خالص جس کی ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اس کے ماضی مین ع د ل حرف اصلی ہین۔ واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل۔ اول اور دوم اور سوم کی جگہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہی کہ جب اُن کے حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد۔ اور دوسرے مزید یعنی زیادہ کی ہوئی جس کے ماضی مین تین حرف

Marfat.com

کہ بیانیہ جان تو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نامش بترکیب اضافی مبتدا نفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظ است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونوں جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبرداری کے پس فعل و فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا ۔ بشرطیکہ خبردار ی بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا ۔

ترکیب شعر دوم ؎

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اسکا فاعل از جار نفس مجرور متعلق ہوتے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف بگشت فعل لازم قید فاعل یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اس کا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوتے فعل ناقص کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔

ترکیب شعر سوم ؎

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا دوم خبر است ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف دوم مبتدا پیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالم مجرور ملکر خبر مذکور است علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف مل کر علت ہوئی کلام سابق کی ۔

Marfat.com

سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اسکے ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے۔ اسی طرح رباعی کی دو قسم ہے مجرد اور مزید مجرد کے ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین۔ جیسے ترجمہ کہ اس کے ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کے ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اُس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵ وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہ حصر کلی نہین۔ اور مین اس جگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔

جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو تین کی زیادتی بھی ہوجاتی ہے مگر چونکہ ان کی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لئے وہ مصدر ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور انمین تین حرف اصلی ہوتے ہین باقی زائد حروف اصلی کو مادّہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر کہ اُن مین زیادتی نہین ان کے چھ وزن ہین تین تو فعل بسکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑھادین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاوے گا جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے۔ جیسے حرکت۔ اور ایک بفتحہ فا و کسر عین جیسے سرقہ یہ ت جو مصدر کے

Marfat.com

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اس کا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا در جار آنذم اشارہ و مشارالیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا۔ موصول و صلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل بنود فعل ناقص کے جو اگلے شعر میں ہے۔

بنود فعل ناقص ایں مبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جسکا مرجع ملائکہ ہیں۔ اس کا فاعل عالمے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف دہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جس کا مرجع وہی ملائکہ ہیں۔ ش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زماں مفعول فیہ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان۔ مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص بنود کا میسر خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار[1] محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہے مردم کی طرف وہ اس کا فاعل مل کر جملہ فعلیہ

آخر مین زائد ہوتی ہی عربی مین یہ شکل (ہ) کے لکھی جاتی ہی یا انھین وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین و حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوے اور ذکری اور بشرے یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا۔ اس صورت مین عین مفتوح رہیگا اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پچھلے مصدر دعا مین بعد الف کے واؤ ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا اور یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدل جاتی ہین اور فارسی والے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکھتے۔ مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعاہا بر اجابت منتِ بسیار باد۔ بدون ہمزہ کے۔ اور یا عین کے بعد واؤ معروف زیادہ کرتے ہیں اس صورت مین ف کو ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول۔ اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہی جیسے قبول۔ اور کبھی ف ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہین یعنی مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف زیادہ ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین وضمہ و کسرہ فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف بعد بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے سعادت اور حکایت اور نجابت اور یا واو معروف بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا۔ جیسے صعوبت اور یا میم مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو مفعلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے۔ جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہی جیسے ملکت اور اکثر ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لا سکتے ہین جیسے

Marfat.com

معطوف علیہ و حرف عطف درود فعل ہر کس اس کا فاعل آنچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع ہر کس ہے فاعل ضمیر مفعول جس کا مرجع آنچہ ہے۔ اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول مع صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف و حرف عطف محذوف بماند فعل ایں ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف ملکر صفت دونوں مل کر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل بماند کا مل کر جملہ فعلیہ ہو کر دوسرا معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ششم ؎

چما حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار ایں اسم اشارہ کار و انگہ مشار الیہ ملکر مجرور جار ملکر متعلق تہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا بر فگند فعل یاران فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف ما مبتدا بر جار رہ مجرور ملکر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہے۔ الیم علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی

ترکیب شعر ہفتم ؎

دہد فعل بوستان فاعل ہمیں کل مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت ما مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشیند فعل دوستان فاعل با جار یک دگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف ہوا۔

ترکیب شعر ہشتم ؎

بلند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر مجرور

Marfat.com

حمد کو محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ - اور کبھی تین حرف زیادہ ہوتے ہیں۔ الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر میں۔ اس صورت میں لام کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا۔ جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتح فا اور کبھی الف کی جگہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہیں وزنوں پر آتے ہیں اب ثلاثی مجرد کے اسماء مشتقہ کو سُننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہی یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اس کے حروف اصلی کو لے کر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو۔ اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بنجاویگا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اول اُس کے اصلی حرف ق د ر رہوئے ان پر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا۔ یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ اسی طرح اور وزن کو قیاس کرنا چاہیئے۔ اور یہاں تین باتوں کا یاد رکھنا نہایت ضروری ہی۔

اسم فاعل

اوّل۔ یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا جائیگا۔ جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل میں ایک بولا جائے گا۔ جیسے خصوص سے خاص

اسم مفعول

تیسرے یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو یا ہمزہ ہوگا۔ تو وہ فارسی کے اسم فاعل میں ی پڑھا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی اور قرارت سے قاری اور اگر صیغۂ واحد مؤنث بناویں تو آخر میں گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ فارسی مین ہاے مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحدہ مؤنث ہوگا اور اسم مفعول ان مصدروں کا اس طرح بنتا ہے کہ حرف اصلی لے کر میم مفتوح اول میں اور واو معروف

Marfat.com

ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدنیا فاعل باجار کس موصول بحذف یاکہ صلہ کا بر نکند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل دل مفعول بہ از جار او مجرور یہ دونوں جو محذوف ہیں ملکر متعلق ہوئے فعل بر نکند کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مجرور او وجار مجرور متعلق ہوئے فعل نشست کے یہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئے معلول کے

ترکیب شعر دہم

چو حرف شرط در جار غاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور متعلق نعفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روئے مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

بر آورد فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار عبیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگوں خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چوں حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زاید ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

Marfat.com

بعد عین کے زیادہ کریں تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاوے گا۔ جیسے رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اُس کا مادہ جو رحم ہے اُسپر ترکیب مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا۔ یہاں دو قاعدوں کا یاد رکھنا چاہیئے **اوّل** یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اس کا اسم مفعول بحذف عین بروزن مفعول آویگا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آوے گا جیسے بیع سے مبیع **دوسرے** یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واؤ بروزن مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسی طرح اگر لام کلمہ میں ی ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا۔ جیسے رعایت سے مرعی۔ اور اگر اُس کے آخر میں ہ ملائی جاوے تو واو اور ی مشدد پڑھی جاوین گی۔ جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغۂ مؤنث اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے۔

اسم آلہ اس طرح بنتا ہی کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول میں لگاکر عین کو فتحہ دیتے ہیں۔ تو مفعل ہوتا ہی جیسے منبر اور کبھی ہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں۔ تو مفعلہ ہوتا ہے۔ جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد میں عین کے الف زیادہ کرتے ہین تو مفعال ہوتا ہے۔ جیسے قرض سے مقراض۔ اور فتح سے مفتاح

اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول میں میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتح دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہیں۔ مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسم ظرف میں

Marfat.com

پس حرف عطف اسے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عربی قریب مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہے سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل با فاعل از جار دو عدد سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئے مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ار حرف شرط داری فعل با فاعل آلا کیشے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرطیہ بشوئی فعل با فاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ - اتنی ترکیب انشاء اللہ طلباء کو ترکیب کہنے میں کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہے کہ اثنائے تعلیم میں جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اس کو طلباء کو سمجھا دیا کریں تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو جائے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو

باب سوم مخففات و مفردات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان میں

س - کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہیں۔

ج - الفاظ مخفف کا نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی یہ ہے

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون سازیعنی باجہ کا نام ۱۲	ارغن	افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون - فلاطن

Marfat.com

الف پڑھا جاوے گا جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی۔

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی میں نہیں اسم فاعل اور مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہیں کہ مادہ کے اول میں الف مفتوح لگاتے ہیں اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مؤنث بنانا چاہین تو ف اور عین کو ضمہ سے ملاویں اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کریں جیسے حسن سے حسنٰے اور اگر مصدر میں لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل میں الف مقصورہ لکھا پڑھا جاویگا جیسے علو سے اعلٰے اور شکایت سے اشکٰے اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنی والے الفاظ سے نہیں بنتا ہے یعنے ان سے اگر وزن مذکور بنتا ہے۔ تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے۔ نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سُرخ اور اعرج بمعنی لنگ ہے زیادہ سُرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ۔ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اُس کے بنانے کا کوئی طریقہ کلیہ نہیں سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اُن میں معنی، وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہ کہلاتے ہین۔ مگر یہان چند اوزان اُس کے لکھ دیئے جاتے ہین جو فارسی میں اکثر آتے ہیں وزن اُس کے یہ ہین **فَعَل** بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور **فِعَل** بفتحہ فا وفتحہ وکسرہ عین جیسے حَسَن اور خِشن اور **افعل** مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب میں بہت مستعمل ہے جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ۔ اور **فیعل** بفتحہ فا وکسر عین جیسے رمیت

Marfat.com

لفظ اصلی	لفظ مخفف		لفظ اصلی	لفظ مخفف
افغان	فغان		اکنوں بمعنے	کنوں - نوں
انبوہ	انبہ		زین راہ کہ	زیراکہ
اندوہ	اندہ غم ۱۲		ستوہ	ستہ عاجز ۱۲
آنگاہ بمعنے وقت ۱۲	انگہ		شادباش	شاباش خوش رہو ۱۲
ایستادہ بمعنے ہوا ۱۲	استاد - ستاد		شاہ	شہ بادشاہ ۱۲
اینک ب ۱۲	نک		شاہان شاہ	شاہنشاہ - شہنشاہ
بودنما ۱۲	بدو بو		شکوہ	شکہ دبدبہ ۱۲
بیرون	بروں		فراموش بھولنا ۱۲	فرامش - فرمش فرموش
پنہاں پوشیدہ ۵	نہاں		کوہ	کہ کُہ
چاہ	چہ کنواں ۱۲		گاہ کبھی ۱۲	گہ
چوں او مانند اسے ۱۲	چنو		گروہ جماعت ۱۲	گرہ
چوں آں	چناں		کوہر موتی ۱۲	گہر
چوں ایں	چنیں		ماہ چاند ۱۲	مہ
چہل سال	چل سال		نا امید	نوا مید
خاموش چپ رہنا ۱۲	خموش خمش - خامش		ناگاہ	ناگہہ یکایک ۱۲
خورشید	خور آفتاب ۱۲		ناگاہاں یکایک ۱۲	ناگہاں
داماں بمعنے مشہور ہے ۱۲	دامن		نہاں پوشیدہ ۵	نہن
دہان	دہن		ہرگز	ہگز
راہ	رہ رستہ ۱۲		ہشتاد ہشی ۱۲	ہشتا
زمین	زمی		ہفتاد - ہنود	ہفتا - ہنز - نود

Marfat.com

اور سیّد۔ اس میں عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے اور **فُعَال** بفتحہ وضمہ فا جیسے جبان اور شجاع اور **فعیل** جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہے ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حسن سے اور **فعول** بفتحہ فا جیسے صبور اور **فعلان** بفتحہ فا وضمہ فا وسکون عین جیسے عطشان اور عریان اور **فعّال** بفتحہ فا وتشدید عین یہہ وزن مبالغہ کے لیئے آتا ہے جیسے کذاب یعنی بہت دروغگو حد سے زیادہ۔ اور کبھی اس میں ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علّامہ حد سے زیادہ جاننے والا۔ اور نیز نام پیشہ والوں کے اکثر اسی وزن پر ہوتے ہیں صرّاف بزاز۔ بقّال۔ نجّار وغیرہ۔

مصادر ثلاثی مزید

اب ثلاثی مزید کے مصدرون کو سُننا چاہیئے کہ جو مصدر کہ فارسی میں بہت مستعمل ہیں وہ آٹھ ہین **اوّل** افعال بکسر الف وسکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اُس کے حروف اصلی کے اندر الف بکسور لگانا چاہیئے۔ اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہوجائیگا مثلاً کرامت سے اگر افعال بناوین تو اُس کے حروف اصلی جو کرم ہیں۔ اُن پر قاعدۂ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا۔ لیکن یہان تین قاعدون کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد میں ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اُس مصدر میں ی ہوجاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا۔ دوّم اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اُس مصدر مین حذف ہوجائیگا اور اُس کے عوض آخر میں ت زیادہ کی جاوے گی۔ جیسے عون سے اعانت بجائے اعوان کے اور قیام سے اقامت بجائے اقیام کے۔ سوّم اگر لام کلمہ میں واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر میں ہمزہ سے بدل جاویگی۔ کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی

Marfat.com

اور کچھ الفاظ عربی کے بھی فارسی میں مخفف مستعمل ہوتے ہیں اُن کا نقشہ یہ ہے۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف		لفظ اصلی	لفظ مخفف
الی آخرہ	الخ یا آہ		ظاہر	ظ
تعالیٰ	تعم		سلیۃ السلام	علم یا ع
رحمۃ اللہ	رح یا رہ		مقصود	مقصد
رضی اللہ عنہ	رض		مطلوب	مطب
صلی اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ص		مصنف	مص
صحیح	ص			

فائدہ ۔ اور یہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کیلئے کلمہ کا شروع کا حرف لکھدیتے ہیں مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی میں کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہیں اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہیں **ج** مخفف جیسے چناں چنیں ۔ چون ۔ ناگہان دامن اصلی جیسے کوہ ۔ شکوہ ۔ ستوہ ۔ انبوہ ۔ گروہ ۔ ہنوز ہرگز اور اکنوں ۔ کنوں ۔ خاموش ۔ خموش ۔ فراموش ۔ فرامش ۔ یہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہیں **س** کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہیں **ج** قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے ؎ غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ٭ اور بعد با کے وجود ؎ گہے باچنیں گوہر خانہ خیز ٭ یعنی باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے ؎ شب چو عقد نماز بر بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم ٭ یعنی ازیں خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ ۔ اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر ہوتی ہے جیسے ؎ گر آید

Marfat.com

اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اس کو لکھتے ہیں جیسے عفو سے اعفا **فائدہ**۔ ثلاثی مجرد کو اس مصدر میں لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہیں مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اُس کو افعال میں لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر۔ استفعال بکسر الف و تا و سکون سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام۔ اس مصدر میں دو الف اور سین اور ت زیادہ ہیں مصدر اول کے تینوں قاعدے اس مصدر میں بھی جاری رہینگے اوّل کی مثال وزن سے استیزان۔ دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا اس مصدر کے معنے میں اکثر سوال کے معنے پائے جاتے ہیں جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ **تنبیہ** اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ میں خوب صاف پڑھنا چاہیئے۔ ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر۔ انفعال ہے بکسر الف و فا و سکون نون۔ اس مصدر میں دو الف اور نون زیادہ ہیں اور ف کے کسرہ کو اس مصدر میں مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر میں بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے۔

چوتھا مصدر۔ افتعال ہے کہ مجرد کے اوّل میں ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار۔ اس مصدر کے تلفظ میں ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہیں یا موقوف پڑھتے

Marfat.com

بیاری گہی شہریار ۔ یہاں لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہے مقدر ہے کبھی ایک مصرعہ میں ایک لفظ لاتے ہیں اور دوسرے میں اس کو مقدر مانتے ہیں ؎

ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند روز میداں دانکہ یکہ بند بخون لشکرے

یہاں مصرعہ ثانی کے آخر میں بازی میکند مقدر ہے اور جب بار موجودہ آغاز کتاب میں آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاوے گا۔ جیسے ؎

بنام بزرگ ایزد داد بخش ۔ اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے۔ جیسے ؎

یاس و امید محبان تو مقصود انگیز۔ **ضمیمہ فوائد عجیبہ ۔ فائدہ** ۔ الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہیں اُن کے معنی کچھ نہیں لئے جاتے :۔

سر بمر ۔ بہ ۔ ور ۔ مگر ۔ گاہ ۔ ہم ہمی ۔ یکے ۔ یک ۔ از ۔ را ۔ فرو ۔ فرا ست ۔ درون ۔ اندرون ۔ اندر دگر ۔ ہمیدون ۔ ان ۔ ین ۔ باز ۔ خود ۔ بس ۔ بروں ۔ **س** ۔ ہست ۔ نیست ۔ باد ۔ نگہت شنگرف ۔ رستم ۔ نوشیروان ۔ بغداد ۔ کنجشک ۔ دیباچہ ۔ غنچہ ۔ داور ۔ نظارہ تنور ۔ غم ہم ۔ زقوم ۔ حنا یہ لفظ اصل میں کیا تھے ۔ **ح** ۔ ہست اصل میں الیست ۔ اور نیست نہ الیست ۔ باد بلوہ ۔ نگہت نکہت بکاف تازی شنگرف ۔ بکاف تازی ۔ رستم رستم بفتح را ۔ نوشیروان نوشیں روان ۔ بغداد باغداد ۔ کنجشک گنجشک ۔ بکاف فارسی ۔ دیباچہ دیباجہ ۔ غنچہ غنجہ ۔ بجیم تازی داور داور ۔ نظارہ نظّارہ ۔ تنشدید ظاء ۔ تنور تنّور تنشدید نون ۔ غم و ہم غم و ہمّ تنشدید میم ۔ زقوم ۔ زقّوم تنشدید قاف ۔ حنا ۔ حنّا ۔ اصل ہیں ہے ۔ **س** ۔ گرسنہ ۔ سخن ۔ کہن ۔ پہن ۔ مشک ۔ گسستن ۔ ہنہ ۔ ہوش ۔ خضر ۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ۔ **ح** ۔ گرسنہ بسکون را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونوں طرح صحیح ہے اور ا یسے ہی لفظ سخن بفتح خا و ضم خا ۔ اور علیٰ ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا رہوز اور بفتح دونوں

Marfat.com

ہیں اور سوا اس کے تین قاعدوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ ف کلمہ کی جگہ مجرد میں اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر میں ت سے بدل ہو کر ت زائد میں ادغام کر کے پڑھی جاوے گی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان۔ دوسرے یہ کہ اگر مجرد میں ف کلمہ کی جگہ ص یا ض ہوگا۔ تو اس صورت میں ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کر کے اول دال میں ادغام کریں گے جیسے دعوے سے ادّعا۔ اور تیسرے یہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر میں بھی جاری رہے گا۔ جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا۔ **فائدہ**۔ یہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار۔ قدرت حاصل کرنا۔ اور اصطبار صبر حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر۔ تفعل ہی بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہی۔ اس مصدر کے تلفظ میں عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے۔ یعنے جبکہ بجائے لام کلمہ کے مجرد میں واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاویگا۔ اور واو بھی ی سے بدل جاوے گی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی۔ اور کبھی فارسی والے اسی ی کو الف پڑھتے ہیں جیسے تمنی کو تمنّا کہتے ہین۔ اور یہ مصدر تکلف[1] کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنے تکلف مرض ظاہر کرنا۔ اور کبھی تھوڑے تھوڑے کیواسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے اس میں اور پانچویں مصدر میں صرف اتنا

[1] کسی غرض یا دعوا اور مجرد سے جیسے کہ مثال سے ظاہر ہے ۱۲

Marfat.com

درست ہیں۔ مشک بضم میم وکسر میم دونوں طرح صحیح ہے۔ گستن بضم کاف وفتح سین برہنہ بفتح را وسکون را دونوں طرح مدہوش بود اور معروف خضر بفتح اول وکسر ثانی صحیح ہے۔ اگرچہ یہ لفظ بکسرۂ اول وسکون ثانی بھی مستعمل ہے۔ **س** بوالہوس اور استغنا۔ ضعفا۔ صحرا وغیرہ الفاظ عربی کی رسم الخط کیا ہے۔ **ج**۔ اول بدون واؤ اور الف کے یعنی بلہوس اور استغنا اور اس کے امثال بدون ہمزہ کے لکھے جاتے ہیں لیکن حالت اضافت اور وصفیت میں یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقرائے شہر اور صحرائے فراخ۔ اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہیں جیسے ضیائے مغربی۔ صفائی شہر۔ **س** کیا تابع مہمل فارسی میں مستعمل ہے۔ **ج** ہاں جیسے شب تب۔ مال تال۔ **قاعدہ** جس فعل کے اول میں الف ہو اگر اس پر ب یان یا م نہی لاویں تو الف خواہ مخواہ ی سے بدل جاوے گا۔ جیسے بیفگن یا حذف ہو جاوے گا جیسے بفگن۔ **س**۔ کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے۔ **ج**۔ اگر ب افعال پر آوے گی تو اس کی دو حرکتیں ہوں گی۔ کسرہ یا ضمہ۔ اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا۔ ورنہ ضمہ اور اگر ب اسماء پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی میں ہمیشہ مفتوح ہوگی۔ جیسے بخدا اور ترکیب عربی مکسور جیسے بجنسہ اور حروف پر ب نہیں آتی ہے۔ **س** اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے۔ **ج**۔ اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اس کے موافق حرف علت اس میں پیدا ہو جاوے یعنی فتح سے الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو۔ اور امالہ اس کو کہتے ہیں۔ کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکاویں کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے۔ جیسے رکاب کو رکیب کہیں

قاعدہ۔ اگر دو کلموں میں اول کا آخر حرف اور دوسرے کا شروع حرف

Marfat.com

فرق ہی کہ وہاں بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا۔ اور یہاں الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہاں خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا نہ ہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہیں جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہیں اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل بتکلف جاہل بن جانا۔

ساتواں مصدر۔ مفاعلت بضم میم وفتحہ حروف اصلی اور حروف زائد اسمین میم اور الف اور ت ہیں اس مصدر سے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ میں قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہیں جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہا، مختفی لکھتے ہیں جیسے مقابلہ اور معاملہ۔ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اُردو میں مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس میں لمبی ت لکھتے ہیں ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے مقاتلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر میں ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد میں لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر میں الف پڑھا جاویگا۔ جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس میں لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا

آٹھوان مصدر۔ تفعیل ہے بفتح تا وسکون فا وکسر عین اور اس میں ت اول میں اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور

Marfat.com

ایک ہی ہو یا قریب المخرج نہ ان کو مرکب کرنے میں ایک کا حذف کرنا درست ہے۔ جیسے سپید یو اور زو تر اور کبھی ادغام کرتے ہیں جیسے شپّر۔

س - ترکیب توصیفی اور اضافی میں کیا فرق ہے۔ **ج** - لفظوں میں کچھ فرق نہیں ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر میں ی مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ میں اب بھی مستعمل ہے۔ جیسے تنِ چند اور فرق معنوی ظاہر ہے

س - ان مرکبات کو اگر قلب کریں تو کیا اثر ہوتا ہے۔ **ج** - صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاویں گے تو ان کے آخر میں کسرہ نہ رہے گا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر میں ہوتا اگر وہ مقدم ہوتے۔ اس پچھلی ترکیب کو مستعدی کہتے ہیں اور پہلی کو مقلوب

س - صفت کتنی طرح کی ہے۔ **ج** - دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف۔ صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک۔ اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے۔ جیسے مرد خوش لباس۔

س - ت جو عربی کے مصدروں کے آخر میں ہوتی ہے۔ فارسی میں کس طرح لکھی جاتی ہے

ج - فارسی میں لمبی ت لکھی جاتی ہے۔ اور عربی میں ہامختفی کی صورت پہ لکھی جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اس میں لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بن جاتی ہو تو اس میں فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہیں جیسے صلوٰۃ کہ اس کی جمع صلوات ہے پس مفرد میں اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاویگی۔ اس واسطے اس کو گول لکھتے ہیں اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہو گی۔ اگر اردو میں وہ مصدر مذکور ہو گا۔ جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ میں یہ ۃ ہا مختفی پڑھی جاوے گی۔

Marfat.com

کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر میں ہا مختفی زیادہ کرتے ہیں جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن میں خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے۔ اور یہ وزن خاص اُس وقت ضرور ہوتا ہے۔ جبکہ آخر میں مجرد کے واؤ یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ۔ اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ۔ اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے جیسے کرامت بزرگ ہونا۔ اور تکریم بزرگ کرنا

اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اُس کا فعللہ بفتحہ فا وسکون عین وفتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتح جیم۔ اس مین آخر کو ہ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہیں۔ اور اکثر اس کے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہیں جیسے سلسلہ کہ سین بھی دوبار ہے اور لام بھی دوبار۔ اور زلزلہ اس مصدر میں لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے۔ اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنی تفعلل بفتحہ تا و زائدہ وفا وسکون عین وضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ

اب ان مصدرون کے اسمار مشتقات کو سُننا چاہیئے۔ کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق ان سے نہیں آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون میں مستعمل ہے۔ اور طور بنانے اسم فاعل اسم مفعول کا یکسان ہے۔ پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا۔ اُن کا اگر اسم فاعل بناوین۔ تو دونوں الف کو گرا کر میم مضموم اول لگانا چاہیئے۔ اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے اور اس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اُس کو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً افعال میں جب دونوں الف کو

Marfat.com

اور نقطے اس پر نہ دئے جائیں گے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائیگا تب بھی گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ۔

قاعدہ۔ جب دو کلموں مرکب کو فارسی میں لکھتے ہیں تو اگر اُن میں پہلا کلمہ حرف ہوگا تو اسکو متصل لکھیں گے۔ جیسے علیحدہ اور انشاء اللہ۔ ورنہ جدا لکھے جاویں گے جیسے حق سبحانہ۔

قاعدہ۔ جن کلمات عربی کے آخر میں الف مقصورہ ہو یا جن مصدروں کے آخر میں ی ہو اُن کو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہیں۔ جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہیں۔

قاعدہ۔ جن کلمات کے آخر میں الف ہوتا ہے جب ان کو مضاف یا موصوف کریں تو ان کے آخر میں ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پائے من اور فقرائے دہر

قاعدہ۔ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہیں۔ اور جس میں عقل نہ ہو اس کو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہیں۔ جیسے کہ مے آید چہ مے خوری۔

س۔ جامد اور متصرف میں تمیز کیا ہے۔ **ج**۔ یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استخانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدروں کے نہیں آسکتی۔ اور متصرف کی گردان ہو سکتی ہے۔ **س**۔ استفہام کی کتنی قسمیں ہیں۔ **ج** تین قسمیں اوّل استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی۔ دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے۔ جیسے ع چرا نشستی از ہر یک جوئے سیم؟ یعنی بستان۔ سوئم انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ یعنے عاقل کارے نہ کند کہ آخر کار نادم شود۔

Marfat.com

گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول میں لگایا تو مُفْعِل ہو گیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال میں دونوں الف گرا کر میم مضموم اول میں لگایا۔ اور عین کو کسرہ دیا۔ اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اس کو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا جیسے انتظام سے منتظم اور ارتہان سے مرتہن اسی طرح انفعال میں ف کو فتحہ دینا ہوگا۔ اور استفعال میں ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستقبل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم۔ اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جائے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہو جائیں گے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضے اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہیں آتا۔ اب یہاں تین قاعدوں کا یاد رکھنا ضرور ہے اوّل یہ کہ اگر مجرد میں عین کلمہ حرف علت ہوگا تو مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل میں یاء معروف سے بدل جائیگا جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اس کا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور انتعال میں وہ الف سے بدل جائیگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار۔ اور اسم مفعول میں ان چاروں مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاویگا۔ مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرح کا ہوگا دوم یہ کہ اگر مجرد میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل میں چارون مصدرون کے یائے معروف پڑھا جاوے۔ اور اسم مفعول میں الف جیسے مقتضے اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولون کو ی سے اور الف سے دونون طرح لکھنا جائز ہی فارسی والے اکثر الف

Marfat.com

قاعدہ ۔ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ بول دیتے ہیں ۔ جیسے بادشاہے پسرے داشت یعنی مے داشت ۔

قاعدہ ۔ نون اور یائے موحدہ کسی کلمہ میں متصل آویں تو ان دونوں کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سنبہ اور دنبل کو سمبہ اور دمل کہنا جائز ہے ۔

قاعدہ ۔ فارسی میں کبھی ایک لفظ کے دو معنی ایسے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسی طرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونوں طرح سے آتا ہے ۔ جیسے مردم دشمن ۔ اسی طرح افعال میں لازم اور متعدی دونوں ہوتے ہیں ۔ جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا ۔

س ۔ کس صورت میں صیغۂ مفرد بجائے جمع بولنا درست ہے ۔ **ج** غیر ذی روح میں جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہے ۔ جیسے صد سال از من بمحشر رفت واز جایم نبرد ۔ **س** ۔ لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہیں ان میں کیا فرق ہے ۔ **ج** فرق یہ ہے کہ لفظ بے اسم پہ آتا ہے اور نا صفت پہ جیسے بیوقوف اور نامرد یا اس طرح کہو کہ نا جس اسم پہ آتا ہے وہ اسم کسی ذات پہ بولا جا سکتا ہے ۔ اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پہ نہیں بولا جا سکتا ۔ مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہیں ۔

قاعدہ ۔ فارسی میں ان لفظوں کو جو آخر میں تشدید رکھتے ہوں مخفف بولنا جائز ہے اور کہیں ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہیں جیسے خاص و عام و غم و ہم

قاعدہ ۔ فارسی میں حرف مشدد نہیں آتا ہے مگر قرّخ اور خرّم میں شاذ ہے ۔ ہاں ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر دیتے ہیں جیسے **ع** نبرّد قرزم را تیغ تیز ۔ اور زر کی نسبت میں زرّین کہتے ہیں ۔

قاعدہ ۔ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اس کی جگہ توان بدون دال کے

Marfat.com

سے لکھتے ہین۔ تئیسرے یہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل ان مصدروں میں ایک حرف حذف ہوجاویگا اور افعال و استفعال میں فتحہ وکسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تھا۔ اور مصدر افتعال میں اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدروں کا اسم فاعل سُننا چاہیئے کہ سوائے مصدر تفعیل کے اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول میں مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بن جاویگا۔ مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی۔ جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آوے گا۔ کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اس کی حاجت نہیں۔ جیسے مناسبت سے مناسب اور فعللہ سے مفعل جیسے ترجمہ سے مترجم اسی طرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اول میں لگاؤ اور ف کو فتحہ دے کر عین کو تشدید کر کے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدروں کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہی اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان میں لکھا گیا ہے وہ یہاں بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منقی اور منقا وغیرہ۔

بیان جمع اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اوّل جمع سالم یعنی جس میں مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات میں کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

Marfat.com

بھی بولتے ہیں جیسے۔ ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ؛ اور متقدمین نے تان سجذف یاؤ بھی استعمال کیا ہے۔

قاعدہ ۵۔ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونوں کا استعمال جائز ہے۔ جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن ؛ اور ع تو ان بخلق فرو بردن استخوان درشت

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

باب چہارم

مضمون اس باب کا میں قواعد اُردو حصّہ چہارم مولفہ استاذی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہوں۔

اب چونکہ مصدر اور اسمائے مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس جگہ اُس قدر بیان بھی مصدروں اور اسماء مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والوں کو مفید ہو اور اُس کا بیان بھی بطور عربی کے نہیں کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھ میں آنے کے لائق جانا اس طرح پہ لکھا۔ پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہیں اول ثلاثی یعنی سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنی چار حرفی۔ اور ثلاثی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد یعنی خالص جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں جیسے عدل کہ اس کی ماضی میں ع و ل حرف اصلی ہیں۔ واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل۔ اوّل اور دوم اور سوم کی جگہ مقرر کئے اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اُن کے حرکات سکون کو ان تینوں حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کریں تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اس کو اصلی کہیں گے ورنہ زائد۔ اور دوسرے مزید یعنی زیادہ کی ہوئی جس کی ماضی میں تین حرف

Marfat.com

واؤ معروف اور نون یا یائے معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسی طرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین - اور مؤنث کے واسطے جمع سالم الف ت لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات اور موجودات اور مکانات - اور اس صورت میں اگر اسم کے آخر میں ت یا ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی جمع معاملات - اور جمع الفاظ فارسی میں بھی مستعمل ہو گئی ہے جیسے کاغذ سے کاغذات - اور جس اسم فارسی کے آخر میں ہا مختفی ہوتی ہے - وہ جیم سے بدل جاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانہ جات -

دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قائم نہ رہین جیسے شریف سے شرفا اور اُس کے بہت وزن ہین اِس جگہ جو زیادہ مروج ہین - اُن کا بیان کیا جاتا ہے - **اوّل** وزن افعل بفتحہ الف زائد و سکون فا و ضم عین اسم سہ حرفی کیلئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے افلس اور حرف سے احرف اور نہیں کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس میں عین کلمہ حرف علت ہے **دوسرا** وزن افعال بفتحہ الف و سکون فا و زیادتی الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے اعمال اور شریف سے اشراف اور سرّ سے اسرار یہ وزن ایسے اسماء مین جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے - مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب سے انیاب **تیسرا** وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی

Marfat.com

سے زائد ہوں جیسے معادلہ کہ اس کی ماضی میں ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے۔ اسی طرح رباعی کی دو قسم ہے۔ مجرّد اور مزید۔ مجرّد کے ماضی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں۔ جیسے ترجمہ کہ اُس کی ماضی میں ت ر ج م حروف اصلی آتے ہیں اور مزید کی ماضی میں چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اس کی ماضی میں بھی یہی حروف پانچوں آتے ہیں۔ پس ثلاثی مجرد کے مصدر عربی میں بہت طور سے آتے ہیں اور بعضوں نے ۳۵ پینتیس وزن حصر بھی کئے ہیں۔ مگر یہ حصر کلی نہیں۔ اور میں اس جگہ وہ مصدر بیان کرتا ہوں جو کثرت سے مستعمل ہیں اور باقی کو ترک کرتا ہوں۔

جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہیں۔ چنانچہ مصدروں ثلاثی مجرد میں باوجودیکہ ایک حرف یا دو تین کی زیادتی بھی ہو جاتی ہے مگر چونکہ ان کی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لئے وہ مصدر ثلاثی مجرد کہلاتے ہیں اور ان میں تین حرف اصلی ہوتے ہیں باقی زائد حروف اصلی کو مادہ و مجرد کہتے ہیں۔ اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی وزن کرنے میں مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہیں۔ پس جو مصدر کہ ان میں زیادتی نہیں اُن کے چھ وزن ہیں تین تو فعل بسکون عین اور ف کی تینوں حرکتوں سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینوں حرکتوں سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور رحمن میں زیادتی ہوتی ہے۔ پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے تینوں وزنوں میں اگر آخر کو ت بڑھادیں تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہو جاوے گا۔ جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحۂ فا و عین بھی آتا ہے۔ جیسے حرکت۔ اور ایک فتحۂ فا و کسر عین جیسے سدفہ یہ ت جو مصدر کے

Marfat.com

آتا ہے اور اس صورت میں جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال **چوتھا** وزن فعول بضم فا وزیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لیئے انہیں چار وزنوں میں سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے۔ جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے **پانچوان** وزن افعلہ بفتح الف زائد وکسر عین وفتح لام وزیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ **چھٹا** وزن فعلہ بکسر فا وسکون عین وزیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ **ساتوان** وزن فعلان بکسر فا وسکون عین وزیادتی الف ونون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن میں اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یائے معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تلج سے تیجان اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان **آٹھوان** وزن فعلا بضم فا وفتح عین وزیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علماء اور خلیفہ سے خلفاء **نوان** وزن فعلہ بفتح فا وعین ولام وزیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے۔ مگر ایسے فاعل کی جمع آتا ہے۔ جس کے آخر میں ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع میں یاء مفتوح الف سے بدل جاوے گی اور آخر کی ہ ت پڑھی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ **دسوان** وزن افعلا بفتح الف زائد وسکون فا وکسرہ عین وزیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہے جو

Marfat.com

آخر میں زائد ہوتی ہے عربی میں یہ شکل ہ، کی لکھی جاتی ہے یا انہیں دونوں
میں آخر کو الف مقصورہ زیادہ کریں تو فعلی بسکون عین وحرکات ف کے
ہوگا جیسے دعوے اور ذکری اور بشریٰ یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کریں
تو فعال ہوگا - اس صورت میں عین مفتوح رہے گا - اور ف پہ
سب حرکات آدیں گی - جیسے سلام اور قیام اور دعا - اس
پچھلے مصدر دعا میں بعد الف کے واو ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ
ہوگیا اور یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدل
جاتی ہیں - اور فارسی والے مصدروں میں بدون اضافت کے ہمزہ نہیں
لکھتے - مثلاً بولتے ہیں کہ ع - زیں دعاہا بر اجابت منت بسیار باد؛ بدون
ہمزہ کے - اور نہ یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کہتے ہیں - اس صورت میں
ف کو ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول - اور ایک دو مصدروں میں فتحہ بھی آیا
ہے - جیسے قبول اور کبھی ف ساکن کر کے میم مفتوح اول میں لاتے ہیں اور
عین کو فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہیں یعنی مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حرف
زیادہ ہوتے ہیں یا تو الف و نون آخر میں جیسے فعلان بسکون عین وضمہ
وکسرہ فا جیسے غفران اور رحمان یا بفتحہ فا وعین جیسے خفقان اور یا الف بعد
عین کے اور ت آخر میں ہو تو فعالت ہوگا - بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور لغایت اور یا واو معروف بعد عین کے اور ت
آخر میں ہو اس صورت میں ف کو ضمہ ہی ہوگا - جیسے صعوبت اور یا
میم مفتوح اول میں اور ت آخر میں ہو - مفعلت بسکون فا وفتحہ
عین ہوتا ہے - جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت
اور اکثر ثلاثی کے مصدروں کو اس وزن میں لا سکتے ہیں - جیسے

Marfat.com

فعیل کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ی ہو جیسے نبی سے انبیاء اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر میں نہیں ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم میں اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُس کی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین ولام کو ملا کر پڑھینگے جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا **گیارھوان** وزن فعل بضم فا وعین یہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع میں اکثر آتا ہے۔ جس میں تیسرا حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طرق **بارھوان** وزن فعل بکسر فا وفتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرھوان** وزن فعل بضم فا وفتح عین جیسے نقطہ سے نقط یہ دونوں وزن بھی بجائے قاعدۂ کلیہ کے ہین کہ جو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اُس کی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے مِحنت سے محن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور اُمت سے امم۔ اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی میں اکثر نہیں آتے **چودھوان** وزن خاص چار حرف کے اسماء کے لیئے یا پانچ کے لئے ہے یہ وزن جمع کا ایک قاعدۂ کلیہ کے طور پہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدۂ عام ہو **قاعدہ** یہ ہی کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اُس کے اوّل کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اُن کے بعد ایک الف زیادہ کرو۔ اور تیسرے حرف کو یعنے الف کے ما بعد کو کسرہ دے کر آخر حرف میں ملاؤ۔ تو جمع کا صیغہ ہو جائے گا۔ جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا۔ اسی طرح مصدر سے مصادر اور اکبر سے اکابر۔ اور اگر اسم مذکور پانچ حروف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح بنے گی اور پانچوان حرف گر جاوے گا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے

Marfat.com

حمد کو محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ۔ اور کبھی تین حرف زیادہ ہوتے ہیں۔ الف بعد عین اور یائے مفتوح اور ت آخر میں۔ اس صورت میں لام کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا۔ جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتح فا اور کبھی الف کی جگہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت۔

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہیں وزنوں پہ آتے ہیں اب ثلاثی مجرد کے اسمار مشتقہ کو سننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہیں۔ اور

اسم فاعل

وزن پہ لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اس کے حروف اصلی کو لے کر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاویگا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بناویں تو اول اس کے اصلی حرف ق در ہوئے ان پر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا۔ یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسی طرح اور کو قیاس کرنا چاہیئے۔ اور یہاں تین باتوں کا یاد رکھنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاوے گا اور ہمزہ بولا جائیگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم۔ دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہوں گے تو اسم فاعل میں ایک بولا جائے گا۔ جیسے خصوص سے خاص سوم یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کے اسم فاعل میں ی پڑھا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی اور قرأت سے قاری اور اگر صیغہ واحد مؤنث بناویں تو آخر میں گول ۃ زیادہ کریں اور گول ۃ فارسی میں ہا مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے۔ جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحدہ مونث ہوگا۔ اور

اسم مفعول

ان مصدروں کا اس طرح بنتا ہے۔ کہ حرف اصلی لے کر میم مفتوح اول میں اور واو معروف

Marfat.com

مکارم۔ اور اس قاعدہ میں تین باتوں کا یاد رکھنا چاہیئے **اول** یہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع میں ی ہوجاوے گا جیسے اعلے سے اعالی اور ادنے سے ادانی **دوسرے** یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ میں ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہا، مختفی زیادہ کرتے ہیں جیسے اُستاذ سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ **تیسرے** یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واؤ ہوجاوے گا جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ اس قاعدۂ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے۔ خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ میں وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اُس میں مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعلیہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہی خواہ اُسکی ہ مختفی ہو یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ کی جرائم۔ اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل۔ اور یہ فارسی کے الفاظ میں بھی رائج ہوگیا ہے۔ جیسے کاغذ سے کواغذ **فائدہ**۔ کبھی صیغۂ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہیں جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے **تنبیہ** جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہی تو مراد یہ ہوتی ہی۔ کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ۔ پس جواب میں جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیئے۔

بیان تثنیہ

فارسی میں سوائے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہیں مگر عربی میں ایک صیغہ

Marfat.com

بعد عین کے زیادہ کریں تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہو جاوے گا جیسے رحمت سے اسم مفعول بناویں تو اس کا مادہ جو رحم ہے اس پہ ترکیب مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا ۔ یہاں دو قاعدوں کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ اوّل یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اس کا اسم مفعول بحذف عین بہ وزن مقول آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بہ وزن مفیل بکسر فا آوے گا جیسے بیع سے لمبیع ۔ دوم یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بہ وزن مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسی طرح اگر لام کلمہ میں ی ہوگی تو اسم مفعول بہ وزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی ۔ اور اگر اس کے آخر میں ہ ملائی جاوے تو واو اور ی مشدّد پڑھی جاویں گی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغۂ مونث اسم مفعول مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے ۔

اسم آلہ ۔ اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی پہ میم مکسورہ اول میں لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہیں تو مفعل ہوتا ہے جیسے منبر اور کبھی ہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں تو مفعلہ ہوتا ہے جیسے منطقہ نطاق سے ۔ اور کبھی بعد میں عین کے الف زیادہ کرتے ہیں تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض ۔ اور فتح سے مفتاح ۔

اسم ظرف ۔ حروف اصلی پہ اول میں میم مفتوح لگا کے اور عین کو فتحہ یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں اہل زبان سے سننے پہ منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہیں مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسم ظرف میں

Marfat.com

دو کے واسطے مستعمل ہی اور مفرد میں الف ونون یا یاے ماقبل مفتوح اور ن لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہیں اور کبھی دو قسم کے لفظوں کو ایک قسم فرض کر کے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیبًا کر لیتے ہیں اور دونوں مراد ہوتے ہیں جیسے والدین پدر و مادر کے لیے اور قمرین ماہ و خور کے لیے اور مشرقین مشرق و مغرب کیلئے اور جس اسم کے آخر میں الف ہو اور وہ اصل میں واو یا ی ہو تو تثنیہ میں واو یا ی ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اسکے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی میں اسم ثلاثی کی تصغیر فعیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یاء ساکن ہوتی ہے جیسے حسن کی تصغیر حسین اور چہار حرفی وغیرہ میں فعیل انہیں حرکاتِ گذشتہ اور کسرہ لام اول سے آتی ہے۔ اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہیں۔ اگر چار سے زائد ہوں جیسے مکتب سے مُکَیتِبْ اور مصدر سے مصیدر اور عندلیب سے عنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر میں واؤ سے بدل جاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اس کی جگہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفیتیح۔

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان میں

واضح ہو کہ اس باب میں مشہور اور سلیس امثال بیان کی جائین گی۔

امثال الف	
آب آمد تیمم برخاست	آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود۔	آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست
	آب شیرین و مشک گندہ۔

Marfat.com

الف پڑھا جاوے گا جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی۔

اسم حالیہ ۔ کا کوئی وزن خاص عربی میں نہیں اسم فاعل اور مفعول اور صفت کے وزن پہ آتا ہے۔

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہیں کہ مادہ کے اول میں الف مفتوح لگاتے ہیں۔ اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہیں جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہیں تو فعلیٰ اور فعلیٰن کو ضمہ سے ملا دیں اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کریں جیسے حسنیٰ سے حسنیٰ اور اگر مصدر میں لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل میں الف مقصورہ لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلیٰ اور شکایت سے اشکیٰ۔ اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہیں بنتا ہے۔ یعنی اُن سے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنی سرخ اور اعسرج بمعنی لنگ ہے۔ زیادہ سرخ اور زیادہ لنگ مراد نہیں۔

صفت مشبہ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اسکے بنانیکا کوئی طریقہ کلیہ نہیں سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہوں کہ اُن میں معنی وصفی پائے جاتے ہوں وہ صفت مشبہ کہلاتے ہیں۔ مگر یہاں چند اوزان اُسکے لکھ دئے جاتے ہیں جو فارسی میں اکثر آتے ہیں۔ وزن اس کے یہ ہیں **فعل** بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور **فعل** بفتحہ فا وفتحہ وکسرہ عین حسن اور خشن اور **افعل** مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب میں بہت مستعمل ہے۔ جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ۔ اور **فیعل** بفتحہ فا وکسر عین جیسے میت

Marfat.com

آب ندیدن موزہ کشیدن ۔
آب وآتش راچہ آشنائی ۔
آتش چودر پنبہ افتد تروخشک نداند۔
آتش دوست ودشمن نداند
آتش زن درخانہ کہ دودش کسے نہ بیند
آتش نشاندن واخگر گذاشتن وافعی کُشتن
وبچہ اش نگاہ داشتن کارخردمندان نیست
آخر پیری وداع عمرست ۔
آخر سائیسی کاہ فروشی است ۔
ع آخر طریق دولت چالاکی ست وچُستی
آخر گدر پوست بہ دباغان ست
آدم باآدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد
آدم خوش سودا شریک مردم است
آدم را گندم بہشت نہ سازد۔
آدمیاں گم شدند ملک خدا خرگرفت
ع آدمی را آدمیت لازم است ۔
ع آدمی را بچشم حال نگر
آرزو عیب نیست ۔
آزاد مرد مرد خداست۔ آزادگان تہیدست اند۔
آزردن دلِ دوستان جہل ست۔

ع آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را ۔
آزمودہ راچہ آزمائی ۔
آزمودہ را نباید آزمود۔
آزمودہ کار بازی نخورد
ع آسان گردد برآنچہ ہمت بستی۔
ع آسودہ کسے کہ خرندارد
آش مردان دیرمے پزد
ع آشنا راحال اینست وائی بربیگانہ
آشنا نساخت بیگانہ کے سازد
آشنائی روشنائی
آشنائی ملّا تا سبق
آفتاب را بگل نتوان ندود
آفتاب ہمسایہ بہ ہمسایہ میرسد۔
ع آفرین باد برین ہمتِ مردانۂ تو۔
ع آلوچہ بآلو نگر درنگ برآرد ۔
آمدن بارادت رفتن باجازت ۔
ع آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند۔
ع آن بلا نبود کہ از بالا رود۔
آن دُکان برچیدہ شد۔ آن دفتر را گاؤ خورد
آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند

Marfat.com

اور سیّد۔ اس میں عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے۔ اور **فعال** بفتحہ و ضمہ فا جیسے جبان اور شجاع اور **فعیل** جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہے۔ ایسے مصدروں میں جو اختیاری نہ ہوں جیسے کریم کرم سے اور حسین حسن سے اور **فعول** بفتحہ فا جیسے صبور اور **فعلان** بفتحہ فا و ضمہ فا و سکون عین جیسے عطشان اور عریان اور **فعّال** بفتحہ فا و تشدید عین یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذّاب یعنی بہت دروغ گو۔ حد سے زیادہ۔ اور کبھی اس میں ہ بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے علّامہ حد سے زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والوں کے اکثر اسی وزن پہ ہوتے ہیں۔ صرّاف۔ بزّاز۔ بقّال نجّار وغیرہ۔

اب ثلاثی مزید کے مصدروں کو سننا چاہیئے کہ جو مصدر فارسی میں بہت مستعمل ہیں وہ آٹھ ہیں۔ **اول** افعال بکسر الف و سکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پہ بنانا چاہیں اس کے حروف اصلی کے اول الف مکسور لگانا چاہیئے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہو جائیگا۔ مثلاً کرامت سے اگر افعال بناویں تو اس کے حروف اصلی جو کرم ہیں۔ اُن پر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا۔ لیکن یہاں تین قاعدوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد میں ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اس مصدر میں ی ہو جاوے گا۔ جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا۔ دوم۔ اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اس مصدر میں حذف ہو جاوے گا اور اس کے عوض آخر میں ت زیادہ کی جاوے گی جیسے عون سے اعانت بجائے اعوان کے۔ اور قیام سے اقامت بجائے قیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ میں واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر میں ہمزہ سے بدل جاوے گی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی

مصادر ثلاثی مزید

Marfat.com

ع آنکہ شیران راکند روبہ مزاج
احتیاج ست احتیاج احتیاج

ع آوازِ دہل شنیدن از دور خوش است

ع آوازِ سگان کم نکند رزق گدارا

ع آوازِ گدا رونق بازار کریم است

آوازۂ مرگ زود میرسد

آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد

آہن کہنہ را بجلوادہ

آئینہ داری در مجلس کوران

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند

ع ابر میخواہند مستان خانہ گو ویران شود

ابروئے ہلال بوسۂ آسمان سبز نشود۔

ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد۔

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت

اجل سگ کہ آید بمسجد خواب کند۔

اجل سگ کہ میرسد نان چوپان میخورد

اختلاط زیادہ بر آشنائی۔

ادب آب حیات آشنائی است

ارزان بعلت گران بحکمت

از آتش و گرم نشدم و از دود او سوختم

ع از ابر سیہ باشد افزونی باران ہا

از اسپ فرود آوردہ بر خر نشاند

از برائے یک شکم منت دو کس نتوان کشید

از بیضۂ خاکی چوزہ نزاید

از بیم باران زیر ناودان میگریزد

از پائے لنگ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر

از پسر ناخلف دختر بہتر

از تو حرکت از ما برکت

از تو نازے از من نیازے

از چشمۂ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت

ع از خدا شرم دار و شرم مدار

از خردان خطا و از بزرگان عطا۔

از خرس موے بس است۔

از درویشان برگ سبزے۔

ع از دل برود ہر آنچہ از دیدہ برفت

از دور دست بر آتش میگذارد۔

ع از دوست یک اشارت و از نا بسزیدن

از ریش کندہ بر بروت بست۔

از سوزن گر آہن نمیتوان خرید۔

ع از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد

از فریاد خر کسے نرنجد۔

ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب

Marfat.com

اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اس کو لکھتے ہیں جیسے عفو سے اعفا فائدہ ۔ ثلاثی مجرد کو اس مصدر میں لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہیں ۔ مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا ۔ جب اس کو افعال میں لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا ۔

دوسرا مصدر ۔ استفعال بکسر الف وتا وسکون سین وفا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام ۔ اس مصدر میں دو الف اور سین اور ت زیادہ ہیں ۔ مصدر اول کے تینوں قاعدے اس مصدر میں بھی جاری ہیں گے ۔ اول کی مثال وزن سے استیزان ۔ دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت ۔ سوم کی مثال عفو سے استعفا ۔ اس مصدر کے معنے میں اکثر سوال کے معنے پائے جاتے ہیں ۔ جیسے عفو کے معنے معاف کرنا ۔ اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا ۔ **تنبیہ** ۔ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ میں خوب صاف پڑھنا چاہیئے ۔ ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہیں ۔

تیسرا مصدر ۔ انفعال ہے بکسر الف وفا وسکون نون ۔ اس مصدر میں دو الف اور نون زیادہ ہیں اور ف کے کسرہ کو اس مصدر میں بلندی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر میں بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے ۔

چوتھا مصدر ۔ افتعال ہے کہ مجرد کے اول میں ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدرت سے اقتدار ۔ اس مصدر کے تلفظ میں ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے ۔ ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہیں یا مدفوف پڑھتے

Marfat.com

از قاضی دو کس راضی نشوند
از کفچۂ ما حلوا نتوان خورد۔
ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در دست
از گرہ چہ میرود۔
از گریۂ ماتم گل سوری نزدید
ع از گوشۂ بامے کہ پریدیم پریدیم
از ماست کہ بر ماست۔
از مردی و نامردی فاصلۂ یک قدم است
ع از مکافاتِ عمل غافل مشو۔
از ہر جا کہ سنگ آید بالائے سنگ آید
از یک دست صدا بر نیاید۔
اسپ چوبین راہ نمیرود۔
اسپ داروغہ جو نمے خورد۔
ع اسپ زن و شمشیر و فادار کہ دید
استاد در سبق طعام در طبق۔
اُستخوان سوختہ را سگ نبوید
اُشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند
اشتہائے مروان زیر دندان۔
اصفہان نصف جہان۔
ع اصل بد از خطا خطا نکند۔
اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود

اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزے
خورم کہ عقل مرا بخورد
افزونی نور ماہ برائے سپرے شدن ست
اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن
اگر خرمنے بود قاضی نمیشد
اگر در دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود
ع اگر ساقی تو باشی میتوان خورد۔
اگر قارورہ پاک ست از طبیب چہ باک
اگر مورچہ بر سر سلیمان رود عیش نگیرد
اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد
اگر ہوس ست ہمین قدر بس ست۔
اگر ہمیۂ آتش شوی خود را بسوزی۔
اگر یار اہل ست کار سہل است۔
الا بس باقی ہوس۔ اللہم یک یک۔
امروز داری بخور غم فردا مخور۔
امروز از فردا در پے اسپ
ع امشب ہمہ شب چہ چہ زدی حلوا کو
انتظار بدتر از مرگ است۔
ع آنچہ آدم میکنند بوزینہ ہم۔
انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند
انچہ در دل ست بر زبان مے آید

Marfat.com

ہیں اور سوا اس کے تین۳ قاعدوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ کہ ف کلمہ کی جگہ مجرد میں اگر واو یا ی ہو گی تو وہ اس مصدر میں ت سے بدل ہو کر ت زائد میں ادغام کر کے پڑھی جاوے گی جیسے وحدت سے اتّحاد اور یقین سے اتّقان دوسرے۲ یہ کہ اگر مجرد میں ف کلمہ کی جگہ ص یا ض ہو گا تو اس صورت میں ت اس مصدر کی ط سے بدل جاوے گی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہو گی تو ت کو دال کر کے اول دال میں ادغام کریں گے۔ جیسے دعوے سے ادّعا۔ اور تیسرے۳ یہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر میں بھی جاری رہے گا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا۔ **فائدہ** یہ کہ اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اقتدار۔ قدرت حاصل کرنا۔ اور اصطبار۔ صبر حاصل کرنا۔

پانچواں مصدر۔ تفعّل ہے بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس میں ت اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ میں عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے۔ یعنے جبکہ بجائے لام کلمہ کے مجرد میں واو یا ی ہو گی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا اور واو بھی ی سے بدل جاوے گی۔ جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی۔ اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑھتے ہیں۔ جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہیں۔ اور یہ مصدر تکلّف کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے۔ جیسے تمرّض یعنے تکلّف مرض ظاہر کرنا۔ اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنی تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے۔ اس میں اور پانچویں مصدر میں صرف اتنا

انچہ در بغداد است گر دسر خلیفہ
انچہ در دیگ ست بچمچہ مے آید
ع انچہ نصیب ست بہم میرسد
اندکے جمال بہ از بسیاری مال
انگشت کاسب کلید روزی است دوست
بے ہنر کفچۂ گدائی
ع انگور ز انگور ہمی گیرد رنگ
او داند و کار او داند
اوّل بآخر نسبتے دارد
اوّل بچش بعد ازان گو بے نمک ست
اوّل بسم اللہ غلط ۔
اول بہا مشک بہا ۔ اول پیالہ دُرد ۔
اول خویش بعدہٗ درویش ۔
ع اوّل شب میکشد مفلس چراغِ خویش را
اول طعام بعدہٗ کلام
ایاز قدر خود بشناس ۔
ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست
ع ای روشنیِ طبع تو بر من بلا شدی
ع ای ز فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش
ایلچی را چہ زوال ۔
ع این خانہ تمام آفتاب ست

ع این را بکسے گو کہ ترا نشناسد
ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند
این گل دیگر شگفت ۔
ع ایہم اندر عاشقی بالائے غمہائے کرد
ع ای وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

امثال با راء موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی
با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب
ع با تنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن ست
ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد
ع با درد کشان ہر کہ در افتاد بر افتاد
بادنجان ارزان ست لیکن خرجکی دارد ۔
بادنجان بدرا آفت نمیرسد
ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ۔
بازار مصطفےٰ خریدار خدا ۔
بازو پریدن بہ از دست پریدن ۔
ع باسیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ
باغبانرا وقت میوہ گوش کرمیباشد ۔
باغ و بوستان لائق دوستان ۔
باقی داستان شبِ فردا ۔
ع باکافر و مسلمان بنشین و صلح کن ۔

Marfat.com

فرق ہے کہ وہاں بعد فتح کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہاں الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہاں لکھا گیا ہے وہی یہاں خیال رکھنا چاہیئے یعنی اگر لام کلمہ واؤ اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا۔ جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہیں جیسے تقاضی سے تقاضا کہتے ہیں اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل تکلف جاہل بن جانا۔

ساتواں مصدر۔ مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف زائد اس میں میم اور الف اور ت ہیں۔ اس مصدر سے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ میں قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہیں جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بہ شکل ہاء مختفی لکھتے ہیں جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اردو میں مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پہ ہے اس میں لمبی ت لکھتے ہیں ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پہ بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر میں ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے۔ یعنی اگر مجرد میں لام کلمہ واؤ یا ی ہو تو اس مصدر میں الف پڑھا جاوے گا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے مقاتلہ آپس میں لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھواں مصدر۔ تفعیل ہے۔ بفتح تا و سکون فا و کسر عین اور اس میں ت اول ہیں اور ی معروف بعد عین کے زائد ہیں۔ جیسے صورت سے تصویر اور

Marfat.com

ع بالاتر از سیاہی رنگِ دگر نباشد
با مغلوب مردے بہ نشد بتر شد
باندازۂ گلیم پا دراز کن۔
باہر کہ راست آید از چپ و راست آید
ع باہمین مردمان بباید ساخت
ع باہیچ دلاور سپرِ تیرِ قضا نیست
ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد
بیام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
ببہانۂ بچہ مادرے خورد۔
بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔
ے بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضائے زشت قصابان
بت بامی نقش دیوار
بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد
بچہ در شکم و نامش مظفر۔
بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد۔
بخشندۂ آب ست کہ ہر چہ بیاید تر کند
بد روز ہم روزی مے خورد
بدعائے گرگان باران نمے بارد
ع بد گہر با کسے وفا نکند

ے بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اساء
بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند
ع برات عاشقان بر شاخ آہو
برائے ما سر خرے بہم رسید
برائے کورے ابلیس سایہ گردر رسول نگردد
ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس
ع بر سرِ فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد
ع بر عکس نہند نام زنگی کافور
برق زدہ را از کافور چہ سود۔
ع برگ سبز ست تحفۂ درویش
بزرا غم جان قصاب را غم پیہ
ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند
ے بزرگش نخوانند اہلِ خرد
کہ نامِ بزرگان بر شتی برد
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن
بزرگی بعقل ست نہ بہ سال۔
بزرگی طفل از ادب است۔
بزک ممیر کہ بہار مے آید۔
ع بزکہ گرگین شد از گلہ بدر باید کرد

Marfat.com

کہ امت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی تی کو دور کر کے آخر میں ار مختفی زیادہ کرتے ہیں جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ - اس دوسرے وزن میں خیال ت کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہ وزن خاص اس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر میں مجرد کے واو یا تی ہو - جیسے حکایت سے تحکیمہ اور یہ مصدر بہ وزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا -

اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہے وزن اس کا فعللہ بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہر دو لام جیسے زمجمہ بفتحہ جیم اس میں آخر کو زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہیں - اور اکثر اس کے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہیں - جیسے سلسلہ کہ سین بھی دوبار ہے اور لام بھی دوبار اور زلزلہ اس مصدر میں لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنی تفعلل بفتحہ تا مزاد و فا و سکون عین و ضمہ لام اول تسلسل اور تنزل اور تذبذب وغیرہ - اب ان مصدروں کے اسمار مشتقات کو سننا چاہیئے کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق ان سے نہیں آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنوں میں مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اسم مفعول کا یکساں ہے - پس جن چار مصدروں کے اول میں الف مکسورہ تھا اُن کا اگر اسم فاعل بناویں تو دونوں الف کو گرا کر میم مضموم اول لگانا چاہیئے - اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے - اور اس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اس کو فتحہ دینا چاہیئے - مثلاً افعال میں جب دونوں الف کو

رباعی مجرد

رباعی مزید

Marfat.com

بزمردہ وشاخ زرین ۔ بزیابہائے بز
بعد از رنج راحت است ۔
ع بقدرِ مال باشد سرگرانی
بکاہل کارے مفرمانید پیرانہ بشنو ۔
بگفتن آتش دہن نسوزد
بلائے طویلہ بر سرِ میمون
ے بلبلا مژدۂ بہار بیار
خبر بد بہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت ۔
بلیناس حکیم در قیصریہ حمامے ساختہ بود
بافروختن چراغ گرم مے شد ۔
بلے میوہ زمیوہ رنگ گیرد ۔
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود ۔
ع بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست
بندگی بیچارگی ۔ بندۂ درگاہ تا در ہمراہ
ع بنگر کہ چہ میگوید و منگر کہ کہ میگوید
ے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد
زنند لشکر بانیش ہزار مرغ بہ سیخ
بود ہم پیشہ باہم پیشہ دشمن ۔
بوزنہ را با درود گرے چہ کار ۔
بوزنہ بنقل آدم انسان نمیشود

بوسہ بہ پیغام راست نیاید ۔
بوئے مشک پنہان نمے ماند ۔
بہر زمین کہ رسیدیم آسمان بیداست
ے بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد
ع بہر یک گل منتِ صد خار میباید کشید
ع بہشت آنجا کہ آرے نباشد
ع بے زری کردم بمن ہر چہ تقارون زر کرد
بے زر بے پر ۔
بیکار ست دو ہندوانہ نگنجد ۔
بے گنہ از درۂ عمر نترسد ۔
بے نان توان زیست بے آب نتوان زیست
بے مے مست ست ۔

امثال بار فارسی

ع پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود ۔
ع پائے پیش آمد ست و پس دیوار
پائے چراغ تاریک ست ۔
ے پائے در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان
پختہ نپیرو نان خمیر ۔
ع پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد ست

Marfat.com

گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول میں لگایا تو مفتعل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے۔ جیسے انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال میں دونوں الف گرا کر میم مضموم اول میں لگایا۔ اور عین کو کسرہ دیا۔ اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اس کو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا جیسے انتظام سے منتظم اور ارتہان سے مرتہن۔ اسی طرح انفعال میں ن کو فتحہ دینا ہوگا۔ اور استفعال میں ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہوں گے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جائے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجائیں گے۔ جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضے اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہیں آتا۔ اب یہاں تین قاعدوں کا یاد رکھنا ضرور ہے **اول** یہ کہ اگر مجرد میں عین کلمہ حرف علت ہوگا تو مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل میں یا معروف سے بدل جائے گا۔ جیسے اقامت ہوا فعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال میں وہ الف سے بدل جائے گا۔ جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار۔ اور اسم مفعول میں ان چاروں مصدروں کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاوے گا۔ مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرح کا ہوگا **دوم** یہ کہ اگر مجرد میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوگا تو وہ اس اسم فاعل میں چاروں مصدروں کے یائے معروف پڑھا جاوے اور اسم مفعول میں الف جیسے مقتضے اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولوں کو ی سے اور الف سے دونوں طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر

Marfat.com

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل
پرچشمی غربال از پُردلی آسیا
ع پرستار زادہ نیاید بکار
ے پس از سی سال این معنی محقق شد نخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی
پس خوردۂ سگ سگ را شاید
ع پسر کہ بد گہر افتد پدر چہ کار کند
پس ماندۂ گاؤ را بخر باید داد۔
ے پسرِ نوح با بدان بہ نشست
خاندانِ نبوتش گم شد
پشت بام راندن و دزدی۔
ع پشہ چو پُر شد بزند پیل را پنج انگشت برانیست
پہلوان زندہ خوش است۔
پیچش مار از کجروی خود ست۔
پیران مے پرسند مریدان مے پرانند۔
پیر شود بیاموز۔
پیرِ من خس ست اعتقادِ من بس ست
ع پیرِ من ہر چہ کند عین عنایت باشد
ع پیر یکہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
پیری و صد عیب چنین گفتہ اند
پیری و ہزار عیب۔

پیش از عید بمصلا میرود
پیش از مرگ واویلا۔
پیش دروغگو ہر کس لاجواب است
پیش زبان کوتلے نیست
پیش طبیب مرد پیش کار آزمودہ برو
پیغمبر اول دعا برائے خود کند۔
ع پیل در گِل ماندہ را سہ پیل باید تا کشد

امثال تا رفوقانی

تا از سر چیزے نخیزی بر سر چیزے نرسی
ع تا بہ بینیم کہ از غیب چہ آید بروں
ے تا بہ دکان خانہ در گروی۔
ہر گزای خام آدمی نشوی
تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود
ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم
تاج محمد قرۃ العین مومنان ست۔
ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیروں
ے تا خود نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست
سودے نکند یاری ہر یار کہ ہست
ع تا در میانہ خواستۂ کردگار چیست
ع تا ریا پیری و لو دمرگ یک ست۔
تا رک خواب فرشتہ است۔

Marfat.com

سے لکھتے ہیں تفعیل سے یہ کہ اگر مجرد میں عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل ان مصدروں میں ایک حرف حذف ہو جاوے گا اور افعال و استفعال میں فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاوے گا جیسے محب اور مستحق کہ اصل میں محبب اور مستحقق تھا۔ اور مصدر افتعال میں اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہوں گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدروں کا اسم فاعل سننا چاہیئے کہ سوائے مصدر تفعیل کے اور مصدروں کے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول میں مصدر کے نہ یادہ کرو ... اگر نمو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاوے گا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آوے گا۔ کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا۔ میم تو پہلے سے موجود ہے اس کی کچھ حاجت نہیں جیسے مناسبت سے مناسب اور تفلہ سے متفلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسی طرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اول میں لگاؤ اور ف کو فتحہ دے کر عین کو تشدید کر کے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مکلف اور اسم مفعول ان مصدروں کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے ہو جاتا ہے اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدروں کے اسم فاعل کے بیان میں لکھا گیا ہے وہ یہاں بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منفق اور منقا وغیرہ۔

بیان جمع ۔ عربی کی جمع دو قسم پر ہے۔ **اوّل** جمع سالم جس میں مفرد کے حروف کی ترتیب حرکات میں کچھ خلل نہ ہو اور وہ مذکر کے واسطے

Marfat.com

ع تاریشه در آب ست امید ثمرے ہست
تاریکی شب سرمۂ چشم کورموش است
تاریکی واشارۂ ابرو۔
ع تاسالِ دگرمے کہ خورد زندہ کہ ماند
ع تاشب نروی روز بجائے نرسی
ع تاصدف قانع نشد پُر دُر نشد۔
تامار راست نشود لبور اخ نرود
ے تامرد سخن نگفتہ باشد
عیب وہنرش نہفتہ باشد
ع تانباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا
ع تانفس باقیست راہ زندگی ہموار نیست
ع تایار کرا خواہد ومیلش بکہ باشد
تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد۔
تخم تاثیر صحبت اثر
تختہ تخت یا تختۂ تابوت۔
ترا آب مے برم وتشنہ مے آرم۔
ترازو حسیس است ہر سوکہ زیادتی یافت
سر فرود آورد
ترازو ہمہ دوسر قلب۔
ترازوے زہرہ از گرانی ستارگان نشکند۔
ع تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست

ترسان دل راچہ پری وچہ عفریت
ترکی تمام شد۔
تشنہ در خواب ہم آب مے بیند
ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
تعریف زیادہ بدتر از دشنام۔
تعظیم صاحب خانہ کردن پنبہ از ریش
حلاج برداشتن۔
تعظیم کار گیران معاف۔
تقویم پارینہ بکار نیاید۔
ع تکبر عزازیل را خوار کرد۔
ع تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف
ع تندرستان را نباشد درد ریش۔
تنور تاگرم ست نان توان پخت۔
تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔
تواضع دو سر دارد۔
ع تواضع زگردن فرازان نکوست
تونگری بدل ست نہ بمال۔
توبہ برائے شکستن است
ع توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند۔
ع توپاک باش برادر مدار از کس باک
تودانی وکارت۔

Marfat.com

واؤ معروف اور نون یا یائے معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسیطرح ہے جیسے ناظمون اور ناظمین۔ اور مؤنث کے واسطے جمع سالم الف ت لگانے سے بنتی ہے۔ اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات اور موجودات اور مکانات۔ اور اس صورت میں اگر اسم کے آخر میں ت یا ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی جمع معاملات۔ اور جمع الفاظ فارسی میں بھی مستعمل ہوگئی ہے۔ جیسے کاغذ سے کاغذات۔ اور جس اسم فارسی کے آخر میں ہاء مختفی ہوتی ہے وہ جیم سے بدل جاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور نقانہ سے نقانہ جات۔

دوسرے - جمع تکسیر جس میں مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات قائم نہ رہیں۔ جیسے شریف سے شرفا اور اس کے بہت وزن ہیں اس جگہ جو زیادہ مروج ہیں۔ انکا بیان کیا جاتا ہے **اوّل** وزن افعل بفتحہ الف زائد وسکون فا وضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہ ہو جیسے فلس سے افلس اور حرف سے احرف اور نہیں کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس میں عین کلمہ حرف علت ہے **دوسرا** وزن افعال بفتحہ الف وسکون فا و زیادتی الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے اعمال اور شریف سے اشراف اور سر سے اسرار یہ وزن ایسے اسماء میں جنکا حرف درمیانی واؤ یا ی ہو بہت آتا ہے۔ مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا تو وہ واؤ یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب سے انیاب۔ **تیسرا**۔ وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی

Marfat.com

توکہ اینقدر از خواب مخطوظی چرا نمی میری

ع تو مرا دل دہ و دلیری بین

تہید ست روسیاہ۔ تیر آخر بجگر کافر۔

تیر چرخ را کمان چرخ باید

ع تیر چون ترشود کمان گردد برج قوس ۱۲

تیشہ را با تراش کار است خواہ عود پیش آید خواہ سپیدار

تیشہ گر مقبل ست و رسن تاب مدبر

ع تیغ کج را نیام کج باشد

امثال ثا مثلثہ

ثابت شدن بدست قاضی

ع ثابت قدم نگفت کسے بد نمیشود

ثواب راہ بخانہ صاحب خود میبرد

ثواب روزہ بے عذاب آن روزی نشود

امثال جیم

جامہ باندازۂ تن باید دوخت

جان گرو جامہ گرو۔ جنگ دو سر دارد

جاہل ملبس شتر لیست زیر جبہ

جائے استاد خالی ست

جائے امید خالی ست

ع جائے بنشین کہ برنخیزی

ع جائے خرلستین تو اینجا نیست۔

جائے کہ حسینؑ تشنہ میرد اگر بریزید باران لعنت بارد جائے آن باشد۔

جائے کہ شاہین جنگ زند پائے کبک در رقص نہ خیزد۔

جائے کہ کمان رستم باشد باران تیر بہمن ہم تواند بود۔

جگر جگر ست و دگر دگر

جنس از جنس آسیب نہ بیند

ع جواب جاہلان باشد خموشی

جو شکن و طالع بین۔

جو فروختن و گندم نمودن۔

جوہر آنست کہ نسوزد و روشن شود

جوہری کہ آب وارید در چشمش فرو آمدہ باشد مروارید را کے بیند۔

ع جوئے طالع ز خروار ہنر بہ۔

جوینده یابنده

ع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ع جہد نما تا کہ بجائے رسی

امثال جیم فارسی

ع چارہ نیست درین واقعہ الا تسلیم

Marfat.com

آتا ہے اور اس صورت میں جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال **چوتھا** وزن فعول بضم فا و زیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ۔ اسم ثلاثی کے لئے انہیں چاروں وزنوں میں سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے۔ جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے۔ **پانچواں**۔ وزن افعلہ بفتح الف زاید و کسر عین و فتح لام و زیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ **چھٹا**۔ وزن فعلہ بکسر فا و سکون عین و زیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ **ساتواں**۔ وزن فعلان بکسر فا و سکون عین و زیادتی الف و نون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن میں اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یائے معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان۔ اور یہ وزن بضم ف بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان **آٹھواں**۔ وزن فعلا بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علما اور خلیفہ سے خلفا **نواں** وزن فعلۃ بفتح فا و عین و زیادتی الف بعد لام جیسے طالب سے طلبۃ اور غافل سے غفلۃ اور جاہل سے جہلۃ۔ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع آتا ہے جس کے آخر میں ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع میں یا مفتوح الف سے بدل جاوے گی اور آخر کی ہ ت پر بھی جاوے گی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہداۃ **دسواں** وزن افعلا بفتح الف زائد و سکون فا و کسر عین و زیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہے جو

Marfat.com

چاش خورد بتر از میراث خوراست ۔
چاہ بیژن از زندان ضحاک کم نیست ۔
چاہ کن را چاہ در پیش ۔
چشم از روئے دوستان روشن شود نہ
از باغ و بوستان ۔
چشم دوستان روشن ۔
چشم را گل بدتر از خار است ۔
چشم فلک در میان سہراست ۔
چشم کرم در عیب مکفوف است
چشم مار روشن دل ماشاد ۔
ع چشم مور و پائے مار و خیر ممسک را کہ دید
چراغ پائے خود روشن ندارد
ع چراغِ را نتوان دید جز بنور چراغ
چراغ روشن مراد حاصل
ع چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا
ع چراغِ مفلسان نوئے ندارد
ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد
چراغ وقت مردن خانہ روشن میکند
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
چرمی از سنگ برمنے آید ۔
چقندر کاشتم زردک برآمد

ع چہ کند بینوا ہمین دارد ۔
ع چہ کنم چشم آسمان کور ست ۔
ع چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند
چندین ہزار شکل برائے اکل ۔
ع چو احمق در جہان باقیست مفلس در نمیماند
چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را
چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست
ع چو برگردد فلک کج کول سازد تاج شاہی را
چوب ہر چند سنگین ست بآب فرو نرود ۔
چو پیروز شد دُزد تیرہ روان
چہ غم دارد از گریۂ کاروان
ع چو تیر از کمان رفت ناید بشست
ع چو شد زہر عادت مغفرت نہ بخشد ۔
ع چو فردا رسد کار فردا کنم ۔
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔
چوگان تواضع کرد گوئی برد ۔ گوی سخت
سری کرد سر زنشہا خورد
ع چومہ بہالہ نشیند دلیل ما ران است
ع چو میدان فراخ ست گوئے بزن

Marfat.com

فعیل کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ی ہو جیسے نبی سے انبیا ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی۔ ی آخر میں نہیں ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم میں اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اسکی جمع بھی یہی ہوگی کلمہ عین کا کسرہ اس صورت میں فا کو دیکر عین و لام کو ملا کر پڑھیں گے جیسے حبیب سے احبا اور شدید سے اشدا **گیارہواں**۔ وزن فعل بضم فا و عین یہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع میں اکثر آتا ہے جس میں تیسرا حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طرق۔ **بارہواں**۔ وزن فعل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرہواں** وزن فعل بضم فا و فتحہ عین جیسے نقطہ سے نقط یہ دونوں وزن بھی بجائے قاعدہ کلیہ کے ہیں کہ ہو کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پہ ہوگا اسکی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے محنت سے محن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور امت سے امم۔ اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہیں کہ وہ فارسی میں اکثر نہیں آتے **چودہواں** - وزن خاص چار حرف کے اسما کیلئے یا پانچ کیلئے ہے یہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ عام ہو **قاعدہ** یہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اس کے اوّل کے دو حرفوں کو فتحہ دو اور اُن کے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف میں ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہوجائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بنادیں تو مکتیم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسی طرح مصدر سے مصادر اور اکبر سے اکابر۔ اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح بنے گی اور پانچواں حرف گر جاوے گا۔ جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکومت سے

Marfat.com

ع چو میر دبتلا میرد چو خیزد بتلا خیزد۔
ع چو نامِ سگ بری چوبے بدست آر۔
چون از گلو فرو رفت چہ حلوا چہ زہر۔
چون بر جبیں را روز زید آید در کشت عطار دخوشہ چیند
ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔
چون سنگ را معرفت باشد زر پیش او سر فرود آرد
ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود
چون کار از دست رفت پشیمانی چہ سود
ع چون گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست
چہار پارا چہار روز آزمائید و دو یارا دو روز
ع چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیان
ع چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار
چہ خوش چرا نباشد۔
ع چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِر کَاسًا وَنَاوِلہَا
ع چہ مردے بود کز زنے کم بود۔
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔
ع چیزے بدہ درویش را چیزے مگو درویش را
چینی شکستہ صدا نمیکند۔
چیز یکہ نیابی مجو چین ابرو نمیتوان دید۔

ع حاجتِ مشاطہ نیست روے دلارام را
حاجی حاجی را در مکہ مے بیند۔
حاضر را لقمہ۔ غائب را تکبیر۔
حاکم تمام گوش باید۔
خندا خانۂ خود اگر تمام گلخن است۔
ع حُبُّ الوطن از ملک سلیمان خوشتر
حرام خوردن و شلغم
ع حرف بد بر زبان باشد
ع حرف حق بر زبان شود جاری
حرف میماند وقت نمیماند۔
حریف حریف را مے شناسد۔
ع حریف باختہ با خود ہمیشہ در جنگ ست
حساب دوستان در دِل۔
حق بہ حق دار رسید۔
حکایت از مثل بمثیل شود۔
ع حکم حاکم قبول باید کرد۔
حکم حاکم مرگ مفاجات۔
حکیمے را پرسیدند دوست چیست۔
گفت اسمے است بلا مسمےٰ۔
حلوا خوردن را روے باید۔
ع حلوا گفتن دہن نسازد شیرین۔

امثال ہاء مہملہ

Marfat.com

مکارم۔ اور اس قاعدہ میں تین باتوں کا یاد رکھنا چاہیئے **اوّل** یہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع میں ی ہو جاوے گا جیسے اعلیٰ سے اعالی اور ادنیٰ سے ادانی **دوسرے** یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ میں ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی۔ جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور کبھی زائد نہیں کرتے مگر لام کے بعد یا مخفی زیادہ کرلیتے ہیں۔ جیسے استاذ سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ **تیسرے** یہ کہ واحد کا دوسرا حرف اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع میں واؤ ہو جاوے گا۔ جیسے طالب سے طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ اس قاعدہ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے۔ خواہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ میں وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہیں آتی اس میں مذکر و مؤنث و واحد و جمع یکساں ہیں بلکہ فعلیہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اسکی ہ مخفی ہو یا ت پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ کی جرائم اور حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل۔ اور یہ فارسی کے الفاظ میں بھی رائج ہوگیا ہے۔ جیسے کاغذ سے کواغذ۔ **فائدہ**۔ کبھی صیغۂ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کواغذات اخراجات نقلہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے۔ **تنبیہ**۔ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ۔ پس جواب میں جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیئے۔

بیان تثنیہ

فارسی میں سوائے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہیں مگر عربی میں ایک صیغہ

Marfat.com

حیف دانامردن و افسوس نادان زیستن
حیف کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جائے ایشان گیرند
حیلہ رزق بہانہ موت

امثال خا معجمہ

ع خاک از تودۂ کلان بردار
خاک در عزیزان آسایش دیدۂ مشتاقان ست
ع خاک عمل از عبیر مغرولی بہ
خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را۔
خالی دست روسیاہ ۔
خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست
خاموشی علامت رضا است ۔
خانہ بردوش یک بینی دو گوش
خانہ تنگ روزی فراخ ۔
خانہ جدا گور جدا
خانۂ خالی را دیو میگیرد ۔
خانۂ شیشہ را سنگے بس است ۔
ع خانۂ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست
خانۂ دوستان بروب و در دشمنان بکوب
خبر خضر ہمہ معتبر
خدا را ندیدہ اند بعقل شناختہ اند

خداداری چہ غم داری ۔
خدا کہ مے دہد نمے پرسد تو کیستی
خدا مے بیند و مے پوشد ہمسایہ نمے بیند و مے خروشد
خدا ندہد سلیمان کے دہد ۔
ع خدائے کہ دندان دہد نان دہد
ع خر از حُلِّ اطلس بپوشد خر است
ع خرا ز کسے در عروسی نخواند
مگر آن زمان کاب ہیزم نماند
خر بار بر بہ از شیر مردم در
خر بستہ بہتر اگرچہ ذرو آشنا باشد
خر پزۂ بخور تر ا با فالیز چہ کار ۔
خر پزۂ شیرین کم بختی نوکران ۔
خر پزۂ شیرین نصیب شغال است ۔
خر خالی یرغہ میرود ۔ خر خفتہ جو نمیخورد ۔
خر خواجہ خرمن خواجہ
خر را خدا شاخ نمے دہد ۔
خر را دو گوش گواہ بس است ۔
ع خرس در کوہ بو علی سیناست ۔
ع خر عیسےٰ اگر بمکہ رود ۔ تا بیاید ہنوز خر باشد
ع خر عیسےٰ بآسمان نرود ۔
ع خر قیمت زعفران چہ داند ۔

Marfat.com

دو کے واسطے مستعمل ہے اور مفرد میں الف و نون یا یائے ماقبل مفتوح اور نون لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا۔ مگر فارسی والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہیں۔ اور کبھی دو قسم کے لفظوں کو ایک قسم فرض کرکے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیباً کر لیتے ہیں اور دونوں مراد ہوتے ہیں جیسے والدین پدر و مادر کیلئے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور جس اسم کے آخر میں الف ہو اور وہ اصل میں واؤ یا ی ہو تو تثنیہ میں واؤ یا ی ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین۔ اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی میں اسم ثلاثی کی تصغیر فعیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یا ء ساکن ہوتی ہے۔ جیسے حسن کی تصغیر حسین اور چہار حرفی وغیرہ میں فعیلیل انہیں حرکات گذشتہ اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہیں اگر چار سے زائد ہوں۔ جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مصیدر اور عندلیب سے عنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر میں واؤ سے بدل جاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اس کی جگہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفیتیح

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان میں

واضح ہو کہ اس باب میں مشہور اور سلیس امثال بیان کی جائیں گی

امثال الف	
آب آمد تیمم برخاست	آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز بیرون رود	آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست
	آب شیریں و مشک گندہ

Marfat.com

خرکرہ بشب طاؤس مے نماید
خرکہ جو دید کاہ نمے خورد
خرگوش دم بریدہ رانمے خورند ۔
خرما را پوست بہ از مغز ۔
خر ہمان خرست اما پالانش دیگر است ۔
خرے بیفتاد و خیکے بدرید ۔
خرے کہ از خرے بماند دُم و گوشش باید بُرید
خس کم جہان پاک ۔
ع خفتہ را خفتہ کے کُند بیدار ۔
ع خلافِ رائے سلطان رائے جستن
بخونِ خویش باید دست شستن
خلق خدا ملک خدا ۔
خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد ۔
خندۂ مردم از شادی باشد و خندۂ بوزنہ از غم
ع خواب یک خوالبت باشد مختلف تعبیرہا
ع خواجہ آنست کہ باشد غمِ خدمتگارش
ع خواجہ داند بہار شاخ نبات
خواجہ سرا اگر ولی است مادر بخطا ۔
ع خوب شد اسباب خود بینی شکست
خود پسند پسند خلق نباشد
ع خود پسندی جانِ من برہان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط ۔
خود فضیحت دیگران را نصیحت ۔
خود کردہ را چہ درمان ۔
خوردہ نہ بردہ ایوائے درد کردہ ۔
خورشید رویے ہمہ سیاہ میباز دو روئے ماہ سپید
ع خوش آمد ہر کہ را گفتی خوش آمد ۔
ع خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند
خوشخو خویش بیگانگان است ۔ و بدخو
بیگانۂ خویشان ۔
ع خوش سخن باش تا امان یابی
خوشہ یک سر دارد ۔
خون را بآب شویند خون را بخون نشویند
خون حسن حسین دم الاخوین نیست ۔
ع خوے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقتِ مرگ از دست
ع خوے بد را بہانۂ بسیار
خویشی بخویشی سود ابر رضا ۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سرِ مار
دامن پاک را کہ باد امن آلودہ ببندد
پاک ہم پلید شود ۔

Marfat.com

آب ندیدن موزہ کشیدن ۔
آب و آتش راچہ آشنائی ۔
آتش چو در بنبہ افتد تر و خشک نداند ۔
آتش دوست و دشمن نداند ۔
آتش زن در خانہ کہ دود دش کسے نہ بیند
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن
و بچہ اش نگاہ داشتن کار خرد مندان نیست
آخر پیری و داع عمر ست ۔
آخر سائیسی کار فروشی است ۔
ع آخر طریق دولت چالاکی ست و چستی
آخر گذر پوست بہ دباغان ست
آدم با آدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد ۔
آدم خوب حکم عنقا دارد ۔
آدم خوش سودا شریک مردم است ۔
آدم را گندم بہشت نہ سازد ۔
آدمیاں گم شدند ملک خدا خرگرفت ۔
ع آدمی را آدمیت لازم است ۔
ع آدمی را بچشم حال نگر ۔
آرزو عیب نیست ۔
آزاد مرد مرد خدا ست ۔ آزادگان تہید ستانند ۔
آزردن دل دوستاں جہل است ۔

ع آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را
آزمودہ را چہ آزمائی ۔
آزمودہ را نباید آزمود ۔
آزمودہ کار بازی نخورد ۔
ع آسان گرد دبر آنچہ ہمت بستی ۔
ع آسود کسے کہ خرند ارد ۔
آش مرداں دیر مے پزد
ع آشنا را حال نیست وائے بر بیگانہ
آشنا نساخت بیگانہ کے سازد ۔
آشنائی روشنائی ۔
آشنائی ملا تا سبق ۔
آفتاب را بگل نتواں اندود ۔
آفتاب ہمسایہ بہ ہمسایہ میرسد ۔
ع آفرین باد بریں ہمت مردانۂ تو
ع آلو چو بآلو بگرد رنگ بر آرد ۔
آمدن بارادت رفتن با جازت
ع آنانکہ غنی تر ند محتاج تر ند ۔
ع آں بلا نبود کہ از بالا رود ۔
آں دکاں برچیدہ شد ۔ آں دفتر گاؤ خورد
آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
ع آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

Marfat.com

دانا باشارت ابرو کار کند۔
دانشمند را دست کوتہ بہ از دستار دراز
دایۂ مہربان ترا از مادر ست۔
ع در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔
در تبو میگویم دیوار تو گوش کن۔
در بلا بودم بہ از بیم بلا۔
ع در بیشہ گمان مبر کہ خالیست۔
در جنگ حلوا نبخش نمے کنند۔
در خانۂ آردنے و در کوچہ دو تنور۔
ع در خانۂ اگر کس ست یک حرف بس ست
در خانہ مینواچہ بنج چہ شش۔
درِ خانہ خدا دائم باز ست۔
ع در خانہ مور تشنے طوفان است
در ختیکہ از و بہی بکسے نرسد بے آبی خشک بہ
ع در ختیکہ اکنون گرفت ست پائے
بہ نیرو ے شخصے برآید ز جائے
ع در دا کہ طبیب صبر مے فرماید
و این نفس حریف را شکر مے باید
ع در دبکش تا بدوا ے رسی۔
ع در دراپیش درمند بگو۔
در در اخدا بدوستانِ خود میدہد

در دل در دلیست۔ در دسر کمتر بہتر
ع در د عاشق نشود بہ زمداوائے طبیب
ع درشتی و نرمی ہم در بہ است
ع در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست
در قصص انبیا مضاحک نگنجد۔
ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
در کہ مے کوبی و خانہ کہ مے پرسی۔
ع درمان بکسے رسد کہ دردے دارد۔
در مقام تشنگی ہزار مروارید بقطرۂ آبے نیرزد
در نیستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن
در و دگر بے سرزنش کار نکند۔
در و دگر تیشہ بپائے خود میزند۔
در غگو را تا بدر خانہ باید رسانید۔
در وغگو ہر چند دلیل ع در وغے را جزا باشد در وغے
در وغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
در وغگو را حافظہ نباشد۔
ع در ویش صفت باش و کلاہ تتری دار
ع در ویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
در ویشی زوال بہ بیند۔
در ہفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور نبوازد
ع دُرِّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود۔

Marfat.com

ے آں کہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج ست احتیاج ست احتیاج

ع آواز دہل شنیدن از دور خوش ست

ع آواز سگاں کم نکند رزق گدارا ۔

ع آواز گدا رونق بازار کریم است ۔

آواز مرگ زود میرسد ۔

آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد ۔

آہن کہنہ را ما بجلوا وہ ۔

آئینہ داری در مجلس کوراں ۔

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند ۔

ع ابر میخواہند مستاں خانہ گو ویراں شود ۔

ابر وئے ہلال بوسمہ آسماں سبز نشود ۔

ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد ۔

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت ۔

اجل سگ کہ آید بمسجد خواب کند ۔

اجل سگ کہ میرسد نان چوپاں میخورد ۔

اختلاط زیادہ بر آشنائی ۔

ادب آب حیات آشنائی ست ۔

ارزاں بعلت گراں بحکمت ۔

از آتش او گرم نشدم واز دود او سوختم ۔

ع از ابر سیہ باشد افزونی باراں ہا ۔

از اسپ فرود آوردہ بر خر نشاند ۔

از برائے یک شکم منت دو کس نتواں کشید

از بیضۂ عنکا کی چوزہ نزاید ۔

از بیم باراں زیر ناودداں میگریزد ۔

از پلائے لنگ چہ پرسی از دست گرسنہ چہ خیر ۔

از پسر ناخلف دختر بہتر ۔

از تو حرکت از ما برکت ۔

از تو نازے از من نیازے ۔

از چشمۂ آفتاب جز تابندگی نتواں یافت ۔

ع از خدا شرم دارد شرم مدار ۔

از خوردداں خطا واز بزرگاں عطا ۔

از خرس موئے بس است ۔

از در ویشاں برگ سبزے ۔

ع از دل برود ہر آنچہ از دیدہ برفت

از دور دست بر آتش میگذارد ۔

ع از دوست یک اشارت دشمن بسر دویدن

از ریش کندہ بر بروت لبست ۔

از سوزن گر آہن نمیتواں خرید ۔

ع از ضعف بہر جا کہ نشستیم وطن شد ۔

از فریاد خر کسے نرنجد ۔

ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب از

Marfat.com

دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون
دزد باش و مرد باش ۔
دزد جوانمرد به از بازرگان بخیل ۔
ع دزد دانا میکند اول چراغِ خانہ را ۔
ع دزد راهے رود و صاحب کالا راهے
ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد
دزد ناگرفتہ سلطان ست ۔
دست بکار و دل بیار ۔
دست بر آسمان نتوان رسانید
دست بے ہنر کفچۂ گدائی است ۔
دست پیشین را بدل نیست ۔
دست جوانمرد بجہت دادن خارد و کف
بخیل برائے ستدن ۔
دستِ خود دہانِ خود ۔
دست دست اول ست ۔
دست چپ دست مے شوید ہر دو دست زر را
دست را دست مے شناسد ۔
ع دست زیر سنگ را آہستہ مے باید کشید
دست شکستہ و بال گردن ۔
دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند
دست کوتہ و کلہ دراز ۔

ع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست
دشمن دانا بہ از دوست نادان ۔
ع دعائے گوشہ نشینان بلا بگرداند ۔
ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ۔
دلا خوش باش نان ما بروغن افتاد ۔
ع دل بدست آور کہ حج اکبر ست ۔
دل تاریک را جان روشن نبود ۔
دل را با دل راہ است ۔
دل را بجز دلدار نباید داد ۔
دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زبان را
دم عیسےٰ در زندگانی در نگیرد یعنے اثر نکند ۔۱۲
دندان زدن شیر شغال را مبارک و آہو را شوم
دندانے کہ درد کند باید ش کند ۔
دنیا بیک قرار نیست ۔ دنیا پنج روزہ است
ع دنیا خوابیست زندگانی در وے ۔
خوابیست کہ در خواب بہ بینی آنرا
دوائے غضب خاموشی ست ۔
ع دو دل یک شود بشکند کوہ را ۔
دورنگی سیب از سیہ درونی اوست ۔
ع دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

Marfat.com

قاضی دو کس راضی نشوند ۔
از کفچہ تا حلوا نتواں خورد ۔
ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در وست
از گرہ تو چہ میرود ۔
از گریۂ ماتم گل سوری نزوید ۔
ع از گوشۂ بامے کہ پریدیم پریدیم ۔
از ماست کہ بر ماست ۔
از مردی و نامردی فاصلۂ یکقدم است ۔
ع از مکافات عمل غافل مشو ۔
از ہر جا کہ سنگ آید بالائے سنگ آید ۔
از یک دست صدا بر نیاید ۔
اسپ چوبیں راہ نمیرود ۔
اسپ دارو عنہ جو کمے خورد ۔
ع اسپ و زن و شمشیر و فادار کہ دید
استاد در سبق طعام در طبق ۔
استخوان سوختہ را سگ بنوید ۔
اشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند ۔
اشتہائے مرداں زیر دنداں ۔
اصفہاں نصف جہاں ۔
ع اصل بداز خطا خطا نکند ۔
افلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود ۔

اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزے
خورم کہ عقل مرا بخورد ۔
افزودنی نور ماہ برائے سپہرے شدن ست ۔
اگر بہ کار شغال روی سامان شیر کن ۔
اگر خر کمے بود قاضی نمیشد ۔
اگر در دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود ۔
ع اگر ساقی تو باشی ملیتواں خورد ہ ۔
اگر قارورہ پاک ست از طبیب چہ باک ۔
اگر مورچہ بسر سلیماں رود عیش نگیرد ۔
اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد ۔
اگر ہوس ست ہمیں قدر بس ست ۔
اگر ہمیہ آتش شوی خود را بسوزی ۔
اگر یار اہل ست کار سہل ست ۔
اللہ بس باقی ہوس ۔ اللہم یک یک ۔
امروز داری بخور غم فردا مخور ۔
امروز را فردا در پے است ۔
ع امشب ہمہ شب چمچہ زدی حلوا کرد ۔
انتظار بدتر از مرگ ۔
ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم ۔
آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند ۔
آنچہ در دل ست بر زبان مے آید ۔

Marfat.com

در پریشان حالی و درماندگی۔
دوستان بر زندان بکار آیند کہ بر سفرہ
دشمنان ہم دوست نمایند۔
دوست شاد و دشمن پائمال۔
ع دولت تیز را بقائے نیست۔
ع دولت دران سر است کہ میہمان پرست
ع دولت ندہد خدائے کس را بغلط۔
دو مرغ جنگ کنندہ فائدہ بہ تیر گر۔
دو ندہ باد ست کہ دریا و کوہ را سہل گیرد
دہ خراب خراج ندارد۔ دہ ویران چراغ ندارد
دہ در دنیا۔ ستان در آخرت۔
دہ درویش دریک گلیمے بخسپند
دہ مے بینی و فرسنگ مے پرسی۔
ع دہنِ سگ بلقمہ دوختہ بہ
دہن مخالفان نتوان بست۔
ع دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را۔
دیدہ نہ شنید گواہ گرو دید۔
ع دیدہ را ناخنہ بہ از ناخن۔
دیدۂ سخت را سخن بشکند چنانکہ بادام را سنگ
دیر آمدن زود در رفتن۔ دیر آید درست آید
دیر گیر و سخت گیر۔

ع دیگِ سیہ جامہ سیہ میکند
ع دیو بگریزد از ان قوم کہ قرآن خوانند
ع دیو خوش خلق بہ از حور گرہ پیشانی۔
ع دیو ہمان بہ کہ بود اندر بند۔
ع دیوانہ باش تا غمِ تو دیگران خورند۔
دیوانہ بکار خود ہشیار۔
دیوانہ را ہوئے بس است۔

امثال ذال معجمہ

ذرّہ را با خورشید چہ نسبت۔
ذوالفقار علی در نیام نباشد
ع ذوق چمن ز خاطر صیاد میرود۔
ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزارے برو

امثال رار مہملہ

ع رازِ دل جز بیار نتوان گفت۔
ع راز خود با یار خود چندانکہ بتوانی مگو۔
راست گوئی در رزق خود خلل۔
راست گو را ہمیشہ راحت در پیش ست
راست و دروغ بر گردن راوی۔
ع راستی را زوال کے باشد۔
ع راستی موجبِ رضائے خدا ست
راہ بزن اما راہ خدا ببین۔

Marfat.com

انچه در بغداد است گرد سر خلیفه ۔

انچه در دیگ ست بچچہ مے آید ۔

ع انچہ نصیب ست بہم میرسد ۔

اند کے جمال بہ از بسیاری مال ۔

انگشت کاسب کلید روزی ست دوست

بے ہنر کفچہ گدائی ۔

ع انگور ز انگور ہمی گیرد رنگ ۔

او داند و کار او داند

اوّل با آخر نسبتے دارد ۔

اوّل بچش بعد ازاں گو بے نمک ست

اوّل بسم اللہ غلط ۔

اوّل بہا مشک بہا ۔ اوّل پیالہ درد ۔

اوّل خویش بعدہٗ درویش ۔

ع اوّل شب میکشد مفلس چراغ خویش را

اوّل طعام بعدہٗ کلام ۔

ایاز قدر خود بشناس ۔

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست ۔

ع اے روشنی طبع و بر من بلا شدی ۔

ع اے زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

ایلچی را چہ زوال ۔

ع ایں خانہ تمام آفتاب است ۔

ع ایں را بکسے گو کہ ترا نشناسد ۔

ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ایں گل دیگر شگفت ۔

ع اینہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ۔

ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

امثال بائے موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

ع با تنگ ظرفاں نشستن عمر ضائع کردن ست

ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد ۔

ع با مردکشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد ۔ (آویخت ۱۲)

بادنجان ارزاں ست لیکن خرچی دارد ۔

بادنجان بد را آفت نمیرسد ۔

ع با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا ۔

بازار مصطفےٰ خریدار خدا ۔

باز عہد پریدن بر از دست پریدن ۔

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ۔

باغباں را وقت میوہ گوش کر بباشد ۔

باغ و بوستاں لائق دوستاں ۔

باقی داستاں شب فردا ۔

ع با کافر و ظلماں بنشیں و صلح کن ۔

ردّ بندہ خریدار خدا۔

ع رزق را روزی رسان پُرمید ہد

ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ع رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
می بَرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

رضائے مولیٰ از ہمہ اولے۔

ع رموزِ عاشقان عاشق بدانند

ع رموز مصلحتِ ملک خسروان دانند

رنجش خرا ز راحت پالان ست

رندان را رندان مے شناسند

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

ع رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی
رنگ روباختہ رنگ ریزی میکند۔

رنگریز بر بیش خود درماندہ۔

رنگریزی ماہ قصب را زیان دارد۔

روباہ را گفتند پوستین پوشی گفت انچہ
پوشیدہ ام بمن بگزارید۔

روبروئے بودن بہ از پہلو بود۔

ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

روز نو روز ی نو۔

روز شنبہ بجہود ارزانی۔

ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقرر ست

روستائی را عقل از پس مے آید۔

روستائی بزبان خود گویائی۔

روشنائی عرب از نور محمدؐ بود نہ از شعلۂ بولہب

روندہ کسے است کہ قدمے دارد در راہ خدا
سالک ۱۲

روئے دروغگو سیاہ

روئے شایستہ مرہم دلہائے خستہ

رویش ببین حاجتش مپرس

روئے مفلسی سیاہ۔

ع راہ راست برو اگرچہ دور است

ع ریاضت کش بہ بادامے بسازد۔

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت

امثال زار معجمہ

زبان پاسبان سر ست۔

زبان خلق نقارۂ خدا۔

ع زبانِ سرخ سرِ سبز میدہد بر باد۔

زحل ہندی از ترکی مریخ ترسد

ع زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

ع زدیم بر صف رندان و ہر چہ باد اباد

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔

ع زر دادن و درد سر خریدن۔

Marfat.com

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد۔

یا مغلوب مردے بدنشد بتر شد۔

باندازۂ گلیم پا دراز کن۔

با ہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔

ع باہمیں مردماں بیاید ساخت۔

ع با ہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست۔

ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد۔

بہ بام بلند دست بر آسماں نتواں رسانید۔

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

بہانۂ بچۂ مادر مے خورد۔

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد

ے بہ تمنائے گوشت مردن بہ

کہ تقاضائے زشت قصاباں

بت بامی نقش دیوار۔

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔

بچہ در شکم دنامش مظفر۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد۔

بخشندۂ آب ست کہ ہر چہ بیاید تر کند۔

بدروز ہم روزی مے خورد۔

بدعائے گرگاں باراں نمے بارد۔

ع بد گہر با کسے وفا نکند۔

ے بدی را بدی سہل باشد جزا

اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا

بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند

ع برات عاشقاں بر شاخ آہو۔

برائے ماسر خرے بہمرسید۔

برائے ابلیس سایہ گردد رسول نگردد۔

ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔

ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

ع بر سر فرزند آدمؑ ہر چہ آید بگذرد۔

ع بر عکس نہند نام زنگی کافور۔

برق زدہ را از کافور چہ سود۔

ع برگ سبز ست تحفۂ درویش

بزرگ را غم جان قصاب را غم پیشہ

ع بزرگاں خوردہ بر خوردہ نگیرند

ے بزرگش نخوانند اہل خرد

کہ نام بزرگاں بزشتی برد

ع بزرگی بایدت بخشندگی کن

بزرگی بعقل ست نہ بہ سال۔

بزرگی بطفل از ادب ست۔

بزک ممیر کہ بہار مے آید۔

ع بزکہ گرگیں شد از گلہ بدر باید کرد۔

Marfat.com

زرسفید برائے روزِ سیاہ است
زرکارکند مرد لاف زند
ع زصد تیر آید یکے برنشان
ع زمانہ باتو نہ سازد تو باز مانہ بساز۔
زمانہ سفلہ پرور ست۔ زدہ را میتوان زد
ع زمرگِ خر بود سگ را عروسی
ع زمین تر کید پیدا شد سر خر۔
زمین سخت آسمان دور
ع زمین شور سنبل بر نیارد
زن از غازہ سرخرو شود و مرد از غذا۔
ع زنِ بد در سرائے مرد نکو۔
ہم درین عالم ست دوزخ او
زنِ بیکار عزبؔ شود یا بیمار
زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر۔
زندگی را عشق است
زن مردوش بہ از مرد زن وش
ع زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ
زور بر خر نرسدہ بیالانش۔
ع زور بر گاؤ نالہ برگردون۔
ع زہے مراتب خوانے کہ بہ زید ارست
زیارت بزرگان کفارۂ گناہ۔

ع زینہار از قرین بد زنہار

امثال سین مہملہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا
سال گذشت حال گذشت۔
سایۂ ہما برائے دولت و علا جویند نہ برائے
دفع گرما
ع سبزہ بر سنگ نروید چہ گنہ بارانرا
سخت زنی سخت خوری۔
سخن از سخن خیزد۔
سخن بد آواز گلبند ست۔
ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار
سخن راست از دیوار ہم بشنو۔
سخن راست تلخ مے شود
سخن شنیدن نیخ دولت۔
سخی را در ہر دو عالم سر بلند۔
سخی و بخیل را سر سال برابر ست
سر بریدہ بانگ نمیکند۔
ع ہر کہ مفت از عسل شیرین تر است
سر مار کوفتہ بہ۔
سر دار زراستی آزاد شد۔
سرود بستان یاد دہانیدن۔

Marfat.com

بزمردہ وشاخ زرین بزیا بہلئے بزہ۔
بعداز رنج راحت است۔
ع بقدر مال باشد سرگرانی۔
بکاہل کارے مفرمائید پیرانہ بشنو۔
بگفتن آتش دہن نسوزد۔
بلائے طویلہ بر سر میمون۔
ے بلبلا مژدہ بہار بیار
خبر بدبہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت
بلیناس حکیم در قیصریہ حمامے ساختہ بود
بافروختن چراغ گرم مے شد
بے میوہ زمیوہ رنگ گیرد۔
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود۔
ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست
بندگی بیچارگی۔ بندہ درگاہ تا در ہمراہ
ع بنگر کہ چہ میگوید و منگر کہ کہ میگوید
ے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ
بود ہم پیشہ باہم پیشہ دشمن۔
بوزنہ را بارود گرے چہ کار۔
بوزنہ بنقل آدم انسان نمیشود۔

بوسہ بہ پیغام راست نیاید۔
بوئے مشک پنہاں کمے ماند۔
بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا است۔
ے بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد
ع بہر یک گل منت صد خار بایدکشید
ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد۔
ع بے زری کردم بمن ہر چہ بقارون زر کرد
بے زر بے پر
بیکدست دو ہندوانہ نگنجد
بے گنہ از درۂ عمر نترسد۔
بے نان تواں زیست بے آب نتواں زیست
بے مے مست ست

امثال بارفارسی

ع پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود
ع پائے پیش آمد ست و پس دیوار
پائے چراغ تاریک ست
ے پائے در زنجیر پیش دوستاں
بہ کہ با بیگانگان در بوستان
پختہ پنیر و نان خمیر۔
ع پر تو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست

Marfat.com

سرے کہ بار کسے نکشد بارے باشد بر گردن

سزائے گران فروش نخریدن ست

ع سطرہا کج راست آید چون کجی در مسطر ست

ع سعی بسیار کفش پارہ کند۔

سگ از دکان آہک گرچہ خوابد برد۔

سگ اصحاب کہف روزے چند

پئے نیکان گرفت مردم شد

سگ باش برادر خورد مباش

سگ بہفت دریا ک نشود۔

سگ حضور بہ از برادر دور۔

سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس۔

سگ را بمسجد چہ کار۔

سگ را طوق گردن دائرۂ دولت ست

سگِ زرد برادر شغال۔

سگِ میر و قلیۂ ترش۔

ع سگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا باشد۔

سگے را چون کلوخے بر سر آید

ز شادی بر جہد کاین استخوانست

ع سلامِ روستائی بے غرض نیست

سنگ آمد سخت آمد۔

سنگ زدن بر محل آ کہ زر دادن غیر محل۔

سنگ مفت و کلاغ مفت۔

سوال دیگر جواب دیگر۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت

سوزندۂ آتش ست کہ ہرگز سرد نمیشود۔

سوزن عیسے جز رشتۂ مریم در خور نباشد

سوز از گلہ دور۔

ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ست

سیر را چہ غم گرسنہ۔

سیر خوردہ ام کہ از بوئے گندش ترسم

سیلے نقد بہ کہ حلوائے نسیہ۔

سیمرغ دیگر ست و سی مرغ دیگر۔

سیاہ دلی دوات سر قلم را سیاہ کند

سیاہ روئی آہنگر سرخروئی آہن است

سیاہ روئی زحل بیک لونتوان شست

سیاقت عطارد از روزنامۂ شمس روشن شود

امثال شین معجمہ

ع شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست

ع شاخے کہ بلند شد تبر خورد

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ع شاگرد رفتہ رفتہ باستاد میرسد

Marfat.com

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل ۔
پُر چشمی غربال از پردلی آسیا ۔
ع پرستار زادہ نیاید بکار ۔
ے پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی
پس خوردہ کہ سگ سگ را شاید ۔
ع پسر کہ بد گوہر افتد پدر چہ کار کند ۔
پس ماندہ گاؤ را بخر باید داد ۔
ے پسر نوخ بابداں بنشست
خاندان بنوتش گم شد
پشت بام راندن و دزدی ۔
ع پیشہ چو پہ شد بزند پیل را پنج انگشت برابر نیست
پہلوان زندہ خوش است ۔
پیچش مار از کجروی خود است ۔
پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند ۔
پیر شود بیاموزد ۔
پیر من نفس ست اعتقاد من بس ست ۔
ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد ۔
ع پیر یکہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند ۔
پیری و ہزار عیب

پیش از عید بمصلا میرود ۔
پیش از مرگ واویلا ۔
پیش دروغگو ہر کس لاجواب است ۔
پیش زبان کوتلے نیست ۔
پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو ۔
پیغمبر اول دعا برائے خود کند
ع پیل در گل ماندہ را سہ پیل باید تا کشد

امثال تا مرفوقانی

تا از سر چیزے نخیزی بر سر چیزے نرسی
ع تا بہ بینم کہ از غیب چہ آید بردن
ے تا بہ دکان خانہ در گردی
ہرگز اے خام آدمی نشوی
تا تریاق از عراق آوردہ شود ۔ مار گزیدہ مردہ شود
ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم
تاج محمد قرۃ العین مومناں ست ۔
ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون
ے تا خود نرسد وعدۂ ہر کارکہ ہست
سودے نکند یاری ہر یارکہ ہست
ع تا در میانہ خواستہ کردگار چیست
ع تار پیری و پود مرگ یک است
تارک خواب فرشتہ است

Marfat.com

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا
ع شاہان کم التفات بحال گدا کنند
ع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال عنقا گردد
شب بسیار و شادی بیکار شب جائیکہ فردا چہ آید
ع شپر اگر وصل آفتاب نخواہد رفیق بازار آفتاب نگاہ دارد
شپرک پروانہ شمع خورشید نشود۔
شتر ارزان ست اگر قلادہ در گردن نمیداشت
شتر اگرچہ مردہ بود بوستش بار دو خرست
ع شتربان در دو آنچہ خر بندہ کشت
ع شتر در خواب بیند پنبہ دانہ۔
شتر صالح بہ از مردم طالح۔
شدنی شد دگرچہ خواہد شد
شراب زدہ را تراب دواست۔
شراب مفت قاضی ہم مے خورد۔
ع شرط ہمہ وقتی نبود لائق کشتی۔
شرم عثمان برائے ایمان ست نہ برائے روزی
شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔
شکل درویش صورت سوال ست
ع شلغم پختہ بہ زنقرۂ خام
شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست
شمشیر مردان خالی نباشد

ع شمع را پشت ورد نمیباشد۔
ع شمع را ہر چند سر بر بندر دشن تر شود۔
شملہ بمقدار علم۔
ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری درکار نیست
ع شوے زن زشت روے نابینا بہ۔
ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست
ع شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل ست
شیطان خانۂ خود را خراب نکند۔

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیر ست۔
صاحب غرض مجنون مے باشد
صاحب کرم ہمیشہ مفلس۔
صباح خواستم کہ خضرے بہ بینم خرسے دو چار شد
ع صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد
صبر مفتاح کار ست۔
ع صحبت نیکان بدان را سود نیست۔
ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔
ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست
صد شکر کہ چقدر نبود۔
صدقہ دادن ردّ بلا۔

Marfat.com

ع تاریشه در آب ست امید ثمرے ہست

تاریکی شب سُرمۂ چشم کورموش است۔

تاریکی واشارۂ ابرو

ع تاسال دگرمے کہ خورد زندہ کہ ماند

ع تاشب نردی روز بجائے نرسی

ع تاصدف قانع نشد پُر دُر نشد

تامار راست نشود لبسوراخ نرود

ے تامرد سخن نہ گفتہ باشد

عیب وہنرش نہفتہ باشد

ع تانباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

ع تانفس باقیست راہ زندگی ہموار نیست

ع تایار کراخواہد ومیش بکہ باشد

تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد

تخم تاثیر صحبت اثر

تختہ تخت یا تختہ تابوت

ترا بآب مے برم وتشنہ مے آرم

ترازو خسیس است ہرسو کہ زیادتی یافت

سرفرود آورد

ترازو ہمہ دوسر قلب

ترازوئے زہرہ از گرانی ستارگاں نشکند

ع تربیت نااہل را چوں گردگاں برگنبدست

ترسان دل راچہ پروی وچہ عفریت

ترکی تمام شد

تشنہ درخواب ہم آب مے بیند

ع تصنیف رامصنف نیکو کند بیاں

تعریف زیادہ بدتر از دشنام

تعظیم صاحب خانہ کردن پنبہ از ریش

حلاج برداشتن

تعظیم کاریگراں معاف۔

تقویم پارینہ بکار نیاید

ع تکبر عزازیل را خوار کرد

ع تکیہ برجائے بزرگاں نتواں زد بگزاف

ع تندرستاں را نباشد درد دریش

تنور تاگرم ست نان توماں بست

تنہا پیش قاضی رودی راضی آئی

تواضع دوسر دارد

ع تواضع زگردن فرازاں نکوست

تونگری بدل ست نہ بمال

توبہ برائے شکستن ست

ع توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

ع توپاک باش برادر مدار از کس باک

توانی وکارت

Marfat.com

صد کلاغ را یک کلوخ بس ست
صد موش را یک گربہ بس است
صفائی خانہ در آب و جاروب ست
صفِ مغلوب را ہوئے بس است
ع صلاح کار کجا و منِ خراب کجا۔
ع صلاحِ ما ہمہ آنست کان صلاحِ شما ست
صلاح نہ شد بلا شد۔
صلح اول بہ از جنگ آخر۔
صورت بین حالش مپرس۔
صورتِ گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک
ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد۔

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کبیہ۔ ضرب ضرب اول

امثال طاء مہملہ

ع طاقتِ مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
طامع ہمیشہ ذلیل ست۔
طبیب مہربان از دیدۂ بیمارے افتد۔
طفل بمکتب نمیرود دولے برندش۔
طفل شکیب ندارد۔
طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست
طفیلی کرد و کرم ہم آب مے یابد

طلعتِ زیبا بہ از خلعتِ دیبا
طمع دیدۂ ہوشمندے دوزد
ع طمع را سہ حرف ست و ہر سہ تہی
طینت بے معنے سفالیست بے شراب
طوفان شیطان اللہ نگہبان۔

امثال ظاء معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان
ظاہر عنوان باطن است۔
ظرف شکستہ صدا نمیدہد۔
ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نیاید
ظلم ظالم باعث ویرانی اوست۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود نہ پرد عارف است۔
عارف بخود غیر عارف است۔
عاشق از پدر مہربان تر است۔
عارف کہ نمود غیر عارف ست۔
عاشق کورے باشد۔
عاشقم اما ناز معشوقی دارم۔
عاشقم اما تا کنار بام۔ عاشقی بس مشکل است
عاشقے راز نہیباید نہ لاف۔
ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔

Marfat.com

تو کہ اینقدر راز خواب محظوظی چرائی میری

ع تو مرا دل دہ و دلیری بین

تہیدست روسیاہ - تیر آخر بجگر کافر

تیر چرخ را کمان چرخ باید -

ع تیر چوں ترشود کمان گردد

تیشہ را با تراش کار است بخواہ عود پیش

آید خواہ سپیدار را

تیشہ گر مقبل ست در سن تاب مدبر

ع تیغ کج را نیام کج باشد

امثال ثامہ مسئلہ

ثابت شدن بدست قاضی

ع ثابت قدم بگفت کسے بد نمیشود

ثواب راہ بخانہ صاحب خود میبرد -

ثواب روزہ بے عذاب آن روزی نشود

امثال جیم

جامہ باندازۂ تن باید دوخت

جان گرد جامہ گرد - جنگ دو سردارد

جاہل ملبس شتر لیست زیر جبۂ -

جائے استاد خالی ست -

جائے امید خالی ست -

ع جائے بنشیں کہ برنخیزی -

ع جائے خربستن تو اینجا نیست

جائے کہ حسین مے تشنہ میرد اگر بریزید باران لعنت

بارد جائے آن باشد

جائے کہ شاہین چنگ نزند پائے کبک

در رقص نہ خیزد

جائے کہ کمان رستم باشد باران تیز

بہمن ہم تواند بود -

جگر جگر ست و دگر دگر

جنس از جنس آسیب نہ بیند

ع جواب جاہلاں باشد خموشی

جو بشکن و طالع بیں -

جو فروختن و گندم نمودن

جوہر آنست کہ نہ سوزد و رد شن شود -

جوہری کہ آب مروارید در چشمش فرود آمدہ باشد

مروارید را بیند -

ع جوئے طالع نہ خردار ہنر بہ -

جوینده یابنده -

ع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ع جہد نما تا کہ بجائے رسی -

امثال جیم فارسی

ع چارہ نیست دریں واقعہ الا تسلیم

Marfat.com

عاقلان خوب میدانند
ع عاقلان درپئے نُقَطْ نشوند
عاقل باید کہ ازدیگران پند گیرد۔
عاقل دوبارہ فریب نمیخورد۔
عاقل را اشارہ بس است
عبارت از نظیر بے نظیر شود۔
ع عجب عجب کہ ترا یادِ دوستان آید
ع عدد شود سببِ خیر گر خدا خواہد
عذر گناہ بدتر از گناہ۔
عروسے کہ بمن رسید شب کوتاہ شد
عروسے کہ روئے خود پس غربال پنہان کند
بخت تش حاجت نیست۔
عزتِ ہر کس بدستِ آنکس است
ع عشقبازی زمجنون یاد میباید گرفت
عشق آمدنی بود نہ آموختنی۔
ع عشق ست وہزار بدگمانی۔
عشق ومشک پنہان نمے شود۔
عشق دو اروات۔
عصائے پیر بجائے پیر۔
عصمت بی بی از بے چادری۔
عطارد بے باید کہ تابد یکی آفتاب آرد

عطائے او بہ لقائے او بخشیدم
ع علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد
علت برود عادت نرود
علم در سینہ نہ در سفینہ
علم شئے بہ از جہل شئے
علم غیب خاصۂ خدا ست
علم نجوم قیافۂ روزگار ست۔
علمِ ادب بہر گدا نہ دہند
عمر دراز برائے تجربہ است۔ عمر سفر کوتاہ
ع عمرش دراز باد کہ ایہم غنیمت است
عوان عود سوزد وکندۂ دوزخ شود
سرہنگ ۱۲
عوض دارد گلہ ندارد۔
عیان راچہ بیان۔
ع عیب خود ہرگز کسے نمے بیند
عیسےٰ بدین خود موسےٰ بدینِ خود۔
ع عیش را در جہان خزان دادند۔

امثال غین معجمہ

غربت دیدہ مہربان میباشد
غرق شدہ را بفریاد چہ شود
غریب کور بیا باشد۔ غریب ہر دلعزیز
غضبِ مرد محک او ست

Marfat.com

چاش خورد بد تر از میراث خوراست
چاہ بیزن از زندان ضحاک کم نیست
چاہ کن را چاہ در پیش
چشم از روئے دوستان روشن شود نہ
از باغ و بوستاں ۔
چشم دوستاں روشن ۔
چشم را گل بد تر از خار است ۔
چشم فلک در میان سر است ۔
چشم کرم در عیب کفوف است ۔
چشم ما روشن دلِ ماشاد
ع چشم مور و پائے مار و خیر ممسک را کہ دید
چراغ پائے خود روشن ندارد
ع چراغ را نتواں دید جز بنور چراغ
چراغ روشن مراد حاصل ۔
ع چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا ۔
ع چراغ مفلساں نورے ندارد ۔
ع چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد ۔
چراغ وقت مردن خانہ روشن میکند ۔
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔
چرخی از سنگ برنے آید ۔
چقدر کاشتم نرویک برآمد ۔

ع چہ کند بینوا ہمیں دارد
ع چہ کنم چشم آسماں کور است
ع چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند
چندیں ہزار شکل برائے اکل
ع چو احمق در جہان باقیست مفلس در نمیماند
ے چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نزکہ راہ منزلت ماند نہ عارا
ے چو سپ ترا چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست
ع چو برگردد فلک کجکول سازد تاج شاہی را
چوب ہر چند سنگین ست بآب فرو نرود
ے چو پیروز شد و زد تیرہ روان
چہ غم دارد ز گریۂ کاروان
ع چو تیر از کمان رفت ناید بشست
ع چو شد ز ہر عادت مضرت نہ بخشد
ع چو فردا رسد کار فردا کنم
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
چوگاں تواضع کرد گوئی برد گوئی سخت
سری کرد سرز نشہا خورد
ع چو مہ بہالہ نشنید دلیل باران ست
ع چو میدان فراخ ست گوئے بزن ۔

Marfat.com

غلام بمال نازد و آفتا بهر دو۔
ع غلّہ گرارزان شود امسال سیدمشیوم
غم فردا امروز نباید خورد۔
غم نداری بزبخر۔
غنچہ از ترشروئی دلتنگ ماند۔
غنی ہرچند کریم باشد سفرہ برراہ نمے اندازد
غواص بدریا چیزے دیدہ است کہ بغورش فرو میرود
غورہ مویز نمیشود مویز غورہ نمے شود۔
غول در بتخانہ بند نمے شود۔
غیبت بدتر از زناست۔

امثال فا

ع فال نیکو بزن بہر کارے۔
فتراک جوانمردان دستاویز امیدست۔
فراخ روزی را با قحط چہ کار۔
ع فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است
فرمان برادر در آیندہ روزن۔
فریاد شغال و بال شغال۔ فردا کہ دیدہ است
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔
ع فکر زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است
ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔
فلفل را مبین کہ کوچک است۔

امثال قاف

قاضی بد و گواہ راضی۔ قاضی برشوت راضی
ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی۔
قدر جوہر جوہری داند۔
قدر عافیت کسے داند کہ مصیبتے گرفتار آید
ع قدر عیسے کجا شناسد خر۔
ع قدر نعمت ست بعد زوال۔
ع قدم نامبارک و مسعود۔
گر بدریا رود برآرد دود
قرآن را از لوح زرچہ زیب۔
قرض شوہر مردان است۔
قرض کہ از ہزار گذاشت نان و گوشت باید خورد
قرض مقراض محبت است۔
قسم برائے خوردن است۔
ع قضائے نبشتہ نباید سترد
قضیۂ زمین برسر زمین۔
قطب از جانہ جنید۔
قفا زدن گردن کشا نرا گردن زدن است
قفل بدریا نمیتوان زد۔
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔
ع قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

Marfat.com

ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔

ع چو نام سگ بری چوبے بدست آرد۔

چون از گلو فرو رفت چہ حلوا چہ زہر۔

چون بر حسین رو نہ بد آید در کشت عطار و خوشہ چینند

ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر۔

چوں سنگ را معرفت باشد زر پیش او سرفرود آرد

ع چوں قضا آید طبیب ابلہ شود۔

چوں کار از دست رفت پشیمانی چہ سود۔

ع چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است

چہار پارا چہار روز آزمایند و دو پارا دو روز۔

ع چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیباں

ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

چہ خوش چیرا نباشد۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

اَلَا یَا اَیُّہَا السَّاقِی اَدِرْ کَاسًا وَنَاوِلْہَا

ع چہ مرمے بود کہ زنے کم بود

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ع چیزے بدہ درویش را چیزے بگو درویش را

چینی شکستہ صدا نمیکند۔

چیزے کہ نیابی مجو چین ابرو نمیتوں دید۔

امثال ہا در مہملہ

ع حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

حاجی حاجی را در مکہ مے بیند۔

حاضر را لقمہ۔ غائب را کلیر

حاکم تمام گوش باید

حیدا خانہ خود اگر تمام گلخن است۔

ع حُبّ الوطن از ملک سلیمان خوشتر۔

حرام خوردن و شلغم؟

ع حرف بد بر زبان باشد۔

ع حرف حق بر زباں شود جاری۔

حرف میماند وقت نمیماند۔

حریف حریف را مے شناسد

ع حریف باختہ با خود ہمیشہ در جنگ ست

حساب دوستاں در دل۔

حق بہ حق دار رسید۔

حکایت از مثل بمثل شود۔

ع حکم حاکم قبول باید کرد۔

حکم حاکم مرگ مفاجات۔

حکیمے را پرسیدند دوست چیست؟

گفت اسمے است بلا مسمےٰ!

حلوا خوردن را روئے باید۔

ع حلوا گفتن دہن نشیند دشیریں

Marfat.com

ع قناعت تونگر کند مردرا۔
قولِ مردان جان دارد۔
قہرِ درویش برجانِ درویش۔
ع قیمتِ زعفران چہ داند خر

امثال کاف تازی

ع کارِ استاد را نشان دگرست
کار امروز بفردا مگذار۔
کار بچہ خام و عقل غلام کم۔
کار بکثرت است۔
کار تدبیر بتقدیر راست نیاید۔
کار دوستہ خود را نمے برد۔ کار را کار فرما کند
کار کبک ریگ خوردن است۔
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن
ع کاریکہ نکونشد نکو شد کہ نشد
کاسۂ ہمسایہ دو پادارد۔
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد
کالائے بدبر بیشِ خاوندش۔
کاہ در کاہ دان نمے ماند۔
کاہے میخورد دوراہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔

کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش آمدنی پیش
ع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد از وبالش چہ غم
ع کریمان دست میدارند مہمانِ طفیلی را
کریم را صد بنار خرچ میشود و بخیل را ہزار
ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ چہ خوب کہ زشت
ع کس نہ خارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست
ع کس نیاموخت علمِ تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ع کس نیاید بزیر سایۂ بوم
ور ہما از جہان شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد
کفش دوز چرم آلودہ خاید و لقمۂ پاک خورد
کفن دوز در شب از مردہ نہ ترسد و روز
از زندگان برمد
ع کلاغِ تگِ کبک در گوش کرد
تگِ خویشتن را فراموش کرد

Marfat.com

حیف دانامردن وافسوس ناداں زیستن ۔
حیف کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں
جائے ایشان گیرند ۔
حیلہ رزق بہانہ موت ۔

امثال خار معجمہ

ع خاک از تودۂ کلان بردار ۔
خاکسو در عزیزاں آسائش دیدہ مشتاقان ست
ع خاک عمل از عبیر معزولی بہ ۔
خاک غرباں رانشاید و خشت آسیارا ۔
خالی دست رو سیاہ ۔
خاموشی زبان سوسن عمار آزادگی اوست ۔
خاموشی علامت رضاست
خانہ بردوش یک بینی و دو گوش ۔
خانۂ تنگ روزی فراخ ۔
خانہ جارا گور جدا ۔
خانۂ خالی رادیو میگیرد ۔
خانۂ شیشہ را سنگ بس است ۔
ع خانۂ درویش را شمعے بہ از مہتاب نیست
خانۂ دوستاں بروبے و در دشمناں مکوب
خبر غضر ہمہ معتبر
خدارا ندیدہ اند بعقل شناختہ اند

خداداری چہ غم داری
خدا کہ مے دہد منے پرسد تو کیستی
خدا مے بیند و مے پوشد ہمسایہ نمی بیند و می خروشد
خدا ندہد سلیماں کے دہد
ع خدائے کہ دنداں دہد نان دہد
ع خرارہ جُل اطلس بپوشد خر است
ے خرانرا کسے در عروسی نخواہد
مگر آں زماں کاب ہیزم نماند
خربار بر بہ از شیر مردم در ۔
خربستہ بہتر اگرچہ دزد آشنا باشد ۔
خرپزۂ بخور ترا با فالیز چہ کار ۔
خرپزۂ شیریں کم بختی نوکراں ۔
خرپزۂ شیریں نصیب شغال است ۔
خر خالی یرغہ میرود ۔ خر خفتہ جو نمیخورد
خر خواجہ خر من خواجہ ۔
خررا خدا شاخ نمے دہد ۔
خررا دو گوش گواہ بس است ۔
ع خرس در کوہ بوعلی سینا ست ۔
ے خر عیسےٰ اگر بمکہ رود چو بیاید ہنوز خر باشد
ع خر عیسےٰ باآسماں نرود
ع خر قیمت زعفران چہ داند

Marfat.com

کلند چاہ کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
کم خرچ بالانشین ۔
ے کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند
کور بہ چراغ احتیاج ندارد ۔
کور بکار خود بینا ست ۔
کور چہ خواہد دو چشم ۔
کور را بہ تماشائے گلستان چہ کار
کور و نظر بازی ۔ کوری بہ از نادانی ۔
کوزہ گر از کوزۂ شکستہ آب مے خورد
کوزۂ نو دور زود آب را سرد دارد
کوزہ ہمیشہ از چاہ درست نہ برآید
ع کوشش بے فائدہ است چشمہ برابر و کور
کہ کرد کہ نیافت
کے آمدی کے پیر شدی ۔

امثال کاف فارسی

گاؤ باشد کہ زبانش چرب بود
گاؤزال از شیر ایوان نوشیروان مے ترسد
ے گاہ باشد کہ کودک نادان

بغلط بر ہدف زند تیرے
ع گدا گر تواضع کند خوے اوست
گدا گر ہمہ عالم بدو دہند گدا ست
گذشت آنچہ گذشت ۔ گذشتہ را صلوات ۔
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی
گربہ از برائے خدا موش نمے گیرد ۔
گربہ کشتن روز اول ۔
ے گربۂ مسکین اگر پرہ داشتی
نام کنجشک از جہاں برداشتی
ے گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا
گرد گلۂ تو تیائے چشم گرگ
گردن شتر کمانی ست کہ برائے قربان ساختہ
ع گردنِ بے طمع بلند بود
ع گر ضرورت بود روا باشد
ے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاؤ خر
ع گر نویسی قلمے مے تراش
گریۂ گوزن بہ از خندۂ شیر
گریہ بوقت بہ از خندۂ بے وقت ۔

Marfat.com

خرکرہ بشب طاؤس مے نمایئد

خرکہ جو دید کاہ نمے خورد ۔

خرگوش دم بریدہ را نمے خورند ۔

خرما را پوست بہ از مغز ۔

خر ہماں خر است اما پالانش دیگر ست

خرے بیفتاد و خیکے بدرید ۔

خرے کہ از خری بماند دم و گوشش باید برید ۔

خس کم جہاں پاک

ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ۔

ے خلافِ رائے سلطان رائے جستن

بخون خویش باید دست شستن

خلق خدا ملک خدا ۔

خندۂ گل گریۂ گلاب بار آرد ۔

خندۂ مردم از شادی باشد و خندۂ بوزنہ از غم

ع خواب یک خوابست باشد مختلف تعبیرہا

ع خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش

ع خواجہ داند بہار شاخ نبات

خواجہ سزا اگر ولی است مادر بخطا

ع خوب شد اسباب خود بینی شکست

خود پسند پسند خلق نباشد

خود پسندی جان من برہان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط

خود فضیحت دیگراں را نصیحت ۔

خود کردہ را چہ درماں ۔

خوردہ نہ بردہ ایوائے درد کردہ ۔

خورشید روئے ہمہ سیاہ میسازد و روئے ما سپید

ع خوش آمد ہر کہ را گفتی خوش آمد ۔

ع خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند ۔

خوشخو خویش بیگانگانست ۔ و بدخو بیگانہ خویشاں

ع خوش سخن باش تا اماں یابی ۔

خوشہ یک سردارد ۔

خون را آب شویند خون را خون نشویند ۔

خون حسنؓ و حسینؓ دم الاخوین نیست ۔

ے خوئے بدرا طبیعتے کہ نشست

نرود جز بوقت مرگ از دست

ع خوئے بد را بہانہ بسیار ۔

خویشی بخویشی سود ابر رضا ۔

امثال دال مہملہ

داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سرمار

دامن پاک را کہ باد امن آلودہ بند و

پاک ہم پلید شود ۔

Marfat.com

ع گفتن ہمین بس ست کہ اسپ من ابلق ست
ہ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو
گل کاغذی را بہ شبنم چہ کار
گل کاغذی بوئے نمے دہد۔
گلہ از دوستان خیزد
گلہ از دوستان عیب نیست
گناہ کنند گاوان رئیس دیدہ تاوان۔
گناہ مے کنی بارے کبیرہ بکن
گنا ہے کہ بکفار نزدیک ست گناہش نتوان گفت
گندم از جو نروید
ع گندم از گندم بروید جو ز جو
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد
گوسالہ بزور میخ میجہد
ع گوسالہ ما پیر شد و گاؤ نشد
گوشت ہر چند لاغر ست آبروئے نان ست
گوشِ خر دندانِ سگ
گوش زدہ اثرے دارد۔
ع گوش نامحرم نباشد جائے پیغام سروش
گوہر در کان بے قدر ست و در بازار بقیمت۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔

امثال لام

ع لائق افسر نباشد ہر سرے
لذت تیشہ از کوہکن باید پرسید
لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود
لعنت بکار شیطان۔ لعنت ہیچ است
لنگ بخر کور بخر بیر بخر
ہ لنگی زیر لنگی بالا
نے غم زرد نے غم کالا
لوزینہ بگاؤ دادن از کون خرے ست
لیلے را بچشم مجنون باید دید۔

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔
ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال
ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود
ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت
مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد
مار مردہ نمے گزد۔
ہ ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
ع مالِ حرام بود بجائے حرام رفت

دانا باشارت ابرو کار کند۔

دانشمند را دست کوتہ بہ از دستار دراز۔

دایہ مہربان تر از مادر ست۔

ع در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔

در بتو میگوید دیوار تو گوش کن

در بلا بودن بہ از بیم بلا۔

ع در بیشہ گماں مبر کہ خالی ست۔

در جنگ حلوا بخش نمے کنند۔

در خانہ آردنے و در کوچہ تنور

ع در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

در خانہ بلنوا چہ پنج چہ شش۔

در خانہ خدا دائم باز ست۔

ع در خانہ مور شلغمے طوفان است

در خلیکہ از دہی بکسے نرسد بے آبی خشک

ے در خلیکہ اکنوں گرفت ست پائے

بہ نیروئے شخصے بر آید ز جائے

ے در دا کہ طبیب صبر مے فرمائید

وایں نفس حریف را شکر مے باید

ع در دیکش تا بدوائے رسی

ع در دراپیش دردمند بگو

در دراخدا بدستانِ خود مے دہد۔

در دل دردلیست۔ در دسر کمتر بہتر۔

ع در د عاشق نشود بہ ز مداوائے طبیب

ع در شتی و نرمی ہم در بہ ست

ع در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

در قصص انبیاء مضاحک نگنجد۔

ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

در کہ مے کوبی و خانہ کہ مے پرسی۔

ع در ماں بکسے رسد کہ در دے دارد۔

در مقام تشنگی ہزار مرد ارید لقطرۂ آبے نیرزد۔

در نیستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن

در و گر بے سرزنش کار نکند

در و گر تیشہ بپائے خود میزند

در و گور اتا بدر خانہ باید رسانید

در و گو ہر جا دلیل ع در و غے را مجرا باشد در عنے

در و غ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

در و گو را حافظہ نباشد

ع درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

ع درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

درویشی زوال نہ بیند

در ہفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور بنوازد

ع دُرِ یتیم را ہمہ کس مشتری بود

Marfat.com

مالِ عرب پیشِ عرب ۔ مالِ مردہ پسِ مردہ

مالِ مفت دلِ بے رحم ۔

مالِ نثار جان ست وجان نثار آبرو ۔

ماہی را ماہی میخورد و ماہی خور ہر دو را ۔

ع مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن

ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید

مثل معروف پیرایۂ زبانہا ست

ع محتسب را درونِ خانہ چہ کار

ع محتسب گرمے خورد معذور دارد مست را

محتسبی در بازار ست نہ در خانہ ۔

محمدؐ بمعراج بلند ست نہ بعمامہ ۔

محنت برباد گنہ لازم

محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید ۔

مدعی سُست گواہ چست ۔

ع مرا بخیرِ تو امید نیست بد مرسان

ع مرا ناں دہ و کفش بر سر بزن

ع مُربی بیار و مُربّے بخور ۔

ع مردِ آخر بین مبارک بندہ ایست

ع مردِ بے زر ہمیشہ رنجور ست

مرد بے سنگ را و زنے نباشد ۔

مرد پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد ۔

مُردن بہ نان بہ کہ زیستن بہ ننگ ۔

مُردن ملک نفع نمیکند خوبست کہ با با بمیرد ۔

ع مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند

مردہ اگر خاک دہد بستان ۔

مردہ بدست زندہ ۔

مردہ ہر چند عزیز ست نگاہ نتوان داشت

ع مردیت بیار زمانے وانگہ زن کن

ع مردیت نبود فتادہ را پائے زن

ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل باید ش

مرگ انبوہ جشنے دارد ۔ مرگ بہ از رسوائی

مریخ نزد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت

مزدور خوش دل کند کار بیش ۔

ع مزن فالِ بد کاورد حال بد ۔

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب ۔

مشت بستہ قفل بہشت ست ۔

مشت در محل خود از تیغ بالاتر ست ۔

مشت زن دیگر ست و تیغ زن دیگر

مشت ناخوردہ بہشت مے باز و ۔

مشتے نمونہ از خروارے ۔

مشتے کہ بعد از جنگ بیاد آید بر کلّۂ خود باید زد

Marfat.com

ع دزد از خانۂ مفلس تعجل آید بیروں

دزد باش و مرد باش

دزد جوانمرد بہ از بازرگان بخیل

ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانہ را

ع دزد را ہے رود و صاحب کالا را ہے

ع دزد مشتاق تر از صاحب باشد

دزد ناگرفتہ سلطان است

دست بکار و دل بیار

دست بر آسماں تواں رسانید

دست بے ہنر کفچۂ گدائی ست

دست پیشین را بدل نیست ۔

دست جوانمرد بجہت دادن خارد و کف

بخیل برائے ستدن ۔

دست خود دہانِ خود ۔

دست دست اول ست ۔

دست چپ دست می شوید و ہر دو دست رو را

دست را دست مے شناسد ۔

ع دست زیر سنگ را آہستہ می باید کشید ۔

دست شکستہ و بال گردن ۔

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند

دست کوتاہ و کلہ دراز ۔

ع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است

ع دشمن چہ کند چوں مہربان باشد دوست

دشمن دانا بہ از دوست نادان

ع دعائے گوشہ نشینان بلا بگرداند

ع دشمن تتواں حقیر و بیچارہ مشمرد

دلا خوش باش نان ما بروغن افتاد

ع دل بدست آور کہ حج اکبر است

دل تاریک را جان روشن نبود

دل را با دل راہ راست

دل را بجز دلدار نباید داد

دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زباں را

دم عیسےٰ در زندگانی در نگیرد یعنی شہرہ نکند

دندان زدن خیر شغال را مبارک و آہو را شوم ۔

دندانے کہ درد کند باید شکند ۔

دنیا بیک قرار نیست ۔ دنیا پنج روزہ است

ے دنیا خوابیست زندگانی دروے

خوابیست کہ در خواب بہ بینی آنرا

دوائے غضب خاموشی ست ۔

ع دو دل یک شود و بشکند کوہ را ۔

دورنگی سیب از سیہ درونی اوست ۔

ے دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست

Marfat.com

مطلب سعدی دیگرست ۔
مفت را چه گفت ۔
مفتی نوشت ہر چہ گفتی ۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بے رنج ۔
مگس حرام نیست الا ول بہم میزند
ملامنم و برادرم مے خواند
ملخ از چراغ نگارین تر است ۔
ع ملکِ خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست
من آنم کہ من دانم
من از ریسمان میگویم واو از آسمان ۔
من چہ پیشم کہ برادر کلان من پیش ست
من چہ گویم وطنبورۂ من چہ میگوید
من زندہ جہان زندہ من مردہ جہان مردہ
مور یکہ پر برآرد عمرش بآخر رسد
موش لبسوراخ نمیرفت جاروب بدست لبست
مومن موم دل وکافر سنگ دل ۔
موسے را سفیدی دست ہنر ست نہ عیب
مہمان عزیز ست اما تا سہ روز ۔
مہمان مہمان را نتواند دید وصاحب خانہ ہر دو را
مہمان بے وقت پہلوے خود مے خورد
ع میراثِ پدر خواہی علمِ پدر آموز ۔

میکشد زہر اگر اندک وگر بسیار ست

امثال نون

ع نابردہ رنج گنج میسر نمیشود ۔
ع ناخواندہ بخانۂ خدا نتوان رفت ۔
نادان سخن گوید دانا قیاس کند ۔
ع ناز بران کن کہ خریدار تست ۔
ع ناسودہ کجا رود کہ آسودہ شود
ناکردہ کار چوں کار کند خود را رسوا نماید
ع ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس نالۂ
نالۂ آب از ناہمواری زمین ست ۔
نام بلند بہ از بام بلند ۔
ع نامرد زند ہمیشہ لاف مردی ۔
نام رستم بہ از رستم ۔
ناکردہ ارمان وکردہ پشیمان ۔
نامش کلان ودہش ویران ۔
نان بدہ نام برآر ۔
نان یک روزہ چہ بر پشت چہ در شکم ۔
ناؤدان کعبہ میروی و باران رحمت طمع میداری
ع نبرد قفر نرم را تیغ تیز ۔
ع نبود خیر دران خانہ کہ عصمت نبود ۔
نخود ہر آش ست ۔

Marfat.com

درپریشاں حالی و درماندگی ۔

دوستاں درزندان بکار آیند کہ برسفرہ دشمناں ہم دوست نمایند۔

دوست شاد دشمن پائمال ۔

ع دولت تیز را لقائے نیست

ع دولت دراں سراست کہ از میہماں پرست

ع دولت ندہد خدائے کس را بغلط ۔

دو مرغ جنگ کنند فائدہ بہ تیر گر۔

دو ندہ باد ست کہ دریا و کوہ را سہل گیرد ۔

دو خراب خراج ندارد، دو ویراں چراغ ندارد

دو در دنیا ۔ ستان در آخرت ۔

دہ درویش در یک گلیمے بخسپند ۔

دہ مے بینی و فرسنگ مے پرسی ۔

ع دہن سگ پر لقمہ دوختہ بہ ۔

دہن مخالفان نتوان بست ۔

ع دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را ۔

دیدہ نہ شنید گواہ گرویدہ ۔

ع دیدہ را ناخنہ بہ از ناخن ۔

دید و سخت را سخن بشکند چنانکہ بادام را سنگ

دیر آمدن زود رفتن ۔ دیر آید درست آید ۔

دیر گیر و سخت گیر ۔

ع دیگ سیہ جامہ سیہ میکند ۔

ع دیو بگریزد از اں قوم کہ قرآں خوانند ۔

ع دیو خوش خلق بہ از خورگرہ پیشانی

ع دیو ہماں بہ کہ بود اندر بند ۔

ع دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ۔

دیوانہ بکار خود ہوشیار ۔

دیوانہ را ہوئے بس است ۔

امثال ذال معجمہ

ذرّہ را با خورشید چہ نسبت ۔

ذوالفقار علی در نیام نباشد ۔

ع ذوق چمن ز خاطر صیاد میرود ۔

ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزار رو بر ۔

امثال راء مہملہ

ع راز دل جز بیار نتواں گفت ۔

ع راز خود با یار خود چنداں کہ بتوانی مگو ۔

راست گوئی در رزق خود خلل ۔

راست گو را ہمیشہ راحت در پیش است

راست و دروغ بر گردن راوی ۔

ع راستی را زوال کے باشد ۔

ع راستی موجب رضائے خدا ست

راہ بزن ما را راہ خدا ببین ۔

Marfat.com

ع نہ دہد نقد را بہ نسیہ کسے
ے نرخ متاعے کہ فراوان بود
گر بہ مثلِ جان بود ارزان بود
نرم چوب را کرم مے خورد
ع نرود میخ آہنی در سنگ۔
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت۔
نزد یگان بے بصر ورود وسانِ باخبر در حضور
ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز وال۔
نقل کفر کفر نباشد۔ نقل عیش بہ از عیش
ع نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم
ے نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بد کردن بجائے نیک مردان
نگاہِ درویشان عین سوال است
نگون شدن آسمان برائے چیدن آدمیان است
نماز ستون دین ست و قامت مرد ستون نماز
ے نماند ستمگار بد روزگار + بماند بر و لعنتِ کردگار
نمک خوردن و نمک دان شکستن
نوش بے نیش حاصل نشود۔
نوکر قاضی را خطرۂ تغیر نیست۔
ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست
نہ از تو دود نہ از من نخود۔

ع نہان کی ماند آن رازے کز دسازند محفلہا
ع نہ روئے رہائی نہ راہ گریز
نہ روے ماندن نہ رائے رفتن۔
ع نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد
نیازِ پیران حق فقیران۔
ع نیاید بجو باز آبے کہ رفت۔
نیستی و نا برخوردار ی
ے نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست
نیک سود اشریک مال مردم است
نیکو کاری نیکو روی
نیکی بر باد گنہ لازم
نیکی کن و بدریا انداز نیکی نیک را بدی بدرا
نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان۔
نیم خوردۂ سگ ہم سگ را شاید

امثال واؤ

واکن کیسہ بخور ہر لیہ۔
ع وائے بر ان خوردہ کہ تنہا خوری
ع وائے بر قدر سخن گر سبخندان نرسد
ع وظیفہ گر طلبے رو ہنر بدست آور
وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید

Marfat.com

ردّ بندہ خریدار خدا ۔

ع رزق را روزی رساں بر میدہد

ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ۔

ے رشتہ در گردنم افگندہ دوست

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

رضائے مولا از ہمہ اولی ۔

ع رموز عاشقاں عاشق بدانند ۔

ع رموز مصلحتِ ملک خسرواں دانند

رنجش خود از راحت پالاں ست ۔

رنداں را رنداں می شناسند ۔

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

ع رندگی ہوسناکی در عہد شباب اولی

رنگ رو باختہ رنگ ریزی میکند ۔

رنگریز بر لبش خود درماندہ

رنگریزی ماہ قصب را زیاں دارد

روباہ را گفتند پوستین پوشی گفت انچہ

پوشیدہ ام بمن بگزارید

رُو در بر تے بودن بہ از پہلو بود

ع رو رح را صحبت تا جنس عذابیست الیم

روز نو روزی نو

روز شنبہ بجہود ارزانی

ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقرر ست

روشنائی را عقل از پس مے آید

روشنائی بزبان خود گویائی

روشنائی عرب از نور محمدؐ بود نہ از شعلۂ لولہب

روبندہ کسے است کہ قدمے دارد ۔ سالک ۱۲

روئے در رو نگو سیاہ ۔

روئے شایستہ مرہم دلہائے خستہ ۔

رویش ببیں حالش مپرس

روئے مفلسی سیاہ ۔

ع راہ راست برد اگرچہ دور است ۔

ع ریاضت کش بہ بادامے بسازد ۔

ریسماں سوخت لیکن کجی نرفت

امثال زبان مجمعہ

زبان پاسبان سر ست

زبان خلق نقارہ خدا

ع زبان سرخ سرسبز میدہد بر باد

زحل ہندی از ترکی مریخ نترسد

ع زور یا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

ع زدیم بر صف رندان و ہر چہ باد باد

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود

ع زر دادن و درد سر خریدن

Marfat.com

وقت را بندہ ساعت را سلطان

ع وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز
ولی را ولی می شناسد

امثال ہائے ہوز

ع ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست
ہر بہارے را خزانے ۔ ہر پردہ را نوائے
ہر جا کہ گل ست آنجا خار ست ۔
ہر جا کہ گنج ست آنجا مار ست ۔
ہر جا کہ میوۂ خوب ست کلاغ میخورد ۔
ہر چہ از آسمان آمد زمین برداشت ۔
ہر چہ از دزد ماند در مال بُرد ۔
ع ہر چہ استاد ازل گفت ہمان میگویم
ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
ع ہر چہ آن خسرو کند شیرین بود
ع ہر چہ باد ا باد ما کشتی در آب انداختیم
ہر چہ باد آرد باد برد ۔
ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر ۔
ہر چہ بنداز خود بنید ۔
ع ہر چہ خدا خواست ہمان شود ۔

ع ہر چہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بصرہ
ہر چہ در بندِ آنی بندہ آنی ۔
ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماند ۔
ہر چہ در دیگ است بچمچہ مے آید ۔
ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید ۔
ع ہر چہ در کانِ نمک رفت نمک شد
ہر خرے کہ باشد بالان ما برد ۔
ہر دردے را دوائے ہست ۔
ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے ۔
ہر روزگار نخواہد مرد کہ کوفتہ ارزان شود
ہر زمینے را خاصیتے بود ۔
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد
ہر سگے کہ عو عو کند در کوچۂ خود شیر غران است
ہر شئے را روزے در پے است ۔
ع ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہنر است
ہر فرعونے را موسے
ہر کارے و ہر مردے ۔
ع ہر کجا چشمۂ بود شیرین
مردم و مُرغ و مور گرد آیند
ہر کہ اول زندہ است نفس نازندہ ۔

Marfat.com

زر سفید برائے روز سیاہ ست

زر کار کند مرد لاف زند۔

ع زصد تیر آید یکے بر نشاں

ع زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز۔

زمانہ سفلہ پرور ست۔ زدہ را میتواں زد۔

ع زمرگ خوبود سگ را عروسی۔

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر۔

زمین سخت آسماں دور

ع زمیں شور سنبل بر نیارد۔

زن از غازہ سرخرو شود و مرد از غذا۔

ے زن بد در سرائے مرد نکو

ہم دریں عالم ست دوزخ او

زن بیکار غمگر شود یا بیمار۔

زن جواں را پیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر۔

زندگی را عشق است۔

زن مرد وش و مرد زن وش۔

ع زن وار در ہا ہرد و در خاک بہ۔

زور بر خر نرسدہ بپالانش۔

ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔

ع زہے مراتب خوابے کہ بہ زبیدا ست

زیارت بندگاں کفارۂ گناہ۔

ع زنہار از قرین بد زنہار

امثال سین مہملہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا۔

مال گذشت حال گذشت۔

سایۂ ہما برائے دولت و علاج بیند

نہ برائے دفع گرما۔

ع سبزہ بر سنگ خرد یدہ چہ گنہ باراں را

سخت زنی سخت خوری

سخن او سخن خیزد۔

سخن بد آواز گنبد ست۔

ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار۔

سخن راست از دیوار ہم بشنو۔

سخن راست تلخ مے شود۔

سخن شنیدن بیخ دولت۔

سخی را در ہرد و عالم سربلند۔

سخی و بخیل را سر سال برابر ست

سر بریدہ بانگ نمیکند۔

ع سر کہ مفت از عسل شیریں تر است

سر مار کوفتہ بہ۔

سرو از راستی آزاد شد۔

سرو و بستان یاد دہا ندن۔

ے بالفتح والتخفیف در فارسی زن مجرد را گویند ۵۱۲

Marfat.com

ہر کہ از زبان شیرین ست سزاوار تحسین و آفرین است

ع ہر کرا صبر نیست حکمت نیست ۔

ہر کرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند ۔

ہر کردہ را جزائے ہست ۔

ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

ہر کس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بکمال ۔

ع ہر کسے را بہر کارے ساختند

ع ہر کسے مصلحتے خویش نکو میداند

ہر گندہ خورے را گندہ پزے ۔

ہر گہ کہ خر کباب شود شغال سبلت سیخ کند

ہر کمالے را زوالے

ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند ۔

ہر کہ آتش مزاج باشد بے آب زید ۔

ع ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت

ہر کہ از خدا نترسد از وئے باید ترسید ۔

ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور

ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند ۔

ہر کہ باد در سر دارد سر بباد دارد

ع ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش ۔

ہر کہ بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند

ہر کہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود ۔

ہر کہ خانہ مردم بکاود خاک بر سرش افتد

ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ۔

ہر کہ خیانت در زود دستش در حساب بلرزد

ہر کہ در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود ۔

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد شمرد

بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد

ہر کہ مال ندارد یار ندارد ۔

ہر کہ مشت نخورد بہشت خویش مے نازد ۔

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد ۔ ہر ملک و ہر رسمے

ہر نشیبے را فرازے ۔ ہر نمرودے را پشہ ۔

ہزار جواب یک خاموشی ۔

ہمت کار ہا وارد ۔ ہمت مردان مدد خدا

ہم ثواب و ہم خرما ۔

ہم رنگ ضرر ندارد ۔

ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہ تو نیست

ہمسایۂ بد خار در پہلو ۔

ع ہمسایۂ بد مباد کس را ۔

ہم فال و ہم تماشہ

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نر سنجد ۔

Marfat.com

سرے کہ بار کسے نکشد بارے باشد بر گردن

سزائے گراں فروش نخریدان ست

ع سطرہا کہ راست آید چوں کجی در مسطر ست

ع سعی بسیار کفش پارہ کند

سگ از دکان آہک گرچہ خواہد ببرد

ہ سگ اصحاب کہف روزے چند

پئے نیکان گرفت مردم شد

سگ باش برادر خورد مباش

سگ بہفت دریا پاک نشود

سگ حضور بہ از برادر دور

سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس

سگ را بمسجد چہ کار

سگ را طوق گردن دائرۂ دولت ست

سگ زرد برادر شغال

سگ میرد قلیۂ ترش

ع سگ گزندہ ہماں بہ کہ آشنا باشد

ہ سگے را چوں کلوخے بر سر آید

ز شادی بر جہد کایں استخواں ست

ع سلام روستائی بے غرض نیست

سنگ آمد سخت آمد

سنگ زدن بر محل بہ کہ زر دادن غیر محل

سنگ مفت و کلاغ مفت

سوال دیگر جواب دیگر

سوال از آسمان جواب از ریسماں

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت

سوز ندۂ آتش ست کہ ہرگز سرد نمیشود

سوزن عیسیٰ جز رشتہ مریم در خور نباشد

سوز از گلہ دور

ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ہست

سیر را چہ غم گرسنہ

سیر نخوردہ ام کہ از بوئے گندش ترسم

سیلے نقد بہ کہ حلوائے نسیہ

سیمرغ دیگر ست و سی مرغ دیگر

سیاہ دلی دوات سر قلم را سیاہ کند

سیاہ روئی آہنگر سرخ روئی آہن است

سیاہ روئی ز دل بیک دلو نتواں شست

سیاقت عطارد از روز نامۂ شمس روشن شود

امثال شین معجمہ

ع شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل ست

ع شاخے کہ بلند شد تبر خورد

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ع شاگرد رفتہ رفتہ باستاد میرسد

Marfat.com

همه پلیدیها از آب شوئید و پلیدی آب از چیز شسته نشود ۔

ع همیشه در صدف گوہر نباشد ۔

ہمین کہ گرم رفتن شدم تاشیراز نمے ایستم ۔

ہنوز در بے ہنران خر ۔ ہنوز دہلی دور ست

ہنوز مسجدے ساختہ نشد کہ کورے پرسش

ہنوز ہمون آش در کاسہ ۔

ہیچ کارہ و ہمہ کارہ ۔

امثال یا رتحتانی

یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی ۔

یار باقی صحبت باقی ع یار بد از مار بد بدتر بود

یار زندہ بہ از شوہر مردہ ۔

یار شاطر نہ بار خاطر ۔

یار غارے باید کہ زخم مارے کشد ۔

ع یار من نیکوست انار سم و آئینش بدست

یک انار و صد بیمار ۔

یک انگور و صد زنبور ۔

یک آہو و صد سگ

یک بادام و دو ہوا

یک توبہ صد گناہ را کافی ۔

یک تیر و دو نشانہ ۔

یک حمایت بصد شکایت ۔

ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ یک

در گیر و محکم گیر ۔

یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران ۔

یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ ۔

یک سر ہزار سودا ۔

یک سنگ و دو کلاغ ۔

یک گز دو فاختہ ۔

یک لقمۂ پگاہ نہ صد لقمۂ بیگاہ ۔

یک لقمۂ صباحی بہ از مرغ و ماہی ۔

یک لقمۂ صبح نہ دہ لقمۂ شام ۔

یک مرغ دو جا کباب نمیشود ۔

یک من علم را دہ من عقل میباید ۔

یک مویز و صد قلندر ۔

یک نہ شد دو شد ۔

یک نظر دیدن حلال ست ۔

یک نظرے خوش گزرے

یک یوسف ہزار خریدار ۔

یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت

یکے از بام افتاد گردن دیگر نشکست

ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے ۔

Marfat.com

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔
ع شاہاں کم التفات بحال گدا کنند
ع شاید کہ ہمیں بیضہ بر آرد پرہ بال عنقا گردد
شب بسیار و شادی بیکار۔ شب حاملہ فرد اچہ زائد
؎ شپر اگر وصل آفتاب نخواہد ۔ رونق بازار آفتاب نکاہد
شپرک پروانہ شمع خورشید نشود
شتر ارزان ست اگر قلادہ در گردن نمی داشت
شتر اگرچہ مردہ بود پوستش بارد غرست
ع شتربان درد آنچہ خر بندہ کشت
ع شتر در خواب بلند پنبہ دانہ۔
شتر صالح بہ از مردم طالع
شدنی شد گرچہ نخواہد شد
شراب زدہ را شراب دواست
شراب مفت قاضی ہم مے خورد
ع شرط ہمہ وقتی بنود لائق کشتی
شرم عثمان برائے ایمان ست نہ برائے روئی
شعر فہمی عالم بالا معلوم شد
شکل درویش صورت سوال ست
ع شلغم پختہ بہ از نفرۂ عام
شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست
شمشیر مرداں خالی نباشد۔

ع شمع را پشت و رو نمی باشد
ع شمع را ہر چند سر بر بند روشن تر شود
شمسلہ بمقدار علم
ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری دلدار نیست
ع شوے زن زشت رو مے تابیناب
ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر است
ع شیشہ بشکستہ را پیوند کردن مشکل ست
شیطان خانۂ خود را خراب نکند

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیر ست
صاحب غرض مجنوں مے باشد
صاحب کرم ہمیشہ مفلس
صباح خواستم کہ خضرے بہ بینم خرے دو چار شد
ع صبر تلخ ست ولیکن بر شیریں دارد
صبر مفتاح کار ست
ع صحبت نیکاں بداں را سود نیست
ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔
ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست
صد شکر کہ چقدر نبود۔
صدقہ دادن رد بلا۔

Marfat.com

یکے حرام دوم شلغم ۔
یکے را بگیر دیگرے را دعوی ۔
ع یکے ست جان و در و صد ہزار نیرنگ ست
ع یکے کردہ بے آبروئی بسے ۔

چہ غم دارد از آبروئے کسے ۔
یکے گریزد دیگر شیر شود ۔
یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ ۔
ع یکے ہمیں رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات و استعارہ و مبالغات اور معنی شعر و ابتدائے شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین ۔

تشبیہات ۔ تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو ۔ پس جس شئے کو مانند کرین اُس کو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور اُن دونون کو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اُس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اُسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین ۔ اور تشبیہ کیواسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنے غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کی اعلی کے ساتھ اور ایسے ہی اعلیٰ کی ادنے کیساتھ درست ہی بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین

تشبیہ قامت ۔ سرو ۔ صنوبر ۔ شمشاد ۔ سرو آزاد ۔ سرو ناز ۔ سرو سہی طوبےٰ ۔ شاخ طوبےٰ ۔ شاخ گل ۔ قیامت ۔ نخل ۔ نہال ۔ تیر ۔

تشبیہ خرام ۔ بہار ۔ برق ۔ نسیم صبح ۔ نسیم سحر ۔ فقط نسیم ۔ باد صبا شمیم گل ۔ نرمی رفتار آب ۔

تشبیہ موے ۔ سر شب ۔ نیم شب ۔ شب دیجور ۔ شب یلدا ۔ ظلمات ۔ مشک

Marfat.com

صد کلاغ را یک کلوخ بس ست ۔
صد موش را یک گربہ بس ست ۔
صفائی خانہ در آب و جاروب ست ۔
صف مغلوب را ہوئے بس ست ۔
ع صلاح کار کجا و من خراب کجا
ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شما ست
صلاح نہ شد بلا شد
صلح اول بہ از جنگ آخر ۔
صورت ببیں عالش مپرس
صورت گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک
ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کیسہ ضرب ضرب اول ۔

امثال طاء مہملہ

ع طاقت مہمان نداشت خانجہاں گذاشت
طامع ہمیشہ ذلیل ست ۔
طبیب مہربان از دیدۂ بیمار افتد ۔
طفل بمکتب نمیرد دو سہ لے برندش
طفل شکیب ندارد ۔
طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست
طفیل کدو کرم ہم آب مے یابد
طلعت زیبا بہ از خلعت دیبا ۔
طمع دیدہ ہوشمندے دوزد ۔
ع طمع راسہ حرف ست و ہر سہ تہی ۔
طینت بے معنی سفالیست بے شراب ۔
طوفان شیطان اللہ نگہبان

امثال ظاء معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان ۔
ظاہر عنوان باطن است ۔
ظرف شکستہ صدا نمیدہد
ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نیاید ۔
ظلم ظالم باعث ویرانی اوست ۔

امثال عین مہملہ

عارف بخود نہ پچد عارف است ۔
عارف بخود غیر عارف است ۔
عاشق از پدر مہربان تر است ۔
عارف کہ بخود غیر عارف ست ۔
عاشق کور مے باشد ۔
عاشقم اما نہ معشوقی دارم
عاشقم اما نا کنار بام ۔ عاشقی بس مشکل ست
عاشقے را نہ رسد بایدنہ لات ۔
ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

Marfat.com

عنبر۔ دام۔ شام۔ دام مشکین۔ ابر سیاہ۔

تشبیہ فرق۔ راہ ظلمات۔ خط استوا۔ خط کہکشان۔ برق۔ درخشان۔ تیغ۔ خط سحر۔

تشبیہ زلف۔ سنبل۔ دستۂ سنبل۔ ریحان۔ دستۂ ریحان۔ کمند۔ زنجیر۔ طناب۔ مار مشک۔ شام۔ شب۔ عمر دراز۔ حبش۔ تازیانہ۔ عقرب۔ عنبر سارا۔ رشتہ۔ رسن دود۔ لام۔ میم۔ چوگان۔ چلیپا۔ ابر سیاہ۔ قلاب۔ دام۔ پا بدام۔ ہندو۔ ہندو کافر۔ خطا۔ ختن۔ تاتار۔ چین۔ تشبیہ کاکل و گیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رُخ۔ ماہ۔ آفتاب۔ شمع۔ چراغ۔ کعبہ۔ مصحف۔ گل۔ شعلہ۔ مشعل۔ شعلہ طور تجلی طور۔ لالہ۔ ارغوان۔ صبح۔ روز گلستان۔ گلشن۔ گلزار۔ چمن۔ بہشت۔ باغ ارم

تشبیہ خال۔ ہندو۔ زنگی بچہ۔ حبشی زادہ۔ مشکدانہ۔ دانہ۔ اسپند۔ نقطہ سویدا۔ مردمک۔ حجر الاسود۔ تخم سیب۔

تشبیہ جبین۔ آئینہ۔ لوح سیمین۔ لوح محفوظ۔ ماہ۔ ہلال۔ بدر۔ ماہ نو۔ خورشید زہرہ۔ مشتری۔ سہیل۔

تشبیہ چین پیشانی۔ تیغ۔ رگ گل۔ موج

تشبیہ ابرو۔ موج۔ محراب۔ ہلال۔ کمان۔ قوس قزح۔ ذوالفقار۔ شمشیر۔ خنجر حلقہ کمند۔ طاق۔ کلید۔ ہلال عید۔ نون۔ خط نسخ۔

تشبیہ چشم۔ بادام۔ نرگس۔ ترک۔ ہندو۔ زہرہ۔ بابل۔ ہاروت۔ سامری۔ ساحر جادوگر۔ فسونگر۔ جام۔ ساغر۔ آہو۔ غزال۔ روزگار۔ حرف صاد۔ حرف عین۔

تشبیہ مژگان۔ خنجر۔ تیغ۔ سنان۔ نیزہ۔ تیر۔ خار۔ سوزن۔ چنگل باز چنگل شاہین۔ خدنگ۔ پیکان۔ نیش۔ نشتر۔

تشبیہ غمزہ و عشوہ و کرشمہ کی یہی تشبیہات مذکور ہیں۔

تشبیہ گردن۔ صراحی۔ دستۂ عاج۔ بیاض۔ گردن آہو۔

Marfat.com

عاقلاں خوب میدانند۔
ع عاقلاں دو پے نقطہ نشوند۔
عاقل باید کہ از دیگراں پند گیرد۔
عاقل دوبارہ ضریب نمے خورد
عاقل را اشارہ بس است
عبارت از نظیر بے نظیر شود۔
ع عجب عجب کہ ترا یاد دوستاں آید۔
ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔
عذر گناہ بدتر از گناہ
عروسے کہ بمن رسید شب کوتاہ شد
عروسے کہ روئے خود پس غربال پنہاں کند
بیختنش حاجت نیست
عزت ہر کس بدست آنکس است
ع عشقبازی ز مجنوں یاد میباید گرفت
عشق آمدنی بود نہ آموختنی۔
ع عشق است و ہزار بدگمانی
عشق و مشک پنہاں نمے شود۔
عشق و واردات۔
عصائے پیر بجائے پیر۔
عصمت بی بی از بے چادری
عطار دمے باید کہ تاب نزدیکی آفتاب آرد

عطائے او بہ لقائے او بخشیدم۔
ع علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد
علت برود عادت نرود۔
علم در سینہ نہ در سفینہ۔
علم شئے بہ از جہل شئے۔
علم غیب خاصۂ خدا است۔
علم نجوم قیافۂ روزگار ست۔
علم ادب بہر گدا نہ دہند۔
عمر دراز برائے تجربہ است۔ عمر سفر کوتاہ
ع عمرش دراز باد کہ اینہم غنیمت ست
عنوان عود سوزد و کندۂ دوزخ شود۔
عوض دارد گلہ ندارد (سرمنک ۵۱۲)
عیاں را چہ بیاں
ع عیب خود ہرگز کسے نمے داند
عیسے بدین خود موسیٰ بدین خود
ع عیش را در جہاں خزاں دادند

امثال غین معجمہ

غربت دیدہ مہربان میباشد
غرق شدہ را بفریاد چہ سود
غریب کور میباشد۔ غریب ہر دلعزیز
غضب مرد محک اوست

Marfat.com

تشبیہ بینی۔ الف۔ غنچۂ نرگس۔ غنچۂ خوشبو۔ غنچۂ گل۔ غنچۂ یاسمین۔
تشبیہ لب۔ غنچہ۔ برگ گل۔ رگ گل۔ آب حیات۔ خرما۔ پستہ۔ موج آب حیات موج کوثر
موج نسیم۔ موج شراب۔ رشتہ مریم۔ رشتہ جان مسیحا۔ شہد۔ شکر۔ نبات۔ قند
لعل۔ یاقوت۔ عقیق۔ مرجان۔ سہیل۔ ہلال۔ آتش خاموش۔ شفق۔ اخگر۔
تشبیہ خط۔ بنفشہ۔ ہندو۔ ریحان۔ زمرد۔ خط ریحان۔ خط غبار۔ نامہ خضر۔ سبزہ۔ مورچہ
ہالہ۔ زنگ۔ حبش۔ عنبر۔ مشک۔ جاروب مشکین۔ جدول عنبرین۔ جدول زنگاری
تشبیہ دہن۔ غنچہ۔ پستہ۔ انگشتری۔ جوہر فرد۔ نقطۂ موہوم۔ صفر۔ عدم۔ صدف
قطرہ۔ تنگ شکر۔ حقۂ مروارید۔ حقۂ مرجان۔ حقۂ یاقوت۔ حقۂ لعل
میم۔ دل مور۔ چشم مور۔ نمکدان۔ کوزہ نبات۔
تشبیہ دندان۔ گوہر۔ دُر۔ ژالہ۔ الماس۔ انجم۔ دانۂ انار۔ عقد پروین
عقد گوہر۔ سلک دُر۔ غنچۂ یاسمین۔ غنچۂ نسترن۔
تشبیہ خندہ و تبسم۔ برق۔ لمعہ۔ برق شیریں۔ نمکین۔ غنچۂ نیم شگفتہ۔ صبح۔
تشبیہ زنخدان۔ سیب۔ شفتالو۔ گوئے سیمین۔ شمامہ۔ دستنبویہ۔ بہی سیب جنت سیب سمرقند
تشبیہ چاہ زنخ۔ حلقہ ہای مہلہ و چاہ تشبیہ غبغب۔ گرداب آبی۔ بہی۔ طوق۔
تشبیہ ہر دو دوش۔ آئینۂ صبح۔ صفائی صبح۔ سیم۔ یاسمین۔ سمن۔ نسرین۔ نسترن
تشبیہ بازو۔ سیم سادہ۔ گنج سیم۔ تشبیہ بازوے پہلوانان۔ ترازو۔
تشبیہ بغل محبوبان۔ گل شگفتہ۔ تشبیہ ساعد۔ گلدستہ۔ شاخ گل۔ ماہی سیمین
تشبیہ پنجۂ حنائی۔ آفتاب سحر۔ پنجۂ مرجان۔ شفق۔ پنجۂ گل۔ لفظ اللہ۔
تشبیہ کف دست۔ برگ گل۔ مرہم۔ دریا۔ تشبیہ خط کف دست۔ رگ گل۔
تشبیہ ناخن تراشیدہ۔ ہلال۔ تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ۔ آئینہ۔ بدر
تشبیہ سر انگشت حنائی۔ غنچۂ گل۔ فندق۔ عناب۔ گل اورنگ۔

Marfat.com

غلام بہ مال نازد آقا بہ ہنر دو۔

ع غلہ گر ارزاں شود ما را مسال سیر میشویم

غم فردا امروز نباید خورد۔

غم نداری بز بحر۔

غنچہ از تنگ شرونی دلتنگ ماند۔

غنی ہر چند کریم باشد سفرہ بزاہ نمے اندازد۔

غواص بدریا چیزے دیدہ است کہ بغوطش فرو میرود

غورہ مویز میشود مویز غورہ نمے شود

غول دو بت خانہ بند نمے شود

غیبت بدتر از زنا ست

امثال فا

ع فال نیکو بزن بہر کارے

فتراک جوانمردان دستاویز امید ست۔

فراخ روزی را با قحط چہ کار۔

ع فرہبی چیزست دگر آماس چیزے دیگر است

فرمان بردار در آیندہ روزن

فریاد شغال در دبال شغال۔ فرداکہ دیدہ است

ع فریاد سگاں کم نکند رزق گدارا

ع فکر زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر است

ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

فلفل را ہمیں کہ کوچک است

امثال قاف

قاضی بدد گواہ راضی، قاضی بر رشوت راضی

ع قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی

قدر جوہر جوہری داند۔

قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید

ع قدر عیسےٰ کجا شناسد خر۔

ع قدر نعمت ست بعد زوال

ے قدم نا مبارک و مسعود

گر بدریا رود بر آرد دود

قرآن را از لوح ندہ چہ زیب

قرض شوہر مردان است

قرض کہ از ہزار گذشت نان و گوشت یا بخورد

قرض مقراض محبت است۔

قسم برائے خوردن است۔

ع قضائے نبشتہ نیاید سترد۔

قضیہ زین بر سر زمین

قطب از جا نہ جنبد

قفا زدن گردن کشا نما گردن زدن است

قفل بدر یا نمیتواں زد

ع قلم اینجا رسید و سر بشکست

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید

Marfat.com

تشبیہ انگشت خمیدہ - ہلال یک دوشبہ -

تشبیہ لطف - ابر دریا - چشمۂ کوثر - چشمۂ آبحیات - باران رحمت - باغ جنت -

تشبیہ خلق - مشک - کافور - نسیم صبح - بادبہاری - شمیم گل - باغ گلستان بہشت عطر

تشبیہ قہر و غضب - برق - آتش - دوزخ - باد سموم - باد صرصر - سیلاب تند - صور قیامت - بادخزان - طوفان باد -

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو انکے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین. چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لیے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین -

مناسبات حسن - بیمہری - بیوفائی - خودبینی - خودنمائی - عشوہ - غمزہ - کرشمہ - ناز - چالاکی - سفاکی - سنگدلی - انداز - خوبی - جلوہ - محبوبی - شوخ چشمی - وعدہ خلافی - دیرآشتی - زود چشمی - تلخگوئی - تندخوئی - دلبری - دلربائی - ترک تازی - رقیب نوازی - خونخواری - دل آزاری - خوش ادائی - جانفزائی - ستمگاری - جفاکاری - کم اختلاطی - خونریزی - بے ارتباطی - فتنہ انگیزی - بہانہ جوئی - دروغگوئی - فریب سازی - عربدہ پردازی وغیرہ -

مناسبات عشق - آہ نالہ - فریاد فغان - بیخوابی - بیتابی - زاری - نزاری - ناتوانی - جانفشانی - خودسری - جامہ دری - آرزو - شوق - انتظار - درد - اندوہ - سوز گداز - تمنا - نیاز - صحرا گردی - کوہ نوردی - نالہ فروشی - خانہ بدوشی - جنون مشربی - بیخودی - گریہ نیم شبی - سودا گر بینی - تنہا نشینی - ہذیان گوئی - بے اختیاری - قلق تپش - دیوانگی - بیگانگی - آوارگی - بیچارگی - سرگشتگی - سراسیمگی - حیرانی - پریشانی وغیرہ انواع حالات مجانین -

مناسبات فقر - صبر - توکل - تحمل - ہمت - مراقبہ - مشاہدہ - مجاہدہ - معاملہ - محاسبہ - مجادلہ

Marfat.com

ع قناعت تونگر کند مرد را ۔
قول مرداں جاں دارد ۔
قہر درویش بر جان درویش
ع قیمت زعفراں چہ داند خر

امثال کاف تازی

ع کار استاد را نشان دگر است
کار را مردِ دلیر دا مگزار
کام بچہ خام و عقل غلام کم
کار بکثرت است
کار تدبیر نقد بیدار است نیاید ۔
کار دوستہ خود را نمی برد ۔ کار را کار فرما کند
کار کبک ریگ خوردن است ۔
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر
ع کار یکہ نہ کار تست ز نہار مکن
ع کار یکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد
کاسۂ ہمسایہ دو پا دارد
ع کاذب ہمہ را بکیش خود پندارد
کالائے بد بر پیش خاوندش
کاہ در کاہ داں نمے ماند
کاہے میخورد و راہے میرود ۔
کجا آسمان کجا زمین

کج نشین و راست گو ۔
کردنی خویش آمدنی پیش
ع کرم نماؤ فرود آ کہ خانہ خانۂ تست
کرمے کہ مصحف خورد از دبالش چہ غم
ع کریماں دوست میدارند مہمان طفیلی را
کریم را صد دینار خرچ میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردۂ چہ خوب ست و کہ زشت
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است
ے کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
ے کس نیاید بزیر سایۂ بوم
دُرِ ہما از جہاں شود معدوم
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد
کفش دوز چرم آلودہ خاید و لقمۂ پاک خورد
کفن دوز در شب از مردہ نترسد در روز
از زندگان تبر سد
ے کلاغ تنگ کبک در گوش کرد
تنگ خویشتن را فراموش کرد

Marfat.com

عبادات ۔ ارادات ۔ قناعت ۔ ریاضت ۔ خاکساری ۔ پرہیزگاری ۔ ترک دنیا ۔ استغنا شریعت ۔ طریقت ۔ حقیقت ۔ عزلت ۔ خلوت ۔ معرفت ۔ تجرید ۔ تفرید ۔ صوم ۔ صلوۃ ۔ حج ۔ زکوۃ ۔ دم قدم ۔ فکر ۔ ذکر ۔ تقوی ۔ طہارت ۔ محنت ۔ مشقت ۔ عصمت ۔ عفت ۔ حق پرستی ۔ خداشناسی ۔ راستی ۔ مقام رضا ۔ مقام تسلیم ۔ علم الیقین ۔ عین الیقین ۔ حق الیقین ۔ حق الحق ۔

مناسبات امارت ۔ جاہ وجلال ۔ دولت واقبال ۔ حشمت ۔ مکتب ۔ سخاوت عدالت ۔ شجاعت ۔ عنایت ۔ مرحمت ۔ شفقت ۔ عزم ۔ جزم ۔ شان ۔ شوکت ۔ قدر ۔ منزلت فتح ۔ نصرت ۔ رعیت پروری ۔ کرم گستری ۔ ایثار ۔ مکرمت ۔ کامرانی ۔ فیضرسانی ۔ دربار ۔ کشورکشائی ۔ لشکرکشائی ۔ لشکرآرائی ۔ ملک داری ۔ شکوہ ۔ تجمل کوس نوازی ۔ علم افرائی ۔

مناسبات باغ وبہار ۔ ریاحین ۔ اشجار ۔ نسیم ۔ بادصبا ۔ گل ۔ غنچہ ۔ گلاب ۔ نرگس یاسمین ۔ بنفشہ ۔ بادسحر ۔ سرو ۔ شمشاد ۔ فاختہ ۔ قمری ۔ بلبل ۔ چہچہہ کوکو ۔ آب روان ۔ شبنم نہر ۔ حوض ۔ گلزار ۔ جوئبار ۔ شبو ۔ لالہ ۔ صدبرگ ۔ چمن ۔ روش ۔ خیابان ۔ باغبان ۔ گلچین سیر ۔ تماشا ۔ سبزہ ۔ نہال ۔ برگ ۔ شاخ ۔ قلم ۔ خوشبو ۔ نفحہ ۔ نکہت ۔ نافرمان ۔ گل انار ۔ میوہ ۔ پستہ ۔ بہی ۔ نارنج ۔ ترنج ۔ لیموں ۔ تخم ۔ استخوان ۔ نبات وغیرہ ۔

مناسبات برشکال ۔ ابر ۔ باران ۔ رعد ۔ برق ۔ صاعقہ ۔ گرد ۔ باد ۔ صحو ۔ قطرہ ژالہ ۔ شبنم ۔ آب ۔ سیل ۔ میزاب ۔ بارش ۔ غوک ۔ طاؤس ۔ ورطہ ۔ گرداب تاریکی ۔ شب ۔ گل ۔ ولالے وغیرہ

مناسبات علم ۔ کتاب ۔ ورق ۔ صفحہ ۔ شیرازہ ۔ نوشت ۔ خواند ۔ قلم ۔ کلک ۔ واسطی لوح ۔ کاغذ ۔ نسخہ ۔ جلد ۔ ادب ۔ اخلاق ۔ منطق ۔ حکمت ۔ ریاضی ۔ معقول ۔ منقول ۔ اسرار ۔ رموز ۔ اصطلاح ۔ صرف ۔ نحو ۔ جرثقیل ۔ تاریخ ۔ مناظر ۔ تختہ ۔ جزو ۔ سیر ۔ قصص ۔ تفسیر ۔ حدیث ۔ کلام ۔ مناظرہ ۔ قواعد ۔ مبادی ۔ مقدمہ ۔ تذکرہ ۔ اصول ۔ فقہ

Marfat.com

کلند چاہ کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است
کم خرچ بالانشیں۔
ے کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
کوتاہ خردمند بہ از نادان بلند۔
کور بہ چراغ احتیاج ندارد۔
کور بہ کار خود بینا ست
کور چہ خواہد دو چشم۔
کور را بہ تماشائے گلستاں چہ کار۔
کور و نظر بازی۔ کوری بہ از نادانی۔
کوزہ گر از کوزہ شکستہ آب مے خورد۔
کوزہ نو دو روز آب را سرد دارد۔
کوزہ ہمیشہ از چاہ درست نہ بر آید۔
ع کوشش بے فائدہ است چشمہ برابر بے کور
کہ کرد کہ نیافت
کے آمدی کے بہر شدی

امثال کاف فارسی

گاؤ باشد کہ زبانش چوب بود
گاؤ زال از شیر ایوان نوشیرواں نمے ترسد
ے گاہ باشد کہ کودک نادان

بغلط بر ہدف زند تیرے
ع گدا گر تواضع کند خوئے اوست۔
گدا گر ہمہ عالم بدو دہند گدا ست۔
گذشت انچہ گذشت۔ گذشتہ را صلواۃ
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی
گریہ از برائے خدا موش نمے گیرد
گریہ گشتن روز اول
ے گریہ مسکیں اگر پرواشتے
نام کنجشک از جہاں بر داشتے
ے گریہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرد و رد ہان از دور ہا
گرد گلہ توتیائے چشم گرگ
گردن شتر کمانی ست کہ برائے قربان ساختہ
ع گردن بے طمع بلند بود۔
ع گر ضرورت بود روا باشد۔
ے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان نہ بردی گاؤ خر
ع گر نتوانی تلمے مے تراش۔
گریۂ گوزن بہ از خندۂ شیر۔
گریہ بوقت بہ از خندۂ بے وقت۔

Marfat.com

فرائض۔ نظم۔ نثر۔ عروض۔ قافیہ۔ ردیف۔ معانی۔ بیان۔ بدیع جغرافیہ مساحت۔ ہندسہ۔ اقلیدس۔ جبر مقابلہ۔ وغیرہ۔

استعارہ

استعارہ اُسے کہتے ہیں کہ مشبہ کو متروک کریں اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اُس سے مشبہ ارادہ کریں۔ مثلاً چاند یا سُورج کہیں اور اُس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لین اور سنبل ذکر کریں اور زلف مراد لین اور علی ہذا القیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اس سے سخی کا ہاتھ مراد لین۔ بدر چاچ نے اپنے قصائد میں اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہی بلکہ اس کی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہی جیسے اس شعر میں ؎ چو دوش از سقف مینا رنگ طشتِ زرنگار افتد ٭ فلک را کاسہ ہائے نقرہ در دریائے قار افتاد ٭ سقف مینا رنگ سے مراد آسمان ہی اور طشتِ زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہائے نقرہ سے کواکب ارادہ کیے ہین۔ دریائے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہی معنی شعر کے ظاہر ہیں اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان ز ابر مروارید ٭ قمر ز جیب شبِ مشکبار پیدا شد ٭ پنجۂ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتھوں سے استعارہ ہی۔ اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرے اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہیں۔ اس شعر میں معشوق کیحالت جو غسل کرنے بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہی جب معشوق نے غسل کے بعد پنجۂ حنائی سے سر کے بال نچوڑے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالوں کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا تو اُسکا چاند سا مکھڑا شبِ مشکبار یعنی اُنہیں بالوں سے نکل آیا ایسے ہی اس شعر میں ؎ ہلال یکشبہ را چون قرینِ بدر کنی ٭ ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد۔ ہلال یکشبہ معشوق کی جھکی ہوئی حنائی انگلی سے مراد ہی اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کے

Marfat.com

ع گفتن ہمیں بس ست کہ اسپ من ابلق ست

ے گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

گل کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔
گل کاغذی بوئے نمے دہد۔
گلہ از دوستاں خیزد۔
گلہ از دوستاں عیب نیست۔
گناہ کنندگاں رئیس دپہ دہد تاوان۔
گناہ مے کنی بارے کبیرہ مکن۔
گناہیکہ بکفار نزدیک ست گناہش نتواں گفت
گندم از جو نروید۔

ع گندم از گندم بروید جو ز جو۔

ع گواہ عاشق صادق در آستیں باشد

گوسالہ بزور میخ میجہد۔

ع گوسالہ ما پیر شد دگاو نشد۔

گوشت ہر چند لاغر ست آبروئے نان ست
گوش خر و ندان سگ۔
گوش زدہ اثرے دارد۔

ع گوش نامحرم نباشد جائے پیغام سروش
گوہر در کان۔ بے قدر ست و در بازار بقیمت

گریم مشکل وگر نہ گویم مشکل۔

امثال لام

ع لایق افسر نباشد ہر سرے۔
لذت تیشہ از کوہکن باید پرسید۔
لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود۔
لعنت بکار شیطان لعنت بہیچ است
لنگ بخر کور بخر پیر مخر۔
ے لنگلے زیر لنگلے بالا
نے غم و زدنے غم کالا
لوزینہ بگاؤ دادن از کون خرے ست
لیلےٰ را بچشم مجنوں باید دید

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت۔

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

ع مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود

ع ما ماچہ ازیں قصہ کہ گاو آمد خر رفت

مار گزیدہ از ریسماں مے ترسد۔
مادمردہ نمے گزد۔

ے ما زیاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجائے حرام رفت۔

Marfat.com

قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرعہ اول میں بدر ٹھیرایا ہی مراد ہین۔
ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالشِ
عناب داد۔ نرگس سے آنکھ۔ گل سے چہرہ۔ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے
دانت اور عناب سے لعل لب مراد ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ندامت کی حالت میں معشوق
کی آنکھ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم اندوہ میں اس نے دانتوں سے ہونٹ کاٹے
چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین ایسے ہی اس شعر میں۔ ؎
روزے کہ در بدخشان یخ بر چنار بندد ٭ پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد ٭ یہ بات
مشہور ہی کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے۔ درخت چنار پر کبھی پالا نہیں جمتا ہی۔
پس بدخشاں سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہندی جسکی تاثیر سرد ہی اور چنار
سے ہاتھ کا پنجہ کہ اُسکے پتے پنجے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اور فالودہ دمشقی سے جو
بہت لطیف ہوتا ہی لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہیں یعنے جب معشوق اپنے
ہاتھ پر جو چنار کے پتون کے مانند ہی مہندی کو جو یخ کی طرح سرد ہی لگاوے اور اُس
وقت ہونٹھ اور دانتوں سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال
بنجاویگا۔ اور یہ ایک دستور ہی کہ مہندی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو
ہونٹھ اور دانتون سے پکڑ لیتے ہیں۔ اور ایسا کرنیسے مہندی خوب رچتی ہی اور بعضے
یہ معنی کہتے ہیں۔ کہ سردی کی شدت اور برف کے پڑنے کے وقت میں جبکہ بدخشان
میں چنار پر پالا جم جاوے اُس وقت مین پالودۂ دمشقی یعنے آگ مار یعنے اخگر کی
خلخال بن جاوے یہاں مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنی ہیں کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین
کہ وہاں تک اُسکا پہنچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نرہی کہ اُس وصف

Marfat.com

مال عرب پیش عرب مال مردہ پس مردہ۔
مال مفت دل بے رحم۔
مال نثار جان ست وجان نثار آبرد۔
ماہی را ماہی میخورد و ماہی خور ہر دو را۔
ع مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن۔
ع میر نام فردا کہ فردا کہ دید۔
مثل معروف پیرایۂ دہانہاست۔
ع محتسب را درون خانہ چہ کار۔
ع محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را
محتسبی در بازار ست نہ در خانہ۔
محمدؐ بمعراج بلندست نہ بعمامہ۔
محنت برباد کنہ لازم۔
محنت زدہ را ہر طرف سنگ آید۔
مدعی ست گواہ چست۔
ع مرا بخیرِ تو امید نیست بد مرساں۔
ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن۔
ع مربی بیارد مربے الجزر۔
ع مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست
ع مرد بے زر ہمیشہ رنجور ست۔
مرد بے سنگ را وزنے نباشد۔
مرد پا بر ہوا عہد نامرد در ہوا۔

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد۔
مردن بہ نان بہ کہ زیستن بہ ننگ۔
مردن ملک نفع نمیکند خوبست کہ بابا بمیرد۔
ع مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند۔
مردہ اگر خاک وہد بستان۔
مردہ بدست زندہ۔
مردہ ہر چند عزیز است نگاہ نتواں داشت
ع مردیت بیار زمانے وانگہ زن کن۔
ع مردیت نبود فتادہ را پائے زدن۔
ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل باید ش
مرگ ابنوہ جشنے دارد۔ مرگ بہ از رسوائی۔
مریخ ترد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت
مزدور خوش دل کند کار بیش۔
ع مزن فال بد کار در حال بد۔
مسلماناں در گور مسلمانی در کتاب۔
مشت بستہ قفل بہشت ست۔
مشت در محل خود از تیغ بالاتر ست۔
مشت زن دیگر ست و تیغ زن دیگر۔
مشت ناخوردہ بمشت مے بازد۔
مشتے نمونہ از خروارے۔
مشتے کہ بعد از جنگ بیاد آید بر کلۂ خود باید زد

Marfat.com

کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہی یہ تین طرح پر ہو سکتا ہی۔ ایک یہ کہ اُس حد تک پہنچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو۔ اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسی نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہے بکردار نخلِ بلند ٭ ہراسان ازو دیدۂ نخلبند۔ ممکن ہی کہ وہ زنگی درخت خرما کے مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو۔ جسکے دیکھنے سے دیدہ نخلبند ہراسان ہو ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد آنقدر جائے کہ حرفِ عذر بنویسند ٭ مرا شرمندگی از نامۂ اعمال می آید۔ یعنی میرا نامہ اعمال گناہوں کے لکھنے سے ایسا سیاہ ہو گیا ہے کہ حرف عذر لکھنے کی جگہ باقی نہین رہی ہے دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ گرچہ دور چمنِ حُسن تو زنبورِ عسل ٭ چہ عجب گر ز گُل شمع بگیرند گلاب۔ یعنی اگر شہد کی مکھی تیری چمنِ حُسن میں چرکر چھتا بنا دے اور اُس چھتّی سے موم لیکر شمع بنا کر روشن کرین اور اس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچھ تعجب نہیں ہی تیسری یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ؎ یک نیزہ رفت گریۂ من از فلک براوج ٭ کشتی درست کرد ز طوبےٰ ملک براوج یعنی میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہو گیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبیٰ کی لکڑی سے کشتی بنائی۔

شعر و شعرا

جاننا چاہیے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اسکے سر کے بال ہین اور اصل لغت میں بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنی کا دریافت کرنا اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے ہیں جس کو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے۔ اور شعر کو بیت بھی کہتے ہیں اور وہ دو مصرعہ ہوتے ہیں جن کا وزن متساوی ہو اور ایکدوسرے سے لفظ و معنی میں چسپان ہون

Marfat.com

مطلب سعدی دیگرست۔
مفت راچہ گفت۔
مفتی نوشت ہرچہ گفتی۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بے رنج۔
عکس حرام نسبت الاول بہم میزند۔
ملامنم و برادرم مے خواند۔
ملخ از چراغ نگارین تراست۔
ع ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست
من آنم کہ من دانم۔
من از ریسمان میگویم واواز آسمان۔
من چہ پہنم کہ برادر کلان من پیش ست
من چہ گویم وطنبورۂ من چہ میگوید۔
من زندہ جہان زندہ من مردہ جہان مردہ
موریکہ پہ برآرد عمرش بآخر رسد۔
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست بست
مومن موم دل وکافر سنگ دل۔
موسیٰ را سفیدی دست ہنرست نہ عیب
مہمان عزیز ست اما تا سہ روز۔
مہمانِ مہمان را نتواند دید وصاحب خانہ ہر دو را
مہمان بے وقت پہلوئے خود مے خورد۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔

میکشد زہر اگر اندک دگر بسیار ست۔

امثال نون

ع نابردہ رنج گنج میسر نمیشود۔
ع ناخواندہ بخانۂ خدا نتوان رفت۔
نادان سخن گوید و ناقیاس کند۔
ع نانہ بران کن کہ خمیدار تست۔
ع ناآسودہ کجا رود کہ آسودہ شود۔
ناکردہ کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔
ع ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس۔
نالۂ آب از ناہمواری زمین ست۔
نام بلند بہ از بام بلند۔
ع نامرد زندہ ہمیشہ لاف مردی۔
نام رستم بہ از رستم۔
ناکردہ ارمان وکردہ پشیمان۔
نامش کلان و وحش ویران
نان بدہ نام برآر۔
نان یک روزہ چہ برپشت چہ در شکم۔
ناوداں کعبہ میدزدی و باران رحمت طمع میداری
ع نبرد قزنم را تیغ تیز۔
ع نبود غیر دران خانہ کہ عصمت نبود۔
نخود بہر آش ست۔

Marfat.com

نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہیں اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان کے

فائدہ ۔ کہتے ہین کہ ابتدا میں حضرت آدم نے جن کی زبان سریانی تھی۔ مرثیہ ہابیل میں شعر کہے ہیں جن کا ترجمہ زبان عربی میں تواریخ کی کتب معتبرہ میں لکھا ہوا ہی اور عربی زبان میں یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہی جو سام بن نوحؑ کی اولاد میں تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہی اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی اسی سے ہوا ہی۔ اسکی طبیعت کلام موزون کیطرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہ ہوتی تھی۔

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہی۔ اور اہل فارس فصاحت اور بلاغت میں عرب کے متبع ہیں اور فارسی میں اوّل ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیروان کے اجداد میں سے تھا۔ کہا ہی چنانچہ بہرام گور کا اوّل شعر یہ ہی ؎

منم آن پیلِ دمان و منم آن شیر یلہ ٭ نام بہرام مرا کنیتِ من بوجبلہ۔ اور صحیح یہ ہے۔ کہ سب سے اول ابوحفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہ ہی ؎ آہوئے کوہے در دشت چگونہ دودا ٭ یا رندارد دو دست چگونہ رودا۔ اور بعد ابوحفص حکیم کے ۴۰۰ھ میں اشعار فارسی کا رواج ہوُا۔ اور اُسوقت میں عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد انکے ۵۰۰ھ میں فلکی شروانی۔ اور خاقانی۔ اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے۔ جب نظامی گنجوی رح کا زمانہ پہنچا۔ تو اُنہون نے جو ثقالت کلام میں باقی رہی تھی دُور کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا۔ بعد کو تمام شعراء نے اُن کی تقلید کی۔

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین

اس باب میں بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب حروف

Marfat.com

ع نہ دہد لقمہ را بہ نسیہ کسے ۔

ے نرخ متاعے کہ فزاواں بود
گربہ مثل جاں بود ارزاں بود
نرم چوب را کرم مے خورد

ع نرود میخ آہنی در سنگ ۔

نہ دد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت
نہ دلیکاں بے بصر و دوراں باخبر در حضور

ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

نقل کفر کفر نباشد ۔ نقل عیش بہ از عیش

ع نکوئی گر دیر گوئی چہ غم ۔

ے نکوئی با بداں کردن چنان ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

نگاہ درویشاں عین سوال است ۔

نگوں شدن آسمان برائے چیدن آدمیان است

نماد ستون دین ست و قامت مرد ستون نماند

ے نماند ستمگار بد روزگار ۔ بماند بر و لعنت کردگار

نمک خوردن و نمک دان شکستن ۔

نوش بے نیش حاصل نشود ۔

نوکر قاضی را خطرۂ تعزیر نیست ۔

ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

نہ از تو دود نہ از من خود ۔

ع مہماں کہ ماند آں را نسزد کز دو سازند محفلہا ۔

ع نہ روئے رہائی نہ راہ گریز ۔

نہ روئے ماندن نہ راہے رفتن ۔

ع نہ ہر زن زن ست نہ ہر مرد مرد ۔

نیاز پیراں حق فقیراں ۔

ع نیاید بجو باز آبے کہ رفت ۔

نیستی و نابرخورداری ۔

ے نیش عقرب نہ از پے کین ست ۔
مقتضائے طبیعتش این ست ۔

نیک سودا شریک مال مردم ست

نیکو کاری نیکو روی ۔

نیکی برباد گنہ لازم ۔

نیکی کن و در دجلہ انداز ۔ نیکی نیک را بدی بد را ۔

نیم حکیم خطرہ جان ۔ نیم ملا خطرہ ایمان
نیم خوردہ سگ ہم سگ را شاید ۔

امثال واؤ

واکن کیسہ بجو ہر کیسہ ۔

ع وائے بر آں خوردہ کہ تنہا خوری ۔

ع وائے بر قدر سخن گر بسخنداں نرسد ۔

ع وظیفہ گر طلبی رو ہنر بدست آور ۔
وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید

Marfat.com

نجی کتب لغت سے نکال کر لکھے جاتے ہیں۔

حرف الف۔ آئین بندی۔ کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا۔ بادشاہونکی آمد کے واسطے۔ آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سُرخ و آب آتشین۔ شراب۔ آب منجمد و آب خشک۔ پیالہ بلور۔ آب گوہر و آب مروارید۔ موتیا بند۔ آب بر آئینہ ریختن و زدن۔ دستور ہے کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہی۔ تو اسکے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اُسپر پانی ڈالتے ہیں کہ سلامت پھر کر آوے اور اسی کو کوبستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہیں۔

آب رفتہ در جو آمدن۔ کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا۔ آب در سبد کردن بیفائدہ کام کرنا۔ آب بر دست و پائے کسے ریختن و کردن۔ کسی کی خدمتگاری کرنی آب زیر کاہ انداختن و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن۔ حیلہ و فریب کرنا۔ آب گرفتن پانی لگنا۔ آب بروئے کار آوردن۔ رونق دینا۔ آب دہان خوردن۔ تحمل کرنا۔ آب شدن و آب در دیدہ داشتن۔ حیا کرنا۔ آب در جگر داشتن۔ صاحب مقدور ہونا۔ آب پیوست افگندن۔ میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا۔ آب مردہ بند پانی۔ آب بدہان آمدن۔ حریص ہونا۔ آب بازی۔ شناوری۔ آبی شدن معاملہ کام کا بگڑ جانا۔ آب بردن کار۔ کام کا مشکل ہونا۔ آب از آتش بر آوردن محال کام کا سرانجام کرنا۔ آب سفر۔ پانی ناموافق مزاج کے۔ آب ریزان۔ جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینہ میں ہوتا ہی۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے یزدمیں بارش اسی مہینے میں ہوئی تھی۔ اسوجہ سے اُس خوشی کا نام آب ریزان اور آب پاشان رکھا۔ آب انبار۔ پانی کا خزانہ۔ آب سیاہ۔ گہرا پانی۔ آب بے لجام خوردن بے صرفہ کام کرنا اور کسی کا مال کھا جانا۔ آب دندان شکن۔ ٹھنڈا پانی۔ آتش بید و آفتاب۔ آتش تر۔ شراب۔ آتش محلول۔ گرم پانی یا گرم تیل۔ آتش زدن۔ آگ لگانا آتش زن۔ قفقس۔ اودچقماق۔ آدم ثانی۔ نوح علیہ السلام۔ آرزو شکستن۔ حاصل ہونا

Marfat.com

وقت را بندہ ساعت را سلطان

ے وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز
ولی را ولی مے شناسد

امثال ہائے ہوز

ے ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

ہر بہاسے را خزانے - ہر پردہ را نوائے
ہر جا کہ گل ست آنجا خار ست -
ہر جا کہ گنج ست آنجا مار ست -
ہر جا کہ میوہ خوب ست کلاغ میخورد -
ہر چہ از آسمان آمد زمین برداشت -
ہر چہ از دزد ماند رمال برد -
ع ہر چہ استاد ازل گفت ہماں میگویم
ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست -
ع ہر چہ آں خسرو کند شیریں بود -
ع ہر چہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم
ہر چہ باد آرد باد برد -

ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر -
ہر چہ بلند از خود بلند -
ع ہر چہ خدا خواست ہمان شود

ے ہر چہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابی بسیار
ہر چہ در بند آنی بندہ آنی
ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید -
ہر چہ در دیگ است در چمچہ مے آید -
ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید -
ع ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد -
ہر خرے کہ باشد پالان ما برد -
ہر دردے را دوائے ہست -
ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
ہر روز گاؤ نخواہد مرد کہ کوفتہ ارزان شود -
ہر زیرکے را خاصیتے بود -
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد -
ہر سگے کہ عوعو کند در کوچہ خود شیر غران است -
ہر شئے را روزے در پیش ست -
ع ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہنر است
ہر فرعونے را موسیٰ -
ہر کارے و ہر مردے -
ے ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند
ہر کرا دل زندہ است نفس نازندہ

Marfat.com

آرزو کا۔ آستین فشاندن۔ رد کرنا۔ اور منع کرنا۔ اور آفریں کرنا۔ اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن۔ منع کرنا۔ آستین بر جبین و چشم کشیدن۔ دلاسا و غمخواری کرنا۔ آستین
کہنہ یا پارہ داشتن۔ مفلس ہونا۔ آش پختن۔ تدبیر کرنا۔ آشنا فروشی۔ آشنا کی تعریف
کرنی۔ آغوش دادن۔ بیخبر ہونا۔ آفتاب سوار۔ صبح خیز۔ اور شب بیدار۔ آفتاب بام
نزدیک بمرگ۔ آفتاب دادن۔ دھوپ دینا۔ آفتابی شدن۔ ظاہر ہونا۔ آفتاب خوردن
محنت کرنا۔ آن دفتر را گاؤ خورد۔ وہ حساب پاک ہوا۔ آواز گرفتن و نشستن۔ گلا پڑ جانا۔
آہوئے لنگ گرفتن۔ ضعیفوں پر زور کرنا۔ آہ نیمکش۔ جو خوف کے ماری اچھی طرح نکیجاوے
آہن سرد کوفتن۔ کوشش بے فائدہ کرنی۔ ابتدا بسا کن کردن۔ بے تامل بات کہنا۔
اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج میں جمع ہونا۔ احتراق
اہل نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیارون میں سے کسی کا ایک برج میں آجانا
آیات متشابہ۔ جن کے معانی میں حاجت تاویل کی ہووے۔ آیات محکمات۔ جنکے
معنے ظاہر ہون۔ ابن الوقت۔ جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے۔ ابن صبح
آفتاب۔ ابن السبیل۔ مسافر۔ ابن مقلہ۔ نام خوشنویس۔ ابرو زدن۔ راضی ہونا
ابرو نازک و تنگ کردن۔ ناز و غمزہ کرنا۔ اثنا عشری۔ مذہب شیعہ۔ احرام
حاجیوں کا حج میں بدوں سیا کپڑا پہننا۔ اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا۔
اختر در گذر۔ ساعت سعید۔ ارباب حجت۔ اہل منطق۔ اردک پرائی۔ ظرافت کرنا
اور گوز مارنا۔ از جا برداشتن۔ رتبہ بڑھانا۔ از جا برآمدن۔ بے حوصلگی کرنا۔ از
دور بوسہ زدن۔ بہت تعظیم کرنا۔ از کسے کشیدن۔ ستم اٹھانا۔ از کف دست
مو برآمدن۔ محال بات کا واقع ہونا۔ از ہم در گذشتن۔ و از خر افتادن۔
مرجانا۔ از طرف بر شکستن۔ کنارہ کرنا۔ از تہ ریش گذشتن۔ فریب دینا۔ از جا
درآمدن۔ اچھی حالت سے بری میں آجانا۔ از چشم افتادن۔ بے اعتبار ہونا

Marfat.com

ہر کرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین و آفرین ست

ع ہر کرا صبر نیست حکمت نیست ۔

ہر کرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند۔

ہر کہ دانہ راجزائے ہست ۔

ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ۔

ہر کس را فرزند خود بجمال نماید ۔

عقل خود بکمال ۔

ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ۔

ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ۔

ہر گندہ خورے را گندہ پزے ۔

ہر کہ خر کباب شود شغال سلیت بریخ کند ۔

ہر کمالے را زوالے ۔

ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند ۔

ہر کہ آتش مزاج باشد بے آب زید ۔

ع ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت ۔

ہر کہ از خدا نترسد از وے باید ترسید ۔

ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور ۔

ہر کہ بابدان نہ نشیند نیکی نہ بیند ۔

ہر کہ با دو سر دارد سر بیاد دارد ۔

ع ہر کہ بالغ علم نشیند چہ غم از طوفانش ۔

ہر کہ بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند ۔

ہر کہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود ۔

ہر کہ خانہ مردم بکاود خاک بر سرش افتد ۔

ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ۔

ہر کہ خیانت ورزود ستش در حساب طبرزد

ہر کہ در جنگ پشت نمائد رونتواں نمود ۔

ے ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد شمرد
بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد ۔

ہر کہ مال ندارد یار ندارد ۔

ہر کہ مشت نخورد بمشت خویش مے نازد

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد ۔ ہر ملکے مہر ے

ہر نشیبے را فرازے ۔ ہر نمرودے را پشہ ۔

ہزار جواب یک خاموشی ۔

ہمت کار ہا دارد ۔ ہمت مرداں مدد خدا ۔

ہم ثواب و ہم خرما ۔

ہم رنگ خزر ندارد ۔

ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہ تو نیست ۔

ہمسایہ بد خار در پہلو ۔

ع ہمسایہ بد مباد کس را ۔

ہم فال و ہم تماشہ ۔

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد ۔

Marfat.com

از راہ افتادن۔ راہ بھولنا۔ از جا رفتن۔ مضطرب ہونا۔ از بُنِ دندان۔ نہایت رغبت۔ از دہان یا از سر تو زیادہ است۔ یعنی تیری طاقت سے باہر ہے از جگر گذشتن۔ نامردی کرنا۔ از پرکار افتادن۔ بیکار رہونا۔ از پوست برآمدن کمال شادمانی کرنا۔ اِنسترجاع۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا۔ اشراقیین۔ فرقہ حکماء، کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم و تحصیل کرتے تھے۔ کسی اُستاد کے پاس نہ جاتے تھے۔ جیسے افلاطون اور بقراط۔ اعضاء رئیسہ دل و دماغ و جگر وغیرہ الماس دندان شدن۔ کمال عاجزی کرنا۔ الف قامتان۔ پلکین۔ الف تن کشیدن محنت یا غم میں سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا۔ الف برخاک کشیدن۔ شرمندہ ہونا۔ ام القریٰ۔ مکہ معظمہ۔ ام الکتاب۔ قرآن و لوح محفوظ و سورہ الحمد۔ ام الخبائث شراب۔ انگشت نما۔ کامل و مشہور و رسوا۔ انگشت پیچ۔ عہد و پیمان۔ انگشت در دہان شدن۔ متاسف ہونا۔ انگشت برلب زدن۔ باتوں پر لے آنا۔ انگشت برحرف نہادن۔ عیب پکڑنا۔ انگشت بدندان گرفتن۔ تعجب یا حسرت کرنا انگشت برچشم نہادن۔ قبول کرنا۔ انگشت برجبین نہادن۔ سلام کرنا۔ انگشت بردر زدن۔ دروازہ کھولنا۔ اہل بخیہ۔ خراباتی۔ اہل ذمہ۔ کافر مطیع شاہ اسکھ با، موحدہ۔ بادوست۔ مسرف و مفلس۔ بالین پرست۔ بے کار و آرام طلب۔ بادسنج۔ خام طمع اور بے فائدہ کام کرنے والا۔ بادمسیح دم مسیح۔ بادآورد۔ پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اُس کے خوف سے جزیرہ میں بھیجنا چاہا تھا۔ اور ہوا کے سبب ملک پرویز میں پہنچگیا۔ بادگیر۔ ہوا کی کھڑکی۔ بادبروت و بادریش۔ مکرولاف۔ بادفروش۔ خوشامدگو اور بھاٹ بادخوان۔ بھاٹ۔ بادشرطِ۔ ہوائے موافق۔ بازخوردن۔ ملاقات ہونا۔ باخود برنیامدن۔ بے اختیار ہونا۔ بآب سیدن بنا۔ نیو کا مضبوط ہونا۔ اور گھر کا

Marfat.com

ہمہ پلید یہا از آب شوینده و پلیدی آب از
چیزے شستہ نشود
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد
ہمچین کہ گرم رفتن شدم تا شیراز نخے ایستم ۔
ہنوز دور دربے ہنران نخوہ ۔ ہنوز دہلی دور ست
ہنوز مسجدے ساختہ نشد کہ کورے بدرش نشست
ہنوز ہمون آش در کاسہ ۔
ہیچ کارہ و ہمہ کارہ

امثال یار تحتانی

یا با ایں شوراشوری یا با ایں بے نمکی ۔
یار باقی صحبت باقی ع یار بد از مار بد بدتر بود
یار زندہ بہ از شوہر مردہ ۔
یار شاطر نہ بار خاطر ۔
یار غارے باید کہ زخم مارے کشد
ع یار من نیکوست امارسم و آئینش بدست
یک انار و صد بیمار ۔
یک انگور و صد زنبور ۔
یک آہو صد سگ ۔
یک بام و دو ہوا ۔
یک توبہ صد گناہ را کافی ۔
یک تیر و دو نشانہ ۔

یک حمایت بصد شکایت
ع یک دانہ محبت ست باقی ہمہ کاہ
یک در گیر و محکم گیر ۔
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران ۔
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ ۔
یک سر ہزار سودا ۔
یک سنگ و دو کلاغ ۔
یک گز دو فاختہ ۔
یک لقمہ پگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ ۔
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی ۔
یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام ۔
یک مرغ دو جا کباب نمیشود ۔
یک من علم را دہ من عقل مےباید ۔
یک مویز و صد قلندر ۔
یک نہ شد دو شد ۔
یک نظر دیدن حلال ست ۔
یک نظرے خوش گذرے ۔
یک یوسف ہزار خریدار ۔
یکے آمد یکے رفت کجا سلیماں کجا تخت ۔
یکے از بام افتاد گردن دیگر شکست ۔
ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے ۔

Marfat.com

گر پڑنا - باد پیمودن - بے فائدہ کام کرنا - بال تدرو - ابر - باد در بروت افگندن تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا - بالین شکستن - تھوڑی تعظیم کرنی - بازی خوردن - فریب کھانا - باد بدامان کردن غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد در کلہ داشتن غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعائے بد مین گرفتار ہونے والا - باغ سبز نمودن - فریب دینا - با فلان چہ داری - تجھ کو اُس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل اللہی - کشتی والے جب حریف کو اُٹھا کر زمین پر پٹکتے ہیں - تو اللہ اکبر کہتے ہین - اُس سے مراد ہوتی ہے - بہ بینی رسیدن مرنے پر پہونچ جانا - اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط برزمین کشیدن - کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا - بپوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بپرکار بودن - باقاعدہ ہونا - بتن برداشتن و برگرفتن - بُری بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم کردن انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا - بحر رواں کشتی بحرین - دریاے روم و فارس - بخت سفید - اچھا نصیب - بخام کشیدن - چمڑے سے مڑھنا - اور مجرم کو کھال میں کسنا - بخیہ از روئی کار افتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بدجلو - سرکش گھوڑا - بدزہرہ - ترسناک بروز فلان نشیند - یعنی اُسکے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروئے آب آوردن - ظاہر کرنا بر روئے ایستادن - مقابلہ کرنا - برسیمان کسے بچاہ افتادن - کسیکی بدولت

Marfat.com

یکے حرام دوم شلغم
یکے را بگیر دیگرے را دعوی
ع یکے ست جان دود وصد ہزار نیرنگ ست
یکے کردہ بے آبروئی بسے

چہ غم دارد ازابروئے کسے
یکے گریزد دیگرے شیر شود
یکے نقصان مایہ دیگرے شماتت ہمسایہ
ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات و استعارہ و مبالغات اور معنے شعر و ابتدائے شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان میں۔

تشبیہات ۔ تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت میں مانند کرنیکو کہتے ہیں۔ خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہ ہو۔ پس جس شے کو مانند کریں اسکو مشبہ اور جس کے ساتھ تشبیہ دیں۔ اُسے مشبہ بہ کہتے ہیں اور ان دونوں کو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہیں اور اس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اس پر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہیں ۔ اور یہ چاروں ارکان تشبیہ کہلاتے ہیں اور تشبیہ کے واسطے مشبہ اور مشبہ بہ میں مغائرت یعنی غیر جنسیت لازم ہے۔ اور تشبیہ ادنےٰ کی اعلےٰ کے ساتھ اور ایسے ہی اعلےٰ کی ادنےٰ کے ساتھ درست ہے ۔ بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان میں طلبہ سے پوچھا کرتے ہیں لکھی جاتی ہیں

تشبیہ قامت ۔ سرو ۔ صنوبر ۔ شمشاد ۔ سرو آزاد ۔ سرو ناز ۔ سرو سہی طوبےٰ ۔ شاخ طوبےٰ ۔ شاخ گل ۔ قیامت ۔ نخل ۔ نہال تیر

تشبیہ خرام ۔ بہار برق ۔ نسیم صبح ۔ نسیم سحر ۔ فقط نسیم ۔ باد صبا ۔ شمیم گل ۔ نرمی رفتار آب

تشبیہ موئے ۔ سر شب ۔ نیم شب ۔ شب دیجور ۔ شب یلدا ۔ ظلمات ۔ مشک

Marfat.com

بلا میں پڑنا۔ برخویش نابخشودن۔ ہلاک چیز کا ارادہ کرنا۔ برطبع خوردن۔ ناپسند آنا۔ بر رو دیدن۔ شوخی کرنا۔ برزدہ رو۔ چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا۔ برسر آمدن۔ غالب ہونا۔ برنا گوش زدن۔ طمانچہ مارنا۔ اور خبردار کرنا۔ برابر دویدن۔ استقبال کرنا۔ بروز سیاہ نشاندن۔ خراب کرنا۔ برچیزے چشم سرخ کردن۔ کسی چیز کی طمع کرنی۔ برطاق بلند نہادن۔ اعلےٰ مرتبہ پر پہونچانا یا بلند جگہ پر رکھنا۔ کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے۔ بر تخ زدن ونوشتن۔ فراموش کرنا اور نابود کر دینا۔ برگ سبز فرستادن۔ کسی کو اپنے مقابلہ کیلئے بلانا۔ بروت کسے ریختن۔ مغلوب کرنا۔ بروت کسے را پنبہ نہادن۔ تمسخر کرنا۔ برقالب زدن۔ مہیا کرنا۔ برشکستن۔ کنارہ کرنا۔ برآب بستن۔ سیراب کرنا۔ براہ بردن بسر کرنا۔ برانگشت پیچیدن۔ یاد رکھنا اور مشہور کرنا۔ بر در جلال زدن غصہ ہونا۔ بسر زلف حرف راندن۔ کثرت سے کلام کرنا۔ بسر زلف صحبت داشتن۔ پریشان ہونا۔ بسر پیچیدن۔ منت سماجت کرنا بسر پا آمدن۔ مرض شدید سے شفا پانا۔ بسر کسے گردیدن۔ تصدق ہونا۔ بغداد خراب یا کہنہ یا خالی۔ خالی پیالہ۔ بلاگردان۔ قربان۔ بلاکردن۔ کار عجب کرنا۔ بلند شنیدن۔ اونچا سننا۔ باربستن وبتہ بستن۔ سفر کرنا۔ بند بستن۔ توقع اور طمع رکھنی۔ بوقلمون۔ کپڑا یا جانور رنگا رنگ کہ صبح اور معلوم ہو اور شام اور۔ بوسہ بلب خویش زدن۔ کشتی کے لیئے خم ٹھوکنا اور ہاتھ ملانے۔ بوالہیجا و بوتراب۔ کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ بوحنیفہ۔ کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح۔ بہند رفتن حنا۔ مہندی کا ایسا رچنا کہ سیاہی مارنے لگے۔ بہار کردن۔ قے کرنا۔ بہرام چوبین۔ نام ہرمز کے امیر لشکر کا۔ چونکہ لاغر تھا اس لیئے چوبین کہلاتا تھا۔ بیور۔ بروزن زیور

Marfat.com

عنبر - دام - شام - دام مشکیں - ابر سیاہ

تشبیہ فرق - راہ ظلمات - خط استوا - خط کہکشاں - برق - درخشاں - تیغ - خط سحر

تشبیہ زلف - سنبل - دستۂ سنبل - ریحان - دستۂ ریحان - کمند - زنجیر - طناب مار - مشک - شام - شب - عمر دراز - حبش - تازیانہ - عقرب - عنبر سارا - رشتہ - رسن دود - لام - میم - چوگان - چلیپا - ابر سیاہ - قلاب - دام - پابدام - ہند - ہندو - کافر خطا - ختن - تاتار - چین - **تشبیہ** - کاکل و گیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رخ - ماہ - آفتاب - شمع - چراغ - کعبہ - مصحف - گل شعلہ - مشعل - شعلہ طور تجلی طور - لالہ - ارغوان - صبح - روز گلستان - گلشن - گلزار - چمن - بہشت - باغ ارم

تشبیہ خال - ہندو - زنگی بچہ - حبشی زادہ - مشکدانہ - دانہ - اسپند - نقطہ - سویدا مردمک - حجر الاسود - تخم سیب -

تشبیہ جبیں - آئینہ - لوح سیمیں - لوح محفوظ - ماہ - ہلال - بدر - ماہ نو - خورشید زہرہ - مشتری - سہیل -

تشبیہ چین پیشانی - تیغ - رگ گل - موج

تشبیہ ابرو - موج - محراب - ہلال - کمان - قوس قزح - ذوالفقار - شمشیر - خنجر حلقہ کمند - طاق - کلید - ہلال عید - نون - خط نسخ

تشبیہ چشم - بادام - نرگس - ترک - ہندو - زہرہ - بابل - ہاروت - سامری - ساحر جادوگر - فسونگر - جام - ساغر - آہو - غزال - روزگار - حرف صاد - حرف عین

تشبیہ مژگان - خنجر - تیغ - سنان - نیزہ - تیر - خار - سوزن - چنگل باز - چنگل شاہین - خدنگ - پیکان - نیش - نشتر

تشبیہ غمزہ - وعشوہ وکرشمہ کی یہی تشبیہات مذکور ہیں۔

تشبیہ گردن - صراحی - دستۂ عاج - بیاض - گردن آہو -

Marfat.com

دس ہزار کو کہتے ہین۔ بیت المعمور۔ مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ۔ بیت اللطف کسبی خانہ۔ بیت الشرف۔ وہ بُرج جس میں کسی کو سات سیاروں میں سے سعادت حاصل ہو۔ بیت الحرم و بیت العتیق۔ کعبہ۔ بیت المال۔ وہ گھر جس مین مال غنیمت اور لاوارثی رکھا جاوے۔ بے سر و دل بے پروا۔ بیت الحزن۔ حجرہ یعقوب علیہ السلام۔ بے سکون۔ چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے۔ بیت الغزل۔ سب میں عمدہ بیت غزل کی۔ بینی زدن۔ انکار کرنا۔ بے حضور شدن۔ بیمار ہونا۔ بیڑہ برداشتن پکا ارادہ کرنا۔ بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن۔ کسی کو مغلوب یا رسوا کرنا۔ بے سکہ بے قدر۔ بینی کوہ۔ پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی۔ بیارہ بیلدار درخت مثل کدو وغیرہ کے۔ بے اندامی۔ بے ادبی۔ بے قرینگی کسی بات میں یکتا ہونا۔ **باء فارسی**۔ پائے ترسا۔ پیالہ شراب۔ پائے کوب ناچنے والا۔ پاشنہ کوب۔ دوسرے کا پیچھا کرنیوالا۔ پا برکاب جانے پر طیار۔ پائے برنج۔ انعام قاصد۔ پابند۔ مقید۔ پامُرد۔ مددگار۔ پازند چمٹا۔ پاکار۔ پیادہ و خدمت گار۔ پا افراز۔ کفش۔ پاغوش۔ غوطہ۔ پائے کلاغ قلم۔ پادنگ۔ دھان کوٹنے کی ڈھینگلی۔ پالہنگ۔ باگ ڈور پالا کوتل گھوڑے کو کہتے ہین۔ اُسی سے یہ نکلا ہے۔ پائے درگل۔ گرفتار و حیران۔ پامُال۔ خراب پا دراز کشیدن۔ لیٹنا۔ اور دعوے کرنا۔ پائے ماچان۔ مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کرکے اُس کے ہاتھ سے کان پکڑوانا۔ پا بقدر گلیم دراز کردن۔ اپنی استعداد کے موافق کام کرنا۔ پا بسنگ آمدن۔ خطرہ اور مانع پیش آنا۔ پائین پرستی۔ خدمتگاری۔ پائے نہادن بر چیزے۔ کسی چیز کا ترک کرنا۔ پختہ خوار۔ آرام طلب۔ پر شکستن مرغ۔ اُڑنے کو تیار ہونا پُر باد شدن۔ مغرور ہونا۔ پرانیدن۔ شیخی کرنا۔ اور تعریف میں مبالغہ کرنا۔

Marfat.com

تشبیہ بینی - الف - غنچۂ نرگس - غنچۂ شبنم - غنچۂ گل - غنچۂ یاسمین -

تشبیہ لب - غنچہ - برگ گل - رگ گل - آب حیات - خرما - پستہ - موج آب حیات موج کوثر - موج تسنیم - موج شراب - رشتہ مریم - رشتہ جان - مسیحا - شہد - شکر - نبات - قند نعل - یاقوت - عقیق - مرجان - سہیل - ہلال - آتش خاموش - شفق - اخگر

تشبیہ خط - بنفشہ - ہندو - ریحان - زمرد - خط ریحان - خط غبار - ناخم خضر - سبزہ - مورچہ بالہ - زنگ - حبش - عنبر - مشک - جدول مشکیں - جدول عنبرین - جدول زنگاری -

تشبیہ دہن - غنچہ - پستہ - انگشتری - جوہر فرد - نقطۂ موہوم - صفر - عدم - صدف قطرہ - تنگ شکر - حقۂ مسرواريد - حقۂ مرجان - حقۂ یاقوت - حقۂ لعل - میم - دل مور چشم مور - نمکدان - کونہ نبات -

تشبیہ دندان - گوہر - در - ژالہ - الماس - انجم - دانۂ انار - عقد پروین - عقد گوہر - سلک در - غنچۂ یاسمین - غنچۂ نسترن -

تشبیہ خندان و تبسم - برق - لمعہ - برق شیرین - نمکین - غنچۂ نیم شگفتہ - صبح

تشبیہ زنخدان - سیب - شفتالو - گوئے سیمین - شمامہ - دشنبویہ - بہی سیب جنت

تشبیہ چاہ زنخ - حلقہ ہائے مہلہ و چاہ - **تشبیہ غبغب** - گرداب آبی - بہی - طوق

تشبیہ ہر دو دوش - آئینہ صبح - میدانی صبح - سیم - یاسمین - سمن - نسترین - نسترن

تشبیہ بازو - سیم سادہ - گنج سیم - **تشبیہ بازوے پہلوانان** - تہ بازو

تشبیہ بغل محبوبان - گل شگفتہ - **تشبیہ ساعد** - گلدستہ - شاخ گل - ماہی سیمین

تشبیہ پنجہ حنائی - آفتاب سحر - پنجۂ مرجان - شفق - پنجۂ گل - لفظ اللہ -

تشبیہ کف دست - برگ گل - مرہم - دریا - **تشبیہ خط کف دست** - رگ گل

تشبیہ ناخن تراشیدہ - ہلال - **تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ** آئینہ ہند

تشبیہ سر انگشت حنائی - غنچہ گل - فندق - عناب - گل ارغوان -

Marfat.com

پریخوان۔ جادوگر۔ پس خم گرفتن۔ وپس گردانیدن۔ مُنھ پھیرنا۔ پس کار نشستن مقصود کو چھوڑنا۔ پس آوردہ۔ وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب پشتِ دست برزمین نہادن۔ بہت عاجزی کرنا۔ پشت پازدن۔ کسی چیز کا رد کرنا۔ پشت چشم نازک کردن۔ تغافل کرنا یا رنجش نازآمیز کرنا۔ پشت دست خائیدن۔ افسوس وندامت کرنا۔ پشت گرمی۔ تقویت۔ پل شکستن۔ محروم کرنا اور غرق کرنا۔ پنج نوبت۔ نوبت پنجوقتی یا اذان پنج وقتی۔ پنج گنج۔ حواس خمسہ یا نماز پنجگانہ۔ یا پرویز کے آٹھ خزانوں میں سے پانچ خزانے باد آورد۔ یعنے شائگان اور گنج گاؤ۔ اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شاد آور پنج ارکان حج۔ احرام اور سعی اور وقوف عرفات۔ اور وقوف مزدلفہ اور طواف۔ پنبہ دہان۔ کم سخن۔ پنبہ کردن۔ عاجز اور نرم کرنا۔ پنج ارکان اسلام کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ پوست تخت۔ فقیروں کا بستر۔ شیر وغیرہ کی کھال کا۔ پوست کندن۔ ظاہر کرنا۔ اور عیب بیان کرنا۔ پوست کندہ گفتن برملا اور صریح کہنا۔ پہن چشم۔ شوخ اور بیحیا۔ پہلو تہی کردن۔ کنارہ کرنا۔ پہلو زدن۔ برابری کرنا۔ پہلو دادن۔ مدد کرنا۔ پہلو خوردن۔ صدمہ اُٹھانا پہلو نہادن۔ لیٹنا۔ پہلو ورزیدن۔ کسی کام سے خفیہ باز رہنا۔ پیش دست نائب و پیشکار۔ پیر سرانديپ۔ آدم علیہ السلام۔ پے سفید۔ منحوس پیش خورد۔ کھانے کی چاشنی۔ پیش آمد۔ سلوک۔ پیش نہاد۔ ارادہ پیرانہ سر۔ وقت پیری۔ پیش باز۔ استقبال کرنے والا۔ پیشکش۔ نذرانہ پیش طاق۔ صحن گھر کا۔ اور دروازہ کے سامنے کا۔ پیش آہنگ۔ لشکر اور قافلے کے آگے چلنے والا۔ پیش بین۔ دانا پیل افگندن۔ عاجز کرنا۔ پیرکنعان۔ یعقوب علیہ السلام۔ پیمانہ پُرشدن۔ عمر آخر ہونی۔ پے کردن۔ کوچین کاٹنی۔

Marfat.com

تشبیہ انگشت حمیدہ - ہلال یک دو شبہ

تشبیہ لطف - ابر دریا - چشمۂ کوثر - چشمۂ آب حیات - باراں رحمت - باغ جنت

تشبیہ خلق - مشک - کافور - نسیم صبح - باد بہاری - شمیم گل - باغ گلستان بہشت عطر

تشبیہ قہر و غضب - برق - آتش - دوزخ - باد سموم - باد صرصر - سیلاب تند صور قیامت - باد خزان - طوفان باد - جو ہود علیہ السلام کی امت پر آیا تھا - ۱۲

مناسبات

کلام نظم یا نثر میں جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو ان کے واسطے مناسب یا لازم ہوں استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہیں - چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہاں بھی لکھے جاتے ہیں -

مناسبات حسن - بیمہری - بیوفائی - خود بینی - خود نمائی - عشوہ - غمزہ - کرشمہ - ناز - جلالی سفاکی - سنگدلی - انداز - خوبی - جلوہ - محبوبی - شوخ چشمی - وعدہ خلافی - دیرآشتی رد و چشمی - تلخگوئی - تند خوئی - دلبری - دلربائی - ترک تازی - رقیب نوازی - خونخواری دل آزاری - خوش ادائی - جانفزائی - ستمگاری - جفاکاری - کم اختلاطی - خونریزی - بے ارتباطی - فتنہ انگیزی - بہانہ جوئی - دروغگوئی - فریب سازی - عربدہ پردازی وغیرہ

مناسبات عشق - آہ نالہ - فریاد و فغان - بیخوابی - بیتابی - زاری - نزاری - ناتوانی جانفشانی - خودسری - جامہ دری - آرزو - شوق - انتظار - درد - اندوہ - سوز گداز - تمنا - نیاز - صحراگردی - کوہ نوردی - نالہ فروشی - خانہ بدوشی - جنون مشربی - بیخودی - گریہ نیم شبی - سوداگیری تنہانشینی - ہذیان گوئی - بے اختیاری - قلق تپش - دیوانگی - بیگانگی - آوارگی - بیچارگی سرگشتگی - سراسیمگی - حیرانی - پریشانی وغیرہ انواع حالات محبانین -

مناسبات فقر - صبر - توکل - تحمل - ہمت - مراقبہ - مشاہدہ - مجاہدہ - معاملہ - محاسبہ

Marfat.com

پیہ گرگ بر پیراہن مالیدن۔ مکر کرنا۔ پیرو۔ تابع۔ پیش رو۔ امام۔ پیشینگاہ وقت نماز ظہر۔ پیر چہل سالہ۔ قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر میں کمال کو پہونچتی ہے پیرافشانی۔ پیری میں جوانوں کے کام کرنے۔ پیشدستی۔ نیابت اور چالاکی۔ **تاء فوقانی**۔ تلج شمع۔ شعلہ شمع۔ تالیف۔ کئی کتابون سے مضامین جمع کرنے۔ تاویل۔ کلام کے ظاہر معنے چھوڑ کر احتمالی معنے لینے۔ تاب خانہ۔ حمام۔ تازہ دماغی دانائی۔ تبرزد۔ قند سفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تیر کہ سوار زین مین رکھتے ہیں۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے بُرج میں ہونا کہ کوئی ستارہ سعد اُس سے پانچوین یا نویں بُرج میں ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھ کر انجان بننا تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر میں دو تین دن جس میں چاند بہت پاس ہونیکے سبب سورج کی کرنون مین معلوم نہیں ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختہ اول لوح محفوظ۔ تختہ برسر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزی بر اُفتادن۔ نابود ہونا۔ تخت روندہ۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج میں ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تردماغ۔ سرخوش اور نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جسکے دونوں پلّے میں تولنے سے کچھہ کمی بیشی نہ ہو۔ ترشدن۔ شرمندہ ہونا۔ تردامن۔ فاسق وگنہگار۔ ترزبان فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کردن۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی زبان دوسرے کو سمجھادے۔ ترک چین۔ آفتاب۔ ترازوے پولاد سنج۔ نیزہ ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر رہے اور برابر ہونا۔ ترازوئے سنگ زن۔ جس کے دونوں پلّے کم وبیش ہوں۔ تسدیس۔ چاند کا ایک بُرج میں ہونا۔ اور دوسرے سیّارہ کا تیسری یا گیارہوین بُرج میں ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسری کا تیسری

Marfat.com

عبادات - ارادات - قناعت - ریاضت - خاکساری - پرہیزگاری - ترک دنیا - استغنا شریعت - طریقت - حقیقت - عزلت - خلوت - معرفت - تجرید - تفرید - صوم - صلوٰۃ - حج زکوٰۃ - دم قدم - فکر - ذکر - تقوی - طہارت - محنت - مشقت - عصمت - عفت - حق پرستی خداشناسی - راستی - مقام رضا - مقام تسلیم - علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین - حق الحق

مناسبات امارت - جاہ و جلال - دولت و اقبال - حشمت - مکتب - سخاوت عدالت - شجاعت - عنایت - مرحمت - شفقت - عزم - جزم - شان - شوکت - قدر منزلت - فتح - نصرت - رعیت پروری - کرم گستری - ایثار - مکرمت - کامرانی - فیضرسانی بردباری - کشورکشائی - لشکرکشائی - لشکرآرائی - ملک داری - شکوہ - تجمل - کوس نوازی علم افزائی -

مناسبات باغ و بہار - ریاحین - اشجار - نسیم - باد صبا - گل - غنچہ - گلاب نرگس - یاسمین - بنفشہ - باد سحر - سرو - شمشاد - فاختہ - قمری - بلبل - چہچہہ - کوکو - آب رواں شبنم - نہر - حوض - گلزار - عبوئبار - خوشبو - لالہ - صد برگ - چمن - روش - غیابان - باغبان گلچین - سیر - تماشا - سبزہ - نہال - برگ - شاخ - قلم - خوشبو - نفحہ - نکہت - نارنج - ترنج - لیموں - تخم - استخوان - نبات وغیرہ -

مناسبات برشکال - ابر - باران - رعد - برق - صاعقہ - گرد - باد - صحو - قطرہ ژالہ - شبنم - آب - سیل - میزاب - بارش - غوک - طاؤس - ورطہ - گرداب - تاریکی شب - گل دلائے وغیرہ -

مناسبات علم - کتاب - ورق - صفحہ - شیرازہ - نوشت - خواند - قلم - کلک - واسطی لوح - کاغذ - نسخہ - جلد - ادب - اخلاق - منطق - حکمت - ریاضی - معقول - منقول - اسرار رموز - اصلاح - صرف - نحو - جبر مقابل - تاریخ - مناظر - تختہ - جزو - سیر - قصص - تفسیر - حدیث - کلام - مناظرہ - قواعد - مبادی - مقدمہ - تذکرہ - اصول - فقہ

Marfat.com

اور کہیں تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسرے کے کلام کو اپنے کلام میں لانا۔ تعقید۔ کلام میں ایسی تقدیم و تاخیر کرنی جس سے معنے بسہولت سمجھ میں نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً بُرا کہنا تقدم بالشرف۔ ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کے بڑھ کر ہونا۔ تلمیح۔ کلام میں کسی قصہ کیطرف اشارہ کرنا یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا۔ تنگ سال۔ سال قحط۔ تنگ چشم۔ بخیل۔ تنگ زدن۔ چپ ہونا۔ تن در دادن راضی ہونا۔ تن آسانی۔ راحت۔ تنگ ورزی۔ چسپانی و وصل۔ تو وخدا تجھے خدا کی قسم۔ تہ ریش گذشتن۔ فریب دینا۔ تہ نشان۔ تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی۔ تہ کردن زانو۔ مؤدب بیٹھنا۔ تیغ سوزن ربا و سوزن دار۔ جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اُٹھالے۔ تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے۔ تیغہ پشت۔ قطار پیٹھ کے مہرون کی۔ تیر چرخ۔ عطارد۔ تیر آور۔ مکار۔ تیر بہ کسے دادن۔ کسی کو امن دینا۔ تیر کشیدن۔ دور کرنا۔ تیغ شدن۔ روبرو ہونا۔ تیغ و ترنج بمیان آوردن۔ امتحان کرنا۔ ماخوذ قصۂ یوسف علیہ السلام سے۔ تیر دو کمانہ۔ جوٹپا کھاکر دوسری جگہ لگے۔ تیر خانہ۔ کڑی۔ تیر سُبک زخمہ و شکر زخمہ تیر بے خطا۔ تیغ دو دم۔ دوباڑھی تلوار۔ تیغ کوہ۔ پہاڑ کا سر۔ تیرہ روزی مکاری۔ تیغ کشیدن بینی۔ مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا۔ تیر ہوائی جو تیر آسمان کیطرف پھینکین۔ **ثا مثلثہ**۔ ثانی اثنین۔ مثل اور مانند ثالث ثلاثہ۔ تین معبودون میں کا ایک معبود۔ ثالث بالخیر۔ ولد الزنا۔ ثلث ایک خط کا نام ہے۔ ثوابت۔ وہ ستارے کہ حرکت نہیں کرتے۔

جیم تازی۔ جام جہان نما۔ جام کیخسرو۔ جس سے دُنیا کی نیکی بدی

Marfat.com

فرائض - نظم - نثر - عروض - قافیہ - ردیف - معانی - بیان - بدیع - جغرافیہ
مساحت - ہندسہ - اقلیدس - جبر مقابلہ وغیرہ

استعارہ

استعارہ اسے کہتے ہیں کہ مشبہ کو متروک کر دیں اور مشبہ بہ کو ذکر کر کے اس سے مشبہ
ارادہ کریں مثلاً چاند یا سورج کہیں اور اس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لیں اور
سنبل ذکر کریں اور زلف مراد لیں اور علیٰ ہذا القیاس ابر اور دریا کا ذکر کریں اور اُس
سے سخی کا ہاتھ مراد لیں - بدر چاچ نے اپنے قصائد میں اس بات کو نہایت خوبی
سے لکھا ہے - بلکہ اُس کی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات
غریبہ لاتا ہے - جیسے اس شعر میں ؎ چو دوش از سقف مینا رنگ طشت زرنگار
افتد ٭ فلک را کاسہ ہائے نقرہ در دریائے قار افتاد ٭ سقف مینا رنگ سے
مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے - اور کاسہ ہائے نقرہ
سے کواکب ارادہ کئے ہیں - دریائے قار یعنی سیاہ سے رات مراد ہے معنی شعر کے
ظاہر ہیں اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان زابر مروارید ٭ مترنم
حبیب شب مشکبار پیدا شد ٭ پنجۂ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتھوں سے استعارہ
ہے - اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرے اور قمر سے معشوق کا چہرہ
اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہیں - اس شعر میں معشوق کی حالت جو غسل کرنیکے
بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے - جب معشوق نے غسل کے بعد پنجۂ حنائی سے سر کے بال
نچوڑے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالوں کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو اُلٹ دیا
تو اس کا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی انہیں بالوں سے نکل آیا - ایسے ہی اس شعر میں ؎
ہلال یکشبہ راچون قرین بدر کنی ٭ ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد ٭ ہلال یکشبہ معشوق کی
جھکی ہوئی حنائی انگلی سے مراد ہے - اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کے

Marfat.com

معلوم ہوتی تھی۔ جانِ من وجان شما۔ تم کو میری قسم۔ اور مجھ کو تمہاری
جائے فلان پیدا ست وسبز است وخالی است۔ اس مقام میں وہ چاہیئے۔
جاگیر۔ منصب کے ساتھ کی جائداد۔ جا برائے کسے خالی کردن۔ کسی کو تعظیم سے
اپنی جگہ بٹھلانا۔ جان بردن۔ زندگی کاٹنا۔ جا گرم کردن۔ کسی جگہ دیر تک ٹھیرنا
جانشین۔ قائم مقام۔ جامہ گذاشتن۔ سلاطین اور اولیاء کا مرنا۔ جان درمیان
داشتن۔ نہایت مہر ومحبت۔ جبل رحمت۔ عرفات کے پہاڑ کا نام۔ جبۂ درویش
جاڑے کا آفتاب۔ جبیں گرفتہ۔ تُرشرو۔ جستہ رگ۔ خبردار۔ جفت
کردن نظر۔ بغور دیکھنا۔ جفت راں۔ ہل چلانے والا۔ جگر بند پیشِ زاغ
نہادن۔ محنت ومصیبت اختیار کرنا۔ جگر داشتن۔ تاب وطاقت رکھنا۔ جگر باختن
ڈرنا۔ جگر گوشہ۔ فرزند عزیز۔ جنبش زنخ۔ مسخرہ پن۔ جنگ زرگری۔ جنگِ
مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دھوکا دینے کو ہو۔ جوانمرد۔ سخی۔ جوان سنگدیدہ
بہادر وتجربہ کار۔ جولانی۔ گھوڑا اور پیادہ۔ جہل مرکب۔ کسی امر کو واقع میں نہ جاننا
اور یہ سمجھنا کہ جانتے ہیں۔ جہاد اکبر۔ نفس کشی۔ جہاد اصغر۔ کفار سے لڑنا۔

جیم فارسی۔ چار ارکان وچار طبع۔ آبؔ وبادؔ وخاکؔ وآتشؔ چار
اسباب علت۔ مادیؔ۔ اور صوریؔ اور فاعلیؔ اور غائیؔ۔ چار آئینہ لڑائی
کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات اور مخمل میں مڑھ کر سینہ اور پُشت
کے گرد لگاتے ہیں۔ چار جوئے بہشت۔ پانی اور دودھ اور شراب اور
شہد کی نہریں اور ان کو چار خوان بھی کہتے ہیں۔ چار تکبیر۔ نماز جنازہ
چار ضرب۔ شغل صوفیہ۔ اور چوتالا باجا۔ چار قب۔ ایک لباس امرا کا
چار مذہب۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ چارم اضطرلاب۔ قرآن مجید
چار میخ وچار شاخ۔ ایک قسم مجرم کی سزا کی۔ چار مغز۔ اخروٹ۔ چار طاق

Marfat.com

قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جیسے مصرعہ اوّل میں بدر ٹھیرایا ہے مراد ہیں ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ٭ وز نگرگ روح پرور مالش عناب داد ۔ نرگس سے آنکھ ۔ گل سے چہرہ ۔ ژالہ سے آنسو ۔ اور نگرگ روح پرور سے دانت اور عناب سے لعل لب مراد ہیں ۔ معنی یہ ہیں کہ ندامت کی حالت میں معشوق کی آنکھ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم واندوہ میں اس نے دانتوں سے ہونٹ کاٹے چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہیں ۔ ایسے ہی اس شعر میں ؎

رودے کہ در بدخشان یخ بر چنار بندد ٭ پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد ٭ یہ بات مشہور ہے ۔ کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہیں جمتا ہے پس بدخشاں سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہندی جس کی تاثیر سرد ہے اور چنار سے ہاتھ کا پنجہ کہ اس کے پتے پنجے سے مشابہت رکھتے ہیں ۔ اور فالودہ دمشقی سے جو بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق سے اور مار سے زلف مراد ہیں ۔ یعنی جب معشوق اپنے ہاتھ پر جو چنار کے پتوں کے مانند ہے ۔ مہندی کو جو یخ کی طرح سرد ہے لگا دے اور اس وقت ہونٹ اور دانتوں سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودۂ دمشقی سانپ کا خلخال بن جائے گا ۔ اور یہ ایک دستور ہے ۔ کہ مہندی لگاتے وقت زلف کو ہونٹ اور دانتوں سے پکڑ لیتے ہیں ۔ اور ایسا کرنے سے مہندی خوب رچتی ہے ۔ اور بعضے یہ معنی کہتے ہیں ۔ کہ سردی کی شدت اور برف کے پڑنے کے وقت میں جبکہ بدخشاں میں چنار پر پالا جم جاوے اسوقت میں پالودۂ دمشقی یعنی آگ مار یعنی اخگر کی خلخال بنجاوے یہاں مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے ۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنی ہیں کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوٰی کریں ۔ کہ وہاں تک اسکا پہنچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف

Marfat.com

راوٹی۔ چار دانگ۔ وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے دونی ہو۔ چار منزل شریعت طریقت۔ معرفت حقیقت۔ چار مرغ خلیل۔ کبوتر۔ کوا۔ مرغ۔ مور۔ چار طاق افگن۔ فراش۔ چار زبان۔ بہت کلام کرنے والا۔ چار طوفان طوفان آب نوح کی قوم پر۔ ہوا کا طوفان قوم ہود پر۔ آگ کا طوفان قوم لوط پر۔ خاک کا طوفان قوم صالح پر۔ چار کان۔ آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندھک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین۔ چار شانہ۔ تنومند۔ چار موجہ گرداب۔ چپ انداز۔ مکار۔ چپ دادن و رفتن۔ مخالفت کرنا۔ چرخ انداز۔ تیر انداز چرخ زدن۔ چکر باندھنا۔ چراغ از چشم پریدن۔ دماغ میں بہت صدمہ پہونچنا چراغ آسمانی۔ بجلی۔ چشم داشتن۔ توقع رکھنا۔ چشم زدن۔ پلک مارنا۔ چشم بند نیند کا منتر اور جادوگر۔ چشم شور۔ نظر بد۔ چشم خروس۔ گھونگھچی۔ چشم زاغ۔ بھیا۔ چشم زخم اثر نظر بد۔ چشم رسیدن۔ نظر لگنا۔ چشم رسانیدن و کردن۔ نظر لگانا۔ چشم سیاہ کردن۔ حسد کرنا اور طمع رکھنا۔ چشم سرخ کردن۔ طمع کرنا۔ اور غصہ ہونا۔ چشم را آب دادن۔ تماشا دیکھنا۔ چشم گرم کردن۔ نظارہ کرنا اور جاگنا۔ چشم درداشتن۔ حیا کرنا۔ چشم فرنگی۔ عینک۔ چشم روشنی۔ مبارکباد چنبر جہانیدن۔ نیزہ پھرانا۔ چنبر بازی۔ ناچنا اور چکر باندھنا۔ چوگان زرد۔ تلوار چوبک زن۔ پاسبانون کا افسر۔ چوگانی۔ وہ گھوڑا جو چوگان بازی مین خوب دوڑے۔ چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد۔ اس کو وہان بولتے ہیں کہ کوئی ایسا کام کرنے لگے جو اُس سے بڑے سے بھی نہو سکے۔ چہار باد۔ پوروا۔ پچھوا۔ شمالی جنوبی۔ چہرہ پرداز و چہرہ گشا۔ مصور۔ چہرہ خیز۔ روشن۔ چہرہ شدن مقابل ہونا۔ چہار رکن۔ شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود۔ چاروں گوشے کعبہ کے چیرہ دست۔ غالب۔ چینہ دانہ پوٹا مرغ کا۔

حا مہملہ

حاشا اور حاش

Marfat.com

کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہے یہ تین طرح پر ہوسکتا ہے ایک یہ کہ اس حد تک پہنچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اس کو تبلیغ کہتے ہیں ۔ جیسے نظامی رح کے اس شعر میں ؎ سیاہے بکردار نخل بلند ٭ ہراساں ازو دیدۂ نخلبند ٭ ممکن ہے کہ وہ زنگی درخت خرما کے مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے دیکھنے سے دیدۂ نخلبند ہراساں ہو ۔ ایسے ہی اس شعر میں ؎ ندارد آن قدر جائے کہ حرف عذر بنویسند ٭ مرا شرمندگی از نامۂ اعمال مے آید ٭ یعنی میرا نامۂ اعمال گناہوں کے لکھنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکھنے کی جگہ باقی نہیں رہی ہے ۔ دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن اور بلحاظ عادت کے محال اسکو اغراق کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ؎ گر چرد در چمن حسن تو زنبور عسل ٭ چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب یعنی اگر شہد کی مکھی تیرے چمن حسن میں چر کر چھتا بنا دے اور اس چھتے سے موم لیکر شمع بنا کر روشن کریں اور اس شمع کے گل سے گلاب نکالیں تو کوئی تعجب نہیں ہے تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اسکو غلو کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ؎ یک نیزہ رفت گریۂ من از فلک برا وج ٭ کشتی درست کردز طوبے ملک برا وج یعنی میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی کہ فرشتوں کے ڈوبنے کے خوف سے طوبیٰ کی لکڑی سے کشتی بنائی ۔

شعر و شعرا

جاننا چاہیئے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اسکے سر کے بال ہیں اور اصل لغت میں بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنی کا دریافت کرنا اور اصطلاح میں ایسے کلام موزون اور مقفیٰ متساوی الکلمات اور متناسب الالفاظ کو کہتے ہیں جس کو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بھی کہتے ہیں اور وہ دو مصرعہ ہوتے ہیں جن کا وزن متساوی ہو اور ایک دوسرے سے لفظ و معنی میں جسپاں ہوں

Marfat.com

للہ۔ مقام قسم۔ اور کسی کام میں بری ہونے میں بولتے ہیں۔ حرف چشمہ دار جس حرف میں دائرہ ہو۔ حرف بارگیر۔ تکیہ کلام۔ حرف جوہردار۔ حرف خوب حرف گیر۔ عیب جو۔ حرف گلوسوز۔ سخن تند و تلخ۔ حرف کم۔ کلمۂ حقارت حرف معجم۔ نقطہ دار۔ حرمین۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ حرامی۔ چور اور ٹھگ حرف درکار کسے کردن۔ اُسپر اعتراض کرنا۔ حرف زدن۔ بولنا۔ حرکت نفسانی۔ جس حرکت سے رُوح کو حرکت ہو۔ جیسے غصّہ اور خوشی اور خوف وخجالت۔ حرارت غریزی۔ گرمی سرشتی۔ اس کا مقابل حرارت غریبی ہے جو گرمی خارجی ہی۔ حسن طلب۔ کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سی مانگنا۔ حسن گلوسوز نہایت شیرین خوبصورتی۔ حساب نہ گرفتن۔ معتبر نہ جاننا۔ حسن برشتہ۔ وہ خوبصورتی جسکے رنگ سے سرخی جھلکتی ہو۔ حفظ غیب۔ پیٹھ پیچھے کسی کو بھلائی سے یاد کرنا۔ حکم انداز۔ وہ شخص جسکا نشانہ خطا نہ کرے۔ حلقہ بگوش غلام و تابع حلقہ بردرزدن۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا۔ حنائے سر ناخن چیز قریب بزوال۔ حواس خمسۂ باطنی۔ حس مشترک۔ خیال۔ واہمہ۔ متصرفہ۔ حافظہ۔ حواس خمسۂ ظاہری۔ دیکھنا۔ سُننا۔ سُونگھنا۔ چکھنا چھونا۔ **خاء معجمہ**۔ خاک برلب۔ چیز کے انکار میں قسم کھانا۔ خار بست وخار بند۔ کانٹوں کی باڑھ کھیت وغیرہ کے گرد۔ خارق یا خارق عادت معجزہ اور کرامت۔ خارپشت۔ سیہی۔ خاک جگرگیر۔ زمین دلچسپ۔ خاک خوردن۔ تیر کا نشانہ پر نہ لگنا۔ اور زمین پر گرنا۔ خام سوز جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی رہی۔ خانہ رس۔ میوہ پال کا پکا ہوا۔ خانہ بدوش۔ مسافر بے تعلق جسکا گھر بار نہو۔ خام ریش۔ بے عقل و مسخرہ۔ خانمان۔ گھر بار۔ خانہ بر خروس بار کردن۔ گھر کا اُجاڑنا۔ خامہ زدن۔ قلم کو قط دینا۔ خار در راہ نہادن

Marfat.com

نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہیں اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان کے۔

فائدہ ۔ کہتے ہیں کہ ابتدا میں حضرت آدمؑ نے جن کی زبان سریانی تھی۔ مرثیہ ہابیل میں شعر کہے ہیں جن کا ترجمہ زبان عربی میں تواریخ کی کتب معتبرہ میں لکھا ہوا ہے اور عربی زبان میں یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی اولاد سے تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی اسی سے ہوا ہے۔ اسکی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہ ہوتی تھی۔

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت میں عرب کے متبع ہیں اور فارسی میں اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیرواں کے اجداد میں سے تھا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہے ؎

منم آں پیل دماں و منم آں شیر یلہ ٭ نام بہرام مرا کنیت من بوجبلہ۔ اور صحیح یہ ہے کہ سب سے اوّل ابو حفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہ ہے ؎ آہوئے کوہے در دشت چگونہ دودا ٭ یار ندارد دو دوست چگونہ رودا۔ اور بعد ابو حفص حکیم کے ۳۰۰ھ میں اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اسوقت میں عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد ان کے ۵۰۰ھ میں فلکی۔ شروانی اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے۔ جب نظامی گنجوی رح کا زمانہ پہنچا تو انہوں نے جو ثقالت کلام میں باقی رہی تھی دور کی اور نہایت فصیح و بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے ان کی تقلید کی۔

باب ہفتم۔ محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان میں

اس باب میں بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب حروف

Marfat.com

کار مشکل سامنے کرنا۔ خانہ کردن کمان۔ کمان کے گوشوں کا وضع اصلی سے ترچھا ہونا۔ خامہ فرسائی۔ لکھنا۔ خاکدان و خاکدیو۔ دنیا۔ خاک مردہ۔ زمین بنجر جس میں سبزہ نہ ہو۔ خام دست۔ ناتجربہ کار۔ خاتم بندہ و خاتم کار۔ چیزون پرہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا۔ خدا جواب دہد و خدا بردارد۔ اللہ تعالےٰ اُس کو موت دے۔ خدا خدا کردن۔ ڈرتے ڈرتے کام کرنا۔ خرقہ فروش بساطی۔ خرقہ تازہ کردن۔ نئے سرے سے دوسرے کا مرید ہونا۔ خرقہ از کسے پوشیدن۔ اُس کا مرید ہونا۔ خر گرفتن۔ احمق فرض کرنا۔ خر در پیش خانۂ خود بستن و خر دراز بستن۔ بے غم ہوجانا اور اپنی شان ظاہر کرنا۔ خرمن کہنہ بباد دادن۔ پہلی دولت پر شیخی کرنا۔ خرچ راہ شدن۔ سفر مین مرنا۔ خرمنِ ماہ۔ چاند کا ہالہ۔ خرمہرہ۔ سنکھ اور کوڑی۔ خزان حنا۔ زردی رنگ حنا۔ خس بدندان یا بدہن گرفتن۔ عاجزی کرنا۔ اور امن چاہنا۔ خسک آوردن۔ چُپ رہنا۔ خشک مغز یا دماغ دیوانہ۔ خضرائے دمن۔ جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا بُرا ہو۔ خط از خون نوشتن۔ کمال عاجزی کرنا۔ خط کشیدن۔ محو کرنا اور سبزہ نکلنا اور لکھنا خط برآب کشیدن۔ کار بے فائدہ کرنا۔ خط برخاک کشیدن شرمندہ ہونا خلال مائدہ۔ سیویاں۔ خمیازہ خشک۔ آرزوئے بے حاصل۔ خم زدن۔ بھاگنا خم افلاطون۔ جس مٹکے میں افلاطون بوڑھا ہوکر بیٹھ رہا تھا۔ خمیازہ برچیز کسے کشیدن۔ اُس چیز کا مشتاق ہونا۔ خم کسے خوردن۔ کسی کا فریب کھانا۔ خم اندر خم داشتن۔ برابر ہونا۔ خمسۂ متحیرہ۔ پانچ سیارے سوائے چاند سورج کے۔ خندۂ جام۔ موج شراب جام۔ خندۂ زمین سبزہ کا اُگنا۔ خونبہا۔ جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثاء کو دیا جاوے

Marfat.com

تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہیں ۔

حرف الف ۔ آئین بندی ۔ کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہوں کی آمد کیواسطے

آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین ۔ شراب ۔ آب منجمد و آب خشک ۔ پیالہ بلور ۔ آب گوہر و آب مروارید ۔ موتیا بند ۔ آب بر آئینہ ریختن وزدن دستور ہے ۔ کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہے تو اس کے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھ کر اس پر پانی ڈالتے ہیں کہ سلامت پھر کر آوے اور اسی کو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہیں

آب رفتہ در جو آمدن ۔ کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا ۔ آب در سبد کردن ۔ بیفائدہ کام کرنا ۔ آب بر دست و پائے کسے ریختن و کردن ۔ کسی کی خدمتگاری کرنی

آب زیر کاہ انداختن و آب زیر کسے ہشتن و سرداون ۔ حیلہ و فریب کرنا ۔ آب گرفتن پانی لگنا ۔ آب بر دے کار آوردن ۔ رونق دینا ۔ آب دہان خوردن ۔ تحمل کرنا ۔

آب شدن و آب در دیدہ داشتن ۔ حیا کرنا ۔ آب در جگر داشتن ۔ صاحب مقدور ہونا ۔ آب بپوست افگندن ۔ میوے کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا ۔ آب مردہ ۔ بند پانی ۔ آب بدہان آمدن ۔ حریص ہونا ۔ آب بازی ۔ شناوری ۔ آبی شدن معاملہ کام کا بگڑ جانا ۔ آب بردن کار ۔ کام کا مشکل ہونا ۔ آب از آتش بر آوردن محال کام کا سرانجام کرنا ۔ آب سفر ۔ پانی نا موافق مزاج کے ۔ آب ریزان ۔ بھش کا نام ہے جو ساون کے مہینہ میں ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے یزد میں بارش اسی مہینے میں ہوئی تھی ۔ اس وجہ سے اس خوشی کا نام آب ریزان اور آب پاشان رکھا ۔ آب انبار ۔ پانی کا خزانہ ۔ آب سیاہ ۔ گہرا پانی ۔ آب بے لجام خوردن بے صرفہ کام کرنا اور کسی کا مال کھا جانا ۔ آب دندان شکن ۔ ٹھنڈا پانی ۔ آتش بیدرد آفتاب ۔ آتش تر ۔ شراب ۔ آتش محلول ۔ گرم پانی یا گرم تیل ۔ آتش زدن ۔ آگ لگانا آتش زن ۔ قفس اور چقماق ۔ آدم ثانی ۔ نوح علیہ السلام ۔ آرد و شکستن ۔ حاصل ہونا

Marfat.com

خوشۂ چرخ - بُرج سنبلہ - خواب صیاد یا خرگوش - غفلت - خورشید سوار - سحر خیز و بیدار دل - خویش دار - مرد احتیاط والا - خود سوار - اور خود کام - خود رلے - خون خروس یا ناموس - شراب - خواجہ تاش - غلام اور نوکر ایک آقا کے خوش غلاف - وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے خوش قلم - جو کاغذ بہت صاف ہو - خورشید لبِ بام - آخر عمر - خوش عنان - مطیع گھوڑا - خوش دامن - ساس - خود را بہ کسے رساندن - برابری کرنا - خود افگن - یکہ تاز - خود شکن - منکسر - خوے از بغل رواں شدن - شرمندہ ہونا خوش نشین - جو شخص جس جگہ چاہے پڑ رہے - خون گرمی - الفت - خود سازی - اپنا ظاہر سنوارنا - خوردہ کار - وقت پسند - خیرہ سر - بیہودہ و سرکش - خیرہ کش - بے وجہ مارنے والا - خیلتاش - ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام - خیارک بدجو ران میں نکلتی ہے - خیرباد گفتن - رخصت کرنا - اور ہونا - خیرہ رائے سُست رائے -

دال مہملہ

دار الشفا - شفا خانہ - دار الضرب - ٹکسال - دار الحرب - ملک کفار - دامن شب - آخر شب - دار السلطنت و دار الخلافت - بادشاہ کے رہنے کا شہر - اور اُسکو پایۂ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہیں - دار البوار - دوزخ دار و گیر - حکومت - دار القرار و دار النعیم و دار السلام - بہشت - دامن افشاندن غرور و ناز کرنا - دامن چیدن - کنارہ کرنا - دامن بر زمین کشیدن - غرور سے چلنا - دامن بدندان گرفتن - تیز بھاگنا - داغ بر تیغ زدن کسیکو تکلیف دینی اس طرح کہ وہ ایذا نہ پاوے - دائرۂ عظیمہ و عظمیٰ - جو کرہ کو برابر دو ٹکڑی کرے - ورنہ دائرۂ صغیرہ ہوگا - دبیر فلک - عطارد - ڈبہ بپائے فیل افگندن - فتنہ برپا کرنا - دختر آفتاب - شراب - در و بست - تمام - در ساعت - فی الفور - دریاے ثالث - مینہ بدرخورد سزاوار - درخوردن - ملنا - دُرِ یتیم - یکتا موتی - در پوستین یا پوست افتادن

Marfat.com

آرزو کا - آستین فشاندن - رد کرنا اور منع کرنا - اور آفرین کرنا اور رقص وسماع کرنا
آستین زدن - منع کرنا - آستین بر جبین و چشم کشیدن - دلاسا و غمخواری کرنا - آستین
کہنہ یا پارہ داشتن - مفلس ہونا - آش پختن - تدبیر کرنا - آشنا فروشی - آشنا کی تعریف
کرنی - آغوش دادن - بیخبر ہونا - آفتاب سوار - صبح خیز اور شب بیدار - آفتاب
لب بام - نزدیک بمرگ - آفتاب دادن - دھوپ دینا - آفتابی شدن - ظاہر کرنا
آفتاب خوردن - محنت کرنا - آں دفتر را گاؤ نخورد - وہ حساب پاک ہوا - آواز گرفتن و
نشستن - گلا پڑ جانا - آہو سے لنگ گرفتن - ضعیفوں پر زور کرنا - آہ بیمکش - جو خوف کے
مارے اچھی طرح نہ کی جائے - آہن سرد کوفتن - کوشش بیفائدہ کرنی - ابتدا بسا کن کہ دون
بے تامل بات کہنا - اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج میں
جمع ہونا - احتراق - اہل نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیاروں میں سے کسیکا ایک
برج میں آجانا - آیات متشابہ - جن کے معانی میں حاجت تاویل کی ہووے - آیات محکمات
جن کے معنے ظاہر ہوں - ابن الوقت جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے - ابن صبح
آفتاب - ابن السبیل - مسافر - ابن مقلہ - نام خوشنویس - ابرو زدن - راضی ہونا -
ابرو نازک و تنگ کردن - ناز و عمزہ کرنا - اثنا عشری - مذہب شیعہ - احرام
حاجیوں کا حج میں بدون سیاہ کپڑا پہننا - اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا -
اختر در گذر - ساعت سعید - ارباب حجت - اہل منطق - اروک پرائی - ظرافت
کرنا اور گونہ مارنا - از جا بر داشتن - رتبہ بڑھانا - از جا بر آمدن - بے حوصلگی کرنا - از دور
بوسہ زدن - بہت تعظیم کرنا - از کسے کشیدن - ستم اٹھانا - از کف دست مو بر
آمدن - محال بات کا واقع ہونا - از ہم در گذشتن - دانہ خرما فتادن - مرجانا
از طرف بر شکستن - کنارہ کرنا - از تہ ریش گذشتن - فریب دینا - از جا
در آمدن - اچھی حالت سے بری میں آجانا - از چشم افتادن - بے اعتبار ہونا

Marfat.com

کسی کا عیب نکالنا۔ در پوست گفتن۔ اشارہ سے اور خفیہ کہنا۔ در گرفتن۔ اثر کرنا اور موافق آنا۔ در اُفتادن۔ بحث کرنا۔ در بر آوردن۔ بند کرنا۔ در خط شدن خراب اور شرمندہ ہونا۔ در آب و عرق افتادن۔ بہت شرمندہ ہونا۔ در آب و آتش بودن۔ محنت و مشقت اُٹھانا۔ در پائے چراغ کمر بستن۔ خدمت کے لیئے مستعد ہونا۔ دراز شدن۔ لیٹنا۔ در پوست در آمدن۔ واقف ہونا۔ دراز دست ستمگار۔ دراز نفس۔ بہت کہنے والا۔ دست بالا۔ غالب و مغرور دست برروئے دست۔ بیکار۔ دست بچنت و دست پرورد و دست آموز۔ ہاتھ کا پلا ہوا۔ دست رنج و دست مزد۔ اُجرت۔ دست بُرد۔ غلبہ۔ دست بر سر متحیر و متاسف۔ دست گیر۔ مدد کرنے والا۔ دست افراز۔ اوزار دست باف۔ آسان۔ دست و دل۔ قوت و ہمت۔ دست بر دل۔ بیقرار دست دادن۔ میسّر ہونا۔ اور مرید ہونا۔ دست شستن۔ نا امید ہونا۔ دست یافتن۔ غالب ہونا۔ دست در آستین کشیدن۔ بیکار ہونا۔ دست ستون زنخ ماندن۔ حیرت مین رہنا۔ دست بر دل گذاشتن و نہادن۔ تسلی پکڑنا۔ دست از چیزے برکندن۔ ترک کرنا۔ دست بر ابرو گرفتن۔ دیکھنے کی تاب نہ لانی۔ دست جستن۔ بھیک مانگنا۔ دست بدامان دادن۔ مرید ہونا۔ دست در پیش داشتن۔ منع کرنا۔ اور مانگنا۔ دست افشاندن۔ ترک کرنا۔ اور رقص کرنا۔ دست بر پشت چنبر کردن۔ مشکین باندھنا۔ دستار بر زمیں زدن۔ اپنی داد چاہنا۔ دشمن کام۔ جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو۔ دُعا کردن و گفتن رخصت کرنا اور ہونا۔ دعوے بکرسی نشاندن۔ دعوی کو گواہوں سے ثابت کرنا۔ دل شب آدھی رات۔ دل دادن۔ دلیر کرنا۔ اور تسلی دینا۔ دل و جان یکی کردن کسی کام میں اہتمام کرنا۔ دل بچیزے دوختن۔ متوجہ ہونا۔ دل گرفتن رغبت کرنا۔

Marfat.com

از راہ افتادن - راہ بھولنا - از جا رفتن - مضطرب ہونا - از بن دندان - نہایت رغبت - از دہان یا از سر تو زیادہ است - یعنی تیری طاقت سے باہر ہے - از جگر گذشتن - نامردی کرنا - از یار کار افتادن - بیکار ہونا - از پوست بر آمدن کمال شادمانی کرنا - استرجاع - اِنَّا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون کہنا - اشرافیین - فرقہ حکما کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم و تحصیل کرتے تھے کسی استاد کے پاس نہ جاتے تھے - جیسے افلاطون اور بقراط - اعضاء رئیسہ - دل و دماغ و جگر وغیرہ الماس دندان شدن - کمال عاجزی کرنا - الف قامتان - پلکیں - الف بتن کشیدن محنت یا غم میں سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا - الف بر خاک کشیدن - شرمندہ ہونا - ام القریٰ - مکہ معظمہ - ام الکتاب - قرآن و لوح محفوظ و سورہ الحمد - ام الخبائث شراب - انگشت نما - کامل و مشہور و رسوا - انگشت بیچ - عہد و پیمان - انگشت در دہان شدن - متاسف ہونا - انگشت بر لب زدن - باتوں پر لے آنا - انگشت بر حرف نہادن - عیب پکڑنا - انگشت بدندان گرفتن - تعجب یا حسرت کرنا - انگشت بر چشم نہادن - قبول کرنا - انگشت بر جبین نہادن - سلام کرنا - انگشت بر در زدن دروازہ کھولنا - اہل بخیہ - خراباتی - اہل ذمہ - کافر مطیع شاہ اسلام -

بار موحدہ - باد دست - مسرف و مفلس - بالین پست بے کار و آرام طلب - باد سنج - خام طمع اور بے فائدہ کام کرنے والا - باد سیح دم مسیح - باد آورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اس کے خوف سے جزیرہ میں بھیجنا چاہا تھا - اور ہوا کے سبب ملک پرویز میں پہنچ گیا - بادگیر - ہوا کی کھڑکی - باد برودت و باد ریش - مکر و لاف - باد فروش - خوشامد گو اور بھاٹ باد خوان - بھاٹ - باد شرط - ہوائے موافق - باز خوردن - ملاقات ہونا - بانو د بر نیامدن - بے اختیار ہونا - بآب رسیدن بنا - نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا

Marfat.com

دلالت مطابقی ۔ لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا۔ دلالت تضمنی۔ لفظ کا معنی کے جز پر دلالت کرنا۔ دلالت التزامی۔ لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا۔ دمکش جو گانے بجانے میں دوسرے کی آواز میں مدد اور ساتھ دے۔ دماغ سوختن بہت محنت کرنا۔ دُم خر پیمودن۔ بیہودہ کام کرنا۔ دم خوردن۔ فریب کھانا دم بستن۔ چُپ ہونا۔ دم زدن۔ بولنا اور دعوی کرنا۔ دماغ بیہودہ پختن فکر عبث کرنا۔ دندان دراز۔ حریص۔ دندان سفید کردن۔ مسکرانا۔ دندان بکام فرو بردن۔ کامیاب ہونا۔ دندان تیز کردن۔ طمع کرنا۔ دندان کنان۔ ڈرتا ہوا دُنبہ نہادن۔ فریب دینا۔ دندان سرخ کردن۔ رغبت کرنا۔ دندان بخون بردن صبر کرنا۔ دندان بجگر افشردن۔ مرنے پر طیار ہونا۔ اور مشکل کام کی جرأت کرنی۔ دندان نمودن۔ ہنسنا۔ دندان زنی۔ خصومت کرنا۔ دور دست۔ وہ جگہ کہ جہاں پہونچنا مشکل ہو۔ دوپیکر۔ بُرج جوزا۔ دوچار۔ مقابل اور یہ صحیح بدون داو کے ہی۔ دورباش۔ نیزۂ دوشاخہ کہ بادشاہون کے آگے آگے جاتا ہی۔ کہ اُس کو دیکھ کر لوگ راہ سی علحدہ ہوجاتے ہیں۔ دورنگ۔ منافق۔ دوازدہ مقام۔ راگ کے بارہ پردے۔ راست۔ صفاہان بوسلیک۔ عشاق۔ زیر بزرگ۔ زیر کوچک۔ حجاز۔ عراق۔ زنگلہ حسینی ریہادی لوا۔ دوازدہ امام۔ بارہ پیشوائے۔ علی۔ حسن۔ حسین۔ زین العابدین۔ محمد باقر جعفر صادق۔ موسی کاظم۔ موسے رضا۔ محمد نقی۔ محمد تقی۔ حسن عسکری۔ مہدی رضی اللہ عنہم۔ دوست کام۔ جو شخص دوستوں کی مراد کے موافق سرسبز ہو دوصحن۔ آسمان وزمین۔ دوزبان و دورو۔ منافق۔ دوزخ نہادن کسی کو بے بس کرنا۔ دود بر آوردن۔ خراب کرنا۔ دوش زدن۔ آگاہ کرنا۔ دوشگانی۔ اپنی باری کا پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدیں۔ دہ مردہ۔ بیہودہ گو۔

Marfat.com

گرم پڑنا - باد بیمودن - بے فائدہ کام کرنا - بال تدرو - ابرو - باد در بروت انگندن تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا - بالین شکستن - تھوڑی تعظیم کرنی - بازی خوردن - فریب کھانا - باد بدامان کردن عذر کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار انگندن - فرو کش ہونا - باد در کلہ داشتن عزور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعا سے بد میں گرفتار ہونے والا - باغ سبز نمودن فریب دینا - با فلان چہ داری - تجھ کو اس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل الٰہی - کشتی والے جب حریف کو اٹھا کر زمین پر ٹپکتے ہیں - تو اللہ اکبر کہتے ہیں - اس سے مراد ہوتی ہے - بہ بینی رسیدن - مرنے پر پہنچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط بر زمین کشیدن - کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا - پیوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بسر کار بودن - باقاعدہ ہونا - بتن برداشتن و برگرفتن - بری بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم کردن انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا - بحر روان کشتی بحرین - دریائے روم و فارس - بخت مفید - اچھا نصیب بخام کشیدن - چمڑے سے مڑھنا - اور مجرم کو کھال میں کسنا - بخیہ از روئے کار افتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بدجلو - سرکش گھوڑا - بدزہرہ - ترسناک بروز فلان نشیند - یعنی اس کے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروئے آب آوردن - ظاہر کرنا بروئے ایستادن - مقابلہ کرنا - بدیسمان کسے بچاہ افتادن - کسی کی بدولت

Marfat.com

دہ زدہ - ویران گاؤن - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بوالہوس وبہادر و پریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار میں سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر کرۂ زمین - دیر باز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کردن - دیوار کسے کوتاہ دیدن - کسی کو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو - اُسکے جنون کا جوش میں آنا - **ذال معجمہ** - ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین ایماندار - ذوالفقار علی - نام تلوار حضرت علی کہ اُس کی پشت مہر ہائے پشت کی طرح تھی - ذوالقرنین - نام ایک بادشاہ کا - اور بعض سکندر کو کہتے ہین - ذوذوابہ - ذوذنابہ - ستارۂ دُمدار - ذی قعدہ وذی حجہ - گیارھوان اور بارھوان مہینہ اہل اسلام کے سال کا **راء مہملہ** - راس وذنب - راہ گیت یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُس کے سر اور دُم کا یہ نام ہے - راس المال - سرمایہ - راز زمین - گل وسبزہ - راہ پیش گذاشتن - رہنمائی کرنا راہ بریدہ - جو راستہ ٹھگوں کے خوف سے چھوٹ گیا ہو - ربع مسکون - چہارم حصہ زمین کا جس پر انسان رہتے ہین - مراد ہفت اقلیم سے ہے - رجعت قہقری ایڑیوں کی طرف چلنا اور پچھلے پاؤں لوٹنا - رُخ کسے بردن - اس کو ذلیل کرنا رخت بستن - سفر کرنا - رخت افگندن - ٹھیرنا - رسن باز - نٹ - رستخیز - قیامت - رشتۂ عمر - سالگرہ کا ڈورا - رشتہ دراز دادن - مہلت دینی - اور تنگ کرنا - رصد در کار بستن - کام کو بخوبی تمام کرنا - رکاب گران کردن - سوار ہونا - رگِ جان - شریان - رنگ بست - پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے - رنگ آمیز - نقاش - رنگ ریختن - بنیاد ڈالنی - رنگ نہ بستن - فائدہ نہ اُٹھانا - رنگ بر روشکستن - چہرہ کا رنگ اُڑنا - رنگ کردن - مکر کرنا - رنگ بر روے کار آوردن - رونق دینا - رنگ بر آب زدن وریختن - تازہ منصوبہ نکالنا - روے

Marfat.com

بلا میں پڑنا - برخویش نابخشودن - مہلک چیز کا ارادہ کرنا - برطبع خوردن - ناپسند آنا - برروو دیدن - شوخی کرنا - برزدہ رو - چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا برسرآمدن - غالب ہونا - بربناگوش زدن - طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا - برابر دویدن - استقبال کرنا - بروزسیاہ نشاندن - خراب کرنا - بر چیزے چشم سرخ کردن - کسی چیز کی طمع کرنی - برطاق بلند نہادن - اعلیٰ مرتبہ پر پہونچانا یا بلند جگہ پر رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہنچے - بریخ زدن ونوشتن - فراموش کرنا اور نابود کردینا - برگ سبز فرستادن - کسی کو اپنے مقابلہ کے لئے بلانا - بروت کسے رختن - مغلوب کرنا - بروت کسے را پنبہ نہادن - تمسخر کرنا - برقالب زدن - مہیا کرنا - برشکستن - کنارہ کرنا - برآب بستن - سیر کرنا - براہ بردن - بسر کرنا برانگشت پیچیدن - یاد رکھنا اور مشہور کرنا - بردر جلال زدن - غصہ ہونا بسر زلف حرف راندن - کثرت سے کلام کرنا

بسر زلف صحبت داشتن - پریشان ہونا - بسر پیچیدن - منت سماجت کرنا بسر پا آمدن - مرض شدید سے شفا پانا - بسر کسے گردیدن - تصدق ہونا - بغداد خراب یا کہنہ یا خالی - خالی پیالہ - بلاگرداں - قربان - بلاکردن - کار عجب کرنا بلند شنیدن - اونچا سننا - باربستن وبتہ بستن - سفر کرنا - بندبستن - توقع اور طمع رکھنی - بوقلمون - کپڑا یا جانور رنگا رنگ کہ صبح اور معلوم ہو اور شام اور - بوسہ بلب خویش زدن - کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور ہاتھ ملانا بوالہیجا و بوتراب - کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ - بوحنیفہ کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح - بہندرفتن خنا - مہندی کا ایسا رچنا کہ سیاہی مارنے لگے - بہسار کردن - مٹے کرنا - بہرام چوبین نام ہرمز کے امیر لشکر کا - چونکہ لاغر تھا - اس لئے چوبین کہلاتا تھا - بیور - بروزن زیور

Marfat.com

دست - حقیر و خوار - رواق صبح - آسمان - روح مجرد - روح القدس - وروح مکرم و امین - جبرئیلؑ - روسفید - معزز و ممتاز - روئداد - ماجرا - روز بازار - رونق - روبدیوار - حیران - روشناس - جان پہچان والا - روکش - شرمندہ - روز امید و بیم - قیامت - روزۂ مریم - خاموشی - روز دیر شدن - دن کا ضائع ہونا - رونیافتن - توجہ نہ ملنی - روغن قاز مالیدن - خوشامد کرنا - اور فریب دینا - رواندا ختن - سوال کرنا - روئے دوستی خوردن - فریب کھانا - اور طمانچہ کھانا - روساختن - شرمندہ ہونا - روندا شتن و رواز سنگ داشتن - بیحیا ہونا - روفگندن - عاجزی کرنا - رو بچیزے آوردن - متوجہ ہونا - رودادن - توجہ کرنا - اور حاصل ہونا - روزنامچہ وہ کاغذ جس میں روزمرہ کا حال ہو - روز سیاہ - نحس دن - روح حیوانی - جو تمام بدن میں دِل سے پھیلتی ہے - رُوح نفسانی - وہ رُوح جو دماغ مین جاکر جُدا کیفیت پیدا کرتی ہے - اُسی کو نفس ناطقہ کہتے ہین - رُوح طبعی - جو جگر میں جاکر جُدا کیفیت حاصل کرتی ہے - راہ داشتن - انتظار کرنا - ریش بابا ایک انگور کی قسم - ریش پرباد - مغرور - رنجیتہ دم - وہ ہتھیار جس کی باڑھ گر گئی ہو - رنگ رنجیتن - خراب کرنا - ریش قاضی - شیشۂ شراب کی ڈاٹ - ریش گھاوی - حماقت - ریزہ سرائی - نغمہ گانا - ریشمالی - بے حمیتی و دیوثی - زار معجمہ - زاہد خشک - عابد بے کیف - زانو زدن - مودب بیٹھنا - زبان بقفا گل نافرمان - زبان گیر - جاسوس - زبان فروش - بہت کہنے والا - زبانیان - سرکش اور دوزخ کے فرشتے زبان دادن - وعدہ اور شرط کرنا - زبان تر کردن - بولنا - زبان بر دیوار مالیدن - توکل اور قناعت - زبان سنگین قوتلی زبان - زبان بر خاک مالیدن - عاجزی کرنا - زبان تراز د - کانٹے کی

Marfat.com

دس ہزار کو کہتے ہیں - بیت المعمور - مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ بیت اللطف کسبی خانہ - بیت الشرف - وہ برج جس میں کسی کو سات سیاروں میں سے سعادت حاصل ہو - بیت الحرم و بیت العتیق - کعبہ - بیت المال - وہ گھر جس میں مال غنیمت اور لاوارثی رکھا جاوے - بے سروپا - بے پروا - بیت الحزن حجرہ یعقوب علیہ السلام - بے سکون - چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے - بیت الغزل سب سے عمدہ بیت غزل کی - بینی دون - انکار کرنا - بے حضور شدن - بیمار ہونا بیڑہ برداشتن - پکا ارادہ کرنا - بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن - کسی کو مغلوب یا رسوا کرنا - بے سکہ - بے قدر - بینی کوہ - پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی - بیارہ - میلدار درخت مثل کدو وغیرہ کے - بے اندامی - بے ادبی - بے قرینگی - کسی بات میں یکتا نہ ہونا

باء فارسی - پائے تہ سا - پیالہ شراب - پائے کوب ناچنے والا - پاشنہ کوب - دوسرے کا پیچھا کرنے والا - پابرکاب - جانے پر تیار - پائے برنج - انعام قاصد - پابند - مقید - پائمرد - مددگار - پازند چمٹا - پاکار - پیادہ و خدمت گار - پاافزار - کفش - پاغوش - غوطہ - پائے کلاغ قلم - پادنگ - دھان کوٹنے کی ڈھینکلی - پالہنگ - باگ ڈور - پالا کوتل گھوڑے کو کہتے ہیں - اسی سے یہ نکلا ہے - پائے درگل - گرفتار و حیران - پائمال خراب - پا دراز کشیدن - لیٹنا اور دعوے کرنا - پائے ماچان - مجرم کو ایک پاؤں پر کھڑا کر کے اس کے ہاتھ سے کان پکڑوانا - پالبقدر گلیم دراز کردن - اپنی استعداد کے موافق کام کرنا - پالبسنگ آمدن - خطرہ اور مانع پیش آنا - پائین پرستی - خدمتگاری - پائے نہادن ہر چیز سے - کسی چیز کا ترک کرنا - پختہ خوار - آرام طلب - پر شکستن مرغ - اڑنے کو تیار ہونا - پُر باد شدن - مغرور ہونا - پرانیدن - شیخی کرنا - اور تعریف میں مبالغہ کرنا

Marfat.com

سوئی جس کے سیدھے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے۔ زبانبازی۔ برابری وخصومت
زردست افشار۔ سونا نہایت خالص وملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا۔
زردگوش۔ منافق۔ زرخشک وزرجعفری۔ وزردہ دہی۔ وزرشش سری
وزرِ مغربی وزرِ رومی۔ زرخالص۔ زلہ بند۔ جو ایک وقت کے بچے ہوئی کھانے
کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے۔ زلہ ربا۔ فائدہ لینے والا۔ زمین مردہ زمین
خشک کہ قابل زراعت نہو۔ زندخوان۔ بلبل۔ زخ زدن۔ بیہودہ بکنا۔ زنگولہ
بستن۔ مرتبۂ بلند حاصل کرنا۔ زہرہ باختن۔ نامردی کرنا۔ زہ برزدن۔ حد
بندی اور شیرازہ۔ زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن۔ کسی کا فریب ظاہر کرکے عجائبات
دیکھنے۔ زیادہ سری۔ خودپسندی اور سرکشی۔ ژاژخاء۔ بیہودہ بکنے والا اور
شیخی کرنے والا۔ **سین مہملہ**۔ سایہ دست۔ مدد۔ سایہ رست۔ نازپروردہ
سادہ لوح۔ بے شعور۔ ساقی کوثر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ساق عروس
نام شیرینی۔ سایہ برافگندن۔ توجہ کرنا۔ سال جلالی۔ سال شمسی۔ جو
جلال الدین ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھا دن کا ہوتا ہے۔ سبکپا و
سبک عنان۔ تیز رفتار۔ سبکسار۔ فارغ البال۔ سبک سیر و سبک مغز
فرومایہ واحمق۔ سبزکار۔ جو کام خوب کرے۔ سبع شداد۔ ہفت آسمان۔
سبع الوان۔ ہفت رنگ۔ شُرخ۔ سیاہ۔ سفید۔ زرد۔ سبز۔ کبود۔ عباسی
سبع مثانی۔ سورہ الحمد یا قرآن۔ سبعہ معلقہ۔ وہ سات قصائد جو فصحائے عرب نے
تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے۔ سبزۂ بیگانہ۔ سبزۂ خودرو۔ سبعہ سیارہ
سات ستارے متحرک۔ خورشید۔ قمر۔ مریخ۔ عطارد۔ مشتری۔ زہرہ۔ زحل
سپید بخت۔ نیک بخت۔ سپید کار۔ پرہیزگار۔ سپیدہ دم۔ صبح صادق۔ سپر غم
نازبو۔ سپر انداختن و در آب انداختن۔ نامردی کرنا۔ اور عاجز ہونا۔

Marfat.com

پریخوان - جادوگر - پس خم گرفتن وپس گردانیدن - منہ پھیرنا - پس کار نشستن مقصود کو چھوڑنا - پس آوردہ - وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب پشت دست بر زمین نہادن - بہت عاجزی کرنا - پشت پازدن - کسی چیز کا رد کرنا - پشت چشم نازک کردن - تغافل کرنا یا رنجش نادہ میز کرنا - پشت دست خائیدن - افسوس وندامت کرنا - پشت گرمی - تقویت - پل شکستن - محروم کرنا - اور غرق کرنا - پنج نوبت - نوبت پنج وقتی یا اذان پنج وقتی - پنج گنج - حواس خمسہ یا نماز پنجگانہ - یا پرویز کے آٹھ خزانوں میں سے پانچ خزانے یاد آورد - یعنے شائگان[1] اور گنج گاؤ[2] اور گنج عروس[3] اور گنج سوختہ[4] اور گنج شاد آور[5] - پنج ارکان حج - احرام[1] اور سعی[2] اور وقوف عرفات[3] - اور وقوف مزدلفہ[4] - اور طواف[5] - پنبہ دہان - کم سخن - پنبہ کردن - عاجز اور نرم کرنا - پنج ارکان اسلام کلمہ[1] - نماز[2] - روزہ[3] - حج[4] - زکواۃ[5] - پوست تخت - فقیروں کا بستر - شیر وغیرہ کی کھال کا - پوست کندن - ظاہر کرنا - اور عیب بیان کرنا - پوست کندہ گفتن برملا اور صریح کہنا - پہن چشم - شوخ اور بے حیا - پہلو تہی کردن - کنارہ کرنا - پہلو زدن - برابری کرنا - پہلو دادن - مدد کرنا - پہلو خوردن - صدمہ اٹھانا - پہلو نہادن - لیٹنا - پہلو ورزیدن - کسی کام سے خفیہ باز رہنا - پیش دست نائب وپیشکار - پیر سرانديپ - آدم علیہ السلام - پے سفید - منحوس - پیش خورد کھانے کی چاشنی - پیش آمد - سلوک - پیش نہاد - ارادہ - پیرانہ سر وقت پیری - پیش باز - استقبال کرنے والا - پیشکش - نذرانہ - پیش طاق - صحن گھر کا - اور دروازے کے سامنے کا - پیش آہنگ - لشکر اور قافلے کے آگے چلنے والا - پیش بین - دانا - پیل افگندن - عاجز کرنا - پیر کنعان یعقوب علیہ السلام - پیمانہ پر شدن - عمر آخر ہونی - پے کردن - کوچین کا نلخی

Marfat.com

سپری شدن۔ تمام ہونا۔ سینچی سرائے۔ کھیت والون کے جھوپڑے۔ اور دُنیا
ستارۂ صبح۔ زہرہ۔ سحر حلال۔ شعر و سخن۔ فصیح و بلیغ۔ سخت خوردن۔ تقدیع اُٹھانا
سخت کمان و سخت زہ۔ شہزور و پہلوان۔ سخت جان۔ سنگدل۔ سدرۃ المنتہیٰ
مقام جبرئیل۔ ساتوین آسمان پر۔ سراپا۔ تمام اور بترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا۔ سر در ہوا۔ پریشان۔ سرمۂ چوب۔ سر کی
سلائی۔ سرحساب۔ خبردار اور آگاہ۔ سردست۔ فی الفور۔ سرو آزاد۔ سیدھا
سرو۔ اور آزاد اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اسپر خزان نہین آتی۔ سروبند۔ عہدۂ زمانہ
سر فلاں شخص می جُنبد۔ یعنے وہ زندہ اور ذی اعتبار ہے۔ سردمہر۔ بے
محبت۔ سرچشمہ دار۔ کسی کا موجد۔ سررشتہ دار۔ منتظم۔ سرعشر۔ دس آیتین
جو لڑکون کو بسم اللہ کیوقت تبرکاً بتا دیتے ہین۔ سرانداز۔ گھونگھٹ۔ اور
اوڑھنی۔ سرجوش۔ اول جوش گلاب وغیرہ۔ اور چیز صاف و خلاصہ۔ سرخوش
مست۔ سرخط۔ تعلیم خوشنویسان۔ اور نوکری کے یاد کی تحریر۔ سرمائی گل گلابی
جاڑا۔ سرگرم مستعد۔ سرت گردم۔ تیرے قربان جاؤں۔ سر برخط نہادن
اطاعت کرنا۔ سرگران۔ مست۔ سرانگشتان عنابی کردن۔ کسی چیز کو رنگین
کرنے میں مصروف ہونا۔ سرآمدن۔ آخر ہونا۔ سرآوردن۔ تمام کرنا
سرکردن۔ شروع کرنا۔ سرزدن۔ ظاہر ہونا۔ سربرگرفتہ۔ نافرمان
سرباز ماندن۔ حیران رہنا۔ سرکہ فروختن۔ ترشرو ہونا۔ سرکہ جبین۔
ترشرو۔ سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن۔ گونگا ہونا۔ سردادن چھوڑنا
سردر سر چیزے کردن۔ کسی چیز کی طلب میں فنا ہونا۔ یا چیز کی خواہش کرنی
سرنہادن۔ سونا۔ سرواز دن۔ منھ پھیرنا۔ سربند کسے گرفتن۔ کسی کام کی تہ
معلوم کرنا۔ سرپا زدن۔ ٹھوکر مارنا اور رد کرنا۔ سراز چیزے بیرون آوردن

Marfat.com

پیہ گرگ بر پیرہن مالیدن - مکر کرنا - پیرو - تابع پیش رو - امام - پیشین گاہ - وقت نماز ظہر - پیر چہل سالہ - قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر میں کمال کو پہنچتی ہے پیرافشانی - پیری میں جوانوں کے کام کرنے - پیشدستی - نیابت اور چالاکی **تامر وقتانی** - تاج تمع - شعلہ شمع - تالیف - کئی کتابوں سے مضامین جمع کرنے - تاویل - کلام کے ظاہر معنے چھوڑ کر احتمالی معنے لینے - تاب خانہ - حمام تازہ دماغی - دانائی - تبرزد - قند سفید - تبرخون - صندل سرخ یا بقم - تبرزین ایک قسم کا تیر کہ سوار زین میں رکھتے ہیں - تثلیث - چاند کا ایسے برج میں ہونا کہ کوئی ستارہ سعد اس سے پانچویں یا نویں برج میں ہو - تجاہل عارفانہ - جان بوجھ کر انجان بننا - تحت الشعاع - ماہ قمری کے آخر میں دو تین دن جس میں چاند بہت پاس ہونے کے سبب سورج کی کرنوں میں معلوم نہیں ہوتا - تختہ بند - حبس اور قید - تختہ اول - لوح محفوظ - تختہ بر سر شکستن - خراب اور رسوا کرنا - تخم چیز سے برافتادن - نابود ہونا - تخت روندہ - گھوڑا - ترکی تمام شد - غرور کا خاتمہ ہوا - تربیع - چاند کا ایسے برج میں ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسویں برج میں ہو - تردماغ - سرخوش اور نیم مست - ترازوئے عدل - وہ ترازو جس کے دونوں پلے میں تولنے سے کچھ کمی بیشی نہ ہو - تر شدن - شرمندہ ہونا - تردامن - فاسق و گنہگار - تر زبان - فصاحت سے کلام کرنے والا - ترکی کردن - ظلم کردن - ترجمان - جو ایک شخص کی زبان دوسرے کو سمجھا دے - ترک چین - آفتاب - ترازوئے پولاد سنج - نیزہ ترازو شدن - تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر رہے اور برابر ہونا - ترازوئے مساوی زن - جس کے دونوں پلے کم و بیش ہوں - تسدیس چاند کا ایک برج میں ہونا - اور دوسرے سیارہ کا تیسرے یا گیارہویں برج میں ہونا - تسلسل - ایک چیز کا موقوف ہونا - دوسری پر اور دوسری کا تیسری

Marfat.com

اُس کے عہد سے باہر آنا۔ سُرخ شدن۔ غصہ ہونا۔ سرخانہ رسانیدن۔ کمال کو پہونچانا۔ سردرکلاہ کسے نہادن۔ تابع ہونا۔ سرزدہ آمدن ورفتن۔ بے خبر آنا یا جانا۔ سرجنبانیدن۔ آفرین کرنا۔ اور کسی کام سے باز رہنا۔ سرنگرفتن موافق نہونا۔ سرگوش گرفتن۔ فرمانبردار ہونا۔ سرزندہ۔ بڑے سروالا۔ سرکوچک۔ کمینہ۔ سرگوشی۔ کان میں بات کہنا۔ سرپرستی۔ تیمارداری سست ریش۔ احمق۔ سعد اکبر۔ مشتری۔ سفسطہ۔ وہ حکمت جس کی بنا مغالطہ پر ہو۔ سفید کردن۔ ظاہر کرنا۔ سفید گردیدن۔ ظاہر ہونا اور معزز ہونا۔ سفید چشم۔ بیحیا۔ سقائے نیل۔ ابر۔ سقط فروش۔ جوگرا ہوا میوہ جمع کرکے فروخت کرے۔ سکندری خوردن۔ سر کے بال گرنا سلم۔ بدنی بیع کی قسم۔ سنگ پشت۔ کچھوا۔ سنگ بست۔ مضبوط سنگین دست۔ جودیر میں کام کرے۔ سنگسار۔ پتھر مار کر مار ڈالنا۔ سنگ دمشق وسنگ امتحان وسنگ زر۔ کسوٹی۔ سنگ دردہان انداختن۔ چپ رہنا۔ سنگ درموزہ افتادن۔ بیقرار ہونا۔ سنگ رو۔ بیحیا۔ سنگ شدن بیماری بیماری کا سخت ہونا۔ سوارانِ آب۔ بلبلے۔ سوختگی نفس۔ ہانپنا۔ سورۂ اخلاص۔ قل ہو اللہ۔ سواد برگرفتن۔ پڑھنا۔ سواد کردن۔ لکھنا۔ سوفسطائی۔ حکیم مغالطہ باز۔ سوزن عیسے۔ وہ سوئی جو آپ کے دامن میں رہگئی تھی۔ اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے۔ آگے نہ بڑھے سہ بُعد۔ طول وعرض وعمق۔ سہ روح۔ روح حیوانی ونباتی وجمادی۔ سہ خواہران۔ تین ستارے۔ بنات النعش کے۔ سہ اسپہ کمال جلدی۔ سیاہ کاسہ وسیاہ دست۔ بخیل۔ سیاہ مست۔ بدمست سیماب درگوش۔ بہرا۔ سیاہ سال۔ خشک سال۔ سیاہ گلیم وسیہ کام و

Marfat.com

اور کہیں تمام نہ ہونا **تصحیف** ۔ لفظ کے نقطوں کا بدلنا ۔ **تضمین** دوسرے کے کلام کو اپنے کلام میں لانا ۔ **تعقید** ۔ کلام میں ایسی تقدیم و تاخیر کرنی جس سے معنے بسہولت سمجھ میں نہ آویں ۔ **تعریض** ۔ کسیکو اشارۃً "برا کہنا ۔ **تقدم بالشرف** ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کے بڑھ کر ہونا ۔ **تلمیح** ۔ کلام میں کسی قصہ کی طرف اشارہ کرنا یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا ۔ **تنگ سال** ۔ سال قحط ۔ **تنگ چشم** ۔ بخیل ۔ **تنگ زدن** ۔ چپ ہونا ۔ **تن دادن** ۔ راضی ہونا ۔ **تن آسانی** ۔ راحت ۔ **تنگ درزی** ۔ چسپانی و وصل ۔ **تو دھدا** تجھے خدا کی قسم ۔ **تہ ریش گذشتن** ۔ فریب دینا ۔ **تہ نشان** ۔ تلوار کے قبضہ وغیرہ پہ طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی ۔ **تہ کردن زانو** ۔ مؤدب بیٹھنا ۔ **تیغ سوزن ربا و سوزن وار** ۔ جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اٹھا لے ۔ **تیر پرتاب** وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے ۔ **تیغۂ پشت** ۔ قطار بیٹھ کے مہروں کی ۔ **تیر چرخ** ۔ عطارد ۔ **تیر آور** ۔ مکار ۔ **تیر بہ کسے دادن** ۔ کسیکو امن دینا **تیر کشیدن** ۔ دور کرنا ۔ **تیغ شدن** ۔ روبرو ہونا ۔ **تیغ و ترنج بمیان آوردن** امتحان کرنا ۔ ماخوذ قصۂ یوسف علیہ السلام سے ۔ **تیر و کمانہ** ۔ جوٹپا کھا کر دوسری جگہ لگے ۔ **تیر خانہ کڑی** ۔ **تیر سبک** ۔ زخمہ و شکرزخمہ ۔ **تیر بے خطا** ۔ **تیغ دو دم** ۔ دو باڑھی تلوار ۔ **تیغ کوہ** ۔ پہاڑ کا سر ۔ **تیرہ روزی** ۔ مکاری **تیغ کشیدن بینی** ۔ مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا ۔ **تیر ہوائی** ۔ جو تیر آسمان کی طرف پھینکیں ۔ **ثار مثلثہ** ۔ ثانی اثنین ۔ مثل اور مانند ۔ **ثالث ثلاثہ** ۔ تین معبودوں میں کا ایک معبود ۔ **ثالث بالخیر** ۔ ولد الزنا ۔ **ثلث** ایک خط کا نام ہے ۔ **ثوابت** ۔ وہ ستارے کہ حرکت نہیں کرتے ۔

جیم تازی ۔ **جام جہاں نما** ۔ **جام جمشید** ۔ جس سے دنیا کی نیکی بدی

Marfat.com

سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل صبیحا۔ سیاہ شدن زبان۔ بُرا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی مین غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز۔ دورنگ شین معجمہ۔ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت قصیدہ یا غزل مین سے عمدہ تر شعر۔ شاخ دار۔ دیوث و متکبر۔ شانۂ سر ہدہد۔ شاخ بدیوار۔ مغرور و گردن کش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتاً آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرایش کیلیے طیار ہونا۔ شانہ گردانی۔ مُنہ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار۔ عابد شب اندر روز۔ دھوپ چھاؤن کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن۔ رات کے آخر میں چلنا۔ شتردلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی۔ شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ شمشدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ چھ روز میں بنی۔ شمشدانگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چھ ضروری چیزیں۔ ہوا کھانا و پینا۔ حرکت[۳] سکون بدن۔ حرکت[۴] و سکون نفس۔ خواب[۵] و بیداری استفراغ[۶] و احتباس۔ شش خاتون۔ چھ سیاری سوائے آفتاب۔ شقائق نعمان لالہ سُرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کیطرف جو پہاڑ سے اُسکا بیج لایا تھا۔ شکرخند۔ مسکرانا۔ شکر ریز۔ جو نوشہ اور دولھن پر نثار کریں۔ اور خوشی کے رونے کو بھی کہتے ہیں۔ شکر رنج و شکر رنگ۔ ناراض۔ شکر لنگ۔ کسیقدر لنگڑا شکستہ رنگ۔ زرد رنگ۔ شکنجہ کردن۔ تکلیف دینا۔ شکستہ ناخن۔ بے قوت شکم خاریدن۔ بہانہ کرنا۔ شکم درخویش دزدیدن۔ ڈرنا۔ شکم بندہ۔ حریص۔ شمع ایمن۔ تجلی۔ نور الٰہی۔ شمار بدست چپ کردن۔ سیکڑوں اور ہزاروں کو گننا۔ شوربخت بدبخت۔ شورچشم۔ جس کی نظر ضرر پہنچا دے۔ شورہ پشت۔ شوخ۔ شیر خدا۔

Marfat.com

معلوم ہوتی تھی - جان من و جان شما - تم کو میری قسم اور مجھ کو تمہاری - جائے فلاں پیدا ست و سبز است و خالی ست - اس مقام میں وہ چاہیئے - جاگیر منصب کے ساتھ کی جائداد - جا برائے کسے خالی کردن - کسی کو تعظیم سے اپنی جگہ بٹھلانا - جان بردن - زندگی کاٹنا - جا گرم کردن - کسی جگہ دیر تک ٹھیرنا جانشین - قائم مقام - جامہ گذاشتن - سلاطین اور اولیا کا مرنا - جان درمیان داشتن - نہایت مہر و محبت - جبل رحمت - عرفات کے پہاڑ کا نام - جبہ و درویش جاڑے کا آفتاب - جبین گرفتہ - ترش رو - جستہ رگ - خبردار - جفت کردن نظر - بغور دیکھنا - جفت ران - ہل چلانے والا - جگر بند پیش زاغ نہادن محنت و مصیبت اختیار کرنا - جگر داشتن - تاب و طاقت رکھنا - جگر تا خستن - ڈرنا - جگر گوشہ - فرزند عزیز - جنبش نہ خ - مسخرہ پن - جنگ زرگری - جنگ مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دھوکا دینے کو ہو - جوانمرد - سخی - جوان سنگدیدہ بہادر و تجربہ کار - جولانی - گھوڑا اور پیادہ - جہل مرکب - کسی امر کو واقع میں نہ جاننا اور یہ سمجھنا کہ جانتے ہیں - جہاد اکبر - نفس کشی - جہاد اصغر - کفار سے لڑنا

جیم فارسی - چار ارکان و چار طبع - آب[1] و باد[2] و خاک[3] و آتش[4] - چار اسباب علت - مادی[1] اور صوری[2] اور فاعلی[3] اور غائی[4] - چار آئینہ - لڑائی کا لباس - یعنے چار لوہے کے تختے بانات اور مخمل میں مڑھ کر سینہ اور پشت کے گرد لگاتے ہیں - چار جوئے بہشت - پانی[1] اور دودھ[2] اور شراب[3] اور شہد[4] کی نہریں اور ان کو چار خوان بھی کہتے ہیں - چار تکبیر - نماز جنازہ چار ضرب - شغل صوفیہ - اور چوتالا باجا - چہار قلب - ایک لباس امرا کا چار مذہب - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - چارم اضطرلاب - قرآن مجید چار بیخ و چار شاخ - ایک قسم مجرم کی سزا کی - چار مغز - اخروٹ - چار طاق

Marfat.com

حضرت علی رض شیشہ باز۔ مکار۔ شیخ رئیس۔ بوعلی سینا۔ شیشہ برسنگ خراب۔ شیشہ دل۔ نامرد۔ شیشہ برسربازار شکستن۔ افشائے راز کرنا۔ شیخ نجدی۔ شیطان۔ **صاد مہملہ**۔ صاحب فراش۔ بیمار۔ اور جس بیمار سے چارپائی پر سے نہ اُٹھا جاوے۔ صاحبِ قران۔ جس بچہ کے رحم میں آنے یا پیدا ہونے کے وقت میں قران عظمےٰ پڑے۔ صاحب الزمان۔ مہدی علیہ السلام صبلغ زمین۔ آفتاب۔ صباغ فلک۔ ماہتاب۔ صبح آخرین ودوم۔ صبح صادق صدبرگ۔ گیندا۔ صدقۂ جاریہ۔ جو خیرات ہمیشہ جاری رہے۔ صغریٰ۔ دلیل کا پہلا جملہ۔ صوابدید۔ تجویز۔ صورت بازی۔ بہروپ۔ **طاء مہملہ** طائر قدس و طائر عرش جبرئیل۔ طاؤس علوی آشیان۔ آگ۔ طاسباز۔ تھالی پھینک کر لکڑی پر لینے والا۔ طبل از زیر گلیم برآمدن۔ راز کا فاش ہونا۔ طبل در زیر گلیم بودن راز کا پوشیدہ رہنا۔ طبل خوردن۔ کنارہ کرنا۔ طبائع اربعہ۔ گرم وسرد وتر وخشک۔ طرفدار پنجم۔ مریخ۔ طرف بستن۔ حاصل کرنا۔ طرف شدن۔ مقابل ہونا۔ طرف گرفتن۔ حمایت اور گوشہ نشینی۔ طرح کردن ورختن وانداختن۔ بنیاد ڈالنی۔ طشت از بام افتادن۔ رسوا ہونا۔ اور راز کا کھلنا۔ طفل شب۔ چاند۔ طفل مکتب۔ نو آموز۔ طفل ہندو۔ آنکھ کی پُتلی۔ طفل چہل روزہ۔ آدم علیہ السلام۔ طمع خام۔ تمنا امر ناممکن کی۔ طفیل۔ نام شاعر کوفی کہ بدوں بُلائے مجلس میں جاتا تھا۔ اب مجازاً ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے۔ **عین مہملہ**۔ عالم آب۔ حالتِ بینوشی۔ عالمِ برزخ۔ مقام روحوں کا مابین موت اور قیامت کے۔ عالم صغیر۔ جسم انسان عرض عمر۔ لذتِ زندگانی۔ عرق ریز۔ خادم اور بہت سعی کرنیوالا۔ عرق کردن وعرق ریختن۔ شرمندہ ہونا۔ عقل اول وفعال کل جبرئیل

Marfat.com

راوٹی - چار دانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزوں سے دونی ہو - چار منزل شریعت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مرغ - مور چار طاق - انگن - فراش - چار زبان - بہت کلام کرنے والا - چار طوفان - طوفان آب نوحؑ کی قوم پر - ہودؑ کا طوفان قوم ہودؑ پر - آگ سدومؑ کا طوفان قوم لوطؑ پر - خاکؑ کا طوفان قوم صالحؑ پر - چار کان - آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندھک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہیں - چار شانہ - تنومند - چار موچ گرداب - چپ انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز - تیر انداز - چرخ زدن - چکر باندھنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ میں بہت صدمہ پہنچنا - چراغ آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا چشم بند - نیند کا مفتراد - جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خردس - گھونگچی - چشم زاغ - بھیا - چشم زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدن و کردن - نظر لگانا - چشم سیاہ کردن - حسد کرنا - اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا - اور غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا - اور جاگنا - چشم درداشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد چنبر جہانیدن - نیزہ پھرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندھنا - چوگان زرد - تلوار چوبک زن - پاسبانوں کا افسر - چوگانی - وہ گھوڑا جو چوگان بازی میں خوب دوڑے - چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد - اس کو وہاں بولتے ہیں کہ کوئی ایسے کام کرنے لگے جو اس سے بڑے سے بھی نہ ہو سکے - چہار باد - پوروا - پچھوا - شمالی جنوبی - چہرہ پروانہ و چہرہ گشا - مصور - چہرہ خیز - روشن - چہرہ شدن - مقابل ہونا - چہار رکن - شامی و یمانی - و عراقی و حجر اسود - چار دل گوشے کعبہ کے چیرہ دست - غالب - چلینہ دانہ - پوٹا مرغ کا -

Marfat.com

عقد انامل۔ انگلیون پر شمار کرنا۔ دہنے ہاتھ پر اکائیان اور دہائیان اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہیں۔ عقول عشرہ۔ دس فرشتے جکما کے نزدیک خدا تعالےٰ نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا۔ اُس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا۔ دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا۔ اسی طرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے۔ دسوین نے تمام عالم پیدا کیا۔ عکس نقیض۔ جملہ میں مبتدا کی نقیض کو خبر کرنا اور خبر کی نقیض کو مبتدا کرنا۔ اس طرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون۔ صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے میں۔ عکس مستوی۔ جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا۔ علم کلام علم عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا۔ علم شدن۔ ظاہر ہونا علم لدنی۔ وہ علم کہ بدون اُستاد کے حاصل ہو۔ عنان تاب وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر رہے۔ عنان دادن۔ دوڑانا۔ عنان برعنان۔ برابر۔ عنان دزدیدن باز رہنا۔ عنان گراں کردن۔ گھوڑا ٹھیرانا۔ عین الکمال۔ چشم بد۔ عیب بردن۔ عیب کا ظاہر کرنا۔ **عین معجمہ**۔ غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار۔ خادم۔ غنچۂ آب۔ حباب۔ غوغائیان گلبن۔ بلبلیں **حرف فا**۔ فانوس خیال۔ وہ چراغ جسکے گرد گھومتی تصویریں لگاتے ہیں۔ فتنہ برچیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب کا مدجمع۔ فروکش شدن۔ ٹھیرنا اور اُترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد۔ فراگرفتن سیکھنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی۔ فروخوردن۔ تحمل کرنا۔ فصل قریب۔ جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید۔ جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۷۱ھ میں باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اُسکی اساڑھ ماہ ہندی سے مقرر کی۔ چونکہ

Marfat.com

حار مہملہ ۔ حاشا اور حاشاللہ ۔ مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے میں بولتے ہیں ۔ حرف چشمہ دار ۔ جس حرف میں دائرہ ہو ۔ حرف بارگیر ۔ تکیہ کلام ۔ حرف جوہردار ۔ حرف خوب ۔ حرف گیر ۔ عیب جو ۔ حرف گلوسوز ۔ سخن تند و تلخ ۔ حرف کم ۔ کلمۂ حقارت حرف معجم ۔ نقطہ دار ۔ حرمین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ ۔ حرامی ۔ چور اور ٹھگ حرف در کار کسے کردن ۔ اُس پر اعتراض کرنا ۔ حرف زدن ۔ بولنا ۔ حرکت نفسانی ۔ جس حرکت سے روح کو حرکت ہو ۔ جیسے غصہ اور خوشی اور خوف و خجالت ۔ حرارت غریزی ۔ گرمی سرشتی ۔ اسکا مقابل حرارت غریبی ہے ۔ جو گرمی خارجی ہے ۔ حسن طلب ۔ کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا ۔ حسن گلوسوز نہایت شیریں خوبصورتی ۔ حساب نہ گرفتن ۔ معتبر نہ جاننا ۔ حسن برشتہ ۔ وہ خوبصورتی جس کے رنگ سے سرخی جھلکتی ہو ۔ حفظ غیب پیٹھ پیچھے کسی کو بھلائی سے یاد کرنا ۔ حکم انداز ۔ وہ شخص جس کا نشانہ خطا نہ کرے ۔ حلقہ بگوش ۔ غلام و تابع حلقہ بر در زدن ۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا ۔ حنائے سر ناخن چیز قریب بزوال ۔ حواس خمسہ باطنی ۔ حس مشترک ۔ خیال ۔ واہمہ متصرفہ ۔ حافظہ ۔ حواس خمسہ ظاہری ۔ دیکھنا ۔ سننا ۔ سونگھنا ۔ چکھنا ۔ چھونا

خا مہجمہ ۔ خاک بر لب ۔ چیز کے انکار میں قسم کھانا خسار بست و خسار بند ۔ کانٹوں کی باڑھ کھیت وغیرہ کے گرد ۔ خارق یا خارق عادت ۔ معجزہ اور کرامت ۔ خار پشت ۔ سیہی ۔ خاک جگر گیر ۔ زمین دلچسپ خاک خوردن ۔ تیر کا نشانہ پر لگنا اور زمین پر گرنا ۔ خام سوز ۔ جو اوپر سے جل جاوے اور نیچے کچی رہے ۔ خانہ رس ۔ میوہ پال کا پکا ہوا ۔ خانہ بدوش ۔ مسافر بے تعلق ۔ جس کا کوئی گھر بار نہ ہو ۔ خام دلیش ۔ بے عقل و مسخرہ ۔ خانماں ۔ گھر بار خانہ بر خروس بار کردن ۔ گھر کا اجاڑنا ۔ خامہ زدن ۔ قلم کو قط دینا ۔ خار در راہ نہادن

Marfat.com

ہندی مہینوں میں لوند بڑھتا رہتا ہے۔ لہذا اب فصلی اور ہجری میں فرق بارہ برس سے زائد کا ہو گیا۔ فلک اطلس۔ نواں آسمان جس میں ستاری نہیں۔ اِسیکو فلک الافلاک بھی کہتے ہیں۔ فن خوردن۔ دغا کھانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن بائیں ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی اُنگلی ایسی طرح مارنا کہ آواز نکلے **قاف** قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدرانداز۔ تیرانداز کامل۔ قائم رنجتن۔ عاجز ہونا۔ قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور حجبہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام میں بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا قزلباش۔ سپاہی۔ اور لغوی معنی سرکے ہین۔ اسمعیل صفوی نے اپنی فوج کے لیئے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی۔ اُس روز سے مجازًا سپاہی کے معنے ہوئے۔ قضیہ۔ جملہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل وسواس گورکھ دھندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم بناخن شکستن۔ قلم درسیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت قندمکرر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دھنک اور اس کو قوس شیطانی بھی کہتے ہیں۔ قوائے طبیعی۔ جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جن کا تعلق جگر سے ہے۔ قوائے حیوانی۔ جو دل سے متعلق ہیں۔ جیسے خوشی اور غصہ۔ قوائے نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہین جیسے واہمہ اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو حملوں یا زیادہ سے **کاف** کارزی کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافورخوار۔ سرد اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی کاکل شمع۔ شمع کا دھوان۔ کا۔ دباستخوان رسیدن۔ تنگ آنا۔ اور قریب بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گھاٹ لگنا۔ کار کسے ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ

Marfat.com

کار مشکل سامنے کرنا۔ خانہ کردن کمان کمان کے گوشوں کا وضع اصلی سے ترچھا ہونا۔ خامہ فرسائی۔ لکھنا۔ خاکدان و خاکدیو۔ دنیا۔ خاک مردہ۔ زمین بنجر جس میں سبزہ نہ ہو۔ خام دست۔ ناتجربہ کار۔ خاتم بندہ و خاتم کار چیزوں پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا۔ خدا جواب دہد و خدا برو آرد۔ اللہ تعالےٰ اُس کو موت دے۔ خلخدا کردن۔ ڈرتے ڈرتے کام کرنا۔ خرد و فروش۔ بساطی۔ خرقہ تازہ کردن۔ نئے سرے سے دوسرے کا مرید ہونا خرقہ از کسے پوشیدن۔ اُس کا مرید ہونا۔ خسہ گرفتن۔ احمق فرض کرنا خرد پیش خانہ مخود بستن و خرد را زبستن۔ بے غم ہو جانا۔ اور اپنی شان ظاہر کرنا۔ خرمن کہنہ بباد دادن۔ پہلی دولت پر شیخی کرنا خرج راہ شدن۔ سفر میں مرنا۔ خرمن ماہ۔ چپاند کا ہالہ خسہ مہرہ۔ سلکھ اور کوڑی۔ خرزان حنا۔ زردی رنگ حنا۔ خس بدنداں یا بدہن گرفتن عاجزی کرنا اور امن چاہنا۔ خسک آوردن۔ چپ رہنا۔ خشک مغز یا دماغ دیوانہ۔ خضرائے دمن۔ جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا برا ہو۔ خط از خون نوشتن۔ کمال عاجزی کرنا۔ خط کشیدن۔ محو کرنا۔ اور سبزہ نکلنا اور لکھنا خط بر آب کشیدن۔ کار بے فائدہ کرنا۔ خط بر خاک کشیدن۔ شرمندہ ہونا۔ خلال مائدہ۔ سویاں۔ خمیازہ خشک۔ آرزوئے بے حاصل خم کردن۔ بھاگنا۔ خم افلاطون۔ جس مٹکے میں افلاطون بوڑھا ہو کر بیٹھ رہا تھا۔ خمیازہ بر چیز کسے کشیدن۔ اُس چیز کا مشتاق ہونا۔ خم کسے خوردن۔ کسی کا فریب کھانا۔ خم اندر خم داشتن۔ برابر ہونا۔ خمسۂ متحیرہ۔ پانچ سیارے سوائے چاند سورج کے۔ خندۂ جام۔ موج شراب جام۔ خندۂ زمین سبزہ کا اگنا۔ خونبہا۔ جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثاء کو دیا جاوے

Marfat.com

سرنگوں۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دست بستہ۔ مشکل کام
کبری۔ دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔
پاسبان۔ کف کردن۔ کھانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا۔ اور آفت سے
بچنا۔ کلاغ گرفتن و کلاغ زدن۔ طعنہ مارنا۔ اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بر کسے زدن
برابری کا دعوی کرنا۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ
انگندن و برکشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ خشک بر لب
مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکھنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزے گرفتن۔ نیست
سمجھنا۔ کمر باختن۔ بے طاقت ہونا۔ کمر کشادن۔ ترک کرنا۔ کمان از طاق بلند آویختن
کسی بڑے کام سے فخر کرنا۔ کندپیر۔ نہایت بوڑھا۔ کن فکان و کن فیکون
عالم موجودات۔ کندہ کاری۔ سونے وغیرہ کی نقشکاری۔ کوچہ سلامت۔
ایک قسم کی نقب یا خندق جس میں سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے
کوتاہ نظر۔ جو انجام کو نہ سوچے اسی کو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہیں۔ کوک شدن
ساز کا موافق ہونا۔ کوہ کن۔ فرہاد۔ کوچہ دادن۔ راہ دینا۔ کوچہ یافتن۔ راہ ملنا۔
کوچہ خموشاں۔ قبرستان۔ کوچک دل۔ نازک دل۔ کیک در شلوار یا موزہ افتادن
بیقرار ہونا۔ کیفدان۔ نشہ اور معجون کا ڈبہ۔ **کاف فارسی**۔ گاؤ آہن۔ پھالی
گاؤ در خرمن کردن۔ خراب و تباہ کرنا۔ گاؤزادن۔ نفع کثیر اٹھانا۔ گاؤ سفالین
شراب کا مٹکا۔ گاؤ گردون۔ برج ثور۔ گران رکاب۔ مٹھا جانور۔ گراں سر۔
متکبر۔ گرفتن خاطر۔ رنجیدہ ہونا۔ گرفتن چراغ۔ گل کرنا۔ گردن باریک
مطیع۔ گران سنگ و گران سایہ۔ باوقار۔ گرسنہ چشم۔ بخیل و حریص۔ گران جان
سخت جان و سست۔ گرم خون۔ بڑا دوست۔ گرمجوش۔ بہت تپاک والا۔
گربہ ابنان فروشدن۔ کمال کامیاب ہونا۔ گرد برآوردن۔ پائمال کرنا۔ گربہ

Marfat.com

خوشۂ پرخ - برج سنبلہ - خواب صیاد یا خرگوش - غفلت - خورشید سوار سحر خیزد بیدار دل - خویش دار - مرد احتیاط والا - خود سوار و خود کام - خودرائے خون خردس یا ناموس - شراب - خواجہ تاش - غلام اور نوکر ایک آقا کے - خوش غلاف - وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے خوش قلم - جو کاغذ بہت صاف ہو - خورشید لب بام - آخر عمر - خوش عنان مطیع گھوڑا - خوش دامن - ساس - خود را بہ کسے رساندن - برابری کرنا - خود افگن - یکہ تاز - خود شکن - منکسر - خوئے از نعل روان شد - شرمندہ ہونا خوش نشین - جو شخص جس جگہ چاہے پڑ رہے - خون گرمی - الفت - خودسازی - اپنا ظاہر سنوارنا - خوردہ کار - وقت پسند - خیرہ سر - بیہودہ و سرکش - خیرہ کش - بے وجہ مارنے والا - خیلتاش - ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام - خیارک بد جو زبان میں نکلتی ہے - خیر باد گفتن - رخصت کرنا اور ہونا - خیرہ رائے - سست رائے -

دال مہملہ - دار الشفا - شفاخانہ - دار الضرب - ٹکسال - دار الحرب ملک کفار - دامن شب - آخر شب دار السلطنت و دار الخلافت - بادشاہ کے رہنے کا شہر - اور اسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہیں - دار البوار - دوزخ - دار و گیر - حکومت - دار القرار و دار النعیم و دار السلام - بہشت - دامن افشاندن غرور و ناز کرنا - دامن چیدن - کنارہ کرنا - دامن بر زمین کشیدن - غرور سے چلنا دامن بدندان گرفتن - تیز بھاگنا - داغ بر یخ زدن - کسی کو تکلیف دینی - اس طرح کہ وہ ایذا نہ پاوے - دائرۂ عظیمہ و عظمیٰ - جو کرہ کو برابر دو ٹکڑے کرے ورنہ دائرہ صغیرہ ہوگا - دبیر فلک عطارد - دبہ برائے فیل و لاکنندن - فتنہ برپا کرنا دختر آفتاب - شراب - دوربست - تمام - درساعت - فی الفور - دریائے ثالث - بینہ - درخوردہ سزاوار - درخوردن - ملنا - دریتیم - یکتا موتی - درپوستین یا پوست افتادن

Marfat.com

گون وگریہ در بغل۔ مکار۔ گردن خاریدن۔ حیرت ظاہر کرنا۔ گرہ بباد زدن بے بقا کام پر تکیہ کرنا۔ گرگ باران دیدہ۔ آزمودہ کار۔ گرگ آشتی۔ کسی مصلحت کے واسطے ظاہر میں صلح کرنی۔ گستاخ دست۔ تیز دست۔ گسیل۔ رخصت کرنا گل مہتاب۔ چاندنی کے ٹیکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین۔ گل شگفت۔ امر عجیب ہونا۔ گلگشت۔ سیر اچھی جگہ کے۔ گل حکمت۔ کپروٹی گل سرسبد۔ سب سے بہتر چیز۔ گلزار ابراہیم۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا۔ وہ آگ سرد ہوگئی تھی۔ اور گلزار بن گئی تھی۔ اُسی سے مراد ہے۔ گل کردن ظاہر ہونا۔ اور بجھنا اور جلانا۔ گل فرستادن۔ مقابلہ کیلئے بلانا گل زمین۔ اچھا قطعہ زمین کا۔ گل چیدن۔ پھول توڑنا اور سیر کرنا۔ گل بیگانہ پھول خودرو۔ گل سادہ۔ جس کا پیڑ چھوٹا ہو۔ مثل نرگس اور لالہ کے۔ گلستان زادہ۔ گل وسبزہ۔ گنبد چاربند۔ دنیا۔ گنبد گل غنچہ۔ گنج گاؤ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کو ملا تھا۔ گندہ مغزی۔ تکبر کی بات کہنی۔ گوشتِ خر۔ چیز بیکار۔ گوش دادن وکردن۔ سننا۔ گوئے بُردن۔ غالب ہونا۔ گوتازی۔ دعوے بے حقیقت گیرودار۔ حکومت۔ **حرف لام**۔ لاہوت۔ عالمِ ذات الٰہی۔ لاطائل بے فائدہ۔ لالائے چشم۔ آنکھ کی پتلی۔ لاابالی۔ بے باک وبے پروا۔ اور عربی میں معنے یہ ہیں کہ میں پروا نہیں کرتا۔ لب چرا۔ میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھکر بیچ میں رکھ لیتے ہیں اور کھاتے ہین۔ لبیک۔ کلمہ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہوں خدمت کو۔ لب بلب جستن۔ بہت ڈھونڈھنا۔ اور ہر شخص سے پوچھنا۔ لب زدن۔ خاموش ہونا۔ لب ودندان داشتن۔ لیاقت رکھنا۔ لب گزیدن۔ افسوس کرنا لب شیرین کردن۔ مسکرانا۔ لقمۂ خلیفہ۔ ایک قسم کا حلوا۔ لنگر انداختن۔ قیام کرنا۔ لن ترانی۔ خودستائی۔ لیلۃ القدر۔ رمضان کی ستائیسوین

Marfat.com

کسی کا عیب نکالنا - در پوست گفتن - اشارہ سے اور خفیہ کہنا - در گرفتن - اثر کرنا - اور موافق آنا - در افتادن - بحث کرنا - در بہ آوردن - بند کرنا - در خط شدن خراب اور شرمندہ ہونا - در آب و عرق افتادن - بہت شرمندہ ہونا - در آب و آتش بودن - محنت و مشقت اٹھانا - در پائے چراغ کمر بستن - خدمت کے لئے مستعد ہونا - دراز شدن - لیٹنا - در پوست آمدن - واقف ہونا - دراز دست - ستمگار - دراز نفس - بہت روکنے والا - دست بالا - غالب و مغرور دست بر روئے دست - بیکار - دست پختہ و دست پرورد و دست آموز - ہاتھ کا پلا ہوا - دست رنج و دست مزد - اجرت - دست بُرد - غلبہ - دست بر سر متحیر و متاسف - دست گیر - مدد کرنے والا - دست افراز - اوزار - دست باف - آسان - دست و دل - قوت و ہمت - دست بر دل - بے قرار دست دادن - میسر ہونا - اور مرید ہونا - دست شستن - ناامید ہونا - دست یافتن - غالب ہونا - دست در آستین کشیدن - بیکار ہونا - دست ستون زنخ ماندن - حیرت میں رہنا - دست بر دل گذاشتن و نہادن - تسلی پکڑنا - دست از چیزے بر کندن - ترک کرنا - دست برابر دگر فتن - دیکھنے کی تاب نہ لانی - دست جستن - بھیک مانگنا - دست بدامان دادن - مرید ہونا - دست در پیش داشتن منع کرنا اور مانگنا - دست افشاندن - ترک کرنا اور رقص کرنا - دست بر لشت چنبر کردن - مشکین باندھنا - دستار بر زمین زدن - اپنی داد چاہنا - دشمن کام جو شخص دشمنوں کی مراد کے موافق ذلیل ہو - دعا کردن و گفتن - رخصت کرنا اور ہونا - دعوی بکرسی نشاندن - دعوے کو گواہوں سے ثابت کرنا - دل شب - آدھی رات - دل دادن - دلیر کرنا اور تسلی دینا - دل و جان را یکے کردن کسی کام میں اہتمام کرنا - دل بچیزے دوختن - متوجہ ہونا - دل گرفتن - رغبت کرنا

Marfat.com

شب۔ حرف میم۔ ماہ نخشب۔ وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تھا۔ اور اُسکی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی۔ ماوراء النہر۔ توران۔ ماحضر طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو۔ مارنہ سر۔ آسمان۔ ماہ کنعان۔ یوسف علیہ السلام ماہتاب بگزپیمودن۔ امر محال کرنا۔ ماہچہ۔ ایک شکل چاند کی۔ چاندی اور سونے کی بناکر علم پر چڑھائی جاتی ہے۔ ماہیچہ۔ سوئیاں مبدء فیاض۔ حق تعالے۔ مبادی۔ علم کے شروع کی باتیں۔ مثلثہ آبی۔ سرطان عقرب۔ حوت۔ مثلثہ آتشی۔ حمل۔ اسد۔ قوس۔ مثلثہ بادی۔ جوزا میزان دلو۔ مثلثہ خاکی۔ ثور۔ سنبلہ۔ جدی۔ مجردات۔ ارواح و ملائک۔ مدبلبل نالہ بلبل۔ مدلول۔ معنی۔ مذکر سماعی۔ جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو۔ مرحبا۔ مہمان کے لیئے بولتے ہیں کہ اس کا اکرام ہو۔ مرغ حلیسے۔ شبپر۔ مرگ پیچ۔ پگڑی کا وہ پیچ جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہیں اور یہ بہادرون کے لیئے تھا۔ جو موت سے نہیں ڈرتے تھے۔ مرغ صبح یا سحر۔ بلبل یا خروس۔ مرکز چرخ۔ زمین۔ مرگ نومبارکباد۔ فتنہ تازہ برپا ہوا۔ مرغ آتش خوار۔ چکور۔ مرغ نامہ بر۔ کبوتر۔ مرادف۔ ایک لفظ جو معنے میں دوسرے کا شریک ہو۔ مُرغ شب آہنگ بلبل۔ مرغ سلیمان۔ ہدہد۔ مسقط الراس۔ پیدایش کی جگہ اور وطن مست گذار جس کی مستی حد سے بڑھ گئی ہو۔ مشک را کافور کردن۔ سیاہ بالوں کو سفید کرنا مشعل وادی کلیم۔ تجلّے کہ موسے علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ مشائین۔ وہ فرقہ حکما کا کہ حقیقت اشیاء کو دلائل سے معلوم کرتے ہیں۔ مشک بر زخم افشاندن ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا۔ مشک در شراب کردن۔ بے ہوش کرنا۔ مصرعہ تند یا برجستہ۔ مصرعہ خوب کہ بے فکر حاصل ہو۔ معدل النہار۔ وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات میں آسمان پر ہے۔ اور جس پر آفتاب کے پہنچنے سے دنرات

Marfat.com

دلالت مطابقی۔ لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا۔ دلالت تضمنی۔ لفظ کا معنی کے جز پر دلالت کرنا۔ دلالت التزامی۔ لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا۔ دمکش جو گانے بجانے میں دوسرے کی آواز میں مدد اور ساتھ دے۔ دماغ سوختن بہت محنت کرنا۔ دم خر پیمودن۔ بیہودہ کام کرنا۔ دم خوردن۔ فریب کھانا دم بستن۔ چپ ہونا۔ دم زدن۔ بولنا۔ اور دعوی کرنا دماغ بیہودہ پختن فکر عبث کرنا۔ دندان دراز۔ حریص۔ دندان سفید کردن۔ مسکرانا۔ دندان بکام فرو بردن۔ کامیاب ہونا۔ دندان تیز کردن۔ طمع کرنا۔ دندان کنان۔ ڈرتا ہوا۔ دنبہ نہادن۔ فریب دینا۔ دندان سرخ کردن۔ رغبت کرنا۔ دندان بخون بردن صبر کرنا۔ دندان نمودن۔ ہنسنا۔ دندان زنی۔ خصومت کرنا۔ دور دست۔ وہ جگہ کہ جہاں پہنچنا مشکل ہو۔ دوپیکر۔ برج جوزا۔ دوچار۔ مقابل۔ اور یہ صحیح بدون واؤ کے ہے۔ دورباش۔ نیزہ دو شاخہ کہ بادشاہوں کے آگے آگے جاتا ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر لوگ راہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ دو رنگ۔ منافق۔ دوازدہ مقام۔ راگ کے بارہ پردے۔ راست صفاہان بوسلیک۔ عشاق۔ زیر بزرگ۔ زیر کوچک۔ حجاز۔ عراق۔ زنگلہ۔ حسینی۔ ہادی لوا۔ دوازدہ امام۔ بارہ پیشوائے۔ علی۔ حسن۔ حسین۔ زین العابدین۔ محمد باقر جعفر صادق۔ موسیٰ کاظم۔ موسیٰ رضا۔ محمد نقی۔ محمد تقی۔ حسن عسکری۔ مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ دوست کام۔ جو شخص دوستوں کی مراد کے موافق سرسبز ہو دوسخن آسمان و زمین۔ دوزبان و دورو۔ منافق۔ دوروخ نہادن۔ کسی کو بے بس کرنا۔ دودبر آوردن۔ خراب کرنا۔ دوش زدن۔ آگاہ کرنا۔ دوستگانی۔ اپنی ہاتھی کا پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدیں۔ دہ مردہ۔ بیہودہ گو۔

Marfat.com

برابر ہوجاتے ہیں۔معلم ملائکہ۔شیطان۔معلم اول۔ارسطو۔جس نے حکمت سب سے پہلے لکھ کر سکھائی۔پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے۔معلق زدن۔کلا بازی کھانا۔اور بازی کرنا۔معنے بیگانہ۔معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سی نہوئے ہون۔معانی۔وہ علم جس سے فصاحت وبلاغت تعلق رکھتی ہی۔معلم ثانی ابونصر فارابی جس نے ارسطو کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔مغز در سر کردن۔خاموش ہونا۔مغز تر کردن۔بات کہنا۔مغربی۔اشرفی۔مقولات عشر۔دس باتین جو ممکن میں پائی جاتی ہیں۔یعنی مخلوق چیز جوہر ہوگی یا عرض۔جوہر اُسکو کہتے ہین کہ بذاتِ خود قائم ہو۔اور عرض وُہ ہی کہ جو دوسرے کے ساتھ قایم ہو۔اور عرض نو ہیں۔اوّل کیفیت یعنی کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔دوّم کم یعنے مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی۔سوّم اَیْنَ مکان مین ہونا۔چہارم مَتی یعنی وقت میں ہونا۔پنجم اضافت۔یعنی دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا۔جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا۔ششم۔وضع یعنی وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو۔جیسے قبلہ رُخ ہونا۔اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا۔ہفتم۔فعل یعنے کام کرنے کی صورت ہشتم۔انفعال۔یعنی فاعل کا اثر قبول کرنیکی ہیئت۔نہم مِلک یعنی چیز کا کسی ایسی چیز سے گھرا رہنا۔جو اُس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے۔پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزین ہوئیں۔ان سبکو مقولات عشر کہتے ہین۔مقدمۃ الجیش ہر اول اور لین ڈوری۔مگس گیر۔مکڑی۔مگس ران۔مورچھل۔ملکوت۔عالم فرشتون کا۔ممکن۔جسکا ہونا اور نہ ہونا دونوں ضرور نہ ہوں۔منطقۃ البروج۔آسمان کا وہ دائرہ جس میں آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہی۔اور اُس میں یہ بارہ بُرج ہین۔حمل ثور۔جوزا۔سرطان۔اسد۔سنبلہ۔میزان۔عقرب۔قوس۔جدی دلو۔حوت۔موش خرگلہری۔موش کور۔چھچھوندر۔موئے دماغ۔عیش مین۔

Marfat.com

دہ زدہ - ویران گاؤں - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بوالہوس دبہادر و پریشان دہ یکے - دسواں حصّہ جو پیداوار میں سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر کرۂ زمین - دیر باز - مدت دراز - دیدۂ سرخ کردن - طیش کردن - دیوار - کسی کو تاہ دیدن - کسی کو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ تو - اسکے جنون کا جوش میں آنا - **ذال معجمہ** - ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین - ایماندار ذوالفقار علیؓ - نام تلوار حضرت علیؓ کہ اُس کی پشت مہرہائے پشت کی طرح تھی - ذوالقرنین - نام ایک بادشاہ کا - اور بعض سکندر کو کہتے ہیں - ذو ذوابہ - ذو ذنابہ - ستارۂ دمدار - ذی قعدہ و ذی حجہ - گیارھواں اور بارھواں مہینہ اہل اسلام کے سال کا -

راء مہملہ - راس و ذنب - راہ کہکشاں یعنی آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُسکے سر اور دم کا یہ نام ہے - راس المال - سرمایہ - راز زمین - گل و سبزہ - راہ پیش گذاشتن رہنمائی کرنا - راہ بریدہ - جو راستہ ٹھگوں کے خوف سے چھوٹ گیا ہو - ربع مسکون چہارم حصّہ زمین کا جس پر انسان رہتے ہیں - مراد ہفت اقلیم سے ہے - رجعت قہقری - ایڑیوں کی طرف چلنا اور پچھلے پاؤں لوٹنا - رُخ کسے بردن - اسکو ذلیل کرنا - رخت بستن - سفر کرنا - رخت انگندن - ٹھیرنا - رسن باز - نٹ - رستخیز قیامت - رشتۂ عمر - سالگرہ کا ڈورا - رشتہ دراز دادن - مہلت دینی اور تنگ کرنا - رصد در کار بستن - کام کو بخوبی تمام کرنا - رکاب گران کردن - سوار ہونا - رگ جان - شریان - رنگ بست - پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے - رنگ آمیز - نقاش - رنگ ریختن - بنیاد ڈالنی - رنگ نہ بستن - فائدہ نہ اُٹھانا رنگ بر و شکستن - چہرہ کا رنگ اڑنا - رنگ کہ دان - مکر کرنا - رنگ بر روئے کار آوردن - رونق دینا - رنگ بر آب زدن و ریختن - تازہ منصوبہ نکالنا - روئے

Marfat.com

خلل ڈالنے والا۔ موبرآوردن زبان قلم۔ قلم لکھنے سے رہ جانا۔ موبرتن تیغ کشیدن کمال غضب میں آنا۔ موبکف برآمدن۔ کام کا محال ہونا۔ موبرآوردن زبان امر محال کا ظاہر کرنا۔ موشک دوانی۔ فتنہ انگیزی۔ مہرہ شفا۔ بیماری کا گنڈہ۔ مہرہ چین و مہرہ باز۔ مداری۔ میم کاتب۔ اندھا۔ میرآخور۔ داروغہ اصطبل۔ میربحر۔ داروغہ گذر دریا۔ میرآتش۔ داروغہ توپ خانہ۔ میدان دادن کسی کی تعظیم کے لیے جگہ خالی کرنی۔ مے درگریبان کردن۔ زبردستی شراب پلانا میرزائی کشیدن۔ ناز اُٹھانا۔ میل درچشم کشیدن۔ اندھا کرنا۔ میانداری دلالی کرنا۔ **حرف نون**۔ ناخن آفتاب۔ آگ۔ ناسوت۔ عالم اجسام ناداشت۔ مفلس۔ ناگرفت۔ اچانک۔ ناف پیچ۔ دردپیچش۔ ناموس اکبر شریعت وجبرئیل۔ ناتراش۔ بے ادب وسفلہ۔ نان خورش۔ سالن۔ ناف خاک یا زمین یا عالم۔ مکہ معظمہ۔ ناخن بدل زدن۔ اثر کرنا دل میں اور بیقرار ناف زدن۔ بچہ کا ناف کاٹنا۔ نام برتیخ زدن۔ نام کا محو کرنا۔ نان درروغن افتادن۔ خاطرخواہ کام بن جانا۔ ناخن بسنگ آمدن۔ مشکل پیش آنی۔ ناخن گذاشتن۔ کمال خوف وعاجزی۔ ناف ہفتہ۔ منگل کا دن۔ نازل منزلہ قائم مقام۔ نتائج وآثار۔ حرارت و برودت ورطوبت و یبوست اور موالید سرگانہ۔ نحسین فلک۔ زحل ومریخ۔ نخل طور۔ وہ درخت جس پر سی موسیٰ کو تجلی معلوم ہوئی تھی۔ نرگسی زدن۔ چشمک مارنی۔ نستعلیق خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے۔ نستعلیق گو۔ فصیح اور بلیغ کلام بولنے والا۔ نشخوار۔ جگالی۔ نصب العین۔ مدنظر۔ نظر یافتن۔ فیض اُٹھانا۔ نعل درآتش۔ بیقرار ہونا۔ ساحروں کا دستور ہی کہ کسی کا نام گھوڑے نعل پر لکھ کر اُسکو آگ میں رکھتے ہیں۔ کہ وہ شخص بیقرار ہوجاوے۔ نعل افگندن

Marfat.com

دست ۔ حقیر و خوار ۔ رواق صبح ۔ آسمان ۔ روح مجرد و روح القدس و روح مکرم و امین ۔ جبرئیل ۔ رو سفید ۔ معزز و ممتاز ۔ رو بکار و ۔ ماجرا ۔ روز بازار ۔ رونق ۔ رو بدیوار ۔ حیران ۔ روشناس ۔ جہان پہچان والا ۔ روکش ۔ شرمندہ ۔ روز امید و بیم ۔ قیامت ۔ روزۂ مریم ۔ خاموشی ۔ روز دیر شدن ۔ دن کا ضائع ہونا ۔ رونیا فتن ۔ توجہ نہ ملنی ۔ روغن قاز مالیدن ۔ خوشامد کرنا اور فریب دینا ۔ روانداختن ۔ سوال کرنا ۔ روئے دستی خوردن ۔ فریب کھانا ۔ اور طمانچہ کھانا ۔ روساختن ۔ شرمندہ ہونا ۔ روندا شتن دروازہ بند داشتن ۔ بیحیا ہونا ۔ روفگندن ۔ عاجزی کرنا ۔ رو بچیزے آوردن ۔ متوجہ ہونا ۔ رو دادن ۔ توجہ کرنا ۔ اور حاصل ہونا ۔ روزنامچہ وہ کاغذ جس میں روزمرہ کا حال ہو ۔ روز سیاہ ۔ نحس دن ۔ روح حیوانی جو تمام بدن میں دل سے پھیلتی ہے ۔ روح نفسانی ۔ وہ روح جو دماغ میں جاکر کیفیت جدا پیدا کرتی ہے ۔ اسی کو نفس ناطقہ کہتے ہیں ۔ روح طبعی ۔ جو جگر میں جاکر جدا کیفیت پیدا کرتی ہے راہ داشتن ۔ انتظار کرنا ۔ ریش بابا ۔ ایک انگور کی قسم ۔ ریش برباد ۔ مغرور ۔ ریختہ دم ۔ وہ ہتھیار جس کی باڑھ گر گئی ہو ۔ رنگ ریختن ۔ خراب کرنا ۔ ریش قاضی ۔ شیشۂ شراب کی ڈاٹ ۔ ریش گاوی ۔ حماقت ریزہ سرائی ۔ نغمہ گانا ۔ ریشمالی ۔ بے حمیتی و دیوثی ۔ زامر مجمہ ۔ زاہد خشک ۔ عابد بے کیف ۔ زانو زدن ۔ مؤدب بیٹھنا ۔ زبان بقفا گل نافرمان ۔ زبان گیر ۔ حساسوس ۔ زبان فروش ۔ بہت کہنے والا ۔ زبانیاں سرکش اور دوزخ کے فرشتے ۔ زبان دادن ۔ وعدہ اور شرط کرنا ۔ زبان تر کردن بولنا ۔ زبان بدیوار مالیدن ۔ توکل اور قناعت ۔ زبان سنگین ۔ توتلی زبان ۔ زبان بہ خسک مالیدن ۔ عاجزی کرنا ۔ زبان ترازو ۔ کانٹے کی

Marfat.com

یار یختن۔ گھوڑے کا چلنے سے رہ جانا۔ نعل چوبیں۔ کھڑاؤں۔ نفس کل عرش۔ نفی کردن۔ شہر بدر کرنا۔ نفس کشادن۔ کلام کرنا۔ نفس سوختن ہانپنا۔ سانس چڑھنا۔ نفس راست کردن۔ آرام لینا۔ نفس امارہ وبہیمی خواہش بُری چیزون کی۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ نقطۂ جاگیر۔ زمین۔ نقطہ نوک ریز۔ جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گر جائے۔ نقطہ ریختن۔ رمل سی فال نکالنی۔ نفس زدن۔ داؤلے جانا۔ نقش بد نشستن۔ حسب مراد کام نہونا۔ نقش برآب کشیدن۔ بے فائدہ کام کرنا۔ نم نداشتن۔ مفلس ہونا۔ نمک خوردن ونمک دان شکستن۔ نمکحرامی کرنا۔ نماز بردن۔ عاجزی کرنا۔ نوبر کردن میوہ تازہ اول کھانا یعنی نیا کرنا۔ نہال ساختن۔ بونا۔ نہانخانہ۔ تہ خانہ۔ نیبست چھپر۔ نیم کار۔ جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے۔ نیمروز۔ سیستان نیم لنگ۔ کمان کا چلہ۔ نیم رنگ۔ ناقص اور رنگ اُڑا ہوا۔ نیم جان۔ عاشق نیل بزبان رفتن۔ امر غیر ممکن کو شہرت دینا۔ جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہیں نیکی کردن ودر آب انداختن۔ بدوں توقع عوض کے نیکی کرنا۔

حرف واو

واسطۃ العقد۔ موتیون کے ہار کے بیچ میں سب سے بڑا اور قیمتی موتی۔ واجب الوجود حق تعالےٰ۔ واماند۔ بقا وقیام۔ واخوردن و برخوردن۔ ملنا۔ واکشیدن۔ زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا۔ وابوسیدن۔ منہ پھیرنا۔ واسوختن۔ محبوب سے ناراض ہونا۔ وارستگی۔ آزادی۔ وارفتگی مضمحل ہونا۔ اور گھلنا۔ وحدت الوجود۔ سب موجودات کو وجود حق تعالےٰ کا سمجھنا۔ وحدت نوعی۔ ایک نوع کے افراد کا متحد ہونا بہ لحاظ نوع کے۔ ورق الخیال۔ بھنگ۔ ورق خام۔ دفتر کا وہ کاغذ جو مشکوک اور محکوک نہو۔ ولی عہد۔ بادشاہ کا وہ لڑکا جو اُس کے بعد

Marfat.com

سونی جس کے سیدھے سہنے سے وزن برابر ہوتا ہے۔ زبانبادی۔ برابری و خصومت
زردست افشار۔ سونا نہایت خالص و ملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا
زردگوش۔ منافق۔ زرخشک و زرجعفری و زردہ دہی و زرشمس سری
و زرمغربی و زرروی۔ زر خالص۔ زلہ بند۔ جو ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے
کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے۔ زلہ بار۔ فائدہ لینے والا۔ زمین مردہ
زمین خشک کہ قابل زراعت نہو۔ زندخوان۔ بلبل۔ زنخ زدن۔ بیہودہ بکنا۔ زنگولہ
بستن۔ مرتبہ بلند حاصل کرنا۔ زہرہ باختن۔ نامردی کرنا۔ زہ بر زدن۔ حد بندی
اور شیرازہ۔ زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن۔ کسیکا فریب ظاہر کرکے عجائبات
دیکھنے۔ زیادہ سری۔ خود پسندی اور سرکشی۔ ژاژخار۔ بیہودہ بکنے والا اور شیخی کرنیوالا

سین مہملہ ۔ سایۂ دست۔ مدد۔ سایہ رست۔ ناز پروردہ
سادہ لوح۔ بے شعور۔ ساقی کوثر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ساق عرش
نام شیرینی۔ سایہ برافگندن۔ توجہ کرنا۔ سال جلالی۔ سال شمسی۔ جو جلال الدین
ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے۔ سبک پا
و سبک عنان۔ تیز رفتار۔ سبکسار۔ فارغ البال۔ سبک سیر و سبک مغز
فرومایہ و احمق۔ سبزکار۔ جو خوب کام کرے۔ سبع شداد۔ ہفت آسمان
سبع الوان۔ ہفت رنگ۔ سرخ۔ سیاہ۔ سفید۔ زرد۔ سبز۔ کبود۔ عباسی۔
سبع مثانی۔ سورہ الحمد یا قرآن۔ سبعہ معلقہ۔ وہ سات قصایدہ جو فصحائے عرب نے
تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازے پر لٹکائے تھے۔ سبز قبگانہ۔ سبزۂ خودرو۔ سبعہ سیارہ
سات متحرک ستارے۔ خورشید۔ قمر۔ مریخ۔ عطارد۔ مشتری۔ زہرہ۔ زحل
سپید بخت۔ نیک بخت۔ سپید کار۔ پرہیزگار۔ سپیدہ دم۔ صبح صادق۔ سپر غم
نازلہ۔ سپر انداختن و در آب انداختن۔ نامردی کرنا۔ اور عاجز ہونا

Marfat.com

مسند نشین ہو۔ ولیمہ۔ نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کی طرف سے۔
ہائے ہوز۔ ہارونی۔ قاصدی اور پاسبانی۔ ہرمان۔ مصر کے دو برج
نہایت قدیم۔ ہزار داستان۔ ببل۔ ہزار پایہ۔ کنکھجورا۔ ہزار خانہ
شکنبہ جانوروں کا۔ ہشت بہشت۔ خلد۔ دار السلام۔ دار القرار۔ عدن
جنت ماوی۔ جنت نعیم۔ علیین۔ فردوس۔ ہفت دریا۔ دریائے خضر
عمان۔ قلزم۔ بربر۔ اوقیانوس۔ بحر الروم۔ دریائے اسود۔ یا یہ سات
ہیں۔ دریائے چین۔ دریائے مغرب۔ دریائے روم۔ بحر بنطس۔ بحر طبریہ۔ بحر
جرجان۔ بحر خوارزم۔ ہشت بہشت۔ کلام خصومت۔ ہفتاد و ملت۔ اہل اسلام
کے بہتر فرقے کہ اصل میں چھ ہیں اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہیں۔ اور سب
گمراہ ہیں۔ ایک فرقہ تہتر واں اہل سنت و جماعت کا اصل مذہب پر ہے۔ ہفت دوزخ
دوزخ کے سات طبقے یعنی سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ۔
ہفت کشور۔ یا ہفت اقلیم۔ ربع مسکون کے سات حصے عرض میں مساوی اور
خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصہ کو اقلیم نام رکھا ہے۔ ہفت جوش۔ سات
دہاتوں کو ملا کر بناتے ہیں۔ اور اس کو اثر دھات بولتے ہیں۔ سات دہاتیں
یہ ہیں۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ جست۔ لوہا۔ سیسہ۔ رانگ۔ ہفت اورنگ
سات ستارے۔ بنات النعش کے۔ ہفت پردہ چشم۔ ملتحمہ۔ قرنیہ عنبیہ
عنکبوتیہ۔ شبکیہ۔ مشیمیہ۔ صلبیہ۔ اور ان پردوں میں تین
رطوبتیں ہیں۔ بیضیہ۔ جلیدیہ۔ زجاجیہ۔ اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دو چوتھے کے بعد۔ ہفت قلم۔ سات طرح کی لکھائی۔ ثلث۔ محقق
توقیع۔ ریحان۔ رقاع۔ نسخ۔ تعلیق۔ ہفت اندام۔ سر۔ سینہ۔ پشت۔
دونوں ہاتھ۔ دونوں پاؤں یہ ظاہر کے ہیں۔ اور باطن کے دماغ۔ دل۔ جگر۔ تلی۔

Marfat.com

سپری شدن - تمام ہونا - سینجی سرائے - کھیت والوں کے جھونپڑے اور دنیا
ستارۂ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر و سخن - فصیح و بلیغ - سخت خوردن - تصدیع
اٹھانا - سخت کمان و سخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگ دل - سدرۃ المنتہیٰ
مقام جبرئیلؑ - ساتویں آسمان پر - سراپا - تمام اور بترتیب وصف محبوب
کے تمام اعضا کا - سر در ہوا - پریشان - سرمہ چوب - سرمہ کی سلائی
سد حساب - خبردار اور آگاہ - سردست - فی الفور - سرو آزاد - سیدھا
سرو - اور آزاد اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس پر خزاں نہیں آتی - سرو بند - عہدہ زمانہ
سر فلاں شخص سے بلند - یعنے وہ زندہ اور ذی اعتبار ہے - سرد مہر - بے
محبت - سر چشمہ دار - کسی کا موجد - سر رشتہ دار - منتظم - سر عشر - دس آیتیں
جو لڑکوں کو بسم اللہ کے وقت تبرکاً بتا دیتے ہیں - سر انداز - گھونگھٹ - اور
اوڑھنی - سر جوش - اول جوش کا گلاب وغیرہ - اور چیز صاف و خلاصہ - سرخوش
مست - سر خط - تعلیم خوشنویساں - اور نوکری کے یاد کی تحریر - سرمائے گل - گلابی
جاڑا - سرگرم - مستعد - سرت گردم - تیرے قربان جاؤں - سر بہ خط نہادن
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سر انگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین کرنے
میں مصروف ہونا - سر آمدن - آخر ہونا - سر آوردن - تمام کرنا - سر کردن
شروع کرنا - سر زدن - ظاہر ہونا - سر بر گرفتہ - نافرمان - سر باز ماندن
عصیان رہنا - سر کہ فروختن - ترش رو ہونا - سر کہ جبین - ترش رو
سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سر دادن - چھوڑنا
سر در سر چیزے کردن - کسی چیز کی طلب میں فنا ہو جانا یا چیز کی خواہش کرنی
سر نہادن - سونا - سر واز دن - منہ پھیرنا - سر بند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ
معلوم کرنا - سر پاز دن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا - سر از چیزے بیرون آوردن

Marfat.com

پھیپھڑا۔ پتا۔ معدہ یا گردہ۔ ہفت خوان۔ وہ سات منزلیں جس میں رستم کیکاؤس کو کنوئیں سے نکالنے کو گیا تھا۔ اور منزل کی مشکل کو دفع کرتا تھا۔

ہم پشت۔ مددگار۔ ہمدست۔ شریک و برابر۔ ہم آورد۔ حریف۔ ہمزلف۔ دو بہنوں کے شوہر آپس میں کہلاتے ہیں اور اُن کو محاورۂ اہل زبان میں ہم دامان بولتے ہین۔ ہم سلک۔ سمدھی۔ ہندوزن۔ جادوگرنی۔ ہندوانہ افگندن۔ نہایت خوف کھانا۔ ہوا گرفتن و ہوائی شدن۔ اُڑنا۔ ہوا یافتن۔ مزاج میں ہوا کا اثر ہونا

یائے تحتانی۔ یار فروشی۔ یار کی تعریف کرنا۔ یخ در بہشت۔ ایک قسم کا حلوا یک دست۔ یکساں۔ یک جہت۔ متفق۔ یک چشم۔ آفتاب۔ یک قلم۔ تمام یک رو کردن۔ بالکل قطع کرنا۔ یک پشت ناخن۔ مقدار قلیل۔ یکطرف افتادن مقابل ہونا۔ یک دلہ۔ شجاع۔ یک رنگ۔ بے نفاق۔ یوم الحساب و یوم النشور۔ و یوم التناد۔ روز قیامت۔

فائدہ۔ جاننا چاہیے۔ کہ محاورہ دانان فارسی۔ ہر معدود چیز کو جدا لفظ سے بولتے ہیں۔ چنانچہ اُن کی تفصیل یہ ہے۔

زنجیر۔ ہاتھی کے لیے خاص ہے۔
سلک۔ ہار کی قسمیں۔
ضرب۔ لاٹھی۔ بندوق۔ توپ تمنچہ وغیرہ
دستہ۔ تیر کے لیے۔
فرد۔ قالین وغیرہ فرش کی اشیا اور ورق کاغذ۔
نفر۔ آدمی کے لیے مگر شرط یہ ہی کہ خدمتگار یا ملازم۔ یا مزدور یا رذیل ہووے۔ مثلاً دو نفر۔
راس۔ لادنے اور دودھ کے جانور۔ جیسے گھوڑا۔ خچر۔ گدھا۔ گائے۔ بکری وغیرہ اور ہرن۔ گینڈے کو بھی کہتے ہیں۔

مہار۔ اونٹ کیلئے خاص ہے۔
طاقہ۔ زربفت مخمل۔ اطلس۔ بانات وغیرہ
ساز۔ باجے کی چیزیں۔
جلد۔ کتاب و چمڑا۔
ثوب۔ آستین دار کپڑا۔

Marfat.com

اس کے عہد سے باہر آنا - سُرخ شدن - غصہ ہونا - سد خانہ رسانیدن -
کمال کو پہنچانا - سر در کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا - سرزدہ آمدن و رفتن
بے خبر آنا یا جانا - سر جنبانیدن - آفرین کرنا اور کسی کام سے باز رہنا - سر نگرفتن
موافق نہ ہونا - سد گوش گرفتن - فرمانبردار ہونا - سر زندہ - بڑے سر والا
سر کوچک - کمینہ - سرگوشی - کان میں بات کہنا - سد پرستی - تیمارداری -
سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا مغالطہ
پر ہو - سفید کردن - ظاہر کرنا - سفید گردیدن - ظاہر ہونا - اور معزز ہونا -
سفید چشم - بیحیا - سقائے نیل - ابرِ مقطر فروش - جوگرا ہوا میوہ جمع کرکے
فروخت کرے - سکندری خوردن - سد کے بل گرنا - سلم - بدنی
بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط -
سنگین دست جو دیر میں کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ
دمشق و سنگ امتحان - و سنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا
سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری
بیماری کا سخت ہونا - سوارانِ آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا - سورۂ
اخلاص - قل ہو اللہ - سواد برگرفتن - پڑھنا - سواد کردن - لکھنا - سوفسطائی
حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسےٰ - وہ سوئی جو آپ کے دامن میں رہ گئی تھی
اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے آگے نہ بڑھے - سد مُبعد - طول
و عرض و عمق - سہ روح - روح حیوانی و نباتی - و جمادی - سہ
خواہران - تین ستارے بنات النعش کے - سہ اسپہ -
کمال جلدی - سیاہ کاسہ و سیاہ دست - بخیل - سیاہ مست
بدمست - سیماب در گوش - بہرا - سیاہ سال - خشک سال - سیاہ گلیم و سیہ کام

Marfat.com

دست - شکاری پرندوں مثل باز وغیرہ کے لئے - اور ڈھال اور خلعت کیلئے -
قلاوہ - درندوں کے لئے جیسے شیر - چیتا - کتا - بندر - ریچھ - لنگور اور خرگوش کو بھی کہتے ہیں -
منزل - خیمہ - قنات - کشتی - مکان - پلنگ - چوکی - ہودہ - عماری زین - پالکی - بہل - چھکڑا -
قطعہ - جواہرات - الماس و لعل - و فیروزہ وغیرہ اور خط اور کھیت اور تالاب و باغ -
قبضہ - کاٹ کے ہتھیار - مثل تلوار و خنجر و پیش قبض و چاقو اور کمان کو بھی لکھتے ہیں -
جفت - موزہ - جوتا - کھڑاؤں - اور زیور کا جوڑا مثل بازو بند و کنگھن وغیرہ کے -
مبلغ - روپیہ اور اشرفی کیلئے - مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہی - کہتے ہیں - کہ مبلغ دو اشرفی اور مبلغ چار روپے -
موازی - گٹھ اور بگہہ اور ٹکہ اور فلوس - اور من اور سیر کیلئے اور یہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہی - جیسے موازی دو بگہہ -
دانہ - موتی اور مونگہ اور میوے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ -
عدد - برتنوں کے اقسام اور یہ لفظ ایسا عام ہی کہ بہت جگہ اس کا استعمال ہو سکتا ہی - مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق - اور چار عدد قالین -
تنبیہ - سوائے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہیں - مثلاً پنج نفر مزدور و چہار راس اسپ وغیرہ -

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان میں مشتمل تین فصلوں پر

Marfat.com

سیاہ خانہ - بدبخت - سیاہ چشم - پہ نار شکاری - سیہ زبان - کل جیبھا - سیاہ شدن زبان - برا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا - سیر در لوزینہ کردن - خوشی میں غم کر دینا - سیر آمدن - تنگ ہونا - سیاہ نامہ - بدکار - سینہ باز - دو رنگ

شین معجمہ - شاہ مغرب - ہلال - شاہ مشرق - آفتاب - شاہ بیت قصیدہ یا غزل میں سے عمدہ تر شعر - شاخ دار - دیوث و متکبر - شانۂ سر ہدہد - شاخ بدیوار - مغرور گردن کش - شادی مرگ - جو خوشی دفعتاً آنے سے موت پیدا کرے - شانہ و آب گذاشتن - آرائش کے لئے تیار ہونا - شانہ گہ دانی - منہ پھیرنا - شادخواری - شراب پینا - شب زندہ دار - عابد شب اندر روز - دھوپ چھاؤں کپڑا - شبگرد - کوتوال - شبگیر زدن - رات کے آخر میں چلنا - شتر دلی - نامردی - شراب طہور - شراب بہشتی - شرح کشاف خواندن - بہت بکنا - ششدر - حیران - شش روزہ - دنیا کہ چھ روز میں بنی - ششدانگ - کامل - شش ارکان - چھ ضروری چیزیں ہوا[1] - کھانا[2] و پینا - حرکت[3] و سکون بدن - حرکت[4] و سکون نفس - خواب[5] و بیداری استفراغ[6] و احتباس - شش خاتون - چھ سیارے سوائے آفتاب اشقائق نعمان لالۂ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اس کا بیج لایا تھا شکر خنا - مسکرانا - شکر ریز - جو نوشہ اور دلہن پر نثار کریں - اور خوشی کے رہنے کو بھی کہتے ہیں - شکر رنج و شکر رنگ - ناراض - شکر لنگ - کسی قدر لنگڑا شکستہ رنگ - زرد رنگ - شکنجہ کردن - تکلیف دینا - شکستہ ناخن - بے قوت شکم خاریدن - بہانہ کرنا - شکم در خویش دزدیدن - ڈرنا - شکم بندہ - حریص شمع ایمن - تجلی - نور الٰہی - شمار بدست چپ کردن - سینکڑوں اور ہزاروں کو گننا شوربخت - بدبخت - شور چشم - جسکی نظر ضرر پہنچاوے - شورہ پشت - شوخ - شیر خدا

Marfat.com

فصل اوّل - اقسام نثر و نظم میں نثر کی تین قسمیں ہیں - مرجز - مسجع عاری - مرجز - وہ نثر ہے جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہون - اور قافیہ نہ رکھتے ہوں جیسے صَرف اوقات بے ذکر واہب کارساز وخرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست - مرجز مشتق رجز سے ہے - جو ایک بحر سبک کا نام ہے - اور مسجع سجع سے نکلا ہے - جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہین - اور اصطلاح میں مسجع اُس نثر کو کہتے ہین - جسکے فقروں کے آخر کلمات میں قافیہ ہو اور اسی کو مقفی بھی کہتے ہیں - اب سجع کی تین قسمیں ہیں - ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف میں برابر ہون - اور اخیر حرف دونوں میں مشترک جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبور - کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف میں برابر اور تمامی دونوں کی حرف ر پر ہی - دوسرا سجع مطرف کہ دونوں لفظوں کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو جیسے مرد باوقار خجستہ اطوار است کہ وقار اور اطوار کے آخر میں ر مشترک ہی مگر اوّل میں چار حرف ہین اور دوسرے میں پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونوں لفظوں کے شمار اور وزن ایک ہوں مگر حرف آخر دونوں میں جدا ہو جیسے فقیرا ور جلیس کو قافیہ میں لائیں اور اگر ایسے کلمات دونوں فقروں میں جمع کریں کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرۂ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر میں متحد ہو - تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہیں جیسے بالوف حقائق گویا است و بصنوف دقائق جویا اور شعر کے دونوں مصرعوں میں اگر ایسے الفاظ جمع ہوں تو اسکو بھی مرصع کہیں گے اور نثر **عاری** وہ ہے - جس کے فقرات نہ مرجز ہوں نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہیں یعنے نثر مذکور دونوں تکلفات سے برہنہ اور خالی ہی - یہ قسمیں نثر کی باعتبار الفاظ کے ہیں اور معنے کے لحاظ سے

Marfat.com

حضرت علی رضؓ شیشہ باز۔ مکار۔ شیخ رئیس ۔ بو علی سینا ۔ شیشہ بر سنگ خراب ۔ شیشہ دل ۔ نامرد ۔ شیشہ بر سر بازار شکستن ۔ افشائے راز کرنا ۔ شیخ نجدی شیطان ۔ **صاد مہملہ** ۔ صاحب فراش ۔ بیمار ۔ اور جس بیمار سے چارپائی پر سے نہ اٹھا جاوے ۔ صاحب قرآن ۔ جس بچہ کے رحم میں آنے یا پیدا ہونے کے وقت میں قرآن عظیم پڑھے ۔ صاحب الزمان ۔ مہدی علیہ السلام صباغ زمین ۔ آفتاب ۔ صباغ فلک ۔ ماہتاب ۔ صبح آخرین و دوم ۔ صبح صادق صد برگ ۔ گیندا ۔ صدقہ جاریہ ۔ جو خیرات ہمیشہ جاری رہے ۔ صغری ۔ دلیل کا پہلا جملہ ۔ صوابدید ۔ تجویز ۔ صورت بازی ۔ بہروپ ۔

طا مہملہ ۔ طائر قدس و طائر عرش ۔ جبرئیلؑ ۔ طاؤس علوی آشیاں ۔ آگ ۔ طاسباز تعالی پھینک کر لکڑی پر لینے والا ۔ طبل از زیر گلیم برآمدن ۔ راز کا فاش ہونا ۔ طبل در زیر گلیم بودن ۔ راز کا پوشیدہ رہنا ۔ طبل خوردن ۔ کنارہ کرنا ۔ طبائع اربعہ ۔ گرم و سرد و تر و خشک ۔ طرفدار پنجم ۔ مریخ ۔ طرف بستن ۔ حاصل کرنا ۔ طرف شدن مقابل ہونا ۔ طرف گرفتن ۔ حمایت اور گوشہ نشینی ۔ طرح کردن و ریختن و انداختن ۔ بنیاد ڈالنی ۔ طشت از بام افتادن ۔ رسوا ہونا اور راز کا کھلنا طفل شب ۔ چاند ۔ طفل مکتب ۔ نوآموز ۔ طفل ہندو ۔ آنکھ کی پتلی ۔ طفل چہل روزہ ۔ آدم علیہ السلام ۔ طمع خام ۔ تمنا امر ناممکن کی ۔ طفیلی ۔ نام شاعر کوفی کہ بدون بلائے مجلس میں جاتا تھا ۔ اب مجازاً ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے ۔

عین مہملہ ۔ عالم آب ۔ حالت بیہوشی ۔ عالم برزخ ۔ مقام روحوں کا مابین موت اور قیامت کے ۔ عالم صغیر ۔ جسم انسان ۔ عرض عمر ۔ لذت زندگانی ۔ عرق ریزہ ۔ خادم اور بہت سعی کرنیوالا ۔ عرق کردن و عرق ریختن ۔ شرمندہ ہونا ۔ عقل اول و فعال کل ۔ جبرئیلؑ

Marfat.com

نثر کی دو قسمیں ہیں سلیس اور دقیق۔ سلیس وہ ہے جسکے معنی بسہولت سمجھ میں آجائیں۔ اور دقیق وہ ہے جسکے معنے دِقّت سے سمجھے جائین اور ان میں سے ہرایک کی دو قسمیں ہیں۔ سادہ اور رنگین۔ سادہ وُہ ہی۔ جس میں مطلب کو بدوں رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو۔ اور رنگین وہ ہی کہ ادائے مطلب میں ایک طرح کے الفاظ کی رعایت کی ہو۔ مثلاً شروع میں اگر بہار کا ذکر آیا ہی تو آخر تک اسی کے مناسبات لکھدیئے۔ یا علم کا ذکر آیا تو اسکے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس۔

اور نظم کی قسمیں دس ہیں۔ قصیدہ۔ تشبیب۔ غزل۔ مثنوی۔ رباعی۔ مستزاد۔ فرد۔ قطعہ۔ ترجیع بند۔ مسمّط

قصیدہ۔ کے معنی لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضوں کے نزدیک قصد سے مشتق ہے۔ اور قصد کے معنے لغت میں کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا۔ اسواسطے اس نام سے موسوم ہُوا۔ اور قصیدہ کی دو قسمین ہیں۔ تمہیدیہ اور خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ ہی کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اُس کے بعد مدح شروع کریں۔ تمہید کے معنے لغت میں فرش بچھانا ہی۔ اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کیلئے نہین بچھاتے ہین۔ اور یہاں مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سی ہے۔ جو بعد تمہید کی لکھتے ہین۔ اور قصیدۂ تمہیدیہ کیواسطے کئی چیزیں لازم ہیں۔ اوّل ممدوح کے حسب حال تمہید لکھنا۔ دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شایستہ اور دلچسپ سے رجوع کرنا۔ تیسرے اول ضمیر غائب سے اُس کی صفات بیان کریں۔ بعد اُسکے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف میں لکھیں اور اس ضمن میں اپنے دل کا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دُعائیہ کہکر ختم کریں اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

Marfat.com

عقد انامل - انگلیوں پر شمار کرنا - داہنے ہاتھ پر اکائیاں اور دہائیاں اور بائیں پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہیں - عقول عشرہ - دس فرشتے - حکما کے نزدیک خدا تعالےٰ نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اُس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اوّل پیدا کیا - دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا اسی طرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے - دسویں نے تمام عالم پیدا کیا - عکس نقیض - جملہ میں مبتدا کی نقیض کو خبر کرنا اور خبر کی نقیض کو مبتدا کرنا اس طرح کہ اصل جملہ اور عکس دونوں ایک سے ہوں - صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے میں عکس مستوی - جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا - علم کلام علم عقائد - یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا - علم شدن - ظاہر ہونا علم لدنی - وہ علم کہ بدون استاد کے حاصل ہو - عنان تاب - وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر رہے - عنان دادن - دوڑانا - عنان برعنان - برابر - عنان دزدیدن باز رہنا - عنان گران کردن - گھوڑا ٹھیرانا - عین الکمال - چشم بد - عیب بردن عیب کا ظاہر کرنا - **غین معجمہ** - غائب باز - وہ شاطر کہ حریف سے غایب بیٹھکر کھیلے غاشیہ باب - ریشِ مسخرہ - غاشیہ بردار - خادم - غنچۂ آب - حباب - غوغائیان کلکین - بلبلیں - **حرف فا** - فانوس خیال - وہ چراغ جس کے گرد گھومتی تصویریں لگاتے ہیں - فتنہ بر چیزے شدن - عاشق ہونا - فذلک - تتمہ اور تفصیل حساب کا مدجمع - فرو کش شدن - ٹھیرنا اور اترنا - فردین نہاد - کج نہاد - فراگرفتن سیکھنا اور یاد کرنا - فرش افگندن - عاجز کرنا - فرمان رسیدن - اجل آجانی خرو خوردن - تحمل کرنا - فصل قریب - جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے - فصل بعید - جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے - فصلی - وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۱۰۰۴ھ میں باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اس کی اساڑھ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ

Marfat.com

لحاظ رکھیں۔ اگر ممدوح سلاطین اور امراء میں سے ہو تو اُسکے مناسب الفاظ سنجیدہ لکھے جائیں۔ اور اگر انبیاء اور اولیا اور مشائخ اور علماء میں سی ہو۔ تو جو کلمات اور اصطلاحات اُن کی شان کے لائق ہوں۔ استعمال کئے جائیں۔ ایسا نہو کہ محاورہ میں جو کلمات حمد و نعت و منقبت میں لکھے جاتے ہیں وہ سلاطین اور امراء کی مدح میں لکھے جائیں۔ اور ایسے ہی برعکس اس باب میں تمیز شرط ہے۔ قصیدہ تمہیدیہ کی جیسے عرفی کا قصیدہ نعت میں جس کی تمہید یہ ہی ؎

سپیدہ دم چو زدم آستین بہ شمع شعور ✤ شنیدم آیت استفتحوا ز عالم نور۔ اور قصیدہ خطابیہ وہ ہوتا ہی جس میں تمہید نہیں لکھتے۔ مطلع ہی سے خطاب کر کے ممدوح کی مدح شروع کرتے ہیں۔ جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہے ؎ اے مہر تو جانِ آفرینش ✤ نعتِ تو زبانِ آفرینش۔ اور قصیدہ میں ۱۹ یا ۲۰ بیتوں سے کم نہ ہونی چاہئیں۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور قصیدہ گوئی میں متقدمین کا اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اسلیئے کہ متاخرین کو اس فن میں مہارت کلی حاصل نہیں ہی۔ اُن کی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہے۔ اور یہ درست نہیں۔ قصیدہ اور غزل کے روزمرہ میں مغائرت کلی ہے اور نیز قصیدہ کو اس مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمّٰی کرتے ہیں۔ مثلاً جس میں مضمونِ عشق ہو۔ اُس کو عشقیہ کہتے ہیں اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو۔ تو حالیہ۔ اور اگر شہر کے ادنے اور اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو۔ تو شہر آشوب۔ اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہیں۔

تشبیب۔ لغت میں ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اُن اشعار کو کہتے ہیں جو قصیدہ کے شروع

Marfat.com

ہندی مہینوں میں کوند بڑھتا رہتا ہے لہذا اب فصلی اور ہجری میں فرق بارہ برس سے زائد کا ہوگیا۔ فلک اطلس۔ نواں آسمان جس میں ستارے نہیں اسکو فلک الافلاک بھی کہتے ہیں۔ فن خوردن۔ دغا کھانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن بائیں ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی اسطرح مارنا کہ آواز نکلے۔

قاف۔ قاضی چرخ۔ ستارۂ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قائم از نخیتن عاجز ہونا۔ قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام میں بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیز سے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا۔ قزلباش۔ سپاہی۔ اور لغوی معنے سرخ سر کے ہیں۔ اسمٰعیل صفوی نے اپنی فوج کے لئے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس روز سے مجازاً سپاہی کے معنے ہوئے۔ قضیہ۔ جملہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل وسواس گورگھ دھندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم در کشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم بناخن شکستن۔ قلم در سیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت قند مکرر۔ لب محبوب۔ قوس وقزح۔ دھنک اور اس کو قوس شیطانی بھی کہتے ہیں قوائے طبیعی۔ جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جنکا تعلق جگر سے ہے۔ قوائے حیوانی جو دل سے متعلق ہیں۔ جیسے خوشی اور غصہ۔ قوائے نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہیں۔ جیسے واہمہ اور حافظہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملوں یا زیادہ سے۔

کاف تازی۔ کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سرد اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی۔ کاکل شمع۔ شمع کا دھواں۔ کاردہا بستخواں رسیدن۔ تنگ آنا اور قریب بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کا گھاٹ لگنا۔ کار کسے ساختن مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا۔ اور عاجز ہونا۔ کاسہ

Marfat.com

میں کسی چیز کی صفت میں لاتے ہیں۔ یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہیں۔
غزل کے معنے لغت میں عورتوں سے بات کرنے کے ہیں اور غزل کی بیتیں پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ اور طاق ہونا ضروری ہے۔ اور غزل میں سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولۂ اشتیاق اور آرزوئے وصال اور تعریف خط وخال کے اور کچھ نہ لکھا جائے اور جو مضمون مطلع میں لکھا جائے مقطع تک وہی چلا جائے۔ اور روزمرّہ صاف فصحا کا سا ہو۔ اور خوبن آمیز اور عشق انگیز باتیں اور یاس اور نومیدی جس قدر غزل میں زیادہ ہوگی۔ اُسی قدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص وعام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے۔

فائدہ - واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا ہے۔ اُس کو مطلع کہتے ہیں۔ اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہی۔ اُس کو حسن مطلع بولتے ہیں۔ اور جس شعر میں شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہی۔ یعنی شعر آخر کو مقطع کہتے ہیں۔ اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہیں۔
مثنوی - کے معنی ہیں تثنیہ کیا گیا۔ چونکہ مثنوی کی بیتوں کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس لئے مثنوی کہتے ہیں اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے۔ اس فن میں فردوسی طوسی۔ نظامی گنجوی کمال رکھتے ہیں۔ دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے ان کے متبع ہیں۔ اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہیں سوائے اِن کے دوسرے وزن میں مثنوی کہنا اساتذہ کے نزدیک غلطی فاحش ہے۔ کسی طرح جائز نہیں۔ اور داستان مثنوی کیلئے تمہید شرط ہے۔ اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ میں کئی چیزیں

Marfat.com

سرنگوں ۔ مفلس ۔ کاوہ کہنہ بباوداون ۔ شیخی کرنا ۔ کار دست بستہ ۔ مشکل کام کبری ۔ دلیل کا دوسرا جملہ ۔ کباب تہ ۔ برف ۔ کدخدا ۔ صاحب خانہ ۔ کشکدار ۔ پاسبان کف کردن ۔ کھانا ۔ کفن پارہ کردن ۔ سخت بیماری سے شفا پانا ۔ اور آفت سے بچنا کلاغ گرفتن و کلاغ زدن ۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا ۔ کلاہ بر کسے زدن ۔ برابری کا دعوی کرنا ۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن ۔ نہایت خوش ہونا ۔ کلاہ افگندن دبر کشیدن تعظیم کرنا ۔ کلاہ گوشہ شکستن ۔ فخر کرنا ۔ کلوخ خشک بر لب مالیدن ۔ راز کا پوشیدہ رکھنا ۔ کلک فرنگی ۔ پنسل ۔ کم چیزے گرفتن نیست سمجھنا ۔ کمر ہا ختن ۔ بے طاقت ہونا ۔ کمر کشادن ۔ ترک کرنا ۔ کمان از طاق بلند آویختن کسی بڑے کام سے فخر کرنا کندپیر ۔ نہایت بوڑھا ۔ کن فکان و کن فیکون عالم موجودات ۔ کندہ کاری ۔ سونے وغیرہ کی نقش کاری ۔ کوچہ سلامت ایک قسم کی نقب یا خندق جس میں سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے کوتاہ نظر ۔ جو انجام کو نہ سوچے اسی کو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہیں ۔ کوک شدن سازکا موافق ہونا ۔ کوہ کن ۔ فرہاد ۔ کوچہ دادن ۔ راہ دینا ۔ کوچہ یافتن ۔ راہ ملنا کوچہ خموشاں ۔ قبرستان ۔ کوچک دل ۔ نازک دل ۔ کیک در شلوار یا موزہ افتادن بیقرار ہونا ۔ کیفدان ۔ نشہ اور معجون کا ڈبہ ۔

کاف فارسی ۔ گاؤ آہن ۔ پھالی ۔ گاؤ درخرمن کردن ۔ خراب وتباہ کرنا ۔ گاؤ زادن بفخ کثیر اٹھانا ۔ گاؤ سفالین ۔ شراب کا مٹکا ۔ گاؤ گردون ۔ برج ثور ۔ گراں رکاب ۔ ٹھٹھا جانور گراں سر و متکبر ۔ گرفتن خاطر ۔ رنجیدہ ہونا ۔ گرفتن چراغ ۔ گل کرنا ۔ گردن بار یک مطیع ۔ گراں سنگ و گراں سایہ ۔ باوقار ۔ گرسنہ چشم ۔ بخیل و حریص ۔ گران جان سخت جان و سست ۔ گرم خون ۔ بڑا دوست ۔ گرم جوش ۔ بہت تپاک والا ۔ گربہ بانبان فروشدن ۔ کمال کامیاب ہونا ۔ گرد برآوردن ۔ پائمال کرنا ۔ گربہ

Marfat.com

لازم ہیں۔ توحید۔ مناجات۔ نعت۔ مدح سلطان زمان۔ تعریف سخن۔ و سخنوران۔ سبب تالیف وتصنیف کتاب۔ مثنوی کے دیباجہ میں ان سب باتوں کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہیں۔ ان سے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے۔ جیسے تحفۃ العراقین۔ خاقانی۔ اور مثنوی مولوی روم وغیرہ

رباعی جسے فارسی میں ترانہ کہتے ہیں۔ اس کا واضع رودکی ہی۔ اور مثنوی کی طرح رباعی کے اوزان بھی علیحدہ ہیں۔ سوائے اُن کے دوسرے وزن میں نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ دو شجرون میں لکھے ہین۔ الغرض مراد رباعی سے جسے دو بیتی بھی کہتے ہیں چار مصرعے ہیں جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو۔ اور رباعی کے تیسرے مصرعہ مین اگر قافیہ ہو۔ تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہیں۔ اور رباعی کی دوسری بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے۔

مستزاد اُسے کہتے ہیں کہ رُباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کریں اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہیں۔ اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر منحصر نہیں ہوتا جیسے ؎ ہرچند کہ گلرخان دہراند بسے۔ بارنگ وصفا ✤ مثل تو بہ نیکوئی ندیداست کسے۔ ای عشوہ نما۔ درپائے تو غیر ازین کہ جان افشانم۔ اے یار عزیز ✤ مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے۔ برخیز و بیا۔ اور متاخرین شعراء اُردو نے وزن رباعی کے سوا غزل میں بھی مستزاد کہا ہی۔

فرد۔ اُس شعر کو کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعوں میں سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکر سکیں۔ اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفےٰ ہون گے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا۔ اور جو مثنوی کا شعر ہوگا۔ تو اُس کو بیت کہین گے۔ اور جو اُن دونوں سے خارج ہو اُسے فرد کہتے ہیں۔

Marfat.com

گوں ۔ گربہ در بغل ۔ مکار ۔ گردن خاریدن ۔ حیرت ظاہر کرنا ۔ گرہ ببا دزدن ۔ بے بقا کام پر تکیہ کرنا ۔ گرگ باران دیدہ ۔ آزمودہ کار ۔ گرگ آشتی ۔ کسی مصلحت کے واسطے ظاہر میں صلح کرنی ۔ گستاخ دست ۔ تیز دست ۔ گسیل ۔ رخصت کرنا گل مہتاب ۔ چاندنی کے ٹیکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہیں گل شگفت ۔ امر عجیب ہونا ۔ گلگشت ۔ سیر اچھی جگہ کی ۔ گل حکمت ۔ کپر دی ۔ گل سرسبد ۔ سب سے بہتر چیز ۔ گلزار ابراہیم ۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا ۔ وہ آگ سرد ہو گئی تھی اور گلزار بن گئی تھی ۔ اسی سے مراد ہے گل کردن ۔ ظاہر ہونا اور بجھنا اور جلانا ۔ گل فرستادن ۔ مقابلہ کے لئے بلانا گل زمین ۔ اچھا قطعہ زمین کا ۔ گل چیدن ۔ پھول توڑنا اور سیر کرنا ۔ گل بیگانہ ۔ پھول خودرو ۔ گل سادہ ۔ جس کا پیڑ چھوٹا ہو ۔ مثل نرگس اور لالہ کے ۔ گلستان زادہ گل وسبزہ ۔ گنبد چاربند ۔ دنیا ۔ گنبد گل ۔ غنچہ ۔ گنج گاؤ ۔ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کو ملا تھا ۔ گندہ مغزی ۔ تکبر کی بات کہنی ۔ گوشت خر ۔ بیکار چیز ۔ گوش دادن ۔ وگردن ۔ سننا ۔ گوئے بردن ۔ غالب ہونا ۔ گوتازی ۔ دعوی بے حقیقت ۔ گیرودار حکومت ۔

حرف لام ۔ لاہوت ۔ عالم ذات الٰہی ۔ لاطائل ۔ بیفائدہ لالائے چشم ۔ آنکھ کی پتلی ۔ لاابالی ۔ بے باک و بے پرواہ ۔ اور عربی میں معنے یہ ہیں ۔ کہ میں پروا نہیں کرتا ۔ لب چرا ۔ میوہ وغیرہ کہ پسند آدمی باہم بیٹھکر بیچ میں رکھ لیتے ہیں ۔ اور کھاتے ہیں ۔ لبیک ۔ کلمہ ایجاب تعظیمی ہے ۔ یعنی حاضر ہوں خدمت کو ۔ لب بلب جستن ۔ بہت ڈھونڈنا ۔ اور ہر شخص سے پوچھنا ۔ لب دندان خاموش ہونا ۔ لب ودنداں داشتن ۔ لیاقت رکھنا ۔ لب گزیدن ۔ افسوس کرنا لب شیریں کردن ۔ مسکرانا ۔ لقمۂ خلیفہ ۔ ایک قسم کا حلوا ۔ لنگر انداختن ۔ قیام کرنا ۔ لن ترانی ۔ خودستائی ۔ لیلۃ القدر ۔ رمضان کی ستائیسویں شب

Marfat.com

قطعہ کو اس لیئے قطعہ کہتے ہیں کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہی۔ اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کریں۔ قطعہ رہ جائیگا۔ اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

ترجیع بند۔ لغت میں ترجیع کے معنے لوٹانے کے ہیں اور شاعروں کی اصطلاح میں یہ ہی کہ چند اشعار جن کا وزن و قافیہ یکساں ہو لکھکر اُن کے بعد ایک شعر خاص اُسی وزن کا لائیں۔ ان سب کا نام بند ہوتا ہے۔ اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر میں ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین۔ تو مجموعہ ترجیع بند کہلائیگا جیسے ہامقیمان ہی۔ اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو۔ تو اُس کو ترکیب بند کہتے ہیں۔ اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہیں ہوتے۔

مسمّط۔ تسمیط سے مشتق ہے۔ جسکے معنے لغوی موتیوں کا لڑی میں پرونا ہے اور اصطلاح میں چند ایسے مصرعوں کو جمع کرنے کو کہتے ہیں کہ وزن و قافیہ میں کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہوں۔ پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائینگے تو اُس کو مربع کہیں گے۔ جیسے کسی کا شعر ہے ؎ نالۂ مرغان شدہ برفلک از ہر طرف ٭ باغ شدہ چوں صنم باد شدہ چوں سمن۔ اس کے اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے۔ ؎ ابر بوقتِ بہار چونکہ کشود دست کف ٭ ژالہ نگر چوں گہر لالہ سراسر صدف ٭ نالۂ مرغاں شدہ الخ پس یہ مربع ہوگیا۔ اسی طرح تین مصرعے زائد ہونگے۔ تو مخمس کہلائے گا۔ اور چار والے کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور آٹھ والے کو معشّر کہتے ہیں۔ اور آٹھ سے زیادہ مصرعوں کے ملانے کا دستور نہیں۔ اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہی کہ جتنے مصرعے ہموزن اور ہم قافیہ جمع کریں۔ آپس میں پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہوں اور بیت اصلی

Marfat.com

حرف میم - ماہ نخشب - وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ و غیرہ کا بنایا تھا - اور اس کی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی - ماوراء النہر - توران - ماحضر طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو - مارنہ سر - آسمان - ماہ کنعان - یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگز پیمیودن - امر محال کرنا - ماہیچہ - ایک شکل احپاند کی - چاندی اور سونے کی بنا کر علم پر چڑھائی جاتی ہے ماہیچہ - سوّیان - مبدء فیاض حق تعالیٰ - مبادی - علم کے شروع کی باتیں - مثلثہ آبی - سرطان عقرب حوت - مثلثہ آتشی - حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان - دلو مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح و ملائک - مدبلبل نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا - مہمان کے لئے بولتے ہیں - کہ اس کا اکرام ہو - مرغ عیسےٰ - شبپر - مرگ پیچ - پگڑی کا وہ پیچ جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہیں اور یہ بہادروں کے لئے تھا جو موت سے نہیں ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین - مرگ نو مبارک باد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر - کبوتر مرادف ایک لفظ جو معنے دوسرے کا شریک ہو - مرغ شب آہنگ - بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدائش کی جگہ اور وطن - مست گذار - جس کی مسی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالوں کا سفید کرنا - مشعل وادی کلیم - تجلی کہ موسیٰ علیہ السلام پر ہوتی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکماء کا کہ جو حقیقت اشیاء کو دلائل سے معلوم کرتے ہیں - مشک بر زخم افشاندن ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بے ہوش کرنا - مصرعہ تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہ بے فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات میں آسمان پر ہے - اور جس پر آفتاب کے پہنچنے سے دن رات

Marfat.com

کے مصرعے تک مسلسل اور نہایت چسپان اور مربوط چلے جائیں یعنی شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہوں۔ علیحدہ معلوم نہوں۔

فصل دوم عیوب شعر کے بیان میں

عیوب شعر میں سے ایک مناقضہ ہے اور مناقضہ شعر کے دو مصرعوں کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا نام ہے یعنی مصرعہ ثانی مصرعہ اول کی نقیض ہو جیسے اس شعر میں شیخ سعدیؒ کے ؎ یکے سیل رفتار ہامون نورد ٭ کہ باد از پیش دور ماندے چو گرد اول مصرعہ میں اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے۔ اور مصرعہ ثانی میں اُسکو ہوا پر سبقت دی ہے۔ اور دونوں مصرعوں کے معنی کا تناقض ظاہر ہے۔ اگرچہ مصرعہ اول میں خوش خرامی کی جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی میں جولانی اور تیز دوی کی جہت سے ہوا کے مشابہ کہنے سے تناقض نہیں رہتا۔ مگر چونکہ یہ قیدین شعر میں مذکور نہیں اس لیئے شبہ پڑتا ہے اور جیسے انوری کے اس شعر میں ؎ ای ملک تا عرصۂ عالم سر کوئی ٭ از ملک تو تا ملک سلیمان سر موئی ٭ مصرعۂ اول میں ملک ممدوح کے مقابلہ میں تمام عالم کو سر کوئے[1] ٹھیرایا ہے۔ اور مصرعۂ ثانی میں ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہے۔ مناقضہ ظاہر ہے مخفی نہ رہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح میں واقع ہوں تو مصرعہ اول کو عروج فی المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فی المدح کہین گے۔ اور کبھی کلام میں اسکے برعکس بھی واقع ہوتا ہے۔ یعنے نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے۔ جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف میں بدر چاچ کے یہ شعر ؎ آن قمر جبہہ و شب پیکر و خورشید مسیر ٭ کہ در امروز پس پشت نہد فردا را۔ تیز کوشے کہ بمشرق اگرش ہا گوئی ٭ خز بمغرب بالف وصل نیفتد ہا را۔ مصرعہ اول میں گھوڑے کو خورشید مسیر کہا ہے۔ اور سورج چار پہر میں مشرق سے مغرب تک پہنچتا ہے اور دوسری بیت میں کہتا ہے کہ اُس گھوڑے پر چڑھکر مشرق میں کوئی شخص نعرہ ہا

[1] سر کوئے یا ہے۔ از ملک تا ملک کوچہ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

برابر ہو جاتے ہیں۔ معلم ملائکہ۔ شیطان۔ معلم اوّل۔ ارسطو۔ جس نے حکمت سب سے پہلے لکھ کر سکھائی۔ پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے۔ معلق زدن۔ قلا بازی کھانا۔ اور بازی کرنا۔ معنے بیگانہ۔ معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہ ہوئے ہوں۔ معانی۔ وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہے معلم ثانی۔ ابو نصر فارابی۔ جس نے ارسطو کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا۔ مغز در سر کردن۔ خاموش ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر دس باتیں جو ممکن میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی مخلوق چیز جوہر ہوگی یا عرض۔ جوہر اُس کو کہتے ہیں کہ بذات خود قائم ہو۔ اور عرض وہ ہے کہ جو دوسرے کیساتھ قائم ہو۔ اور عرض نو ہیں۔ اوّل کیف۔ یعنی کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی۔ دوئم کم یعنے مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی۔ سوئم اَینَ مکان میں ہونا۔ چہارم متی یعنی وقت میں ہونا۔ پنجم۔ اضافت۔ یعنی دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا۔ جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا۔ ششم۔ وضع۔ یعنی وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے قبلہ رخ ہونا اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا۔ ہفتم۔ فعل۔ یعنے کام کرنے کی صورت ہشتم۔ انفعال۔ یعنی فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم۔ ملک یعنی چیز کا کسی ایسی چیز سے گھرا رہنا جو اُسکے ساتھ رہے۔ جیسے آدمی کے کپڑے۔ پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزیں ہوئیں ان سب کو مقولات عشر کہتے ہیں۔ مقدمۃ الجیش۔ ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مورچھل۔ ملکوت عالم فرشتوں کا۔ ممکن۔ جسکا ہونا اور نہ ہونا دونوں ضرور نہ ہوں منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ دائرہ جس میں آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے۔ اور اس میں یہ بارہ برج ہیں حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ موش خرما۔ گلہری۔ موش کور۔ چھچھوندر۔ موئے دماغ۔ عیش میں

Marfat.com

مارے تو ایسا جلد مغرب میں پہنچ جائے۔ کہ الف اور ہ کا وصل وہاں پہنچکر ہو۔
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر۔ وہ دو قسم ہی۔ ایک یہ ہے کہ مصرعہ اول کا مضمون دوسرے میں باندھا جاوے۔ اور مصرعہ ثانی کا مصرعہ اول میں جیسے بیدل کے اس شعر میں ؎ چشمے است کہ باید کہ برخ ہر دو جہان بست ٭ گر رفتنِ ازیں خانہ درے داشتہ باشد ٭ مصرعہ ثانی کا مضمون اوّل میں چاہیئے تھا۔ اور اوّل کا مضمون دوسرے میں لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنے لفظ آگے پیچھے ہو جائیں جیسے نظامی کے اس شعر میں ؎ چنان زد برو ناچخ نہ گرہ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ ٭ اول زرہ کیواسطے سفتہ شد کہنا لازم تھا اسلئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہیں ہوتا۔ بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن تقریر کی قسم میں سے ہی۔ اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ میں پہلے ہی سے اس بات کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہ ایسی ضرورت پیش آتی ہی۔ اسواسطے اس کی خطا قابل گرفت نہیں۔ چنانچہ یہ شعر اُس کا ہی ؎ بتقدیم و تاخیر برمن مگیر ٭ کہ باشد گزارندہ را ناگزیر ٭ کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہیں۔ جیسے سعدی کے اس شعر میں ؎ چو در دوستی مخلصم یافتی ٭ عنانم زصحبت چرا تافتی ٭ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتی۔
تیسرا عیب تعقید کلام ہی۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ تعقید لفظی اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام میں اختلال الفاظ کا نام ہے۔ جس کے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہیں سمجھی جاتی۔ جیسے علی حزین کے اس شعر میں ؎ ایں سایۂ بلند زسروِ ریاض کیست ٭ عمرے دریں ہواست پر و بال میزنم ٭ دوسرے مصرعہ میں است رابطہ کا نہایت بیجا اور بے معنی تعقید لفظی ہی۔ اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھ قباحت نہوتی۔ اور اس طرح کہنا مستحسن ہوتا۔ ع

Marfat.com

خلل ڈالنے والا - موبرآوردنِ زبان قلم - قلم لکھنے سے رہ جانا - موبر بن تیغ کشیدن - کمال غضب میں آنا - موبکف برآمدن - کام کا محال ہونا - موبہ آوردن زبان امر محال کا ظاہر کرنا - موشک ودانی - فتنہ انگیزی - مہرہ شفا - بیماری کا گنڈہ - مہرہ چین ومہرہ باز - مداری - میم کاتب - اندھا - میرآخور - داروغہ اصطبل میربحر - داروغہ گذر دریا - میرآتش - داروغہ توپخانہ - میدان دادن کسی کی تعظیم کے لئے جگہ خالی کرنی - درگریباں کردن - زبردستی شراب پلانا میرزائی کشیدن - ناز اُٹھانا - میل درچشم کشیدن - اندھا کرنا - میانداری - دلالی کرنا - **حرف نون** - ناخن آفتاب - آگ - ناسوت - عالم اجسام ناداشت - مفلس - ناگرفت - اچانک - نافہ پیچ - دردپیچش - ناموس اکبر شریعت وجبرئیل - ناتراش - بے ادب وسفلہ - نان خورش - سالن - ناف خاک یا زمین یا عالم - مکہ معظمہ - ناخن بدل زدن - اثر کرنا دل میں اور بیقرار ناف زدن - بچہ کا نال کاٹنا - نام بریخ زدن - نام کا محو کرنا - نان در روغن افتادن - کام کا خاطر خواہ ہو جانا - ناخن بسنگ آمدن - مشکل پیش آنی - نان در روغن گذاشتن کمال خوف وعاجزی - ناف ہفتہ - منگل کا دن - نازل منزلہ - قائم مقام - نتائج وآثار - حرارت وبرودت ورطوبت ویبوست - اور موالید سہ گانہ - نجمین فلک - زحل ومریخ - نخل طور - وہ درخت جس پر سے موسلے کو تجلی معلوم ہوئی تھی - نرگسی زدن - چشمک مارنا - نستعلیق - خط معروف مرکب نسخ اور نستعلیق سے - نستعلیق گو - فصیح اور بلیغ کلام بولنے والا - نشخوار - جگالی - نصب العین - مدنظر - نظربافتن - فیض اٹھانا - نعل در آتش - بیقرار ہونا - ساحروں کا دستور ہے کہ کسی کا نام گھوڑے کے نعل پر لکھ کر اسکو آگ میں رکھتے ہیں کہ وہ شخص بیقرار ہو جاوے - نعل افگندن

Marfat.com

عمریست درہواش پر وبال میزنم ٭ جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہیں جیسے سعدی رح کے اس شعر میں ؎ تو نیکو روش باش تا بدسگال بنقصِ تو گفتن نیابد مجال ٭ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم رکھنا مناسب تھا۔ مگر چونکہ مطلب فوت نہیں ہوتا ہی۔ جائز رکھا گیا ہی۔ تعقید معنوی کلام میں مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہی جیسے جامی کے اس شعر میں ؎ بیک جنبش دوبارہ سر نسودہ ٭ چو مہ ہر روز از برجے نمودہ ٭ چاند ہر روز بُرج سے نہیں نکلتا ہی۔ اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی۔

تضمین دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ ایک بیت کے معنے دوسری بیت کے معنے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہوں۔ یعنے جب تک دوسری بیت نہ پڑھیں اُسکے معنے سمجھ میں نہ آویں۔ زمانہ قدیم میں اس طرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہیں جانتے ہیں جیسے کسی اُستاد کے یہ دو شعر ہیں ؎ ہر زمینی کاژدہا باشد در و ویران شود ٭ اژدہائے خسرو آزادۂ نیکو سیر ٭ ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار ٭ سایۂ او نعمت است و بودنش زیب است و فر۔ ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہیں ؎ آنجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت ٭ ای آیت شعور تو نازل بشان علم ٭ دستِ ضعیف جہل کہ در آستین شکست ٭ از عقل اولین بر بایدعنان علم ٭ فارسی میں ایسی تضمین بہت ہے۔ اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال میں قطع بند بولتے ہیں۔ دوسری قسم تضمین کی یہ ہی کہ شعر یا غزل کسی کی لیکر اپنے اشعار کے ساتھ پیوند کریں جیسے علی حزین کے تین شعروں میں کسی اُستاد نے پیوند لگا کر مخمس لکھا ہی مخمس بیاد آں پری کردم بلند از بس کہ غوغارا ٭ رسانیدم بگوشِ اہل گردون شور سودارا ٭ کجا زہد و صلاح و پارسائی بیخبر مارا ٭ بآب آتش می دادہ ام خاکِ مصلے را ٭ بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوے را ٭

Marfat.com

ہار یختن - گھوڑے کا چلنے سے رہ جانا - نعل چوبیں - کھڑاؤں - نفس کل عرش نفی کردن - شہر بدر کرنا - نفس کشادن - کلام کرنا - نفس سوختن - ہانپنا - سانس چڑھنا - نفس راست کردن - آرام لینا - نفس امارہ بہیمی - خواہش بری چیزوں کی - نفس ناطقہ - روح - نقطہ جاگیر - زمین - نقطہ نوک ریز بوسیاہی کی چھینٹ قلم سے گر جائے - نقطہ ریختن - رمل سے فال نکالنی - نقش زدن - داغ لے جانا - نقش بد نشستن - سعی مراد کام نہ ہونا - نقش بر آب کشیدن بے فائدہ کام کرنا - نم نداشتن - مفلس ہونا - نمک خوردن - و نمکدان شکستن - نمک حرامی کرنا - نماز بردن - عاجزی کرنا - نو بر کردن - میوہ تازہ اول کھانا یعنی نیا کرنا - نہال ساختن - بولنا - نہانخانہ - تہ خانہ - نے بست چھپر - نیم کار - جو دوسرے کے آواز سے کام کرے - نیمروز - سیستان - نیم لنگ - کمان کا چلہ - نیم رنگ - ناقص اور رنگ اڑا ہوا - نیم جان - عاشق نیل بر زبان رفتن - امر غیر ممکن کو شہرت دینا - جس کو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہیں نیکی کردن و در آب انداختن - بدون توقع عوض کے نیکی کرنا -

حرف واؤ - واسطۃ العقد - موتیوں کے ہار کے بیچ میں سب سے بڑا موتی - واجب الوجود - حق تعالےٰ - واماندہ - بقا و قیام - واخوردن و برخوردن - ملنا - واکشیدن - زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا - وا بوسیدن - منہ پھیرنا - واسوختن - محبوب سے ناراض ہونا - وارستگی - آزادی - وارفتگی مضمحل ہونا - اور گھلنا - وحدت الوجود - سب موجودات کو وجود حق تعالیٰ کا سمجھنا - وحدت نوعی - ایک نوع کے افراد کا متحد ہونا بہ لحاظ نوع کے - ورق الخیال - بھنگ - ورق خام - دفتر کا وہ کاغذ جو مشکوک اور محکوک نہ ہو - ولی عہد - بادشاہ کا وہ لڑکا جو اُس کے بعد

Marfat.com

زہمراہان نہ یک دل برسر خود مہربان کردم ٭ برآئین جرس ہرچند صد شور و فغان
کردم ٭ طفیلِ عشق آخر سرنوشتِ خود عیاں کردم ٭ جبیں را سجدہ فرسائے درِ پیرِ مغان
کردم ٭ ببامِ کعبۂ دل میزنم ناقوس ترسا را ٭ چہ سازم چوں کنم ہیہات امشب
سخت حیرانم ٭ کہ دل از دست رفت و نوبت افتاد دست برجانم ٭ تعرض
چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم ٭ برہمن زادۂ زنار بندے بُرد ایمانم۔

کہ سودا میکنم باکفر و زلفش دین و دنیا را

تخلیع ۔ اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہ بھی معیوب ہے۔

تخالف ۔ قاعدے اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اس مصرعہ میں خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے۔

ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت ٭ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کی جگہ سرمہ دادن۔

تنافر ۔ ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہوں یا بعید المخارج ۔ جیسے نظامی گنجوی کہتے ہیں ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ ٭ فروزندہ باشد بشب چوں چراغ ۔ ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎

زسُمِّ ستوران دراں پہن دشت ٭ زمیں شش شد و آسمان گشت ہشت

غرابت ۔ غیر مانوس الاستعمال کلمات کا نام ہے ۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کو بجائے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

ضعف تالیف ۔ اہلِ زبان کے روزمرّہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہ ملبب ۔ اور شلوار بند کی جگہ کمر بند ۔ اور تراشیدہ کی جگہ متراشش لکھنا۔

Marfat.com

مسند نشین ہو - ولیمہ - نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کی طرف سے -

ہائے ہوز - ہارونی قاصدی اور پاسبانی - ہرمان - مصر کے دو برج - نہایت قدیم - ہزار داستان - ببل - ہزار پایہ - کنکھجورا - ہزار خانہ - شکنجہ جانوروں کا - ہشت بہشت - خلد - دارالسلام - دارالقرار - عدن جنت مادی - جنت نعیم - علیین - فردوس - ہفت دریا - دریائے اخضر عمان - قلزم - بربر - اوقیانوس - بحرالروم - دریائے اسود - یا یہ سات ہیں - دریائے چین - دریائے مغرب - دریائے روم - بحر بنطلس - بحر طبر - بحر خوارزم - ہشت بہشت - کلام خصومت - ہفتاد و دو ملت - اہل اسلام کے بہتر فرقے کہ اصل میں چھ ہیں - اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہیں - اور سب گمراہ ہیں - ایک فرقہ تہتروان اہل سنت والجماعت کا اصل مذہب پر ہے - ہفت دوزخ - دوزخ کے سات طبقے یعنی - سقر - سعیر - لظی - حطمہ - جحیم - جہنم - ہاویہ - ہفت کشور - یا ہفت اقلیم - ربع مسکون کے سات حصے عرض میں مساوی اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصہ کا اقلیم نام رکھا ہے - ہفت جوش - سات دھاتوں کو ملا کر بناتے ہیں - اور اس کو اثر دھات بولتے ہیں - سات دھاتیں یہ ہیں - سونا - چاندی - تانبا - جست - لوہا - سیسہ - رانگ - ہفت اورنگ سات ستارے بنات النعش کے - ہفت پردہ چشم - ملتحمہ - قرنیہ - عنبیہ - عنکبوتیہ - شبکیہ - مشیمیہ - صلبیہ - اور ان پردوں میں تین رطوبتیں ہیں - بیضیہ - جلیدیہ - زجاجیہ - اول تیسرے پردے کے بعد اور دوچھٹے کے بعد - ہفت قلم - سات طرح کی لکھائی - ثلث - محقق - توقیع - ریحان - رقاع - نسخ - تعلیق - ہفت اندام - سر - سینہ - پشت - دونوں ہاتھ - دونوں پاؤں یہ ظاہر کے ہیں - اور باطن کے دماغ - دل - جگر - طحال

Marfat.com

عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہیں یہ ہی کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کر دی۔ مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کر دے جیسے نظامی گنجوی نے وزن کی درستی کیلئے لفظ ارنی میں راے متحرک اور لفظ معصفر میں عین متحرک کو ساکن کر دیا ہے یہ دو شعر اُسکی مثالیں ہیں ؎ موسی ازان جام تہی دید دست ٭ شیشہ بکہ پایۂ ارنی شکست ٭ ؎ گشت جہان از نفسش تنگ تر ٭ واز سپرش معصفری رنگ تر ٭ ایسے ہی شمس تبریز نے مفرح القلوب میں عمّ یتسارلون کو عمیت لکھا ہی ؎ زسی سیپارہ قرآن تا بعمّیت ٭ تمام است ایں سلوک سی وصد بیت ٭ **فائدہ**۔ پوشیدہ نہ رہی۔ کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار میں اسطرح کے تصرفات یعنی کمی وزیادتی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات جو شعراء عرب وعجم نے کئے ہیں وہ لوگ اپنی زبان کے محاورے سے واقف اور فصاحت وبلاغت کے موجد تھے۔ کوئی وجہ اس کی درستی کی اُنہوں نے اپنے نزدیک ٹھیرائی ہوگی۔ کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہے کہ اُن کی پیروی سی جس لفظ کو چاہے۔ اُن میں اپنی طرف سے تصرف کر کے متغیر کر دے مناسب یہ ہی کہ اس میں اُن کی تقلید نکری اور اُن کے تصرفات کو ترک کرے اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز رکھا ہی۔ وُہ آٹھ ہیں اوّل فصل یعنی کسی لفظ میں کوئی حرف زیادہ کر دینا اور اُسکے معنے نہ لینا۔ اور وہ کئی حرف ہین الف با، موحدہ۔ تا، فوقانی۔ یا، تحتانی۔ شین منقوطہ۔ میم۔ واو۔ جنکا بیان معانی حروف کے بیان میں گذرا۔ دوسرا قطع یعنی کسی لفظ کے حروف اصلی میں سی کوئی حرف گرا دینا۔ جیسے کبوتر سے کو ترخاقانی نے کر لیا ہی ؎ آنگاہ چو عنکبوت وکوتر ٭ دربان ورقیب ساں بہر در ٭ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو

Marfat.com

پھیپھڑا - پٹا - معدہ یا گردہ - ہفت خوان - وہ سات منزلیں جس میں رستم کیکاؤس کو کنویں سے نکالنے کو گیا تھا - اور منزل کی مشکل کو دفع کرنا تھا - ہم پشت مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف - ہمزلف - دو بہنوں کے شوہر آپس میں کہلاتے ہیں اور ان کو محاورہ اہل زبان میں ہم داماں بولتے ہیں - ہم سلک - سمدھی - ہندوزن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کھانا - ہوا گرفتن و ہوائی شدن - اڑانا - ہوا یافتن - مزاج میں ہوا کا اثر

یائے تحتانی - یار فروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ در بہشت - ایک قسم کا حلوا - یک دست - یکساں - یک جہت - متفق - یک چشم - آفتاب - یک قلم - تمام یک رو کردن - بالکل قطع کرنا - یک پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف افتادن مقابل ہونا - یک دلہ - شجاع - یک رنگ بے نفاق - یوم الحساب و یوم النشور و یوم التناد - روز قیامت -

فائدہ - جاننا چاہیئے کہ محاورہ داناں فارسی ہر معدہ و چیز کو جدا الفاظ سے بولتے ہیں - چنانچہ ان کی تفصیل یہ ہے -

زنجیر - ہاتھی کے لئے خاص ہے - **مہار** - اونٹ کے لئے خاص ہے -

سلک - ہار کی قسمیں - **طاقہ** - زربفت - مخمل - اطلس - بانات وغیرہ - **ضرب** - لاٹھی - بندوق - توپ - تپنچہ وغیرہ - **ساز** - باجے کی چیزیں -

دستہ - تیر کے لئے - **جلد** - کتاب و چمڑا -

فرد - قالین وغیرہ فرش کے اشیا اور ورق کاغذ - **ثوب** - آستین دار کپڑا -

نفر - آدمی کے لئے مگر شرط یہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم - یا مزدور یا رذیل ہووے مثلاً دو نفر - **راس** - لادنے اور دودھ کے جانور جیسے - گھوڑا - خچر - گدھا - گائے بکری وغیرہ اور ہرن - گینڈے کو بھی کہتے ہیں -

Marfat.com

مخفف کر لینا جیسے لفظ تنوّر کہ دراصل میں بہ تشدید نون ہی تنور بہ تخفیف نون اس شعر
میں آیا ہی ؎ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ ٭ مقامِ شان بقیامت بود
چونان بہ تنور ٭ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جسکا آخر حرف مشدّد
ہی فارسی میں بہ تخفیف مستعمل ہیں۔ چنانچہ عرفی کے اس شعر میں ؎
عادتِ عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن ٭
چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدّد کر لینا جیسے زر اور پر اور بر اور درد سب
مخفف اساتذہ کے اشعار میں مشدّد آئے ہین۔ مثال زر سعدیؒ کے اس شعر
میں ؎ وجودِ مردم دانا مثال زر طلاست ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
ع نبرّد قفرِ نرم را تیغ تیز ٭ نظامی ؎ اگر پائے پیل است وگر پرِّ مور ٭ بہر
یک تو دادی ضعیفی و زور ٭ ایضاً ؎ شہ آن چرم ناپختہ و نیم خام ٭ بدرّد
بخاید بحرص تمام ٭ پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج
ع ز شش جہات و چہار اخشجاں تو ئی مقصود ٭ چھٹا مقصورہ کو ممدودہ
کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے
سعدی رح ؎ شنیدم کہ فرماندہی دادگر ٭ قبا داشتے ہر دو رہ آستر ٭
ساتواں متحرک کو ساکن کرنا۔ آٹھویں ساکن کو متحرک کر لینا۔ جیسے فردوسی کے
ان اشعار میں ؎ بفرمود تا بہمن آمدش پیش ٭ سخن گفت با او ز اندازہ بیش ٭
؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ٭ ز تنگ اندران انجمن خاک خورد ٭ آمدش
کی دال اور پدرم کی رکہ اصل میں متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن
کر لی ہیں اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا۔ اُس کو متحرک کر لیا ہی۔ یا جیسے اس
مصرعہ میں ع غریب خاکِ خراساں علی بن موسےٰ ٭ بن کی ب اصل
میں ساکن تھی۔ متحرک کر لی ہے۔

Marfat.com

دست - شکاری پرندوں مثل باز وغیرہ کے لئے۔ اور ڈھال وخلعت کے لئے

قلادہ - درندوں کے لئے جیسے شیر۔ چیتا۔ کتا۔ بندر۔ ریچھ۔ لنگور۔ اور غیر گوش کو بھی کہتے ہیں۔

منزل - خیمہ۔ قنات۔ کشتی۔ مکان۔ پلنگ۔ چوکی۔ ہودہ۔ عماری۔ زین پالکی۔ کجاوہ۔ چھکڑا۔

قطعہ - جواہرات۔ الماس ولعل وفیروزہ وغیرہ۔ اور خط اور کھیت اور تالاب وباغ۔

قبضہ - کاٹ کے ہتھیار۔ مثل تلوار وخنجر وپیش قبض وچاقو اور کمان کو بھی کہتے ہیں۔

جفت - موزہ۔ جوتہ۔ کھڑاؤں اور زیور کا جوڑا مثل بازوبند وکنگھن وغیرہ

مبلغ - روپیہ اور اشرفی کے لئے۔ مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہیں کہ مبلغ دو اشرفی اور مبلغ چار روپے۔

موازی - کٹھ اور بیگھہ اور ٹکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لئے اور یہ بھی شمار سے چلے آتا ہے۔ جیسے موازی دو بیگھہ۔

دانہ - موتی اور مونگہ اور میوے کے اقسام مثل انار وسیب وغیرہ۔

عدد - برتنوں کے اقسام اور یہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگہ اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔ مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین۔

تنبیہہ - سوائے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہیں۔ مثلاً پنج نفر مزدور۔ وچہار راس اسپ وغیرہ

باب ہشتم

اقسام نظم ونثر اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان میں مشتمل تین فصلوں پر

Marfat.com

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان میں۔ اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی۔ معنوی۔ ترکیبی۔ اغلاط لفظی یہ ہیں کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر میں ؎ نہ برمزاج کسے دست یافت پیکرمے ٭ نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب ٭ اس شعر میں جو پیکر مے کہا ہی یہ خطا فاحش ہی اس لیئے کہ مے پیکر نہیں رکھتی۔ کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہی۔ یا اُن کی تصویر پر۔ اگر بجائے پیکر کے کیفیت یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا۔ ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو برعکس باد مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافتِ حزنش ٭ اس بیت میں ممدوح کے دوام عمر کو برعکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہی۔ اور کلام کو اپنی ماقبل سی اچھی طرح ربط نہیں ہوتا ہی اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد۔ بشادی کہ نباشد مخافت حزنش ٭ تو کچھ قباحت نہوتی۔ ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اُس کے نوحہ میں یہ شعر کہا ہی ؎ ہزار و صد سیزدہ سالہ گرد ٭ جہانرا ندیدو جہانش بخورد ٭ خورد کا قافیہ گرد لانا خطائے لفظی ہے۔ اور علم قوافی میں ہرگز جائز نہیں۔ واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیئے پس اگر بجائے گرد کے مُرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا۔ لیکن شاہنامہ میں کتنی جگہ ایسا قافیہ لایا ہی اور مُلا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہی ؎ نیست جم ورنہ خجلتے میبرد۔ شاہ رُخ کو کہ شاہ رُخ مے خورد۔ اغلاط معنوی یہ ہیں کہ معنی میں خطا واقع ہو۔ جیسے ابوالفرح کے اس شعر میں ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو۔ در گوش او نہاد قضا لن ترانیا ٭ جس حالت میں کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی۔ تو زمانہ کے کان میں لن تری کہنا مناسب تھا۔ نہ لن ترانیا کیونکہ یہاں فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہی۔ جس سی معنی خبط ہو گئے ایسے ہی

Marfat.com

فصل اوّل اقسام نثر و نظم میں نثر کی تین قسمیں ہیں۔ مرجز[۱]۔ مسجع[۲] عاری۔ **مرجز**۔ وہ نثر ہے جس کے دو فقروں کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہوں۔ اور قافیہ نہ رکھتے ہوں۔ جیسے صرف اوقات بے ذکر واہب کارساز ہ وخرج انفاس بے شغل خالق کردگار۔ عین نقصان ست۔ مرجز مشتق رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے۔ جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہیں اور اصطلاح میں مسجع اس نثر کو کہتے ہیں۔ جس کے فقروں کے آخر کے کلمات میں قافیہ ہو اور اسی کو مقفیٰ بھی کہتے ہیں۔ اب سجع کی تین قسمیں ہیں ایک[۱] متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف میں برابر ہوں۔ اور اخیر حرف دونوں میں مشترک جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبور کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف میں برابر اور تمامی دونوں کی حرف زیر پر ہے دوسرا[۲] سجع مطرف کہ دونوں لفظوں کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو۔ جیسے مرد باوقار خجستہ اطوار ست کہ وقار اور اطوار کے آخر میں ر مشترک ہے۔ مگر اوّل میں چار حرف ہیں اور دوسرے میں پانچ۔ سوم[۳]۔ سجع متوازن کہ دونوں لفظوں کے شمار اور وزن ایک ہوں مگر حرف آخر دونوں میں جدا ہو جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ میں لائیں اور اگر ایسے کلمات دونوں فقروں میں جمع کریں کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرۂ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر میں متحد ہو تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہیں۔ جیسے بالوف عقائق گویاست و بعطوف دقائق بجویا اور شعر کے دونوں مصرعوں میں اگر ایسے الفاظ جمع ہوں تو اسکو بھی مرصع کہیں گے اور نثر **عاری** وہ ہے۔ جس کے فقرات نہ مرجز ہوں نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہیں۔ یعنے نثر مذکور دونوں تکلفات سے برہنہ اور خالی ہے۔ یہ قسمیں نثر کی باعتبار الفاظ کے ہیں۔ اور معنے کے لحاظ سے

Marfat.com

یہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہی از عجم اندر جہاں ٭ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی۔ مصرعہ اول میں ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہی۔ اور مصرعہ ثانی میں جم سی تشبیہ دی ہی۔ یہ نہ جانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے۔ اور ایسے ہی مولوی جامی کا شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام ست ٭ عزیز مصرم و مصرم مقام ست ٭ مولوی جامی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہیں کہ آپ نے عالمِ خواب میں زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہی اور میرا مقام شہر مصر۔ اور اُسوقت میں آپ عزیز مصر نہ تھے۔ اور نہ وہاں مقیم تھے۔ پس خلاف کہا۔ اور دھوکا دیا کہ زلیخا نے ان کے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا۔ شادی کرلی۔ اور چالیس برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت میں دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کیطرف عائد ہوتا ہی حالانکہ انبیاء علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرّا ہوتے ہیں ایسی ہی ایک جگہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمّت میں کہا ہی ؎ بیا بنگر کہ نیزک زادگانرا ٭ زراہ عقل دور افتادگانرا۔ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے پر پہونچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہیں ہوتا ہی۔ نبوت کیواسطے حریت ضرور ہی۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہیں۔ جیسے خاقانی کے اس شعر میں ؎ بلبل کردش سجود انعمک اللہ صباح ٭ خود بخود ے بازو وصبحک اللہ جواب ٭ اصل انعم اللہ صباحک تھا۔ بجائے اسکے انعمک اللہ صباح کہا ایسے ہی یہ شعر ہی ؎ غمزۂ اختر بہ بست خندۂ رخسار صبح ٭ سرمۂ گیتی بشست گریۂ چشم سحاب ٭ خندہ لب و دہن سی ہوتا ہی نہ رخسار سے۔ ہاں خندان رو۔ محاورہ ہی۔ خندان رخسار نہیں ہی اور کسی کے گریۂ چشم سے کسی کی آنکھ کا سرمہ نہیں دُھلتا ہی ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن زمرغِ گرسنہ خالی کجا بود ٭ تا مرغکاں گرسنہ ایم و تو خرمنی۔ فقط خرمنی ترکیب من بے

Marfat.com

نثر کی دو قسمیں ہیں۔ سلیس اور دقیق۔ سلیس وہ ہے جس کے معنے بسہولت سمجھ میں آجائیں۔ اور دقیق وہ ہے جس کے معنے دقت سے سمجھے جائیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ سادہ اور رنگین۔ سادہ وہ ہے جس میں مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو۔ اور رنگین وہ ہے کہ ادائے مطلب میں ایک طرح کے الفاظ کی رعایت کی ہو۔ مثلاً شروع میں اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اسی کے مناسبات لکھدئے۔ یا علم کا ذکر آیا تو اسکے مناسبات لکھے اور علی ہذا القیاس۔

اور **نظم** کی قسمیں دس ہیں۔ قصیدہ۔ تشبیب۔ غزل۔ مثنوی۔ رباعی مستزاد۔ فرد۔ قطعہ۔ ترجیع بند۔ مسمط۔

قصیدہ کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہیں اور بعضوں کے نزدیک قصد سے مشتق ہے۔ اور قصد کے معنے لغت میں کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا ہیں۔ اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا۔ اس واسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمیں ہیں۔ تمہیدیہ اور خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ ہے کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھ کر اس کے بعد مدح شروع کریں۔ تمہید کے معنے لغت میں فرش بچھانا ہیں۔ اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لیے نہیں بچھاتے ہیں۔ اور یہاں مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہے جو بعد تمہید کے لکھتے ہیں۔ اور قصیدۂ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزیں لازم ہیں۔ اول ممدوح کے حسب حال تمہید لکھنا۔ دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کی طرف آئین شائستہ اور دلچسپ سے رجوع کرنا۔ تیسرے اول ضمیر غائب سے اسکی صفات بیان کریں بعد اس کے خطاب کر کے چند ابیات ممدوح کی تعریف میں لکھیں اور اس ضمن میں اپنے دل کا مطلب ظاہر کر کے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کریں اور کہتے وقت ممدوح کے

Marfat.com

موقع واقع ہوا ہے اس واسطے کہ خرمنے بھی پڑھا جاتا ہی۔ جس کے معنے میرا گدھا ہے۔ اور کبھی لفظ غلط کو خلاف قاعدہ شعر میں بھی ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہیں۔ کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم ہونے لگتی ہی جیسے کہ اُستاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ از ما اگر بجز تو تقصیر کے فتاد ٭ معذور دار مارا اے صاحب البریف ٭ این فا بجائے دال نہادم ز مفلسی ٭ پیوند کردہ ام رسنِ موے را بلیف ٭ اول بیت میں صاحب البرید کی جگہ صاحب البریف کہا ہی۔ اور دوسری بیت میں کہا کہ یہ ف بجای دال لکھی ہی مفلسی سی لی ہے اور اس میں دو طرحکا لطف ہی ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ میں اظہار مفلسی کیا ہی۔ دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیے تھے سب صرف ہو گئی اور میں قافیوں کی طرف سے مفلس ہو گیا۔ اس سی دال کو فا مفلسی سی بدلکر قافیہ کیا گیا

توارد اُسے کہتے ہیں کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسی کے کلام میں آجاوے اور اُس کو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہی جیسے امیر خسرو کے اس شعر میں نظامی گنجوی کے مصرعہ سی توارد ہوا ہی امیر خسرو ؎ اے صفتِ بندہ نوازندگی ٭ از تو خدائی و ز ما بندگی ٭ نظامی ؎ دو کار است با فر و فرخندگی ٭ خداوندی از تو ز ما بندگی ٭ مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا میں نظامی کی کتاب شیرین خسرو کے ابیات و مضامین میں اکثر توارد واقع ہوا ہی جیسے یہ اشعار جامی کے ؎ مرا ای کاشکے مادر نمیزاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمیداد ٭ نظامی ؎ مرا ای کاشکے مادر نزادے ٭ وگر زادے بخوردِ سگ بدادے ٭ ایضاً جامی ؎ زن از پہلوئے چپ شد آفریدہ ٭ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ٭ نظامی ؎ زن از پہلوئے چپ گویند برخاست ٭ نیاید ہرگز از چپ راستی راست اسی واسطے بعضوں نے لکھا ہی کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے

Marfat.com

مرتبہ کا لحاظ رکھیں ۔ اگر ممدوح سلاطین اور امرا میں سے ہو تو اس کے مناسب الفاظ سنجیدہ لکھے جائیں ۔ اور اگر انبیاءؑ اور اولیاءؒ اور مشائخ اور علما میں سے ہو تو جو کلمات اور اصطلاحات ان کی شان کے لائق ہوں استعمال کئے جائیں ۔ ایسا نہو کہ محاورہ میں جو کلمات حمد و نعت و منقبت میں لکھے جاتے ہیں ۔ وہ سلاطین اور امرا کی مدح میں لکھے جائیں اور ایسے ہی برعکس اس باب میں تمیز شرط ہے قصیدہ تمہیدیہ کی جیسے عرفی کا قصیدہ نعت میں جسکی تمہید یہ ہے ؎

سپیدہ دم چو زدم آستین بہ شمع شعور ٭ شنیدم آیت اِستَفتحُوا از عالم نور ۔ اور قصیدہ خطابیہ وہ ہوتا ہے جس میں تمہید نہیں لکھتے ۔ مطلع ہی سے خطاب کر کے ممدوح کی مدح شروع کرتے ہیں ۔ جیسے عرفی کا قصیدہ جس کا مطلع یہ ہے ؎ اے مہر تو جہان آفرینش ٭ لعنت تو زبان آفرینش ۔ اور قصیدہ میں ۱۹ یا ۲۰ بیتوں سے کم نہ ہونی چاہئیں ۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ۔ اور قصیدہ گوئی میں متقدمین کا اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لیے کہ متاخرین کو اس فن میں مہارت کلی حاصل نہیں ہے ۔ اُن کی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہے اور یہ درست نہیں ۔ قصیدہ اور غزل کے روزمرہ میں مغائرت کلی ہے اور نیز قصیدہ کو اس کے مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے موسوم کرتے ہیں ۔ مثلاً جس میں مضمون عشق ہو ۔ اُس کو عشقیہ کہتے ہیں ۔ اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے کو فخریہ ۔ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ ۔ اور اگر شہر کے ادنیٰ اور اعلیٰ کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب ۔ اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو ۔ اسے تو جہاں آشوب کہتے ہیں ۔

تشبیب ۔ لغت میں ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اُن اشعار کو کہتے ہیں جو قصیدہ کے شروع

Marfat.com

نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہی۔ حق تو یہ ہی کہ ان دونوں کے نظم میں کوئی ایسی داستان نہیں ہی کہ جس میں نظامی کے ایک دو مصرعہ یا شعر نہوں ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نظامی کا کلام ان دونوں کی مزاولت میں بہت رہا ہی۔ اسلیے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانوں تک نہ پہنچا ہو اس میں توارد نہیں ہوتا ہی۔ اور اگر کہیں احیاناً ہو جاتا ہی۔ تو مذموم نہیں۔ بلکہ پچھلے شاعر کی عُلو طبیعت پر دلالت کرتا ہی۔ کہ اس کی فکر استاد کی فکر سے جا ملی۔ اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کیطرف سرقہ کی نسبت کرتے ہیں محض غلط ہی سرقہ اُسے کہتے ہیں کہ کوئی شاعر کسی اُستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بتغیر الفاظ اپنی شعر میں لاوی اور توارد اور سرقہ میں فرق یہ ہی کہ توارد ناداستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ۔ جیسے علی حزین کا شعر ؎ ای وائی برا سیری کز یاد رفتہ باشد ٭ در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد۔ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بر آن صید مسکین چہ بیداد رفت ٭ کہ در دام از یاد صیاد رفت ٭ بعضوں کے نزدیک اس صورت میں سرقہ جائز ہے۔ کہ بندش پچھلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چُرایا ہے ؎ ز بسکہ گرد غمت بست بر جگر ناخن ٭ چو پشت ماہیم از پائی تا بسر ناخن ٭ غیاثا حلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم و ناخن دران نشست ٭ چوں پشت ماہی است سراپائے سینہ ام ٭ ایسے ہی یہ شعر ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود ٭ در بدر یارخ بشوئی خار ماہی گل شود ٭ بعینہ کاتبی کا مضمون چُرایا ہے ؎ گر بدریا افتد از عکسِ جمال تو فروغ ٭ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل ٭

باب نہم صنائع کے بیان میں

Marfat.com

میں کسی چیز کی صفت میں لاتے ہیں۔ یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہیں۔

غزل کے معنے لغت میں عورتوں سے بات کرنے کے ہیں اور غزل کی بیتیں پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہیں ہوتیں اور طاق ہونا ضروری ہے اور غزل میں سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولۂ اشتیاق اور آرزوئے وصال اور تعریف خط و خال کے اور کچھ نہ لکھا جائے اور جو مضمون مطلع میں لکھا جائے مقطع تک وہی چلا جائے۔ اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جون آمیز اور عشق انگیز باتیں اور یاس اور نومیدی جسقدر غزل میں زیادہ ہوگی۔ اسی قدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص و عام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے۔

فائدہ ۔ واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا ہے۔ اسکو مطلع کہتے ہیں اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اس کو حسن مطلع بولتے ہیں۔ اور جس شعر میں شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہے۔ یعنی شعر آخر کو مقطع کہتے ہیں اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہیں۔

مثنوی ۔ کے معنے ہیں تثنیہ کیا گیا۔ چونکہ مثنوی کی بیتوں کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس لئے مثنوی کہتے ہیں اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے۔ اس فن میں فردوسی طوسی۔ نظامی گنجوی رح کمال رکھتے ہیں۔ دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو دہلوی اور مولوی جامی رح اور انوری ان کے متبع ہیں۔ اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہیں سوائے ان کے دوسرے وزن میں مثنوی کہنا اساتذہ کے نزدیک غلطی فاحش ہے۔ کسی طرح جائز نہیں اور داستان مثنوی کے لئے تمہید شرط ہے۔ اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ میں کئی چیزیں

Marfat.com

یعنی وہ باتیں جن سے کلام میں خوبی حاصل ہو۔ اور وہ دو طرحکی ہیں **اول صنائع معنوی** جن سے معنوں میں خوبی آئے۔ گو معنوں کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون۔ **دوم صنائع لفظی** کہ صرف الفاظ ہی میں حسن ظاہر ہو اس لیئے اس بات کو دو فصلوں میں بیان کیا جاتا ہی۔ مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیئے کہ صنائع نظم اور نثر دونون میں ہوتی ہیں لیکن چونکہ منظوم مثالوں کا یاد کرنا سہل ہے اس لیئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے۔

فصل اول صنائع معنوی کے بیان میں صنعت اول طباق ہے

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہی کہ کلام میں دو معنی ایک دوسرے کی ضد ذکر کریں جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم توئی ٭ پس اگر امر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ دندان نکنی سپید تا لب ٭ از تپ نہ کنم کبود ہردم ٭ اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر اُنکے اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہینگے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چوں جواب خطا ٭ موافقان تو مقبول چوں سوال صواب ٭ **دوم مراعاۃ النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہیں یہ ہے کہ کئی چیزین جن میں مناسبت ہو ایک جا ذکر کریں جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید روز بزم ٭ برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم ٭ اور اس میں داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف یعنے کلام ایسی شے کیساتھ ختم کریں۔ جو ابتدا سی مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ نامہ تہدید چوں سازد رقم ٭ در کفش تیغ دو دم گردد قلم۔ اور اس میں ملحق ہی ایہام تناسب کہ کلام میں ایسے معانی جمع کرین کہ انکو آپس میں مناسبت نہیں مگر ایک لفظ اپنے دوسرے معنی کے لحاظ سے البتہ متناسب ہے جیسے ؎ از دم خلق تو در مسدس گیتی ٭ بوی مثلث بہر مشام برآمد ٭ یہان مثلث سی بوے خوش مراد ہی اُسکو مسدس سی کچھ نسبت نہیں مگر مثلث کے دوسرے معنے مسدس کے متناسب ہیں **سوم صفت تشبیہ** اسکے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم میں ہو چکا ہی یہاں صرف اسکے

Marfat.com

لازم ہیں ۔ توحید ۔ مناجات ۔ نعت ۔ مدح سلطان زمان ۔ تعریف سخن و سخنوران سبب تالیف و تصنیف کتاب ۔ مثنوی کے دیباچہ میں ان سب باتوں کے موجد حضرت نظامی گنجوی ؒ ہیں ۔ ان سے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے ۔ جیسے تحفۃ العراقین خاقانی ۔ اور مثنوی مولوی روم وغیرہ

رباعی ۔ جسے فارسی میں ترانہ کہتے ہیں ۔ اس کا واضع رودکی ہے اور مثنوی کی طرح رباعی کے اوزان بھی علیحدہ ہیں ۔ سوائے ان کے دوسرے وزن میں نہیں کہتے ہیں ۔ چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ دو شجروں میں لکھے ہیں ۔ الغرض مراد رباعی سے جسے دو بیتی بھی کہتے ہیں ۔ چار مصرعے ہیں جن کا وزن اور قافیہ یکساں ہو ۔ اور رباعی کے تیسرے مصرعہ میں اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہ ہو تو معیوب نہیں اور رباعی کی دوسری بیت اوّل سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے ۔

مستزاد اسے کہتے ہیں کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کریں اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہیں اور شعر اصلی کا مضمون اُن پر منحصر نہیں ہوتا جیسے ؎ ہر چند کہ گرخان دہر اند بسے ۔ با رنگ و صفا ؛ مثل تو بہ نیکوئی ندیدست کسے ۔ اے عشوہ نما ؛ در پائے تو غیر ازین کہ جان افشانم ۔ اے یار عزیز ؛ مارا نبود ہیچ ہوا و ہوسے ۔ بر خیز دبیا ۔ اور متاخرین شعراء اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل میں بھی مستزاد کہا ہے ۔

فرد ۔ اُس شعر کو کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعوں میں سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نہ کر سکیں ۔ اس لئے کہ اگر دونوں مصرعے مقفا ہوں گے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اس کو بیت کہیں گے اور جو ان دونوں سے خارج ہو اُسے مفرد کہتے ہیں ۔

Marfat.com

اقسام کا ذکر ہوتا ہی۔ اول معلوم کرنا چاہیے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہی یعنی اگر وجہ شبہ مذکور نہیں ہوتی ہی تو اسکو تشبیہ مجمل کہتے ہیں جیسے چشم نرگس ست اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہی جیسے چشم چون نرگس است در حُسن و لطافت دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں اور اگر مذکور نہو تو مؤکّد کہتے ہیں۔ جیسے چشم نرگس اور ایک قسم باعتبار مشبہ کے ہی کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہیں جیسے اوپر کی مثالیں ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہیں جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالشِ عناب داد ٭ اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہیں چنانچہ اُس کی مثالیں استعارہ کے ذکر میں بہت لکھی گئی ہیں۔ پھر صرف تشبیہ کی قسمیں پانچ ہیں۔ اول تشبیہ مشروط جس میں مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چوں تو بباغ بگذری گل نرسد ببوئے تو۔ لیک بقامتت رسد سرو اگر روان شود ٭ قدیار کی مشابہت کیلئے سرو میں روانی کی شرط ہی۔ دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزوں سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس ٭ صبح گردد چو شام تیرہ شعار ٭ سوم تشبیہ تسویہ۔ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کریں۔ جیسے ؎ دہانِ تو چو دلِ زار عاشقت تنگ ست ٭ تنش چو موئی میان تو لاغری دارد ٭ چہارم تشبیہ اضمار۔ کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہیں اور واقع میں تشبیہ مقصود ہو۔ جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن ٭ کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن ٭ ظاہر میں تشبیہ معلوم نہیں ہوتی مراد یہ ہی کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کے۔ پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دیں۔ پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دیں جیسے ؎ سرو را قدیار میگویند ٭ سرو چو بلبیت ناتراشیدہ۔ چہارم صنعت مشاکلت جسکے معنے ہیں ایک دوسرے

مشاکلت

Marfat.com

قطعہ - کو قطعہ اس لئے کہتے ہیں کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہے۔ اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کریں قطعہ رہ جائے گا۔ اور اس قطعہ کے اشعار دو سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

ترجیع بند - لغت میں ترجیع کے معنے لوٹانے کے ہیں اور شاعروں کی اصطلاح میں یہ ہے کہ چند اشعار جن کا وزن اور قافیہ یکساں ہو لکھکر انکے بعد ایک شعر خاص اسی وزن کا لائیں۔ ان سب کا نام بند ہوتا ہے۔ اگر ایسے کئی بند کہ جن کے آخر میں ایک ہی شعر خاص ہو۔ جمع کریں تو مجموعہ ترجیع بند کہلائے گا۔ جیسے ما مقیماں ہے۔ اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو تو اس کو ترکیب بند کہتے ہیں۔ اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہیں ہوتے

مسمّط - تسمیط سے مشتق ہے۔ جس کے معنے لغوی موتیوں کا لڑی میں پرونا ہے اور اصطلاح میں چند ایسے مصرعوں کو جمع کرنے کو کہتے ہیں کہ وزن و قافیہ میں کسی شعر کے مصرعہ اوّل سے متفق ہوں۔ پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائیں گے تو اس کو مربع کہیں گے جیسے کسیکا شعر ہے ؎ نالۂ مرغان شدہ بر فلک از ہر طرف ؛ باغ شدہ چوں صنم بادشدہ چوں سمن ؛ اس کے اوّل مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ؎ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست کف ؛ ژالہ نگر چوں گہر لالہ سراسر صدف ؛ نالہ مرغان شدہ۔ الخ پس یہ مربع ہوگیا اسی طرح تین مصرعے زائد ہونگے تو مخمس کہلائے گا۔ اور چار والے کو مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع، اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہیں۔ اور آٹھ سے زیادہ مصرعوں کے ملانے کا دستور نہیں۔ اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہموزن اور ہم قافیہ جمع کریں آپس میں پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہوں اور بیت اصلی

Marfat.com

کی شکل ہونا وہ یہ ہی کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کریں جو پاس کے الفاظ کی مناسبت ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بیشتر است ٭ عبث بخرقہ خود بخیہ میزند درویش ٭ یہاں خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہی۔ اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ میں بخیہ خرقہ کا ذکر ہی۔ پنجم صنعت مزاوجت وہ یہ ہی کہ دو معانی دو شرط و جزا میں واقع ہوں۔ اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎ چوں مرا بینی شود لطف مبدل باعتاب ٭ چوں ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب یعنی میرے دیکھنے سے تیرے صفات میں تغیر ہوتا ہی۔ اور تیرے دیکھنے سی میری صفات میں غرضکہ تبدیل صفات دونوں صورتوں میں ہی اور مزاوجت کے معنے لغت میں جوڑا ہونے کے ہیں۔ ششم صنعت ارصاد لغت میں اسکے معنی راہ پر نگہبان بٹھانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ شعر کے شروع میں ایسا لفظ لاویں جس سی معلوم ہو جاوے کہ قافیہ میں یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چوں آستان مقیم شود بخت بر درش ٭ ہر کو چو بخت روے بریں آستاں نہاد ٭ یہ شعر اس قصیدہ کا ہی جس کی بنا قافیہ ن پر ہی اسلیئے اول مصرعہ میں آستان کے آنے سی معلوم ہو جائیگا۔ کہ شاعر آخر میں آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہیں۔ ہفتم۔ صنعتِ عکس۔ جسکو تبدیل بھی کہتے ہیں یہ ہی کہ کلام میں جو جزو مقدم کیا تھا۔ اُس کو پھر مؤخر کر دیں اور مؤخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدمِ غم ٭ غمے دارم ہمیشہ ہمدمِ دل ٭ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کے باعث اُس سی انکار کریں اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولیں جیسے ؎ دلم رفت آنکہ باصبر آشنا بود ٭ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود۔ نہم صنعت توریہ۔ یعنے چھپانا۔ جسکو ایہام بھی کہتے ہیں وہ یہ ہی کہ ایک لفظ کے دو معنے ہوں قریب اور بعید اور مراد قائل کے معنی بعید ہوں جیسے ؎ بخردہ تواں آتش افروختن۔ پس آنگہ درختِ کہن سوختن ٭ کہ خردہ سے معنی بعید یعنے چنگاری مراد ہے ایسے ہی ایہام کو

Marfat.com

کے مصرعے تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائیں یعنی شروع سے آخر تک ایک صورت کے ہوں علیحدہ معلوم نہون۔

فصل دوم عیوب شعر کے بیان میں

عیوب شعر میں سے ایک مناقضہ ہے اور مناقضہ شعر کے دو مصرعوں کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا نام ہے یعنی مصرعہ ثانی مصرعہ اوّل کی نقیض ہو۔ جیسے اس شعر میں شیخ سعدیؒ کے ؎ یکے سیل رفتار ہامون نورد ٭ کہ باد از پیش دور ماندے چو گرد ٭ اول مصرعہ میں اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے اور مصرعہ ثانی میں اسکو ہوا پر سبقت دی ہے اور دونوں مصرعون کے معنی کا تناقض ظاہر ہے اگرچہ مصرعہ اول میں خوش خرامی کی جہت سے سیل کیساتھ تشبیہہ دینی اور ثانی میں جولانی اور تیزدوی کی جہت سے ہوا کے مشابہ کہنے سے تناقض نہیں رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر میں مذکور نہیں اسلئے شبہ پڑتا ہے اور جیسے انوری کے اس شعر میں ؎ اے ملک ترا عرصۂ عالم سر کوئے از ملک تو تا ملک سلیمان سر موئے ٭ مصرعہ اول میں ملک ممدوح کے مقابلہ میں تمام عالم کو سر کوے بتایا ہے اور مصرعہ ثانی میں ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہے مناقضہ ظاہر ہے مخفی نہ رہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح میں واقع ہوں تو مصرعہ اول کو عروج فی المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فی المدح کہیں گے اور کبھی کلام میں اس کے برعکس بھی واقع ہوتا ہے۔ یعنی نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف میں بدر چاچ کے یہ شعر ؎ آں ممتر وجیہہ وشب پیکر و خورشید سیر ٭ کہ در امروز پس پشت نہد فردا را ٭ تیز گوشے کہ بمشرق اگرش ہاگوئی ٭ حبذ بمغرب بالف وصل نیفتد ہارا ٭ مصرعہ اول میں گھوڑے کو خورشید سیر کہا ہے۔ اور سورج چار پہر میں مشرق سے مغرب تک پہنچتا ہے اور دوسری بیت میں کہتا ہے کہ اگر اس گھوڑے پر چڑھ کر مشرق میں کوئی شخص نعرہ ہا

Marfat.com

ایہام مجرد اکہتے ہیں۔ اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہی جس میں معنی قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہیں جیسے ؎ دیدہ روشن می شود از چہرۂ زیبائے تو ٭ ورکسی انکار ایں معنی کند روشن کنم ٭ یہاں روشن کنم کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ آنکھ کو روشن کر دوں اور دوسرے یہ کہ واضح کر دوں اور مراد یہی ہیں اور مناسبات معنی اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہیں اور ظاہر ہی کہ یہ معنی بھی اس جا درست ہو سکتے ہیں پس غرض توریہ مرشح سے یہی ہوتی ہی کہ ایک معنی بعید مراد ہوتے ہیں اور معنی قریب بھی چسپان ہو سکتے ہیں۔ دہم صنعت استخدام۔ جسکے معنے خدمت لینے کے ہین وہ یہ ہی کہ دو معنی والے لفظ سے ایک جا ایک معنی مراد لیں اور اس کی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بہ بزمِ خویش ما را دادہ است آن سرو بار ٭ از نہال قامتش آنرا شدیم امیدوار ٭ لفظ بار سے اول مصرعہ میں دخل مراد ہے اور دوسرے مصرعہ میں اُسکی ضمیر سے پھل مراد ہے یازدہم۔ صنعتِ لف و نشر۔ لغت میں لف کے معنی لپیٹنا اور نشر کے معنی پھیلانا اور اصطلاح میں یہ ہی کہ چند چیز کو اولاً مفصلاً یا مجملاً ذکر کریں اُسکو لف کہتی ہیں پھر اُسقدر چیزین اور ذکر کرین۔ کہ ہر ایک کو پہلے اشیاء سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہیں۔ پس اگر لف اور نشر کے اشیاء کی ترتیب متحد ہو یعنی لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اُسکی دوم کو نشر کی دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہینگے جیسے ؎ برید و درید و شکست و ببست ٭ یلان را سر و سینہ و پا و دست ٭ اسمیں برید کے متعلق سر ہی اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہی اور ببست سی دست کو۔ اور اگر دونوں کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولینگے۔ اور اس کی دو قسمیں ہین ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎ گل و نرگس بہم بر اہلِ ابصار ٭ نمودہ جلوہ ہائے چشم و رخسار ٭ دوسرے یہ کہ مختلف ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب ٭ گلبرگ تر و سرو سہی سنبل سیراب ٭

Marfat.com

مارے تو ایسا جلد مغرب میں پہنچ جائے کہ الف اور ہ کا وصل وہاں جاکر ہو۔

دوسرا عیب تقدیم و تاخیر۔ وہ دو قسم ہے ایک یہ ہے کہ مصرعہ اوّل کا مضمون دوسرے میں باندھا جاوے۔ اور مصرعہ ثانی کا مصرعہ اوّل میں جیسے بیدل کے اس شعر میں ؎ پشمے ست کہ بایہ برخ ہر دو جہاں بست ٭ گر فتن ازیں خانہ درے داشتہ باشد ٭ مصرعہ ثانی کا مضمون اول میں چاہیئے تھا۔ اور اوّل کا مضمون دوسرے میں لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنے لفظ آگے پیچھے ہو جائیں جیسے نظامی گنجوی رح کے اس شعر میں ؎ چناں زد بر و نارخچ نہ گرہ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ ٭ اوّل زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا لازم تھا۔ اس لئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہیں ہوتا بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن تقریر کی قسم میں سے ہے اور حضرت نظامی گنجوی رح نے سکندر نامہ کے دیباچہ میں پہلے ہی سے اس بات کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہ ایسی ضرورت پیش آتی ہے اس واسطے اس کی خطا قابل گرفت نہیں۔ چنانچہ یہ شعر اس کا ہے ؎ بتقدیم و تاخیر بر من مگیر ٭ کہ باشد گزارندہ را ناگزیر ٭ کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہیں۔ جیسے سعدی رح کے اس شعر میں ؎ چو درد دستی مخلصم یافتی ٭ بنا نخم ز صحبت چرا تافتی ٭ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتی ٭

تیسرا عیب تعقید کلام ہے۔ اسکی بھی دو قسمیں ہیں تعقید لفظی اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام میں اختلال الفاظ کا نام ہے جس کے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہیں سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر میں ؎ این سایۂ بلند و سر دریاض کیست ٭ عرے درین ہواست پدوبال میزنم ٭ دوسرے مصرعہ میں است رابطہ کا نہایت بے جا اور بے معنے تعقید لفظی ہے۔ اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھ قباحت نہ تھی اور اس طرح کہنا مستحسن ہوتا ع

اور لف و نشر میں بہتر وہ ہوتی ہی کہ کئی لف اور کئی نشر جمع ہو جائیں جیسے اس شعر میں ؎ جان و دل ولی و عدو تو روز و شب ٭ از وعدۂ و وعید تو پر نور و نار باد۔ اس میں چار بار لف کیا ہی اور اسیقدر نشر کیا ہی۔ دوازدہم[۱۲] صنعت جمع۔ کہ کئی چیزون کو ایک جگہ میں اکٹھا کیا جائے جیسے ؎ شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیکبار ٭ داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او ٭ چھ[۶] چیزوں کو آسان ہونے میں اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم[۱۳] صنعتِ تفریق۔ کہ ایک طرح کے مشابہ چیزوں میں فرق بیان کیا جائے۔ جیسے ؎ زیں چکد آب و زاں ببارد خون ٭ مژۂ من کجاؤ ابرِ بہار ٭ یعنی مژہ اور ابر باہمد گر مشابہ ہیں۔ مگر فرق یہ ہی کہ ایک میں سی خون نکلتا ہے اور دوسرے میں سے پانی چہاردہم[۱۴] صنعت تقسیم۔ کہ اول چند اشیاء ذکر کریں اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ ذکر کریں اور اس میں اور لف و نشر میں یہی فرق ہی کہ لف و نشر میں تعین متکلم کیطرف سے نہیں ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اُس سے متعلق کر لیتا ہی اور تقسیم میں خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہی جیسے ؎ دستے کہ گرفتی سر آں زلف چو شست ٭ پائی کہ رہِ وصل نوشتی بپیوست ٭ زاں دست کنون در گل غم دارم پائے ٭ زاں پائے کنوں بر سر دل دارم دست ٭ اور ایک قسم کی صورت یہ بھی ہی کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کر دیجاویں جیسے ؎ پیوستہ دشمنانِ تو زیں گونہ مستمند ٭ یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار ٭ یہاں مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم میں مذکور کیئے ہیں۔ اور کبھی ان تینوں صنعتوں میں سی دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہیں۔ مثلاً کئی چیزوں کو اول ایک حکم میں جمع کیا۔ اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہو گی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائلم اے شیخ ٭ تو بمحراب من بہ ابروئے یار ٭ اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے میں جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا۔ اور اگر دو چیزوں کو جمع کر کے ہر ایک کا حال جدا گانہ

Marfat.com

عمر بسیست در ہواش پر و بال میزنم ٭ جب مطلب فوت نہ ہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہیں جیسے سعدیؒ کے اس شعر میں ؎ تو نیکو روش باش تا بد سگال ٭ بنقص تو گفتن نیابد مجال ٭ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم رکھنا مناسب تھا۔ مگر چونکہ مطلب فوت نہیں ہوتا ہے اس لئے جائز رکھا گیا ہے۔ تعقید معنوی کلام میں مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہے۔ جیسے جامیؒ کے اس شعر میں ؎

بیک جنبش دوبارہ سر نسودہ ٭ چو مہ ہر روز از برجے نمودہ ٭ چاند ہر روز برج سے نہیں نکلتا ہے۔ اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہ ہوتی۔

تضمین دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ ایک بیت کے معنے دوسرے بیت کے معنے کیساتھ علاقہ رکھتے ہوں۔ یعنے جب تک دوسری بیت نہ پڑھیں اس کے معنے سمجھ میں نہ آویں۔ زمانہ قدیم میں اس طرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہیں جانتے ہیں۔ جیسے کسی استاد کے یہ دو شعر ہیں ؎ ہر زمینے کانچہ دہا باشد درو ویران شود ٭ اژدہائے خسرو آزادہ نیکو سیر ٭ ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار ٭ سایۂ او نعمت است و بودنش نہیب است و فزع ٭ ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہیں ؎ آنجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت ٭ اے آیت شعور تو نازل بشان علم ٭ دست ضعیف جہل کہ در آستین شکست ٭ از عقل اولین بر باید عنان علم فارسی میں ایسی تضمین بہت ہے۔ اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال میں قطع بند بولتے ہیں۔ دوسری قسم تضمین یہ ہے کہ شعر یا غزل کسی کی لے کر اپنے اشعار کے ساتھ پیوند کریں جیسے علی حزین کے تین شعروں میں کسی استاد نے پیوند لگا کر **مخمس** لکھا ہے۔ بیاد آن پری کردم بلند از بس کہ غوغا را ٭ رسانیدم بگوش اہل گردون شور سودا را۔ کجا زہد و صلاح و پارسائی بیخبر ما را ٭ بآب از آتش مے دادہ ام خاک مصلے را ٭ بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس نقوی را ٭

Marfat.com

بیان کیا جائے تو جمع و تقسیم ہو گی جیسے ؎ بے تو چو شمع کردہ ام خندہ و گریہ کار خود ٭ خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگارِ خود ٭ اول مصرعہ میں جمع ہی اور دوسرے میں تقسیم۔ اور کبھی تینوں ایک جا جمع ہوتے ہیں جیسے ؎ مجلس دو آتش دادہ برایں از حجر واں از شجر ٭ ایں کردہ منقل را مقروان جام را جا داشتہ۔ دو آتش کو مجلس کے ثمرہ ہونے میں جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہی اور دوسرے مصرعے میں تقسیم ہی۔ پانزدہم صنعت تجرید۔ جس کے معنے لغت میں ننگا کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ کسی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کریں اور غرض اس سے اول کا صفت مذکور میں کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہی کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے۔ اور یہ صنعت اکثر تخلص میں آیا کرتی ہی ؎ مستِ ذوقِ عرفیم کز نغمۂ توحیدتو ٭ لذتِ آوازہ در کامِ جہان انداختہ ٭ اس میں متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا۔ کہ اس میں سے ایک شخص جداگانہ نکال کر اس کا حال بیان کیا۔ کہ میں عرفی کے ذوق سے مست ہوں۔ حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہی۔ شانزدہم صنعت مبالغہ۔ کہ تعریف اور مذمت میں ایسی نوبت پہونچاویں کہ وہانتک پہونچنا بعید یا محال ہو۔ اس کی تین قسمیں ہین۔ ایک یہ کہ اس حد کو پہنچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اس کو تبلیغ کہتے ہیں جیسے ؎ بر دگر عیب بین چشمے کشاید ٭ وگر زو خبر ہنر بینی نیاید ٭ یعنے ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نہ کرے۔ دوم یہ کہ عقل میں ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اسکو اغراق کہتے ہیں جیسے ؎ دلم زور و گرانمایہ چوں جگر ز فغان۔ دماغم از گلہ خالی چو خاطرم ز غبار ٭ عقل کی رو سے ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے۔ مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

زہمراہان نہ یک دل بر سر خود مہربان کردم ٭ بر آئین جرس ہر چند صد شور و فغاں کردم ٭ طفیل عشق آخر سر نوشتِ خود عیاں کردم ٭ جبین را سجدہ فرسائے در پیر مغاں کردم ٭ بہامم کعبہ دل میزنم ناقوس نزسارا ٭ چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سوخت حیرانم ٭ کہ دل از دست رفت و نوبت افتاد دست بر جانم ٭ تعرض چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم ٭ برہمن زادۂ زنار بندے بردہ ایمانم کہ سودا میکنم باکفر و زلفش دین و دنیا را ٭

تخلیع - اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے - اور یہ بھی معیوب ہے -

تخالف - قاعدے اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اس مصرعہ میں خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہو جاتا ہے -

ع - غلط کردم عہد جوانی بغفلت ٭ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کی جگہ سرمہ دادن -

تنافر - ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو - خواہ قریب المخارج ہوں یا بعید المخارج - جیسے نظامی گنجوی کہتے ہیں ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ ٭ فرو زندہ باشد بشب چون چراغ - ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎

زسم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

غرابت - غیر مانوس الاستعمال کلمات کا نام ہے - چنانچہ خدا تعالےٰ کو بجائے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا -

ضعف تالیف - اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے - جیسے لبریز کی جگہ ملبّب - اور شلوار بند کی جگہ کمر بند - اور تراشیدہ کی جگہ مترش لکھنا -

Marfat.com

سوم یہ کہ عقل و عادت دونوں کی راہ سے محال ہو۔ اُس کو غلو کہتے ہیں جیسے ؎ گر بشنود
از دہر کہ مردود کفِ تست ٭ بیروں فگند سکہ ز آغوش درم را ٭ ہفتدہم۔ صنعت
مذہب کلامی۔ یعنی کلام ایسی طرح بولیں کہ اہل کلام کے طریق پر اُس سی قیاس بنا کر نتیجہ
نکال لیں جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند ٭ بس است ایں یک آیت دلیل
دوامت ٭ اس سی قیاس یوں بنتا ہی کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہی۔ اور تو
نفع رسان ہی تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دائم ہے۔ ہیجدہم۔ صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی
علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع میں وہ علت نہیں ہے۔ ؎ یا چشم تو
ریخت خون عشاق ٭ زلفِ تو گرفت رنگ ماتم ٭ یہاں زلفوں کی سیاہی کی علت
یہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقوں کا خون کیا ہی اُن کے سوگ کے باعث
زلفوں نے لباس سیاہ کیا ہے۔ حالانکہ واقع میں زلف کی سیاہی کی یہ علت
نہیں۔ نوزدہم۔ صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم۔ یعنی تعریف کی تاکید میں ایسے
الفاظ لاویں کہ ظاہر میں ہجو معلوم ہو اور غور کریں۔ تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ
نام تو بر دل نوشت گشت عزیز ٭ مگر دلم کہ ز دستِ تو میکشد خواری ٭ بستم۔ صنعت
تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہی۔ یعنی ہجو میں ایسی الفاظ
لاویں کہ بظاہر مدح معلوم ہوں اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ
خصم تو در سایہ ہمائے بود ٭ ز بسکہ بر سرش از بہر اُستخوان آید ٭ اول مصرعہ میں خصم
کی تعریف معلوم ہوتی ہی مگر دوسرے مصرعہ سے اس کی ذلت اور ہلا کی
مفہوم ہوتی ہے۔ بست و یکم۔ صنعت استتباع۔ جسکے معنے ایکدوسرے کے
بعد لانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہیں کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اُسمیں
دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گردد ز آتش قہرِ تو جہان خاک سیاہ ٭ موجزن
گر نبود قلزمِ مہر تو دراں ٭ یہاں تعریف قہر کی اس طرح کی ہی کہ اُس سی مہر کی

مذہب کلامی — حسن تعلیل — تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح — استتباع

Marfat.com

عدول ۔ جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہیں یہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کر دے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دے یا کسی حرف کی کمی بیشی سے لفظ کو متغیر کر دے ۔ جیسے نظامی گنجوی نے وزن کی درستی کے لئے لفظ آرنی میں رائے متحرک اور لفظ معصفر میں عین متحرک کو ساکن کر دیا ہے ۔ یہ دو شعر اس کی مثالیں ہیں ؎ موسیٰ ازاں جام تہی دید دست ٭ شیشہ بگرپایۂ آرنی شکست ٭ ؎ گشت جہاں از نفش تنگ تر ٭ واز سپرش معصفری رنگ تر ٭ ایسے ہی شمس تبریز نے مفرح القلوب میں علم تیسام لون کو عمیت لکھا ہے ؎ زسی سیپارہ قرآن تا بعمیت ٭ تمام است ایں سلوک سی وصدبیت ٭ **فائدہ** ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار میں اس طرح کے تصرفات یعنی کمی وزیادتی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات جو شعرائے عرب وعجم نے کئے ہیں وہ لوگ اپنی زبان کے محاورے سے واقف اور فصاحت وبلاغت کے موجد تھے ۔ کوئی وجہ اس کی درستی انہوں نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی ۔ کسی دوسرے شخص کو جائز نہیں ہے ۔ کہ ان کی پیروی سے جس لفظ کو چاہے ان میں اپنی طرف سے تصرف کر کے متغیر کر دے ۔ مناسب یہ ہے کہ اس میں ان کی تقلید نہ کرے اور اُنکے تصرفات کو نزک کرے اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز رکھا ہے وہ آٹھ ہیں ۔ اوّل فصل یعنی کسی لفظ میں کوئی حرف زیادہ کر دینا اور اُس کے معنے نہ لینا اور وہ کئی حرف ہیں ۔ الف با موحدہ ۔ تا فوقانی ۔ یا تحتانی ۔ شین منقوطہ ۔ میم ۔ واؤ جن کا بیان معانی حروف کے بیان میں گذرا ۔ دوسرا قطع یعنے کسی لفظ کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف گرا دینا ۔ جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کر لیا ہے ؎ آبنگاہ چو عنکبوت وکوتر ٭ دربان در قیب سان بہر در ٭ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو

Marfat.com

ادماج

تعریف بھی حاصل ہوگئی۔ بست و دوم۲۲ صنعت ادماج۔ جسکے معنے لپیٹنے کے ہیں اور اصطلاح میں اُس کلام کو کہتے ہیں جس میں دو مدعا نکلیں اور اس میں اور استتباع میں یہ فرق ہی کہ استتباع مدح ہی میں ہوتا ہی اور ادماج عام ہی کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام و ادماج میں یہ فرق ہی کہ ایہام میں ایک لفظ سی دو معنی کا احتمال ہوتا ہی اور ادماج میں جملہ سے جیسے ؎ زبانِ آں پسر ترکی و من ترکی نمیدانم ٭ چہ خوش بودے اگر بودی زبانش در دہانِ من ٭ یہاں دو معنی درست ہیں کہ اسکی بولی بولتا یا اُسکی زبان چوستا۔ بست و سوم۲۳ صنعت توجیہ جسکو محتمل ضدین کہتے ہیں یعنی ایک کلام سی دو مطلب ایکدوسرے کے مخالف سمجھ میں آویں جیسے ؎ یک شیوہ شناسد غضبت عفو و مکافات ٭ یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را ٭ ایک یہ معنی کہ تیری ذات میں مکافات نہیں اور تیری کرم میں لا نہیں۔ دوسرے یہ کہ عفو تجھ میں نہیں اور تیری کرم میں نعم نہیں۔ بست و چہارم۲۴ صنعت ہزل کہ اُس سے جد مقصود ہو۔ یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کریں۔ اور واقع میں اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش ٭ از آتشِ جہنم اندیشہ کنید ٭ بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہیں۔ مگر واقع میں پند ہی۔ بست و پنجم۲۵ صنعت تجاہل العارف۔ یعنی جان کر اَن جان بنجانا۔ اور اصطلاح میں یہ ہی کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کریں جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنیں دانم ٭ کہ دامنگیر گردد خونِ من نامہربانی را ٭ یہاں تجاہل سے مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہی۔ بست و ششم۲۶ صنعت قول بالموجب جسکے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ قائل کے قول کے معنی اُسکی مراد کے خلاف لیئے جائیں جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی ٭ راست میگوئی کہ از جاں میکنم ٭ مراد قائل کی یہ تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہیں کرتے

Marfat.com

مخفف کر لینا۔ جیسے لفظ تنوّر کہ اصل میں بہ تشدید نون ہے تنور بہ تخفیف نون اس شعر میں آیا ہے ؎ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ ٭ مقام شان بہ قیامت بود چون نان بہ تنور ٭ ایسے لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جسکا آخر حرف مشدد ہے فارسی میں بہ تخفیف مستعمل ہیں چنانچہ عرفی کے اس شعر میں ؎ عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن ٭ پھر تشدید یعنے مخفف کو مشدد کر لینا۔ جیسے زر اور پر اور بر اور در و سب مخفف اساتذہ کے اشعار میں مشدد آئے ہیں۔ مثال در سعدی رح کے اس شعر میں ؎ وجودِ مردم دانا مثال زر طلاست ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش داند۔ ع نبرّد قدرِ زر و تیغ تیز ٭ نظامی ؎ اگر پائے پیل ست وگر پرّ مور ٭ بہر یک تو وادی ضعیفی و زور ٭ ایضاً ؎ شہ آن چرم ناپختہ و نیم خام ٭ بدرّد بخاید بجرص تمام ٭ پانچویں ممدودہ کو مقصورہ کر لینا۔ جیسے آغشج سے اغشج ع ز ششجہات و چہار اغشجاں تولیٰ مقصود ٭ چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا۔ جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے سعدی رح ؎ شنیدم کہ فرماندہے دادگر ٭ قبا داشتے ہر دو رو آستر ٭ ساتواں متحرک کو ساکن کرنا۔ آٹھویں ساکن کو متحرک کر لینا۔ جیسے فردوسی کے ان اشعار میں ؎ بفرمود تا بہمن آمدش پیش ٭ سخن گفت با او ز اندازہ بیش ٭ ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ٭ ز تنگ اندراں انجمن خاک خورد ٭ آمدش کی دال اور پدرم کی رکہ اصل میں متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہیں۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا۔ اس کو متحرک کر لیا ہے یا جیسے اس مصرع میں ع غریب خاک خراسان علی بن موسیٰ ٭ بن کی ب اصل میں ساکن تھی متحرک کر لی ہے ٭

Marfat.com

اُسکے معنے یہ نہ لیے بلکہ جواب میں یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہیں۔ بلکہ جان سی ہے۔ بست و ہفتم صنعت اطراد۔ جس کے معنی انتظام کے ہیں اور اس کو اطرا بھی کہتے ہیں جسکے معنے تعریف کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ ممدوح کا نام مع اُس کے باپ دادوں کے بترتیب ذکر کریں خواہ نیچے سے اُوپر تک یا اوپر سی ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشنِ دینِ محمدِ عربی ٭ ضیائے چشمِ علی نورِ دیدۂ زہرا۔ بہارِ خرمیِ خاطرِ حسین و حسن ٭ سرورِ سینۂ زین العباد و شمعِ ہدیٰ ٭ فروغِ شمعِ سبستانِ باقر و صادق ٭ غریب خاکِ خراسان علی بن موسیٰ۔ بست و ہشتم صنعت تعجب۔ کہ کلام میں کوئی بات قابل تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کیجائی جیسے ؎ سرورا سایہ یکے بیش نباشد یارب ٭ اینہمہ خاک نشین در پئے آں بالا چیست یہاں غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان محبوب کا ہی۔ بست و نہم صنعت اعتراض جسکے معنے حائل ہونے کے ہیں۔ اور اسکو حشو بھی کہتے ہیں جس کے معنے بھراؤ کے ہیں۔ اور اصطلاح میں یہ ہی۔ کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کریں کہ مطلب اُسکے بدون بھی پُورا ہو اور اُسکی تین قسمیں ہیں۔ حشو قبیح اور ملیح۔ اور متوسط۔ قبیح وہ ہے جس کے بیچ میں آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جائے۔ اور ایسا شعر کلام بلغا میں نہیں آتا اس لیئے اُس کی مثال بھی لکھنی ضرور نہیں اور حشو ملیح وہ ہے۔ جس سے کلام میں لطف اور حُسن آجائے جیسے ؎ گر بخندم واں پس از عمر لیست گوید زہر خند ٭ ور بگریم واں بہر روز لیست گوید خوگری ٭ اس میں واں پس از عمر لیست اور واں بہر روز لیست حشو ملیح ہے۔ کیونکہ ہر چند مطلب بدوں اسکے پُورا ہے۔ مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اسقدر بیرحمی ہے۔ اور حشو متوسط وہ ہے کہ نہ اُس سے

Marfat.com

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان میں - اغلاط کلام تین قسم ہیں - لفظی[۱] - معنوی[۲] - ترکیبی[۳] - اغلاط لفظی یہ ہیں کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر میں ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے ❊ نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب ❊ اس شعر میں جو پیکر مے کہا ہے یہ خطا فاحش ہے اس لئے کہ مے پیکر نہیں رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہے یا ان کی تصویر پر - اگر بجائے پیکر کے کیفیت یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا - ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو برعکس باد مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافتِ حزنش اس بیت میں ممدوح کے دوام عمر کو برعکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہے - اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہیں ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد - بشادی کہ نباشد مخافت حزنش ❊ تو کچھ قباحت نہ ہوتی - ایسے ہی فردوسی نے رستم کی ماں کی زبان سے اس کے نوحہ میں یہ شعر کہا ہے ؎ ہزار و صد و سیزدہ سالہ گرد ❊ بہانرا ندیدہ جہانش بخورد ❊ خورد کا قافیہ گرد لانا خطا کے لفظی ہے اور علم قوافی میں ہرگز جائز نہیں - داو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہئے پس اگر گرد کی بجائے مرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا - لیکن شاہنامہ میں کتنی جگہ ایسا قافیہ لایا گیا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم در نہ نجلتے می برد شاہ سرخ کو کہ شاہ رخ مے خورد - اغلاط معنوی یہ ہیں کہ معنے میں خطا واقع ہو جیسے ابوالفرج کے اس شعر میں ؎ دیدار خواست چشم زمانہ زقدر تو ❊ در گوش او نہاد قضا لن ترانیا ❊ جس حالت میں کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی تو زمانہ کے کان میں لن ترانی کہنا مناسب تھا نہ لن ترانیا کیونکہ یہاں فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی غلط ہو گئے ایسے ہی

Marfat.com

کچھ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے ع ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست۔ اس میں لفظ باد حشو متوسط ہی سیؔ ام۔ صنعت تلمیح۔ جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ کلام میں کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کی طرف اشارہ کریں جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ میگوید خلا باشد محال ❊ در خزانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن ❊ اس میں اشارہ ہی اس مسئلہ کی طرف کہ حکمار یونانی کے نزدیک خلا محال ہی جیسے ؎ تو در معاملہ اہبطوا متاع مخر ❊ کہ صحیح بود بیع وسعی نامشکور اشارہ قصۂ بنی اسرائیل کیطرف۔ جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر میں گئے تھے۔ سیؔ ویکم۔ صنعت براعۃ الاستہلال۔ جس کے معنے ہیں آغاز کی فوقیت اور اصطلاح میں یہ ہی کہ شروع کتاب یا کلام میں ایسے الفاظ لاویں۔ جو مضمون آیندہ کے مناسب ہوں جیسے مثنوی غنیمت کے شروع میں جس میں شاہد اور عزیز کا قصہ ہی یہ شعر ہے ؎ بنام شاہد نازک خیالاں۔ عزیز خاطر آشفتہ حالاں ❊ اور اس صنعت کو حسن مطلع بھی کہتے ہیں۔ سیؔ ودوم صنعت التفات۔ لغت میں پھر کر دیکھنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں یہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدل کر بیان کرنا جیسے عرفی نے قصیدہ نعتیہ میں اول اپنے آپ کو متکلم کی طرح بیان کیا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎ از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ❊ زیں باد پریشان نہ کنم زلف الم را ❊ پھر مخاطب کر دیا ہے اس شعر میں ؎ عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است ❊ آہستہ کہ راہ بردم تیغ است قدم را ❊ پھر غائب کر کے کہتا ہی ؎ از باغ نعیمش بدہ انعام و میامیز ❊ با مطلب او مطلب اصحاب شکم را ❊

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان میں

اُنمیں سے اول تجنیس ہی جسکو جناس بھی کہتے ہیں۔ جسکے معنے ہم جنس ہونے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی۔

Marfat.com

یہ شعر ہے تو نخستیں بادشاہے از عجم اندر جہان ؛ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی۔ مصرعہ اول میں ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے اور مصرعہ ثانی میں جم سے تشبیہ دی ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے اور ایسے ہی مولوی جامی رح کا یہ شعر ہے بگفتا گر بدین کارات تمام ست ؛ عزیز مصرم و مصرم مقام ست ؛ مولوی جامی رح حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہیں کہ آپ نے عالم خواب میں زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور میرا مقام شہر مصر۔ اور اُسوقت میں آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہاں مقیم تھے پس خلاف کہا اور دھوکا دیا کہ زلیخا نے ان کے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا۔ شادی کر لی۔ اور چالیس ۴۰ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت میں دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیاء علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرّا ہوتے ہیں ایسے ہی ایک جگہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت میں کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک زادگانرا ؛ نہ راہ عقل در افتادگانرا ؛ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے پر پہنچے تھے۔ اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہیں ہوتا ہے۔ نبوت کیواسطے حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہیں۔ جیسے خاقانی کے اس شعر میں ؎ بلبل کردش سجود اَنْعَمَكَ اللّٰهُ صباح ؛ خود بخود بے باز داد سُبْحَانَ اللّٰهِ جواب ؛ اصل اَنْعَمَ اللّٰهُ صَبَاحَكَ تھا بجائے اسکے اَنْعَمَكَ اللّٰهُ صَبَاحَ کہا ایسے ہی یہ شعر ہے ؎ غمزۂ اختر بہ لبست خندۂ رخسار صبح ؛ سرمۂ گیتی بشست گریۂ چشم سحاب ؛ خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے۔ ہاں خندہ رو محاورہ ہے۔ خنداں رخسار نہیں ہے اور کسی کے گریۂ چشم سے کسی کی آنکھ کا سرمہ نہیں دھلتا ہے۔ ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ہے ؎ خرمن زمرغ گرسنہ خالی کجا بود

Marfat.com

تجنیس

کہ دو لفظ بولنے میں مشابہ اور معنی میں جُدا ہوں اسکی کئی قسمیں ہیں۔ اوّل تجنیس تام کہ دونوں لفظ شمار حرف اور ہیئت اور ترکیب میں متفق ہوں پس اگر نوع میں بھی متحد ہوں یعنی دونوں اسم ہوں یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہے مثلاً ؎ بازا قبالش بصید ملک رنگیں چنگ باد ٭ تا رچنگ عشرتش باد از گسستن درامان ٭ چنگ اول بمعنی پنجہ اور دوسرا بمعنی ساز۔ اور دونوں اسم ہیں اور اگر نوع میں مختلف ہوں کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اُسکو تجنیس تام مستوفی کہتے ہیں جیسے ع امید لذتِ عشق از مدار چرخ مدار ٭ مدار اول اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی۔ دوم تجنیس مرکب کہ دونوں لفظوں متجانس میں سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب۔ پھر اگر دونوں ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہیں تو متشابہ کہتے ہیں جیسے ؎ بدریا بسوزد دل خیزران ٭ چو زد بر سمند سبک خیزران ٭ اول خیزراں مفرد ہے۔ اور دوم مرکب اور لکھنے میں یکسان۔ اور لکھنے میں متفق نہوں تو اسکو تجنیس مفروق کہینگے جیسے ؎ ساقی ازاں بادہ منصورم دہ ٭ در رگ و در ریشۂ من صورم دہ ٭ اول مصرعہ میں منصور مفرد ہے اور دوسرے میں مرکب اور لکھنے میں دونوں جدا صورت پر لکھے جاتے ہیں۔ لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے جزو سے ہوگا تو ایسی تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفودار کہتے ہیں۔ جیسے ؎ پروانہ ام دلا برخِ ہمچو شمع او ٭ پروا ندارم ار بشود جانِ من ہلاک ٭ پروا کو اگر نون ندارم میں ملایا جاوے۔ تو پُرا نہ ہوجاتا ہے۔ سوم تجنیس محرف کہ دونوں لفظ عدد حروف اور ترتیب میں متفق ہوں۔ اور ہیئت یعنے حرکت وسکون میں مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبۂ جان را ٭ محرم او بود دستِ قرآن را ٭ محرم اوّل بضم میم وکسرہ راہے۔ دوم بفتح میم وراہے۔ چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دونوں لفظوں میں سے ایک میں حرف زائدہ ہو خواہ

Marfat.com

ماہر غکان گر سنہ ایم د تو خرمنی۔ لفظ خرمنی ترکیب میں بے موقع واقع ہوا ہے اصول سے
کہ خرمنے بھی پڑھا جاتا ہے جس کے معنی میرا گدھا ہے اور کبھی لفظ غلط کو خلاف
قاعدہ شعر میں بھی ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہیں کہ وہ غلطی صحت سے اچھی
معلوم ہونے لگتی ہے۔ جیسے استاد رحمی کے یہ دو شعر ہ از ما اگر بحق تو تقصیر کے
قناد ؛ معذور دار ما را اے صاحب البریف ؛ این فا بجائے دال نہادم ز مفلسی
پیوند کردہ ام رسن موئے را یلیف ؛ اول بیت میں صاحب البرید کی جگہ
صاحب البریف کہا ہے اور دوسری بیت میں کہا کہ یہ ف جو بجائے دال لکھی ہے
مفلسی سے لی ہے اور اس میں دو طرح کا لطف ہے ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردے
میں اظہار مفلسی کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیے تھے سب حرف
ہو گئے اور میں قافیوں کی طرف سے مفلس ہو گیا اس سے دال کو فاء مفلسی سے بدلکر
قافیہ کیا گیا۔ **توارد**۔ اسے کہتے ہیں کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا
کسی کے کلام میں آجائے اور اس کو اس بات کی خبر نہ ہو کہ یہ دوسرے کا ہے۔ جیسے
امیر خسرو رح کے اس شعر میں نظامی گنجوی رح کے مصرعہ سے توارد ہوا ہے امیر خسرو ؎ اے
صفت تو بندہ نوازندگی ؛ از تو خدائی و دلبندگی ؛ نظامی رح ؎ دو کار ست
با فر و فرخندگی ؛ خداوندی از تو زما بندگی ؛ مولوی عبدالرحمن جامی رح کو زلیخا
میں نظامی رح کی کتاب شیریں خسرو کے ابیات و مضامین میں اکثر توارد واقع ہوا ہے۔ جیسے
یہ اشعار جامی رح کے ؎ مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ؛ دگر میزاد کس سشیوم نمیداد ؛
نظامی رح ؎ مرا اے کاشکے مادر نزادے ؛ دگر زادے بخور دے سنگ بدادے ؛
ایضاً جامی رح ؎ زن از پہلوئے چپ شد آفریدہ ؛ کس از چپ راستی - گزند ندید
نظامی رح ؎ زن از پہلوئے چپ گویند بر خاست ؛ نیاید ہرگز از چپ راستی راست
اسی واسطے بعضوں نے لکھا ہے کہ مولوی جامی رح اور خسرو رح دہلوی نے

Marfat.com

اول میں جیسے ع باشکوہ کوہ حلمت ابرگریاں برجبال۔ یا بیچ میں زائد ہو۔ جیسے ع خندہ زد اندر ہوا ببرق او برق دار ٭ خواہ آخر میں زائد ہو اور اُسکو مطرف بھی کہتے ہیں جیسے ع آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن ٭ اور بعض اوقات ایک کے آخر میں دو حرف زائد ہوتے ہیں۔ اس صورت میں تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہی جیسے ؎ اگر میان یم اندر صدف ندیدستی ٭ نگاہ کن قلم او دران خجستہ یمین ٭ یم اور یمین میں تجنیس مذیل ہی۔ پنجم تجنیس مضارع کہ دونوں لفظوں کے حروف عدد اور ہیئت میں یکساں ہوں۔ مگر ایک حرف دونوں میں ایک نوع کا نہیں بلکہ اُس کا قریب المخرج ہی اور اسکی تین صورتیں ہو سکتی ہیں کیونکہ حرف مذکور یا شروع میں ہوگا یا بیچ میں یا آخر میں اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان ٭ سخن از ظرہات میگوید ٭ وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست ٭ آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی ٭ اور اگر دونوں قریب المخرج نہوں۔ بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہینگے اور اُس کی بھی تین صورتیں ہیں کہ حرف مذکور اول میں ہوگا۔ یا وسط میں یا آخر میں۔ مثال اول ع جنگ را درویش نباشد سنگ ٭ مثال دوم ؎ در روے من زغمزہ کمانہا کشیدۂ ٭ برجان من زظرہ کمینہا کشادۂ۔ مثال سوم ع بباب رحم در آو مکن نفس برباد ٭ ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونوں لفظ متجانس بدوں فاصلہ کے پیہم آویں جیسے ع اگرچہ ہست گلت راچو من ہزار ہزار ٭ مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار ٭ ہفتم تجنیس خط۔ جس کو تصحیف کہتے ہیں وہ یہ ہی کہ دونوں لفظ صورت میں ایک ہوں صرف لفظوں کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوباں کہ گردِ لب خطِ مشکیں کشیدہ اند ٭ خط برحیاتِ عاشقِ مسکین کشیدہ اند ٭ ہشتم۔ تجنیس قلب کہ دونوں لفظوں کے حروف شمار میں اور

تجنیس مضارع

تجنیس مکرر

تجنیس خط

Marfat.com

نظامی گنجوی رح کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ان دونوں کی نظم میں کوئی ایسی داستان نہیں ہے کہ جس میں نظامی رح کے ایک دو مصرعہ یا شعر نہ ہوں ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی رح کا کلام ان دونوں کی مزاولت میں بہت رہا ہے اس لئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانوں تک نہ پہنچا ہو اس میں توارد نہیں ہوتا ہے اور اگر کہیں اتفاقاً ہو جاتا ہے تو مذموم نہیں بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اسکی فکر اُستاد کی فکر سے جا ملی۔ اور جو لوگ مولوی جامی رح اور خسرو رح دہلوی کی طرف سرقہ کی نسبت کرتے ہیں محض غلط ہے۔ سرقہ اُسے کہتے ہیں کہ کوئی شاعر کسی استاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بتغیر الفاظ اپنے شعر میں لاوے اور توارد اور سرقہ میں فرق یہ ہے کہ توارد نادانستہ ہوتا ہے اور سرقہ دانستہ۔ جیسے علی حزین کا شعر ؎ اے وائے براسیری گر یاد رفتہ باشد ؛ در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد ؛ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ آن صید مسکین چہ بیداد رفت ؛ کہ در دام از یاد صیاد رفت ؛ بعضوں کے نزدیک اس صورت میں سرقہ جائز ہے کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو۔ جیسے ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے۔ ؎ زبسکہ گرد غمت بست بر جگر ناخن ؛ چو پشت ماہیم از پائے تا بسر ناخن ؛ غیاثا حلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم و ناخن دران نشست ؛ چوں پشت ماہی است سراپائے سینہ ام ؛ ایسے ہی یہ شعر ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا مو فشانی دشت پر سنبل شود ؛ در بدر یا رخ بشوئی خار ماہی گل شود ؛ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے ؎ گر بدریا افتد از عکس جمال تو فروغ ؛ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل ؛

باب ہم صنائع کے بیان میں

Marfat.com

نوع میں متفق ہوں مگر ترتیب میں مختلف ہوں اور اسکی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہوجاویں تو اُسکو قلب کل کہتے ہیں۔ جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد ٭ دوسرے یہ کہ نامرتب بدلیں جیسے ع شرک در شکر نعمتِ ایمان۔ اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اسکو آخر سی پڑھیں تو اول جملہ حاصل ہوجاوی تو اُسکو قلب مستوی کہتے ہیں جیسے مرادے دارم۔ اور برآید یارب اور اگر دو لفظ جو ایک دوسرے کے قلب ہوں۔ شعر یا مصرعہ میں اس طرح آویں۔ کہ ایک شروع میں ہو اور دوسرا آخر میں تو اُس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنّح یعنے بازودار کہینگے جیسے ع راز نہفتہ فاش شد از نالہائے زار ٭ دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سی مشتق ایک مصرعہ یا بیت میں جمع ہوں جیسے ع با من قران کنند و قرینان من نیند ٭ اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونوں کے مشابہ ہوں تو اُس کو شبہ اشتقاق کہتے ہیں جیسے ؎ خضر الہامی کہ چون اسکندر شکر کشد و جہاں کشاید ٭ اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات میں سے لکھتے ہیں۔ سوم صنعت رد العجز علے الصدر۔ اسکا جاننا عروض کی اصلاح جاننے پر موقوف ہی وہ یہ ہی کہ عروضیوں نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہیں۔ مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونوں مصرعوں کے جو درمیانی رہی اُنکو حشو کہتے ہیں تو اس صنعت کے یہ معنی ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم میں وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع میں آیا ہی جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنوں اینست علاجم بس ٭ زنجیر دو زلف تو دو پائے من شیدا ٭ لیکن تین صورتین اس کی اور ہیں۔ اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو میں واقع ہو دوم یہ کہ عروض میں واقع ہو۔ سوم یہ کہ ابتداء میں واقع ہو۔ تو صورت اول کے ساتھ ملکر چار صورتیں ہوئیں۔ اور

صنعت رد العجز علی الصدر

Marfat.com

یعنی وہ باتیں جن سے کلام میں خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہیں **اوّل صنائع معنوی**۔ جن سے معنوں میں خوبی آئے گو معنوں کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہوں **دوم صنائع لفظی**۔ کہ صرف الفاظ ہی میں حسن ظاہر ہو اس لئے اس بات کو دو فصلوں میں بیان کیا جاتا ہے مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیے کہ صنائع نظم اور نثر دونوں میں ہوتی ہیں لیکن چونکہ منظوم مثالوں کا یاد کرنا سہل ہے اس لئے ہم مثالیں نظم ہی کی لکھیں گے۔

فصل اول صنائع معنوی کے بیان میں۔ صنعت اول طباق ہے

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کلام میں دو معنی ایک دوسرے کی ضد ذکر کریں۔ جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم توئی ÷ پس اگر ہر دو بیت رنگ ہوں تو اس صنعت کو تدبیج کہیں گے۔ جیسے ؎ دندان نکنی سپید تا لب ÷ از تپ نہ کنم کبود ہرگز دم ÷ اور اگر دو یا زیادہ معنی ذکر کر کے پھر اُن کے اضداد ذکر کریں تو اس صنعت کو مقابلہ کہیں گے۔ جیسے ؎ مخالفان تو مردود چوں جواب خطا ÷ موافقان تو مقبول چوں سوال صواب ÷ **دوم مراعاۃ النظیر**۔ جس کو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہیں یہ ہے کہ کئی چیزیں جن میں مناسبت ہو ایک جا ذکر کریں۔ جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید وقت بزم ÷ برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم ÷ اور اسمیں داخل ہے صنعت تشابہ الاطراف یعنی کلام ایسی شے کے ساتھ ختم کریں جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو۔ جیسے ؎ نامۂ تہدید چون ساز درقم ÷ در کفش تیغ دو دم گردد قلم ÷ اور اس میں ملحق ہے ایہام تناسب کہ کلام میں ایسے معانی جمع کریں کہ انکو آپس میں مناسبت نہیں مگر ایک لفظ اپنے دوسرے معنی کے لحاظ سے البتہ متناسب ہے، جیسے ؎ ادوم خلق در مسدس گیتی ÷ بوئے مثلث بہر مشام برآمد یہاں مثلث سے بوئے خوش مراد ہے اسکو مسدس سے کچھ نسبت نہیں مگر مثلث کے دوسرے معنے مسدس کے متناسب ہیں **سوم صفت تشبیہہ**۔ اسکے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم میں ہو چکا ہے

Marfat.com

اُن کی پھر چار چار صورتیں ہیں۔اس لیے کہ دونوں لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پہ ہوں گے تو سب صورتیں سولہ ہوئیں۔ اول کی مثال ہم نے لکھدی ہی باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ کے لکھے دیتے ہیں۔ مثال اس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز میں ایک سے لفظ ہوں ؎ یوسف ماست ببازار کتوں حلوہ فروش ٭ زاہد از گوشۂ خلوت دلِ خود را باز آر ٭ مثال اُس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہوں ؎ در عاشقی و دلبری ای دلبر شیریں ٭ من رنجہ چو فرہادم و تو ظرفہ چو شیریں ٭ مثال اس صورت کی کہ ابتدا اور عجز ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ

اور مثالین انہیں پر قیاس کر لینی چاہئیں۔ چہارم۔ صنعت لزوم مالا یلزم۔ یعنے لازم کر لینا ایسی بات کا جو ضروری نہو۔ ہر چند اصطلاح میں اس کا نام ہی کہ حروف روی یعنی قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جائے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس میں لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے۔ حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت میں جس صنعت میں یہ بات پائی جاویگی۔ کہ کوئی خاص التزام کر لیا ہوگا وہ بھی اسی میں شامل ہی۔ چنانچہ ایک صنعت معاد ہی کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر میں آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اُسی سے ہو جیسے اس قطعہ میں قطعہ

ناید بر من دلبر آسایش جانم ٭ جانم طیران میکند انجام ندانم ٭ دانم نرود پائے تمنارہ مقصود ٭ مقصود دلے نیست جزایں شور و فغانم ٭ اور اسی میں یہ بھی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کر لیا جاوی۔ کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سی خالی نہو۔ جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُسکے ہر مصرعہ میں شتر اور حجرہ موجود ہے۔ اسکا مطلع یہ ہی ؎ مرا غم ست شتر بارہا بحجرۂ تن ٭ شتر دلی نکنم غم کجا و حجرۂ من ٭ اور

Marfat.com

یہاں صرف اس کے اقسام کا ذکر ہوتا ہی۔ اوّل معلوم کرنا چاہیے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہے یعنی اگر وجہ شبہ مذکور نہیں ہوتی ہی تو اُس کو تشبیہ مجمل کہتے ہیں۔ جیسے چشم نرگس ست اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے۔ جیسے چشم چون نرگس ست در حسن ولطافت دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہے تو تشبیہ مرسل بولتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال ہیں اور اگر مذکور نہ ہو تو موکد کہتے ہیں جیسے چشم نرگس۔ اور ایک قسم باعتبار مشبہ کے ہے کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثالیں ہیں اور مذکور نہ ہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہیں جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالشِ عناب داد ٭ اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہیں۔ چنانچہ اسکی مثالیں استعارہ کے ذکر میں بہت لکھی گئی ہیں پھر صرف تشبیہ کی قسمیں پانچ ہیں اوّل۔ تشبیہ مشروط جس میں مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوئے تو ٭ لیک بقامت رسد سرو اگر روان شود ٭ قدیار کی مشابہت کے لئے سرو میں روانی کی شرط ہے۔ دوئم تشبیہ عکس کہ دو چیزوں سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کریں جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس ٭ صبح گردد چو شام تیرہ شعار ٭ سوئم تشبیہ تسویہ۔ کہ اپنی اور محبوب کی ایک چیز کو مشابہ کریں۔ جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ ست ٭ تنش چو موئے میان تو لاغری دارد ٭ چہارم تشبیہ اضمار۔ کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہیں اور واقع میں تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن ٭ گشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن ٭ ظاہر میں تشبیہ معلوم نہیں ہوتی مراد یہ ہے کہ میں عاشق مثل غنچۂ دریدہ پیرہن کے ہوں اور غرق بخون مثل لالہ کے۔ پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دیں پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دیں۔ جیسے ؎ سرو را قدیار میگویند سرو چو بلبت نا تراشیدہ۔ چہارم صنعت مشاکلت جسکے معنے ہیں ایک دوسرے

مجمل
مفصل
مرسل
موکد
مطلق
کنایہ
استعارہ
تشبیہ مشروط
تشبیہ عکس
تشبیہ تسویہ
تشبیہ اضمار
تشبیہ تفضیل
صنعت مشاکلت

Marfat.com

اِسی قبیل سے یہ ہی کہ مصرعہ میں چیزون کا عدد مخصوص کردے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ میں چار چیزین ذکر کی ہیں اُسکے اشعار یہ ہیں ؎ جمع آمدہ بہر خدمت وپاس ٭ ادریس ومسیح وخضر والیاس ٭ بستہ کمراں چو حلقہ قدخم ٭ کیخسرو وسام وزال ورستم ٭ مستسقی جرعہ وقت تعجیل ٭ جیحون وفرات ودجلۂ نیل ٭ روزی طلب آمدہ دمادم ٭ دیو وملک وپری وآدم ٭ اور ایک صنعت قطع الحروف ہی یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام میں کوئی معین حرف تہجی نہ آوے مثلاً الف نہ ہو جیسے اس رباعی میں رباعی خورشید سپہر سروری ختمِ رسل ٭ درمسلک عقل رہرو جزو وکل ٭ درچشمِ خرد چیست رخش گلشن قدس ٭ جبرئیل بود درحمنش یک بلبل ٭ ایک صنعت منقوطہ ہی۔ یعنے یہ التزام کرنا کہ کوئی حرف بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زیں جشن ٭ اور ایک صنعت غیر منقوطہ ہی جسکو مہملہ کہتے ہیں یعنے کلام میں ایسے الفاظ لانے جن میں نقطہ نہ ہو جیسے ع کحل مردم گردِ راہِ دلدل رہوارا و ٭ اور ایک صنعت رقطا ہی جسکے معنے سیاہی میں سفیدی ملے ہوئے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ کلام میں ایسے الفاظ لاویں کہ ایک حرف نقطہ دار اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع زلف سیہ تو جانِ من دزدیدے ٭ اور ایک صنعت خیفا ہی جسکے معنے اُس جانور کے ہیں کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو۔ اور اصطلاح میں ایسے کلام کو کہتے ہیں جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو۔ اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع روح جنبش دہد ہیں گلہا ٭ اور ایک صنعت فوق النقاط ہی۔ جس میں اوپر ہی نقطے ہوں جیسے ؎ تا دشنۂ غمزہ راند دردل ٭ زخمش دُر خون فشاند بردل ٭ اور ایک صنعت تحت النقاط۔ ہے کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہوں جیسے ؎ بدیر وکعبہ گردیدم بہر سو ٭ چو او بسیار کم دیدم پریرو ٭ اور ایک صنعت مقطع ہی۔ جس کے سب حرف لکھنے میں جُدا جُدا

Marfat.com

کی شکل ہونا وہ یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کریں جو پاس کے الفاظ کی مناسبت ہو۔ جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ پیشتر است ٭ عبث بخرقۂ خود بخیہ میزند درویش ٭ یہاں خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ میں بخیہ خرقہ کا ذکر ہے۔ پنجم صنعت مزاوجت وہ یہ ہے کہ دو معانی دو شرط وجزا میں واقع ہوں اور جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو۔ جیسے ؎ چون مرا بینی شود لطف مبدل باعتاب ٭ چون ترا بینم شود صبرم بدل با اضطراب ٭ یعنی میرے دیکھنے سے تیرے صفات میں تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے میری صفات میں۔ غرضیکہ تبدیل صفات دونوں صورتوں میں ہے اور مزاوجت کے معنے لغت میں جوڑا ہونے کے ہیں۔ ششم صنعت ارصاد۔ لغت میں اس کے معنی راہ پر نگہبان بٹھانے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں یہ ہے کہ شعر کے شروع میں ایسا لفظ لاویں جس سے معلوم ہوجاوے کہ قافیہ میں یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم شود بخت بدش ٭ ہر گوہ چون بخت روئے برین آستان نہاد ٭ یہ شعر اس قصیدہ کا ہے جسکی بنا قافیہ ن پر ہے اس لئے اول مصرعہ میں آستان کے آنے سے معلوم ہوجائیگا کہ شاعر آخر میں آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہیں۔ ہفتم صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہیں یہ ہے کہ کلام میں جو جزو مقدم کیا تھا اسکو پھر مؤخر کردیں اور مؤخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم ٭ یعنے دارم ہمیشہ ہمدم دل ٭ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کے باعث اس سے انکار کریں اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولیں جیسے ؎ دلم رفت آنکہ با صبر آشنا بود ٭ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود۔ نہم صنعت توریہ۔ یعنے چھپانا۔ جس کو ایہام بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنے ہوں قریب اور بعید اور مراد قائل کے معنی بعید ہوں جیسے ؎ بجرمہ توان آتش افروختن۔ پس آنگہ درخت کہن سوختن ٭ کہ سخرمہ کے معنی بعید یعنی پنگاری مراد ہے ایسے ہی ایہام کو

Marfat.com

لکھے جائیں جیسے ؎ رُخِ زرد دارم ز دوریٔ آن در ٭ ندیدہ داغ در دم درونِ دل آزر ٭ اور ایک صنعت موصل ہی جس میں التزام کیا جائے کہ کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکھ سکیں۔ موصل بدو حرف جیسے ؎ چو من کاست گوئی شبِ فرقتِ تو ٭ مہ تو کہ باشد بدینگونہ لاغر ٭ اور سب سے آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہے اور پھر موصل بچہار اور پھر موصل بہ پنج اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال یہ ہے ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب ٭ اور ایک صنعت واسع الشفتین ہی کہ اُسکے پڑھنے میں دونوں لب نہ ملیں جیسے ؎ در رہی گر ترا گذار شدہ ٭ سر راہِ تو سر شمار شدہ ٭ اور حقیقت میں یہ صنعت قطع الحروف میں سی ہی۔ کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دو لب نہیں ملتے۔ اور اگر یہ التزام کیا جاوے کہ ہر کلمہ میں ان حروف میں سے ضرور ہو تو واصل الشفتین کہلائے گی جیسے ؎ بت من دمبدم فریب مدہ ٭ بہ لبِ من لبِ پیالہ بنہ ٭ اور ایک صنعت سجع ہی جس کا حال نثر کے اقسام میں بیان ہو چکا۔ اور ایک صنعت ذو القافیتین ہی کہ ایک شعر میں دو قافیئے لاوین جیسے ؎ عقل و فرمان کشیدنی باشد ٭ عشق و ایمان چشیدنی باشد ٭ اور کبھی ردیف کو دونوں قافیوں کے درمیان لاتے ہیں اور اُسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہیں۔ حاجب آڑ کو کہتے ہیں۔ یعنی دونوں قافیوں میں ردیف مذکور حائل ہو گئی ہی جیسے ؎ اے شاہِ زمین بر آسمان داری تخت ٭ پیری تو بدانش و جوان داری بخت ٭ اسمیں داری ردیف ہے۔ اور اسکے اِدھر اُدھر دو دو قافیے ہیں۔ اور ایک صنعت متلون ہی کہ شعر دو بحروں مختلف میں پڑھا جاوے جیسے مثنوی ابلی شیرازی کی جس کا نام سحر حلال ہے اسکے اشعار یہ ہیں ؎ ای شدہ در خانۂ جان منزلت ٭ خانۂ جان یافتہ زاں منزلت ٭ اے شدہ مہر رُخ تو زینِ چرخ ٭ چرخ ازان آمدہ در عین چرخ ٭ اگر اضافات کو مختصر

موصل

واسع الشفتین

صل الشفتین ذو القافیتین

متلون

Marfat.com

ایہام مجرد کہتے ہیں اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہے جسمیں معنی قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہیں۔ جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبائے تو ٭ در کسے انکار ایں معنی کند روشن کنم ٭ یہاں روشن کنم کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ آنکھ کو روشن کردوں اور دوسرے یہ کہ واضح کردوں۔ اور مراد یہی ہے اور مناسبات معنی اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ معنی بھی اس جا درست ہو سکتے ہیں پس غرض تو ریہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنی بعید مراد ہوتے ہیں اور معنی قریب بھی چسپاں ہو سکتے ہیں۔ دہم صنعت استخدام۔ جس کے معنے خدمت لینے کے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دو معنی والے لفظ سے ایک جا ایک معنی مراد لیں اور اسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لیں جیسے ؎ تا بہ بزم خویش مارا دادہ است آں سرو بار ٭ از نہال قامتش آنرا شدیم امیدوار ٭ لفظ بار سے اوّل مصرعہ میں۔ دخل مراد ہے اور دوسرے مصرعے میں اسکی ضمیر سے پھل مراد ہے۔ یازدہم صنعت لف ونشر۔ لغت میں لف کے معنی لپیٹنا اور نشر کے معنی پھیلانا اور اصطلاح میں یہ ہے کہ چند چیز کو اولاً مفصلاً یا مجملاً ذکر کریں اسکو لف کہتے ہیں پھر اسیقدر چیزیں اور ذکر کریں کہ ہر ایک کو پہلے اشیاء سے علاقہ ہو اسکو نشر کہتے ہیں پس اگر لف اور نشر کے اشیاء کی ترتیب متحد ہو یعنی لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اسکی دوم کو نشر کی دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہیں گے۔ جیسے ؎ برید و درید و شکست و بہ بست ٭ یلان را سر و سینہ و پا و دست ٭ اسمیں برید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے اور بست سے دست کو۔ اور اگر دونوں کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولیں گے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎ گل و نرگس بہم بر اہل ابصار ٭ نمودہ جلوہ ہائے چشم و رخسار ٭ دوسرے یہ کہ مختلف ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب ٭ گلبرگ تر و سرو سہی سنبل سیراب ٭

Marfat.com

کرکے پڑھو۔ تو وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا۔ اور اگر کھینچکر پڑھو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اُس میں شاعر نے یہ بھی کمال کیا ہی کہ ہر شعر ذوقافیتین ہی۔ اور دوسرے قافیہ میں صنعت تجنیس ہی اور متلون کے اقسام میں ایک منقوص ہی کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کر دیا جائے تو رباعی کا وزن رہ جائے۔ اور معنے بدستور رہیں جیسے ؎ درد ہجر آمد وافزود مرا حسرت وغم ٭ صبر و آرام شد از جانم و با دوست بہم اسکا وزن رمل مجنون ہی لیکن اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو۔ تو رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور اسی کی قسم محذوف ہے۔ کہ مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجائے جیسے ؎ در غالیہ دان بنیم آن تنگ دہاں لیکن ٭ سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری ٭ اسکا وزن ہزج اور اخرب ہے، مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہی کہ اعداد بترتیب یا بے ترتیب ذکر کریں۔ جیسے ؎ یک دو شد از سہ حرفش چار اصل و پنج شعبہ ٭ شش روز و ہفت اختر نہ قصر و ہشت منظر ٭ یعنی اُسکے جاہ سی کہ تین حرف کا ہی یہ شیا، دونی ہوگئیں اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہی کہ کسی موصوف کی پیہم صفات مذکور کریں جیسے ؎ خداوند بخشندۂ دستگیر ٭ کریم خطا بخش و پوزش پذیر ٭ اور ایک صنعت توشیح ہی جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہی کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاویں کہ ہر مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کریں تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے سی حاصل ہو۔ اور اسی طرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری میں پڑھا جاوی یہ سب تفنن طبع کیلئے ہیں تنبیہ منشی کو چاہیئے کہ جب لفظی صنعتوں کی طرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا۔

منقوص

مذموم

تنسیق الصفات

Marfat.com

اور لف اور نشر میں بہتر وہ ہوتی ہے کہ کئی لف اور کئی نشر جمع ہو جائیں جیسے اس شعر میں ؎ جان و دل وئی عدد تو روز و شب ٭ از وعدہ وعید تو پر نور نار باد ٭ اس میں چار بار لف کیا ہے اور اسی قدر نشر کیا ہے۔ دوازدہم ۱۲ صنعت۔ جمع کہ کئی چیزوں کو ایک جگہ میں اکٹھا کیا جائے جیسے ؎ شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیکبار ٭ داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او ٭ چھ ۶ چیزوں کو آسان ہونے میں اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم ۱۳ صنعت تفریق۔ کہ ایک طرح کے مشابہ چیزوں میں فرق بیان کیا جائے جیسے ؎ زین چکد آب و زان ببارد خون ٭ مژۂ من کجا و ابر بہار کجا ٭ یعنی مژہ اور ابر باہمد گر مشابہ ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ ایک میں سے خون نکلتا ہے اور دوسرے میں سے پانی۔ چہاردہم ۱۴ صنعت تقسیم کہ اوّل چند اشیاء ذکر کریں اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ ذکر کریں اور اس میں اور لف و نشر میں یہی فرق ہے کہ لف و نشر میں تعیین متکلم کی طرف سے نہیں ہوتی۔ مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے ؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست ٭ پائے کہ رہ وصل نوشتی بپیوست ٭ زاں دست کنون در گل غم دارم پائے ٭ زاں پائے کنون بر سر دل دارم دست ٭ اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کر دی جاویں جیسے ؎ پیوستہ دشمنانِ تو زین گونہ مستمند ٭ یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار ٭ یہاں مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم میں مذکور کئے ہیں اور کبھی ان تینوں صنعتوں میں سے دو دو ملا کر مرکب کر لیتے ہیں۔ مثلاً کئی چیزوں کو اوّل ایک حکم میں جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہو گی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائیم اے شیخ ٭ تو بمحراب و من بہ ابروئے یار۔ اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے میں جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا۔ اور اگر دو چیزوں کو جمع کر کے ہر ایک کا حال جداگانہ

Marfat.com

کہ گویا زربفت کی جھول گدھے کو پہنا دی۔

باب دہم عروض وقوافی کے مختصر بیانمین

اس میں دو فصلیں ہیں اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہیں۔

اصطلاحات

وزن - عروضیوں کی اصطلاح میں دو کلموں کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہیں۔ اگرچہ حرکتوں میں اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہی۔ یعنی جتنی حرکتیں اور سکون ایک میں ہیں اُتنی ہی دوسرے میں ہین۔ گو حرکتیں دونوں کلموں کی مختلف ہیں۔

بحر - چند کلمات موزون کا نام ہے۔ جن پر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہیں

رکن - بحر کے اجزا میں سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین۔ یا افاعیل وامثال بولتے ہین۔

اصول - رکن کے اجزا کو کہتے ہیں۔

تقطیع - کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہیں اور اس طرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو۔ اور اس کی تفصیل اور کیفیت مشروحًا آگے مرقوم ہوگی۔

زحاف - شعر کے ارکان میں اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جاوے۔ یا کچھ زائد ہو جاوے تو اُس تغیر کو زحاف کہتے ہیں اور اُس رکن کو جس میں زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہیں۔ اور اُس بحر کو بھی جس میں رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہیں۔

سالم وہ بحر یا رکن جس میں تغیر نہ ہوا ہو۔

Marfat.com

بیان کیا جائے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ بے تو چو شمع کرد ہ ام خندہ و گریہ کار خود ؛ خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگار خود ؛ اول مصرعہ میں جمع ہے اور دوسرے میں تقسیم اور کبھی تینوں ایک جا جمع ہوتے ہیں جیسے ؎ مجلس دو آتش دادہ بریں از جمروان از شجر ؛ ایں کردہ منقل را مقروان حمام را حصا داشتہ ۔ دو آتش کو مجلس کے شعرہ ہونے میں جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ میں تقسیم ہے ۔ پانزدہم ۔ صنعت تجرید ۔ جس کے معنے لغت میں ننگا کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ کسی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کریں اور غرض اس سے اول کا صفت مذکور میں کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص میں آیا کرتی ہے ؎ مست ذوق عرفیم کز نغمۂ تو حیدلو ؛ لذت آوازہ در کام جہاں انداختہ ؛ اس میں متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اس میں سے ایک شخص جداگانہ نکال کر ۔ اس کا حال بیان کیا کہ عرفی کے ذوق سے مست ہوں ۔ حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے ۔ شانزدہم ۔ صنعت مبالغہ ۔ کہ تعریف اور مذمت میں ایسی نوبت پہنچا دیں کہ وہاں تک پہنچنا بعید یا محال ہو ۔ اس کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس حد تک پہنچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اس کو تبلیغ کہتے ہیں ۔ جیسے ؎ برو گر عیب بین چشمے کشاید ؛ وگرز و ہیچ ہنر بینی نماید ؛ یعنے ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب ہوئی نہ کرے دوئم یہ کہ عقل میں ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اس کو اغراق کہتے ہیں جیسے ؎ دلم ز درد و گرانمایہ چون جگر ز فغاں ۔ و تا غم از گلہ خالی چو خاطرم و غبار ؛ عقل کی رو سے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

فصل اوّل عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جس میں نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اس میں ذکر بحرون کا اور اُن کے ارکان وزحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جن سے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہیں دو ہیں۔

سبب اور وتد۔ لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہیں اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمیں ہین۔ اوّل سبب خفیف جس کے دو حرفوں میں سے اول حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے سر۔ دوّم سبب ثقیل جس کے دونوں حرف متحرک ہوں جیسے لفظ سر ترکیب اضافی میں مثلاً سر من۔

اور وتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اوّل مجموع جسکے تین حرفوں میں سے اول کے دو حروف متحرک ہوں جیسے قلم۔ دوّسرا وتد مفروق جسکے تین حرفوں میں سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونوں حرف متحرک ہوں جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی میں مثلاً مشق جلی اور فارسی میں سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہیں پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی۔ اَب معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ ان دونوں اصول سے سات ارکان بحروں کے بنتے ہیں جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہیں دو رکن پنج حرفی ہیں۔ یعنی فعولن اور فاعلن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہیں یعنی مفاعیلن مُستفعِلُن۔ متفاعِلُن۔ فاعلاتُن۔ مفعولات۔ پنج حرفی ارکان میں ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہی۔ پس اگر سبب کو۔ پہلے بولیں تو فاعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو پہلے بولیں تو فعولن ہوتا ہی اور مفاعیلن اور مستفعلن میں ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہیں اول میں وتد مقدم ہی اور دوم میں دونوں سبب خفیف مقدم ہیں اور متفاعلن میں ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے

Marfat.com

سوم یہ کہ عقل وعادت دونوں کی راہ سے محال ہو اُسکو غلو کہتے ہیں۔ جیسے ؎
گر بشنوی از دہر کہ مردود کفِ تست ٭ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را ٭ ہفتدہم صنعت
مذہب کلامی۔ یعنی کلام ایسی طرح بولیں کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے قیاس بنا کر نتیجہ
نکال لیں جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند ٭ بس است این یک آیت دلیل
دوامت ٭ اس سے قیاس یوں بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے
اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دائم ہے۔ ہیجدہم۔ صنعت حسن تعلیل۔
کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع میں وہ علت نہیں ہے ؎ یا چشم
تو ریخت خون عشاق ٭ زلف تو گرفت رنگ ماتم ٭ یہاں زلفوں کی سیاہی کی
علت یہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقوں کا خون کیا ہے ان کے سوگ کے باعث
زلفوں نے لباس سیاہ کیا ہے۔ حالانکہ واقع میں زلف کی سیاہی کی یہ علت نہیں
نوزدہم۔ صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم۔ یعنی تعریف کی تاکید میں ایسے الفاظ
لاویں کہ ظاہر میں ہجو معلوم ہو اور غور کریں تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو
بر دل نوشت گشت عزیز ٭ مگر درم کہ ز دست تو میکشد خواری ٭ بستم۔ صنعت تاکید
ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے۔ یعنی ہجو میں ایسے الفاظ
لاویں کہ بظاہر مدح معلوم ہوں اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ
خصم تو در سایہ ہمائے بود ٭ زبسکہ بر سرش از بہر استخوان آید ٭ اول مصرعہ میں خصم
کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔ مگر دوسرے مصرعہ سے اس کی ذلت اور ہلاکی مفہوم
ہوتی ہے۔ بست ویکم۔ صنعت استتباع۔ جس کے معنے ایک دوسرے کے پیچھے
لانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ ایسی طرح مدح کی جاوے کہ اس میں دوسری
مدح حاصل ہو جیسے ؎ گر دوز آتش قہر تو جہان خاک سیاہ ٭ موج زن گردد
نبود قسلزم مہر تو دران ٭ یہاں تعریف قہر کی اس طرح کی ہے کہ اس سے مہر کی

Marfat.com

اور فاعلاتن میں وتد مجموع دو سببوں خفیف کے درمیان میں ہی اور مفعولات میں دو سبب خفیف اول میں ہیں اور وتد مفروق آخر میں۔

تنبیہ۔ سوائے ان سات رکنوں کے ایک رکن اور مشہور ہی یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجۂ حال میں مستعمل نہیں اسواسطے نہیں لکھا گیا۔

اب ان ارکان سی بحرین بنتی ہیں اور وہ اگرچہ گنتی میں اُنیس ہیں مگر جو بالفعل مروج ہیں اور اُنپر شعرا اکثر شعر کہتے ہیں وہ گیارہ ہیں اس تفصیل سی رجز۔ رمل۔ کامل متدارک۔ متقارب۔ ہزج۔ یہ چھیوں بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور خفیف۔ سریع۔ مجتث۔ مضارع۔ منسرح۔ یہ پانچ بحریں دو دو رکنوں کے کئی بار ہونیسے بنتی ہیں۔ مگر کسی بحر میں ارکان چھ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ چھ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہیں او آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرع مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنوں سی اور مثمن کا چار سی۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیوں نے تعداد تغیرات کی جو ارکان میں ہوتے ہیں۔ اکتالیس لکھی ہیں۔ مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان میں آتے ہیں۔ اور بعض اس طرح کے ہیں کہ اشعار مروجۂ حال میں واقع نہیں ہوتے لہذا اُن کو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے۔

پس جاننا چاہیئے۔ کہ جو تغیرات ارکان میں ہوتے ہیں۔ اُن میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ صرف ایک ہی رکن میں ہوتے ہیں۔ اور بعض کئی رکنون میں آسکتے ہیں جو زحاف کہ اول ہی رکن میں ہوتے ہیں۔ اور مروج بحروں میں مستعمل بھی ہیں وہ گنتی میں چار ہین **اوّل** ثلم بفتح ثا مثلثہ وسکون لام اُس زحاف کا نام ہی کہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کریں اس صورت میں عولن رہیگا اسکی جگہ اسکا ہموزن

Marfat.com

تعریف بھی حاصل ہو گئی ۔ بست و دوم ۲۲ صنعت ادماج ۔ جس کے معنی پیلیٹے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں اس کلام کو کہتے ہیں جس میں دو مدعا نکلیں اور اس میں اور استتباع میں یہ فرق ہے کہ استتباع مدح ہی میں ہوتا ہے ۔ اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام و ادماج میں یہ فرق ہے کہ ایہام میں ایک لفظ سے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے اور ادماج میں جملہ سے جیسے ؎ زبانِ آن پسر ترکی و من ترکی نمیدانم ؛ چہ خوش بودے اگر بودے زبانش در دہان من ؛ یہاں دو معنی درست ہیں کہ اس کی بولی بولنا یا اسکی زبان چوستا ۔ بست و سوم ۲۳ ۔ صنعت توجیہ جس کو محتمل ضدین کہتے ہیں ۔ یعنی ایک کلام سے دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھ میں آویں ۔ جیسے ؎ یک شیوہ ستمناسد غضبت عفو و مکافات ؛ یک نغمہ شمارد کرمت لاؤ نعم را ؛ ایک یہ معنی کہ تیری ذات میں مکافات نہیں اور تیرے کرم میں لا نہیں ۔ دوسرے یہ کہ عفو تجھ میں نہیں اور تیرے کرم میں نعم نہیں ۔ بست و چہارم ۲۴ ۔ صنعت ہزل ۔ کہ اس سے جد مقصود ہو ۔ یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کریں ۔ اور واقع میں اس سے پند وغیرہ مقصود ہو ۔ جیسے ؎ با محبہ دنیا مکنید آمیزش ؛ از آتشک جہنم اندیشہ کنید ؛ بظاہر الفاظ ٹھٹھوں کے ہیں مگر واقع میں پند ہے ۔ بست و پنجم ۲۵ ۔ صنعت تجاہل العارف یعنی جان کر انجان بن جانا ۔ اور اصطلاح میں یہ ہے کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کریں جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنیں دانم ؛ کہ دامن گیر گردد خون من نامہربانی را ؛ یہاں تجاہل سے مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے ۔ بست و ششم ۲۶ ۔ صنعت قول بالموجب ۔ جس کے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ قائل کے قول کے معنے اسکی مراد کے خلاف لے جائیں ۔ جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی ؛ راست میگوئی کہ از جاں میکنم ؛ مراد قائل کی یہ تھی کہ تہ دل سے تم محبت نہیں کرتے ۔ اس کے

Marfat.com

فعلن مستعمل ہی اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہیں **دوم** حبب بفتح حبیم وتشدید باء موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن کے دونوں سبب خفیف گرجاویں۔ صرف مفارہ جاوے۔ اُسکی جگہ اُس کا ہموزن فعل بولتے ہیں اور زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہیں۔ **سوم** خرم بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کے میم دُور ہونے کو کہتے ہیں اسکے باعث فاعیلن رہتا ہی اُسکی جگہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہی اور رکن کا نام اس صورت میں اخرم ہوتا ہی۔ **چہارم** کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی تَ دور کرنے کا نام ہی مفعولا رہی گا۔ اُس کی جگہ مفعولن کہینگے اور رکن مکشوف بولا جاوے گا۔

اور جو زحاف کہ کئی رکنوں میں آسکتے ہیں وہ گیارہ ہیں اوّل اذالہ بکسر الف و ذال معجمہ یہ ہی کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس میں ماقبل آخر الف زیادہ کریں جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہیں دوم تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اس میں الف زیادہ کیا جائے مثلاً فاعلاتن میں اگر الف زیادہ ہووے۔ تو فاعلاتان ہوگا۔ اسکی جگہ اس کا ہموزن فاعلیاتن مستعمل ہی اور رکن کا نام مسبغ ہے **تنبیہ** یہ دونوں زحاف ایسے ارکان پر واقع ہوتے ہیں۔ جو آخر مصرعہ میں ہوں یعنے عروض اور ضرب میں واقع ہوتے ہیں صدر اور ابتدا اور حشو میں نہیں آتے۔ **تیسرا** حذذ بفتح حاء حطی وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہیں کہ آخر رکن سے وتد مجموع گرجاوی۔ مثلاً فاعلن سے فار ہجاوی تو اُسکی جگہ فع کہینگے اور رکن کو احذّ بولینگے۔ **چوتھا** حذف کہ آخر رکن سی سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہیں جیسے فعولن سی مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہے گا اس کی جگہ فعل مستعمل ہی اور رکن کا نام محذوف ہی۔ **پانچوان** خبن بفتح خائے معجمہ وسکون باء موحدہ جس رکن میں کہ اول سبب خفیف ہو۔

Marfat.com

اس کے معنے یہ نہ لئے بلکہ جواب میں یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہیں بلکہ جان سے ہے۔ بست و ہفتم ۲۷ صنعت اطراد۔ جس کے معنے انتظام کے ہیں اور اس کو اطرا بھی کہتے ہیں جس کے معنے تعریف کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ ممدوح کا نام مع اس کے باپ داداؤں کے بترتیب ذکر کریں خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشنِ دین محمد عربی ٭ ضیائے چشم علی نور دیدہ زہرا ٭ بہار خرمیِ خاطر حسین و حسن ٭ سرور سینۂ زین العباد شمع ہدیٰ ٭ فروغ شمع شبستانِ باقر و صادق ٭ غریب خاکِ خراسان علی بن موسیٰ۔ بست و ہشتم ۲۸ صنعت تعجب۔ کہ کلام میں کوئی بات قابل تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کی جائے جیسے ؎ سرو را سایہ یکے بیش نباشد یارب ٭ این ہمہ خاک نشین در پے آن بالا چیست یہاں غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان محبوب کا ہے۔ بست و نہم ۲۹ صنعت اعتراض جس کے معنے حائل ہونے کے ہیں اور اسکو حشو بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنے بھراؤ کے ہیں۔ اور اصطلاح میں یہ ہے کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کریں کہ مطلب اس کے بدون بھی پورا ہو اور اس کی تین قسمیں ہیں۔ حشو قبیح اور ملیح اور متوسط۔ قبیح وہ ہے جس کے بیچ میں آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جائے اور ایسا شعر کلام بلغا میں نہیں آتا۔ اس لئے اس کی مثال بھی لکھنی ضرور نہیں۔ اور حشو ملیح وہ ہے جس سے کلام میں لطف اور حسن آجائے جیسے ؎ گر بخندم دان پس از عمریست گوید زہر خند ٭ ور بگریم دان بہر روزیست گوید خوگری ٭ اس میں دان پس از عمریست اور واں بہر روزیست حشو ملیح ہے۔ کیونکہ ہر چند مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اس قدر بے رحمی ہے۔ اور حشو متوسط وہ ہے کہ نہ اس سے

Marfat.com

اس کے دوسرے حرف کے ساقط کرنے کو جنن کہتے ہیں۔ مثلاً فاعلن میں سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا۔ اور یہ رکن اس صورت میں مجنون کہلاویگا۔ چھٹا طیّ بہ فتح طائے مہملہ ویائے مشدد اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس رکن میں دو سبب خفیف ہوں اس میں چوتھا ساکن دور ہووے۔ مثلاً مستفعلن میں سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا۔ اس کی جگہ اس کا ہموزن مفتعلن بولیں گے اور رکن کو مطوی کہیں گے۔ ساتواں قصر یعنے جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اس سبب میں سے ساکن کو دور کریں۔ اور اسکے ماقبل کو ساکن کریں۔ جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کریں تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا۔ آٹھواں قطع یعنے جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کریں مثلاً فاعلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کریں تو فاعل بسکون لام ہو جاویگا۔ اسکی جگہ فعلن کہیں گے اور رکن مقطوع کہلاویگا۔ نواں جحف۔ قبض۔ جس رکن میں کہ پانچواں حرف ساکن سبب خفیف میں کا ہو۔ اُس کے دُور کرنے کو قبض کہتے ہیں۔ اور اس صورت میں رکن کو مقبوض بولتے ہیں۔ جیسے فعولن میں سے ن گرا دیں تو فعول بضم لام رہیگا۔ دسواں۔ کفّ بفتح کاف وفا رمشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن میں سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہے گا اور رکن مکفوف کہلاویگا۔ گیارہواں۔ وقف کہ وتد مفروق اگر آخر میں واقع ہو اُسکے متحرک حرف کو ساکن کریں۔ جیسے مفعولات میں ت کو ساکن کریں۔ تو مفعولات بسکون تا ہو جاویگا اور رکن کو موقوف کہینگے۔

بعض مرتبہ ایک بحر میں کئی زحاف واقع ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں اُس کا نام دو ناموں سے مرکب ہوگا۔ مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان میں سے ایک رکن میں خبن ہو۔

Marfat.com

کچھ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے۔ ع اے باد صبا اینہمہ آوردہ تست
اس میں لفظ باد حشو متوسط ہے۔ سی و سوم۔ صنعت تلمیح جس کے معنے دکھانے کے ہیں
اور اصطلاح میں یہ ہے کہ کلام میں کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کی طرف اشارہ کریں
جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ میگوید محال ۔ در خزانہ گر رود ہرگز نگوید
این سخن ۔ اس میں اشارہ ہے اس مسئلہ کی طرف کہ حکمار یونانی کے نزدیک
خلا محال ہے جیسے ؎ تو در معاملہ اہبطوا متاع مخر ۔ کہ صحیح بود بیع وسعی نامشکور
اشارہ قصہ بنی اسرائیل کی طرف جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر میں
گئے تھے۔ سی و یکم۔ صنعت براعۃ الاستہلال۔ جس کے معنے ہیں۔ آغاز کی
فوقیت اور اصطلاح میں یہ ہے کہ شروع کتاب یا کلام میں ایسے الفاظ لاویں
جو مضمون آیندہ کے مناسب ہوں جیسے مثنوی غنیمت کے شروع میں جس
میں شاہد اور غزینہ کا قصہ ہے، یہ شعر ہے ؎ بنام شاہد نازک خیالاں ۔ عزیز خاطر آشفتہ حالاں ۔ اور اس صنعت کو حسن مطلع بھی کہتے ہیں۔ سی و دوم
صنعت التفات۔ لغت میں پھر کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے۔
کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدل کر بیان کرنا۔ جیسے عرفی نے قصیدہ
نعتیہ میں اول اپنے آپ کو متکلم کی طرح بیان کیا ہے چنانچہ کہتا ہے ؎ از رغبت
دنیا الم آشوب نگردم ۔ زین باد پریشان نہ کنم زلف الم را ۔ پھر مخاطب کر دیا
ہے اس شعر میں ؎ عرفی مشتاب این رہ لعلست نہ صحرا است ۔ آہستہ
کہ رہ بردم تیغ است قدم را ۔ پھر غائب کر کے کہتا ہے ؎ از باغ نعیمش بدہ
الغلام وسیامینہ ۔ یا مطلب او مطلب اصحاب شکم را ۔

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان میں۔ ان میں سے اول تجنیس ہے جسکو
جناس بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنے ہم جنس ہونے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے

Marfat.com

اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی اور علے ہذا القیاس
اسی طرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہو جاوین تو اُس کا نام بھی مرکب ہوتا
ہے لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا
نام رکھ لیا ہے اس جہت سے اُن کو بھی لکھ دیا جاتا ہے پس ایسے زحاف پانچ ہین
اوّل۔ خرب بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا
نام ہے۔ مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو فاعیل
بضم لام رہتا ہے اُسکی جگہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو اخرب کہتے ہین۔ دوم۔ شتر
بفتح شین معجمہ اور سکون تاء فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہے۔ مثلاً
رکن بالا مین اگر خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے دور ہو جائے
تو فاعلن رہے گا۔ اور رکن کو اشتر کہین گے۔
سوم۔ شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے۔ مثلاً فاعلاتن مین دوسرا اور ساتوان
حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا
چہارم۔ کسف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو
کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرف ت کی وقف کے باعث دور ہووے
اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اُسکی جگہ مفعولن کہین گے اور
رکن کا نام مکسوف ہوگا۔ پنجم۔ ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے۔ مثلاً مفاعلین مین سے
اگر بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصری دور ہو کر عین ساکن
ہوا تو مفارع رہا اس کی جگہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے۔

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کا طریق
لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورۂ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کیلئے

Marfat.com

کہ دو لفظ بولنے میں مشابہ اور معنی میں جدا ہوں اسکی کئی قسمیں ہیں - اوّل تجنیس تام کہ دونوں لفظ شمار حرف اور ہیئت اور ترکیب میں متفق ہوں پس اگر نوع میں بھی متحد ہوں یعنی دونوں اسم ہوں یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہے مثلاً ؎ باز اقبالش بصید ملک رنگین چنگ باد ٭ تا رچنگ عشرتش با واز گسستن درامان ٭ چنگ اوّل بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز اور دونوں اسم ہیں اور اگر نوع میں مختلف ہوں کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اسکو تجنیس تام متوفی کہتے ہیں جیسے ؎ ع امید لذت عشق از مدار چرخ مدار ٭ مدار اول اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونوں لفظوں متجانس میں سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونوں ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہیں تو متشابہ کہتے ہیں جیسے ؎ بدریا بسوزد دل خیزران ٭ پوزد بر سمندِ سبک خیزران ٭ اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے میں یکساں - اور لکھنے میں متفق نہ ہوں تو اسکو تجنیس مفروق کہیں گے جیسے ؎ ساقی ازان بادہ منصوردم ٭ در رگ و در ریشۂ من صوردم ٭ اوّل مصرعہ میں منصور مفرد ہے اور دوسرے میں مرکب اور لکھنے میں دونوں جدا صورت پر لکھے جاتے ہیں - لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے جزو سے ہوگا تو ایسی تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو دار کہتے ہیں جیسے ؎ پروانۂ ام دلا برخِ ہمچو شمع او ٭ پروا ندارم ار بشود جان من ہلاک ٭ پروا کو اگر نون ندارم میں ملایا جاوے تو پروانہ ہو جاتا ہے سوم تجنیس محرف کہ دونوں لفظ عدد حرف اور ترتیب میں متفق ہوں اور ہیئت یعنے حرکت وسکون میں مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبہ جان را ٭ محرم او بود سر قرآن را ٭ محرم اوّل بضم میم وکسرہ را ہے - دوم بفتح میم وراہے - چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دونوں لفظوں میں سے ایک میں حرف زائد ہو ؎ خواہ

تجنیس تام
تجنیس مرکب
تجنیس مفروق
تجنیس مرفو
تجنیس محرف
تجنیس زائد

Marfat.com

ایسے ٹکڑے کرین جو وزن ارکان بحر کے مطابق ہو جاویں خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ مل کر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہو جاوے پس اس ہموزن کرنے کے لیے قواعد مفصلۂ ذیل کام آتے ہین

قاعدۂ اول۔ وزن کرنے مین سکون و حرکات کے شمار اور جگہ برابر ہونی چاہئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرورت نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سب کا وزن فعلن ہی یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین اسی طرح ان الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہے تو وہان بھی ہونا چاہئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے

قاعدۂ دوم۔ تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہی یعنی جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نہ جاوین وہ تقطیع مین شمار نہ ہون گے ایسے حروف یہ ہین

اوّل الف۔ لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین اسکے ماقبل کا حرف ی یا آیا ز سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہ ہوگا مثلاً ع جزین نیستم چارۂ درسرشت + اس مصرعہ مین الف این کا ملفوظ نہین۔

دوم۔ نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہ ہو تو اسطرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زماں کو بجاے زما سمجھیں گے اور اگر عروض و ضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہ شمار ہوگا

سوم واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی

Marfat.com

اول میں جیسے ع باشکوہ کوہ حلمت ابر گریاں بر جبال - یا بیچ میں زائد ہو جیسے ع غنسدہ زد اندر ہوا برق او برق دار ؛ خواہ آخر میں زائد ہو اور اس کو مطرف بھی کہتے ہیں جیسے ع آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ؛ اور بعض اوقات ایک کے آخر میں دو حرف زائد ہوتے ہیں اس صورت میں تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ اگر میان یم اندر صدف ندیدستی ؛ نگاہ کن قلم او دوران خجستہ یمین ؛ یم اور یمین تجنیس مذیل ہے - پنجم تجنیس مضارع - کہ دونوں لفظوں کے حروف عدد اور ہیئت میں یکساں ہوں مگر ایک حرف دونوں میں ایک نوع کا نہیں - بلکہ اس کا قریب المخرج ہے اور اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں کیونکہ حرف مذکور یا شروع میں ہوگا یا بیچ میں یا آخر میں اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان ، سخن از طرہات مے گوید ؛ وسط کی مثال جیسے ؎ ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست ؛ آخر کی مثال جیسے ع راہ میزن مطرب راح امید ساقی ؛ اور اگر دونوں قریب المخرج نہوں بلکہ بعید المخرج ہوں تو تجنیس لاحق کہیں گے اور اسکی بھی تین قسمیں ہیں کہ حرف مذکور اول میں ہوگا یا وسط میں یا آخر میں مثال اول ع جنگ را درویش نباشد سنگ ؛ مثال دوم ؎ در روئے من ز غمزہ کمانہا کشیدہ ؛ بر جان من ز طرہ کمینہا کشادہ - مثال سوم ع بیاب رحم در آدمکن نفس بر باد ؛ ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونوں لفظ متجانس بدون فاصلہ کے پیہم آویں جیسے ع اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار ؛ مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار ؛ ہفتم تجنیس خط - جس کو تصحیف کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونوں لفظ صورت میں ایک ہوں صرف نقطوں کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند ؛ خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند ؛ ہشتم تجنیس قلب کہ دونوں لفظوں کے حروف شمار میں اور

Marfat.com

مثلاً خواب کو خاب کی جگہ سمجھین گے

چہارم۔ ہاءِ مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آوے گی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض و ضرب کے آخر مین آوے گی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی

پنجم۔ واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس مصرعہ مین ع پناہِ بلندی و پستی توئی ٭ ایسی واو بھی تقطیع مین داخل نہین ہی لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب و کمال ٭ یا مثل واو ابتدا کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند ٭ تو ان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی

ششم۔ الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرورین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہ بھی داخل تقطیع نہین۔ غرض سوا ان چھیوں کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا

قاعدۂ سوم۔ اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہ آوین تو ساکن اوّل کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع۔ نگہدار مارا ز راہِ خطا۔ اسکی تقطیع یہ ہی کہ نگہدار فعولن ر مارا فعولن الخ۔ غرضکہ ر نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہی متحرک ہوگئی۔ اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونون بحال رہینگے

قاعدہ چہارم۔ اگر حرف ساکن وسط سے دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہوجاوے اور باقی حذف ہوجاوے گا جیسے ع راست تیر ایازای محمود ٭ تقطیع اول رکن کی یہ ہوگی۔ راس تیر

Marfat.com

نوع میں متفق ہوں مگر ترتیب میں مختلف ہوں اور اسکی دو صورتیں ہیں - ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہو جاویں تو اسکو قلب کل کہتے ہیں - جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد ٭ دوسرے یہ کہ نامرتب ہا لیں - جیسے ع شرک در شکر نعمت ایمان - اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اسکو آخر سے پڑھیں تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اسکو قلب مستوی کہتے ہیں جیسے مرادے دارم - اور برآید یارب اور اگر دو لفظ جو ایک دوسرے کے قلب ہوں شعر یا مصرعہ میں اسطرح آویں کہ ایک شروع میں ہو اور دوسرا آخر میں تو اس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مخنج یعنے بازدوار کہیں گے جیسے ع راز نہفتہ فاش شد از نالہائے زار ٭ دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے مشتق ایک مصرعہ یا بیت میں جمع ہوں جیسے ع با من قراں کنند و قرنیان من نیند ٭ اور اگر مادہ ایک نہ ہو بلکہ حروف دونوں کے مشابہ ہوں تو اسکو شبہ اشتقاق کہتے ہیں جیسے ؎ غضنفر الہامی کہ چون اسکندر ٭ لشکر کشد و جہان کشاید اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات میں سے لکھتے ہیں - سوم - صنعت رد العجز علی الصدر - اس کا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ عروضیوں نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہیں مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونوں مصرعوں کے جو درمیانی رہے ان کو حشو کہتے ہیں تو اس صنعت کے یہ معنی ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم میں وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع میں آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون انیست علاجم بس ٭ زنجیر و زلف تو دپائے من شیدا ٭ لیکن تین صورتیں اس کی اور ہیں - اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو میں واقع ہو - دوم یہ کہ عروض میں واقع ہو - سوم یہ کہ ابتدا میں واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر چار صورتیں ہوئیں - اور

Marfat.com

فاعلاتن پس س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہون گے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے اور تیسرا دور ہو جاوے گا۔ غرضکہ تین ساکن اوزانِ شعر مین جمع نہین ہوتے

قاعدہ پنجم۔ بعض الفاظ ایسے ہین کہ ان کے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو نکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین ا امدد و الف سے خیال کرنا چاہیئے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہی۔ جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی رکا کسرہ تو اُس کی جگہ ایک ی ساکن تصور کرنی چاہیئے۔ اسطرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسی طرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اس کو دو حرفون کی جگہ جاننا چاہیئے مثلاً فرخ کو بجاے فرخ سمجھین گے

قاعدہ ششم حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ ان کا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورت مین ان کے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہ حروف معدوم متصور ہوتے ہیں جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند + اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اس لئے داخل تقطیع نہ ہونگے صرف حرکات ماقبل کافی ہین

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرون کا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہی

Marfat.com

ان کی پھر چار چار صورتیں ہیں اس لئے کہ دونوں لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہوں گے تو سب صورتیں سولہ ہوئیں اوّل کی مثال ہم نے لکھ دی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ کے لکھے دیتے ہیں مثال اس صورت کی کہ حشو مصرعہ اوّل اور عجز میں ایک سے لفظ ہوں ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش ٭ زاہد از گوشۂ خلوت دل خود را باز آر ٭ مثال اس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہوں ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیریں ٭ من رنجہ چو فرہاد م تو طرفہ چو شیریں ٭ مثال اس صورت کی کہ ابتدا اور عجز ایک سے ہوں ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ٭ اور مثالیں انہیں پر قیاس کر لینی چاہئیں ۔ چہارم صنعت لزوم مالایلزم ۔ یعنے لازم کر لینا ایسی بات کا جو ضروری نہ ہو ۔ ہر چند اصطلاح میں اس کا نام ہے کہ حروف روی یعنی قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جائے ۔ مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس میں لام سے پہلے میم ہی آجاوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہے لیکن حقیقت میں جس صنعت میں یہ بات پائی جاوے گی کہ کوئی خاص التزام کر لیا ہوگا وہ بھی اسی میں شامل ہے چنانچہ ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر میں آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اسی سے ہو جیسے اس قطعہ میں **قطعہ**

نا یدہ بر من دلبر آسائش جانم ٭ جانم طیران میکند انجام ندانم ٭ دانم نرود پائے تمنا زہ مقصود ٭ مقصود دلے نیست بجز ایں شور و فغانم ٭ اور اسی میں یہ بھی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کر لیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اس سے خالی نہ ہو ۔ جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اس کے ہر مصرعہ میں شتر اور حجرہ موجود ہے ۔ اس کا مطلع یہ ہے ؎ سر اغنم ست شتر بار ہا بحجرہ من ٭ شتر ولی نکنم غنم بجز حجرہ من ٭ اور

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱ خفیف مسدس مخبون مقصور	وزن بحر خفیف گویم بات	فاعلاتن۔ مفاعلن فعلات	رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کے باعث مفاعلن ہو گیا اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونوں ہی اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہی
" " " محذوف	رازِ دل با سگِ درش گویم	فاعلاتن۔ مفاعلن فعلن	
۲۔ رجز۔ مثمن سالم	برخیزای صاحب سخن بحر رجز را یاد کن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	اس مین صرف آخر کا رکن ندال ہوتا ہی۔
رجز۔ مثمن۔ ندال	ثابت غم تنہائی و باطل خیالِ خانمان	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان	
رجز۔ مثمن مطوی مخبون	مطربِ خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو	مفتعلن مفاعلن۔ مفتعلن۔ مفاعلن	اس مین اول رکن مطوی ہی اور دوسرا مخبون
۳ رمل۔ مثمن۔ مقصور	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات	فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہی
رمل۔ مثمن۔ محذوف	ای متاعِ درد در بازارجاں انداختہ	فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلن	اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک
رمل مثمن مشکول	بغلامی تو مارا خبر از جہان بر آمد	فعلات۔ فاعلاتن فعلات فاعلاتن	

Marfat.com

اسی قبیل سے یہ ہے کہ مصرعہ میں چیزوں کا وعدہ مخصوص کر دے۔ جیسے خاقانی نے
مثنوی لکھی ہے کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ میں چار چیزیں ذکر کی ہیں اس کے اشعار
یہ ہیں ؎ جمع آمد بہر خدمت دپاس ٭ اور لیسعؑ د مسیحؑ و خضرؑ و الیاسؑ ٭ بستہ
کمران چو حلقہ قدخم ٭ کیخسرو و سام و زال در رستم ٭ مستقی جرعہ وقت تعجیل ٭
جیحون و فرات و دجلہ و نیل ٭ روزی طلب آمدہ و مادم ٭ دیو و ملک و پری و آدم ٭
اور ایک صنعت قطع الحروف ہے یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام میں کوئی معین حرف
کبھی نہ آوے۔ مثلاً الف نہ ہو جیسے اس رباعی میں رباعی خورشید سپہر سروری ختم
رسل ٭ در مسلک عقل رہبر دجزد کل ٭ در چشم خرد چیست رخش گلشن قدس ٭ جبریلؑ
بود در چمنش ایک بلبل ٭ ایک صنعت منقوطہ ہے یعنے یہ التزام کرنا کہ کوئی حرف
بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن ٭ اور ایک صنعت غیر منقوطہ
ہے جس کو مہملہ کہتے ہیں یعنی کلام میں ایسے لفظ لانے جن میں نقطہ نہو جیسے ع کمل
مردم گردراہ دلدل رہوارا د ٭ اور ایک صنعت رقطا ہے جس کے معنے سیاہی
میں سفیدی ملے ہوئے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ کلام میں ایسے الفاظ
لاویں کہ ایک حرف نقطہ دار اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع۔ زلف سیہ تو
جان من دز دیدہ ے ٭ اور ایک صنعت خیفا ہے جس کے معنے اس جانور کے ہیں
کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح میں ایسے کلام کو کہتے ہیں
جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ ہو جیسے ع روح جنبش دہد ہمین گلہا ٭ اور
ایک صنعت فوق النقاط ہے جس میں اوپر ہی نقطے ہوں جیسے ؎ تا وشتہ
غمزہ راند در دل ٭ زخمش دُرخون فشاند ہر دل ٭ اور ایک صنعت تحت النقاط
ہے کہ جس کے نیچے ہی نقطے ہوں جیسے ؎ بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو ٭ چو اول بار یکم
دیدم پریرو ٭ اور ایک صنعت منقطع ہے جس کے سب حرف لکھنے میں جدا جدا

صنعت

رقطا

خیفا

فوق النقاط

تحت النقاط

منقطع

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل ثمن مجنون مقصور	میکنم ہر نفس از دستِ فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن - فعلاتن - فعلات	صدر سالم ہی باقی مجنون اور ضرب مقصور بھی
〃 〃 〃 محذوف	دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من	فعلاتن فعلاتن - فعلاتن - فعلن	سب ارکان مجنون ہیں اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم ما را در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہی
〃 〃 محذوف	بشنو از نی چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلاں را بنود پیشہ بنض	فاعلاتن - فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی
〃 〃 〃 محذوف	مشک آنست کہ بوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
۴ سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ اے نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات	اول و دوم رکن مستفعلن تھاطی کی جہت سی مفتعلن ہو گیا اور آخر کا رکن مفعولات ہی جو طے اور وقف سی فاعلات ہو گیا ہی
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہیں آتی

Marfat.com

لکھے جائیں جیسے سہ رخِ زرد دارم زدوری آن در پژدہ داغ وردم درون دل آذر ٭ اور ایک صنعت موصل ہے جس میں التزام کیا جائے کہ کلمات دو۲ دو۲ خواہ تین تین یا تمام کلمات ملا کر لکھ سکیں۔ موصل بدو حرف جیسے سہ چو من کاست گوئی شب فرقتِ تو ٭ مہ تو کہ باشد بدنیگونہ لاغر ٭ اور سب سے آگے کا شعر موصل لبسہ حرف ہے اور پھر موصل بچہار اور پھر موصل بہ پنج اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال یہ ہے ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب ٭ اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اسکے پڑھنے میں دونوں لب نہ ملیں جیسے سہ درد ہے گرتر اگذار شدہ ٭ سر راہ تو سر نثار شدہ اور حقیقت میں یہ صنعت قطع الحروف میں سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دو لب نہیں ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاوے کہ ہر کلمہ میں ان حروف میں سے ضرور ہو تو واصل الشفتین کہلائے گی جیسے سہ بت من دمبدم فریب مدہ ٭ بہ لب من لب پیالہ بنہ ٭ اور ایک سجع ہے جس کا حال نثر کے اقسام میں بیان ہو چکا ہے۔ اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہے کہ ایک شعر میں دو قافیے لادیں جیسے سہ عقل دفرمان کشیدنی باشد ٭ عشق وایمان چشیدنی باشد ٭ اور کبھی ردیف کو دونوں قافیوں کے درمیان لاتے ہیں اور اس کو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہیں۔ حاجب آڑ کو کہتے ہیں۔ یعنی دونوں قافیوں میں ردیف مذکور حائل ہو گئی ہے جیسے سہ اے شاہ زمین پر آسمان داری تخت ٭ پیری تو بدانش وجوان داری بخت ٭ اس میں داری ردیف ہے اور اس کے ادھر اُدھر دو۲ دو۲ قافیے ہیں۔ اور ایک صنعت متلون ہے کہ شعر دو بحرون مختلف میں پڑھا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی کہ جس کا نام سحر حلال ہے اس کے اشعار یہ ہیں سہ اے شدہ در خانۂ جان منزلت ٭ خانۂ جان یافتہ زان منزلت ٭ اے شدہ مہ رُخ تو زیں چرخ ٭ چرخ ازان آمدہ در عین چرخ ٭ اگر اضافات کو مختصر

واصل الشفتین و ذوالقافیتین مع الحاجب

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵ کامل مثمن ۔ ندال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر رسی بے وزن آن یکنم بیان ز دلم نکر دیکے گذر رفقاے آن دگر رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	صرف آخر رکن ندال ہے "
۶ متدارک مثمن مقطوع " " مجنون متدارک مجنون یا مقطوع مضاعف	بحر تدارک از برے کن جو رخت نبود گل باغ ارم مثلث بود کرد دنیا در حلم و سخائی بیہتا	فعلن فعلن فعلن فعلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقطوع ہین اصل مین فاعلن تھا سب ارکان مخبون ہین دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہے باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن مخبون مقطوع بھی ہوتا ہی اور مضاعف یہ غرض ہے کہ بحر کے ارکان آٹھ کی جگہ سولہ کر دئے گئے ہین اور ہندوے
۷ متقارب ثمن ۔ مقصور " " محذوف	سخن را بود در تقارب قبول کریما بہ بخشاے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعول	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہی

Marfat.com

کے پڑھو تو وزن مفتعلن مفتعلن فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہو گا۔ اور اگر کھینچ کر
ھو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رمل مسدس مخذوف کا ہو گا اور اُس میں
عرنے یہ بھی کمال کیا ہے کہ ہر شعر ذو قافیتین ہے۔ اور دوسرے قافیہ میں
عت تجنیس ہے اور مثلون کے اقسام میں ایک منقوص ہے کہ جب شروع مصرعہ کا
ہ دور کر دیا جائے تو رباعی کا وزن رہ جائے اور معنی بدستور رہیں جیسے سے
د ہجر آمد د افزود مرا حسرت و غم ٭ صبر و آرام شد از جانم و با دوست بہم۔ اس کا
ن رمل مجنون ہے لیکن اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہ جاتا ہے اور اسی
ی قسم مخذوف ہے کہ مصرعوں کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہ جائے
یسے سے ورغالیہ دان بینم آن تنگ دہاں لیکن ہ سی گوہر جان پرور درغالیہ دان
اری ٭ اس کا وزن ہزج اور اخرب ہے مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی
ا وزن رہ جاتا ہے اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد بترتیب یا بے ترتیب
ر کریں۔ جیسے سے یک دو شد از سہ حرفش چار اصل و پنج شعبہ ٭ شش روز و ہفت اختر
ز قصر و ہشت منظر ٭ یعنی اس کے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہ اشیاء دونی ہو گئیں۔ اور
یک صنعت تنسیق الصفات ہے کہ کسی موصوف کی پیہم صفات مذکور کریں جیسے سے
خداوند بخشندہ دستگیر ٭ کریم خطا بخش پوزش پذیر ٭ اور ایک صنعت توشیح ہے جس کے
معنے حمائل پہنانے کے ہیں اور اصطلاح میں یہ ہے کہ چند اشعار اس طرح لکھے جاویں
کہ ہر مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع کریں تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر
خواہ متوسط کے لینے سے حاصل ہو۔ اور اسی طرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہیں ٭
یا صنعت جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری میں پڑھا جاوے یہ سب تفنن طبع
کے لئے ہیں۔ **تنبیہ**۔ منشی کو چاہئے کہ جب لفظی صنعتوں کی طرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ
صنائع پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چمکتے ہوں گے تو ایسا ہو گا

منقوص

مخذوف

سیاق الاعداد

تنسیق صفات

توشیح

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	نتوان گذاشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک
متقارب مثمن مقبوض اثلم	زدردِ ہجرت چہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک
" " " "	لطف نوسازی برمن عاجز	فعل فعولن فعل فعولن	اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوئے تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اول مقبوض دوم اثلم بترتیب
" " " " "	زلفِ دل آرامۂ دیت تیرہ شب ست و آتشِ موسے	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اول مقبوض و اثلم دوم شالم بترتیب
" " " " سالم	زمین گرد از نعل اسپان معزل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ کبھی آتا ہی خواہ شالم ہو یا اثلم
مجتث مثمن مخبون ۔ محذوف	بحر مجتث اگر دم زنی در رنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن ۔ فعِلن	رکن اول و سوم ستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہوگیا۔ اور دوم مخبون اور آخر مخبون محذوف
مجتث مثمن مخبون ۔ مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

Marfat.com

کہ گویا زر بفت کی جھول گدھے کو پنہادی۔

باب دہم عروض و قوافی کے مختصر بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہیں

اصطلاحات

وزن۔ عروضیوں کی اصطلاح میں دو کلموں کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہیں اگرچہ حرکتوں میں اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنی جتنی حرکتیں اور سکون ایک میں ہیں اتنی ہی دوسرے میں ہیں گو حرکتیں دونوں کلموں کی مختلف ہیں۔

بحر۔ چند کلمات موزوں کا نام ہے۔ جن پر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہیں۔

رکن۔ بحر کے اجزا میں سے ایک جز کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہیں۔ یا اقاعیل و امثال بولتے ہیں۔

اصول۔ رکن کے اجزا کو کہتے ہیں۔

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہیں اور اس طرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اُس کی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مرقوم ہوگی۔

زحاف۔ شعر کے ارکان میں اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھ زائد ہو جاوے تو اس تغیر کو زحاف کہتے ہیں اور اس رکن کو جس میں زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہیں اور اس بحر کو بھی جس میں رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہیں۔

سالم۔ وہ بحر یا رکن جس میں تغیر نہ ہوا ہو

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹۔ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع ست دران گوہر سخن	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہی دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف
	یارب نصیب ہیچ مسلماں دگر مباد	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	" " " " " " " " مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو دد فانیاید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن آخر کا صحیح بھی آجاتا ہے
۱۰۔ منسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد منا منسرح پندمرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طے کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تھا جو طے اور کشف کے سبب فاعلن ہو گیا
منسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہی اور دوسرا مطوی و موقوف بترتیب
" " " مجدوع	ہمچو عرق بر عذار شاہد عصیاں	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول و سوم مطوی ہی اور دوم مطوی محذوف آخر مجدوع
۱۱۔ ہزج مثمن سالم	مدہ بحر ہزج از دست بزل میز ند ناخن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	
ہزج مثمن مسبغ	باہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہی باقی سالم۔

Marfat.com

فصل اوّل عروض کے بیان میں

عروض وہ علم ہے جس میں نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہوں اس میں ذکر بحرون کا اور اُن کے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جن سے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہیں دو ہیں۔ **سبب اور وتد**۔ لفظ دُوحرفی کو سبب کہتے ہیں اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دُو قسمیں ہیں۔ اوّل سبب خفیف جس کے دو حرفوں میں سے اول حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے سر۔ دُوم سبب ثقیل جس کے دونوں حرف متحرک ہوں جیسے لفظ سر ترکیب اضافی میں مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمیں ہیں اوّل مجموع جس کے تین حرفوں میں سے اول کے دو حروف متحرک ہوں جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جس کے تین حرفوں میں سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونوں حرف متحرک ہوں جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی میں مثلاً مشقِ جلی اور فارسی میں سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہیں پائے جاتے اس واسطے مرکب مثال لکھی گئی۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونوں اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہیں جن کو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہیں دو رکن پنج حرفی ہیں یعنی فعولن اور فاعلن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہیں یعنی مفاعیلن مستعفلن متفاعلن۔ فاعلاتن۔ مفعولات۔ پنج حرفی ارکان میں ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولیں تو فاعلن ہوتا ہے اور اگر وتد کو پہلے بولیں تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن میں ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہیں اوّل میں وتد مقدم ہے اور دوم میں دونوں سبب خفیف مقدم ہیں اور متفاعلن میں ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ اول	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اول اخرب ہی اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
〃 〃 〃 مقصور	المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسبت نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	〃 〃 〃 〃 〃 آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	ای بادشہ خوباں داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہی اور ایک سالم بہ ترتیب
〃 〃 مقبوض	دلم بردن شد از غمت غمت زدن بروں نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین
〃 〃 اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہی دوم سالم بترتیب ۔
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف ابتم	سر بدر غم عشق بوالہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر ابتم
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فرع خورشید فلک	مفعول فاعلن مفاعیل فَعَلْ	اول اخرب ہی دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ ۔ یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول میں مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہی اور آخر کا رکن فعول یا فَعَلْ یا فع یا فاع ہوتا ہی اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعول رہتا ہی اور دوم سوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن ہوتا ہے ۔

Marfat.com

اور فاعلاتن میں وتد مجموع دو سببوں خفیف کے درمیان میں ہے اور مفعولات میں دو سبب خفیف اوّل میں ہیں اور وتد مفروق آخر میں۔

تنبیہ - سوائے ان سات رکنوں کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجۂ حال میں مستعمل نہیں اسواسطے نہیں لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحریں بنتی ہیں اور وہ اگرچہ گنتی میں انیس ۱۹ میں مگر جو بالفعل مروج ہیں اور اُن پر شعرا اکثر شعر کہتے ہیں وہ گیارہ ہیں اس تفصیل سے ہزج۔ رمل کامل متدارک متقارب۔ ہزج۔ یہ چھ ۶ بحریں صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور خفیف۔ سریع۔ مجتث۔ مضارع۔ منسرح۔ یہ پانچ بحریں دو دو رکنوں کے کئی بار ہونے سے بنتی ہیں مگر کسی بحر میں ارکان چھ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ چھ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہیں اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنوں سے اور مثمن کا چار سے۔

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیوں نے تعداد تغیرات کی جو ارکان میں ہوتے ہیں اکتالیس ۴۱ لکھی ہیں مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان میں آتے ہیں اور بعض اس طرح کے ہیں کہ اشعار مروجۂ حال میں واقع نہیں ہوتے لہذا اِن کو لکھنا فضول جانکر بتیس زحاف مشہور مروج پر اکتفا کی جاتی ہے۔

پس جاننا چاہیئے کہ جو تغیرات ارکان میں ہوتے ہیں اُن سے بعض تو ایسے ہیں کہ صرف ایک ہی رکن میں ہوتے ہیں اور بعض کئی رکنوں میں آسکتے ہیں جو زحاف کہ اول ہی رکن میں ہوتے ہیں اور مروج بحرون میں مستعمل بھی ہیں وہ گنتی میں چار ہیں

ثلم

اوّل ثلم بفتح ثاء مثلثہ و سکون لام اس زحاف کا نام ہے۔ کہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کریں اس صورت میں عولن رہے گا اس کی جگہ اس کا ہموزن

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
اور آخر کار کن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہی غرضکہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اُسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو - ❊			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل	آخر کار کن مقصور یا محذوف ہے
〃 〃 محذوف	آلہی غنچۂ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	〃
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	ای برزدہ دامن بلا را	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
〃 〃 〃 مقصور	چون در رہ مردمی نہی پائے	مفعول مفاعلن مفاعیل	〃 〃 مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	بامن باشی بسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع	اول و دوم اخرب ہین اور آخر اہتم

فائدہ - اگر شعر کے ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسرے مین سالم ہونا یا ایک مین سالم اور دوسرے مین مطوی مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسرے مین مجنون ہونا کچھہ مضائقہ نہین - ❊

Marfat.com

فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہیں **دوم** جب بفتح جیم وتشدید باء موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونوں سبب خفیف گر جاویں صرف مفارہ جاوے اس کی جگہ اس کا ہموزن فعل بولتے ہیں اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کہتے ہیں۔ **سوم** خرم بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعیلن کے میم دُور ہونے کو کہتے ہیں اس کے باعث فاعیلن رہتا ہے اس کی جگہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہے اور رکن کا نام اس صورت میں اخرم ہوتا ہے۔ **چہارم** کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہے گا اس کی جگہ مفعولن کہیں گے اور رکن مکشوف بولا جاوے گا۔

اور جو زحاف کہ کئی رکنوں میں آسکتے ہیں وہ گیارہ ہیں۔ **اوّل** اذالہ بکسر الف وذال معجمہ یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس میں ماقبل آخر الف زیادہ کریں جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہو جاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہیں۔ **دوم** تسبیغ بسین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اس میں الف زیادہ کیا جاتے مثلاً فاعلاتن میں اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اس کی جگہ اُس کا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے **تنبیہ** یہ دونوں زحاف ایسے ارکان پر واقع ہوتے ہیں جو آخر مصرعہ میں ہوں یعنے عروض اور ضرب میں واقع ہوتے ہیں صدر اور ابتدا اور حشو میں نہیں آتے۔ **تیسرا** حذذ بفتح حاحطی وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہیں کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جاوے مثلاً فاعلن سے فارہ جاوے تو اس کی جگہ فع کہیں گے اور رکن کو احذ بولیں گے۔ **چوتھا** حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہیں جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہے گا اس کی جگہ فعل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے۔ **پانچویں** خبن بفتح خائے معجمہ وسکون باء موحدہ جس رکن میں کہ اوّل سبب خفیف ہو

Marfat.com

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے مصرعوں کی آخر مین مکرر ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہیں۔ اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُس کے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک[1] تو یہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنیً دونو جیسے گذرا یا فقط معنیً مختلف ہون جیسے بینی کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجائے قافیہ آوی اور ایک بمعنی عضو معین اور دوسری جگہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا قافیہ کرین۔ دوسری[2] شرط یہ ہی کہ مکرر ہونے والے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہ دونون شرطین نہون گی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ ای متاع درد در بازار جان انداختہ ✣ گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ ✣ کہ انداختہ متحد اللفظ والمعنے بھی ہی اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہی اور ردیف صرف شعرائے عجم کے اشعار مین ہوتی ہے۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہیں وہ سات ہین ایک تو اُن مین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہی اور باقی چھ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہی اُس کو رَوِی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ ندارم غیر از تو فریادرس ✣ توئی عاصیانرا خطا بخش و بس ✣ حرف س لفظ رس اور بس مین روی ہی بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہ حرف اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا رِدف بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو کہتے ہین یعنی اُن حروف علت کو جو

Marfat.com

اس کے دوسرے حرف کے ساقط کرنے کو خبن کہتے ہیں مثلاً فاعلاً میں سے الف ساقط ہو
تو فعلن بکسر عین رہے گا اور یہ رکن اس صورت میں مخبون کہلاوے گا۔ چھٹا طیّ
بہ فتح طائے مہملہ دیائے مشدد اس کو کہتے ہیں کہ جس رکن میں دو سبب خفیف ہوں
اس میں چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن میں سے اگر ف دور ہووے تو
مستعلن رہے گا اسکی بجائے اس کا ہموزن مفتعلن بولیں گے اور رکن کو مطوی کہیں گے
ساتواں قصر یعنے جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اس سبب
میں سے ساکن کو دور کریں اور اس کے ماقبل کو ساکن کریں جیسے
مفاعیلن سے ن گراکر لام کو ساکن کریں تو مفاعیل بسکون لام رہے گا
اور رکن مقصور کہلاوے گا۔ آٹھواں قطع یعنے جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو
اُس کے آخر کا حرف گراکر ماقبل کو ساکن کریں مثلاً فاعلن سے ن گراکر لام
کو ساکن کریں تو فاعل بسکون لام ہو جاوے گا اسکی جگہ فعلن کہیں گے
اور رکن مقطوع کہلاوے گا نواں۔ قبض۔ جس رکن میں کہ پانچواں حرف ساکن
سبب خفیف میں کا ہو اس کے دور کرنے کو قبض کہتے ہیں اور اس صورت
میں رکن کو مقبوض بولتے ہیں جیسے فعولن میں سے ن گرادیں تو فعول بضم لام رہیگا
دسواں۔ کفّ بفتح کاف وفاء مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے
جیسے مفاعیلن میں سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہے گا اور رکن مکفوف
کہلاوے گا۔ گیارھواں وقف کہ وتد مفروق اگر آخر میں واقع ہو اس کے متحرک
حرف کو ساکن کریں جیسے مفعولات میں ت کو ساکن کریں تو مفعولات بسکون
تا ہو جاوے گا۔ اور رکن کو موقوف کہیں گے۔

بعض مرتبہ ایک بحر میں کئی زحاف واقع ہوتے ہیں تو اس صورت میں اس کا
نام دو ناموں سے مرکب ہو گا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان میں سے ایک رکن میں خبن ہو

Marfat.com

رَوِی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہون اور اُنکے ماقبل کی حرکت بھی اُن کے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور پیش اور بیش کی یَ اور گور اور شور کی واؤ اسطرح کی ردف کو جو متصل رَوِی کے آوے اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ شوکتش گر در آمدے بمکان ٭ شق شدی چنبر زمین و زمان ٭ مکان اور زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہی اور اگر رَوِی اور حرف مدہ یعنی ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن بر کشید معز زپوست لفظ و معنی غریب دارد دوست ٭ ت روی ہی اور س ردف زائد اور واؤ ردف اصلی اور ردف خواہ زائد ہو خواہ اصلی اس کا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہی مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہین کہ جس مین ردف اصلی مختلف ہی تو جائز نہ ہوگا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ گوفت لاوین جس مین ردف زائد مختلف ہی تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہ واو یا یاء معروف ردف ہو اور دوسری جگہ بھی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ متاخرین اس کو کبھی استعمال کرتے ہین ۔ تیسرا حرف قافیہ کا قید ہے یعنے وہ ساکن جو سوائے ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جس کے ماقبل کی حرکت اُس کے مطابق نہ ہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین واؤ اور یَ اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے ۔ مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنے وہ الف کہ اُس مین اور روی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اُن کا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل مین

Marfat.com

اور دوسرے میں قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاویگی اور علی ہذا القیاس اس طرح اگر کئی زحاف ایک رکن میں جمع ہو جاویں تو اس کا نام بھی مرکب ہوتا ہے لیکن عروضیون نے ایک رکن میں بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا نام رکھ لیا ہے اس جہت سے ان کو بھی لکھ دیا جاتا ہے پس ایسے زحاف پانچ ہیں۔

اوّل - خرب بفتح خاء معجمہ وسکون راء مہملہ مفاعلین میں اجتماع خرم اور کف کا نام ہے۔ مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے ن گرایا جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اسکی جگہ مفعول بولتے ہیں اور رکن کو اخرب کہتے ہیں

دوم - شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تا فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہے مثلاً رکن بالا میں اگر م خرم کی جہت سے اور ی قبض کی جہت سے دور ہو جائے تو فاعلن رہے گا۔ اور رکن کو اشتر کہیں گے ؛

سوم - شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے۔ مثلاً فاعلاتن میں دوسرا اور ساتواں حرف اگر گرا دیا جائے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلائے گا۔

چہارم - کسف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہیں مثلاً مفعولات میں سے اگر حرکت حرف ت کی وقف کے باعث دور ہو دے اور وہ ت بباعث کف دور کی جاوے تو مفعولا رہے گا۔ اسکی جگہ مفعولن کہیں گے اور رکن کا نام مکسوف ہوگا۔

پنجم - ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعلین میں سے اگر بباعث حذف نون دور ہوا پھر مفاعی میں سے بباعث قصری دور ہو کر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اس کی جگہ فعول بسکون لام بدلیں گے اور رکن کو اہتم کہیں گے ؛

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورۂ بالا تقطیع اسکو کہتے ہیں کہ شعر کے کلمات کے لئے

Marfat.com

ایسے ٹکڑے کریں جو وزن ارکان بحر کے مطابق ہو جاویں خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہیں یا ایک جزء ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جزء ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہو جاوے پس اس ہموزن کرنے کے لئے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہیں۔

قاعدۂ اول - وزن کرنے میں سکون و حرکات کے شمار اور جگہ برابر ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرورت نہیں مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سب کا وزن فعلن ہے یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن میں ہیں اسی طرح ان الفاظ میں بھی یہ ضرور نہیں کہ یہاں آخر کو نون ہے تو وہاں بھی ہونا چاہیئے یا یہاں اوّل حرف کو فتحہ ہے تو وہاں بھی ہووے۔

قاعدۂ دوم - تقطیع کرنے میں الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنی جو زبان سے نکلتے ہیں اور جو حرف کہ صرف کتابت میں ہوویں اور وہ بولے نہ جاویں وہ تقطیع میں شمار نہ ہوں گے ایسے حروف یہ ہیں۔

اوّل - الف - لفظ این آن - از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے میں اُس کے ماقبل کا حرف ی یا ایاء ز سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع میں شمار نہ ہوگا مثلاً

ع جزین نیستم چارۂ درمسرشت ۔ اس مصرعہ میں الف این کا ملفوظ نہیں۔

دوم - نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شکستہ کے عروض اور ضرب میں واقع نہ ہو تو اس طرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجائے زما سمجھیں گے اور اگر عروض وضرب میں واقع ہوگا تو بجائے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور بیچ میں آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہ شمار ہوگا۔

سوم - واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ میں نہیں آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی

Marfat.com

مثلاً "خواب کو خاب کی جگہ سمجھیں گے۔

چہارم - ہاء مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہے جیسے نامہ اور جامہ کی - اگر بیچ میں شعر کے آوے گی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر میں آوے گی تو بجائے حرف ساکن کے متصور ہوگی -

پنجم - واو عاطفہ کہ شعر میں اکثر اسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہیں - جیسے اس مصرعہ میں ع پناہ بلندی وپستی - تو ئ ؛ ایسی واو بھی تقطیع میں داخل نہیں ہے لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب وراز ہوگا جیسے اس مصرعہ میں ع علم وہنر فضائل وکسب وکمال ؛ یا مثل واو ابتدا کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی - جیسے اس مصرعہ میں ع بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند ؛ تو ان دونوں صورتوں میں تقطیع میں داخل ہوگی -

ششم - الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور میں یا صرف الف جیسے صورت میں کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض میں یہ بھی داخل تقطیع نہیں - غرض سوا ان چھوں کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا کہ تلفظ میں نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا -

قاعدہ سوم - اگر وسط مصرعہ میں دو ساکن ایک جگہ آویں تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہیں اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہیں - جیسے ع نگہدار ما را ز راہِ خطا ؛ اسکی تقطیع یہ ہے کہ نگہدا فعولن ر ما را فعولن الخ - غرضیکہ ر نگہدار کی جو دوسرا ساکن سے متحرک ہوگئی - اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ میں آویں گے تو دونوں بحال رہیں گے -

قاعدہ چہارم - اگر حرف ساکن وسط میں دو سے زیادہ ہوں تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہوجاوے گا اور باقی حذف ہوجاوے گا جیسے - ع راست تیرا یا ذا سے محمود ؛ تقطیع اول رکن کی یہ ہوگی - راس تیر ذا فعلاتن

Marfat.com

بالکل تاسیس ندارد ہی اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہی۔ حالانکہ وخیل یک
مین صؔ ہی اور دوسری مین میم۔ چھٹا حرف قافیہ کا **وصل** ہی یہ وہ حرف غیر مستقل
ہی جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہی مثل ہای نسبت یا یائے مصدری یا علامت اضافت
یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ اے خالق ہر بلند و پستی ٭ بخش چیز
عطا بکن زہستی ٭ اس مین تؔ ہستی اور پستی کی روی ہی اور یؔ علامت مصدری
کلمہ غیر مستقبل وصل ہی۔ ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہی یعنی وہ حرف غیر مستقل جو
بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ثنایش زار حمدیہا ٭ میکند کوتہی بلندیہا۔ اس شعر
مین دؔ روی ہی اور یؔ علامت مصدر وصل ہی اور ہاؔ علامت جمع خروج ہی اور
مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہی جیساکہ مثالون سے معلوم ہوا ٭

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول۔
رس بفتح راء مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم **اشباع** بکسر الف
و شین معجمہ حرف وخیل کی حرکت کو کہتے ہین۔ سوم **حذو** بفتحہ حاء حطی و ذال معجمہ و
واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہی اُس کا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ
ہند کو چند کے ساتھ قافیہ نہین کر سکتے۔ چوتھی **توجیہ** روی ساکن ماقبل کی حرکت
کا نام ہی اور یہ بھی یکسان ہونی چاہیئے۔ اس کا اختلاف بھی درست نہین مثلاً
دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ کرین۔

فائدہ اگر حرف روی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی
یا قید کا بعضون کے نزدیک درست ہی جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ
اس صورت مین تؔ روی ہی اور ہؔ وصل۔ اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید
کا درست ہوا۔ پانچوین مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہی اسکا اختلاف

Marfat.com

پس س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ میں تین ساکن جمع ہوں گے تب بھی دو ساکن بحال رہیں گے اور تیسرا دور ہو جاویگا غرضیکہ تین ساکن اوزان شعر میں جمع نہیں ہوتے۔

قاعدہ پنجم - بعض الفاظ ایسے ہیں کہ اُن کے تلفظ میں بعض حروف زبان سے نکلتے ہیں جو مکتوب نہیں ہوتے پس تقطیع میں وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئیں مثلاً "آمد" کو تقطیع میں ا م د و الف سے خیال کرنا چاہیئے اسی طرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاوے۔ جیسے اوپر کے مصرعہ میں تیر کی کا کسرہ تو اس کی جگہ ایک ی ساکن تصور کر لی چاہیئے اس طرح کی ی کو یائے ہائلنی کہتے ہیں۔ اسی طرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ میں واقع ہو اسکو دو حرفوں کی جگہ حساب کرنا چاہیئے مثلاً فرخ کو بجائے فرخ سمجھیں گے۔

قاعدہ ششم - حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر میں الفاظ کے آتے ہیں بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورت میں اُن کے ماقبل کی حرکت تقطیع میں شمار ہوتی ہے اور یہ حروف معدوم متصور ہوتے ہیں جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند۔ اس مصرعہ میں چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اس لئے داخل تقطیع نہ ہوں گے صرف حرکات ماقبل کافی ہیں

اب یہاں ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرون کا تامم اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

بھی درست نہین چھٹے نفاذ حرف وصل کی حرکت کا نام ہی اور یہ بھی یکساں ہی رہتی ہی

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقوا۔ وہ یہ ہی کہ روی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہوجاوے مثلاً درا و ردُر کا قافیہ ہوجائے یا مست اور سُست کا قافیہ آجائے دوّم اکفا وہ یہ ہی کہ حرف روی ایسے حروف سے بدل جاوے جو اُسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا روی مین واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہوجاوے۔ تیسرا اسناد وہ یہ ہی کہ رِدف کو مختلف لائین جیسے زمین کا قافیہ زمان لائین۔ چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دوبار لاوین اُس کی دو قسمین ہین ایک جلی یعنے ظاہر وہ یہ ہی کہ رَوِی کسی ایسے حرف کو کرین جس مین لیاقت اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونیکے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو مثلاً روی ٹھیراوین اور داشتن کو باختن کے ساتھ ہم قافیہ کرین یا کند اور دہد کو قافیہ کرین تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنے پوشیدہ ایطا یہ ہی کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو۔ مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہی مگر وہ گُل کے ساتھ ایسا متحد ہوگیا ہی کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہے پس اس طرح کا مکرر ہونا درست ہے۔

اقسام قافیہ

قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہی جو لفظ مین خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہی وہ ہی کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی کیجاوے جیسے اس شعر مین ؎ کسے کو زین میاں گویا نباشد ؎ زلطف فارسی بیگانہ باشد

Marfat.com

تام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۱ خفیف مسدس مخبون مقصور	وزن بحرِ خفیف گویم بات	فاعلاتن مفاعلن فعلات	رکن دوم مستفعلن تقلیب خبن کے باعث مفاعلن ہو گیا
〃 〃 〃 محذوف	راز دل با سگِ درش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلن	اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونو ہی اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہے۔
۲ رجز مثمن سالم	برخیز اے صاحب سخن بحرِ رجز را یاد کن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	اس میں صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے
رجز مثمن مذال	ثابت غم تنہائی و باطل خیالِ خانماں	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان	اسمیں اول رکن مطوی ہے اور دوسرا مخبون
رجز مثمن مطوی مخبون	سطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	
۳ رمل مثمن مقصور	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا
رمل مثمن محذوف	اے متاع دردِ تو در بازارِ جان انداختہ	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	محذوف آتا ہے
رمل مثمن مشکول	بغلامی تو مارا خبر از جہان بر آمد	فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب

احسن القواعد

Marfat.com

کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہین ہوسکتا ۔ مگر جب اُس کو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ اُسمین قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کیساتھ ہوگئی اب قافیہ باعتبار حرکات وسکون کے چار قسم پر ہی اوّل یہ ہی کہ قافیہ مین دو ساکن متصل ہون اُسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ دریغا کہ از نسلِ اسفندیار ٭ ہمین بود یک ملک را یادگار کہ لفظ یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہین دونون مین دو دو ساکن ہین ۔ دوم یہ کہ آخر مین ایک ساکن ہو اور اُس کے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بارِ ناموس خلق برگردن ٭ وہ چہ زیباست کار حق کردن ٭ لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک و ساکن بترتیب دوبار آئے ہین ۔ تیسرے یہ کہ ساکن آخرین یعنی روی سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ تکبر مکن زینہار ای پسر ٭ کہ روزے زدستش درآئی بسر کہ روی سے پہلے دو متحرک ہین ۔ چوتھے یہ کہ روی سے پہلے تین متحرک ہون اُسکو **متراکب** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ عارضش نوبہار باغ ارم ٭ داغ پروانگی چراغ حرم ٭ کہ حرف روی سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین ۔

فائدہ ۔ حرف روی اگر ساکن ہو جیساکہ اشعار گذشتہ مین ہی تو ایسی روی کو **مقید** کہتے ہین اور اگر ہو تو اُس کو **مطلق** کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ بشکند آسمان والیوانش ٭ نشکند طاق عہد و پیمانش ٭ یہان حرف ن جو روی ہی اور حرکت فتحہ کی رکھتا ہے روی مطلق ہے

تمت

کاپی رائٹ محفوظ ہے

ارزاں کتب ملنے کا پتہ: سید عبد العلیم مالک مطبع علیمی محلہ چوڑیوالان (میگزین) دہلی ۔

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مجنون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	صدر سالم ہے باقی مجنون اور ضرب مقصور بھی
〃 〃 〃 محذوف	دل من واند و من دانم و واند دلِ من	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	سب ارکان مجنون ہیں اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم ما را در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے
〃 〃 〃 محذوف	بشنو از نے چوں حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مجنون مقصور	عاقلان را نبود پیشہ بغض	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول سالم اور دوسرا مجنون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی۔
〃 〃 〃 محذوف	مشک آنست کہ بوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
۴۔ سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمد اے نیک ذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات	اول و دوم رکن مستفعلن تھا طی کی وجہ سے مفتعلن ہو گیا اور آخر کا رکن مفعولات ہے جو طی اور وقف سے فاعلات ہو گیا
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن	ہو۔ اول و دوم مطوی آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہیں آتی

Marfat.com

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۵۔ کامل مثمن مذال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر ری پے وزن آن کنجم بیان زدلم نکرد یکے گذر رفقا مرآن دگرے سار	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	صرف آخر کا رکن مذال ہے "
۶۔ متدارک مثمن مقطوع	بحر متدارک از بر مے کن	فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مقصوع ہیں اصل میں فاعلن تھا
" " مجنون	چو رخت نبود گل باغ ارم	فعلن فعلن فعلن فعلن	سب ارکان مجنون ہیں۔
متدارک مجنون یا مقطوع مضاعف	شدت نبود کس در دنیا در حلم و سخا کی بہمتا	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	دوسرا اور چھٹا رکن مجنون ہے باقی مقطوع اور کبھی آخر رکن اخذ بہ وزن فع بھی ہوتا ہے، اور مضاعف سے یہ غرض ہے کہ بحر کے ارکان آٹھ کی جگہ سولہ کر لئے گئے ہیں اور ہندوالے مضاعف کو بحر طویل کہتے ہیں۔
۷۔ متقارب مثمن مقصور " " محذوف	سخن را بود در تقارب قبول کریما بہ بخشائے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعل	صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہے۔

احسن القواعد

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم متقارب۔ مثمن۔ مقبوض۔ اثلم	تتوان گذاشتن آسان ازان کو ز درد ہجرت چہ چارہ سازم	فعلن فعولن فعلن فعولن فعول فعلن فعول فعلن	اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک
〃 〃 〃 〃	لطف تو سازی بر من عاجز	فعل فعولن فعل فعولن	اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب
متقارب مثمن مقبوض۔ اثلم مضاعف	زہے جمال تو قبلہ جان حریم کوئے تو کعبہ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اول مقبوض دوم اثلم بترتیب
〃 〃 〃 〃	زلف دل آرامہ عیت تیرہ شب است و آتش موسیٰ	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اول مقبوض و اثلم دوم سالم بترتیب
〃 〃 〃 سالم	زمین گرواز نعل اسپان معزبل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہی خواہ ثالم ہو یا اثلم
مجتث مثمن مخبون محذوف	بہ بحر مجتث اگر دم زنی در نگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اول اور سوم مستفعلن تھا جن سے مفاعلن ہو گیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون محذوف
〃 〃 〃 مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	بشرح صدر مقصور

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع ست دران گوہر سخن	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہے، دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف
〃 〃 〃 مقصور	یارب نصیب ہیچ مسلمان دگر مباد	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	〃 〃 〃 〃 〃 مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جزا اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن
۱۰ مسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد نما مسرح پندم را بگوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طے کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تھا جو طے اور کشف کے سبب فاعلن ہو گیا۔
مسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہے اور دوسرا مطوی موقوف بترتیب۔
〃 〃 〃 مجدوع	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول و سوم مطوی ہو اور دوم مطوی محذوف آخر مجدوع
۱۱ ہزج مثمن سالم	مدہ بحر ہزج از دست بہ دل میزند ناخن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	
ہزج مثمن مسبغ	باہل حرف باید گفت اہل حرف بسیار ست	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم

احسن القواعد

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میکند ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اول اخرب ہے اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
" " " " " مقصور	الممتہ اللہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	" " " " " " " " " آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	اے بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جزا خرب ہے اور ایک سالم بہ ترتیب
" " مقبوض	دلم بردن شد از غمت غمت نرود دل بمن نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین ۔
" " اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہے دوم سالم بترتیب ۔
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سر مدغم عشق بوالہوس راند ہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول ۔	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم ۔
ہزج مثمن اخرب اشتر مکفوف محبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک ۔	مفعول فاعلن مفاعیل فعل ۔	اول اخرب ہے دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ ۔ یہ دونوں وزن رباعی کے ہیں ۔ صورت اول میں اول مفعول رہتا ہے ۔ اور دوئم وسوئم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے ۔ اور آخر کا رکن مفعول یا فعل یا فع یا فاع ہوتا ہے ۔ اور دوسری صورت میں اول ہمیشہ مفعول رہتا ہے ۔ اور دوم سوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن ہوتا ہے ۔

Marfat.com

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
اور آخر کا رکن مثل صورت اوّل کے چار طرح آتا ہے غرضکہ دونوں صورتوں کے سب اوذان بارہ بارہ ہوتے ہیں پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اُسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو۔			
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اے برزدہ دامن بلا را	مفعول مفاعلن فعولن	اوّل اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
" " " مقصور	چوں در رہ مردمی نہی پائے	مفعول مفاعلن مفاعیل	" " " " مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	بامن باشی بسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع	اول و دوم اخرب ہیں اور آخر اہتم
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالاں	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل	آخر کا رکن مقصور
" " محذوف	آلٰہی غنچۂ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	یا محذوف ہے

فائدہ - اگر شعر کے ایک مصرعہ میں کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ میں وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اسی طرح رکن آخر کا ایک مصرعہ میں مسبغ اور دوسرے میں سالم ہونا ایک میں سالم اور دوسرے میں مطوی و مکشوف ہونا یا رکن اوّل کا ایک مصرعہ میں سالم اور دوسرے میں مجنون ہونا کچھ مضائقہ نہیں

احسن القواعد

Marfat.com

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعروں کے مصرعوں کے آخر میں مکرر ہوں۔ ان کو قافیہ کہتے ہیں۔ مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہیں۔ اگر مصرعوں کے آخر میں آویں تو لام اور اس کے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا۔ اور قافیہ کہلائیگا۔ غرضیکہ قافیہ کے لئے دو شرطیں ہیں۔ ایک[1] تو یہ کہ الفاظ مختلف ہوں خواہ لفظاً و معنیً دونوں جیسے گذرا یا فقط معنی مختلف ہوں جیسے بینی کہ دونوں مصرعوں کے آخر میں بجائے قافیہ آوے۔ اور ایک بمعنی عضو معین اور دوسری جگہ بمعنی فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا قافیہ کریں۔ دوسری[2] شرط یہ ہے۔ کہ مکرر ہونے والے حرف کلمات مستقل نہوں۔ پس اگر یہ دونوں شرطیں نہوں گی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی میں متحد ہوں اور مستقل بھی ہوں تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہیں گے۔ بلکہ ردیف بولیں گے۔ جیسے اس شعر میں عرفی کے ؎ اے متاعِ درد دور بانار جان انداختہ ٭ گوہر ہر سود در جیب زیاں انداختہ ٭ کہ انداختہ متحد اللفظ والمعنے بھی ہے۔ اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہے اور ردیف صرف شعرائے عجم کے اشعار میں ہوتی ہے۔

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو[9] ہیں۔ مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہیں۔ وہ سات ہیں ایک[1] تو انمیں سے ہر ایک قافیہ میں ہوتا ہے اور باقی چھ میں سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اسکے ساتھ آتے

روی ہیں جو حرف ہمیشہ ایک قافیہ میں آتا ہے۔ اسکو روی کہتے ہیں جیسے اس شعر میں ؎ ندایم غیر از تو فریادرس ٭ تو ئی عاصیاں را خطا بخش و بس ٭ حرف س لفظ رس اور بس میں روی ہے بدون روی کے

ردف قافیہ نہیں ہو سکتا یہ حرف اصل قافیہ کی ہے دوسرا حرف قافیہ کا ردف بکسر را ہے اور ردف حرف مدہ

Marfat.com

کو کہتے ہیں یعنی اُن حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے واقع ہوں اور اُن کے ماقبل کی حرکت بھی اُن کے موافق ہو جیسے کاسا اور یار کا الف اور پیش اور بیش کی ی اور گور اور شور کی واو اس طرح کی روف کو جو متصل رَدی کے آوے اصلی کہتے ہیں جیسے اِس شعر میں سہ شوکتش گر در آمدے بمکان ؛ شق شدے چنبر زمین و زمان ؛ مکان اور زمان میں ن رَدی اور الف رَدف اصلی ہے اور اگر ردی اور حرف مابہ یعنی رَدف اصلی میں فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو۔ تو اس ساکن کو رَدف نما ئد کہیں گے۔ اور حرف مدہ کو رَدف اصلی جیسے اس شعر میں سہ در سخن پرکشید مغز نہ پوست ؛ لفظ و معنی غریب دارد دوست ؛ ت رَدی ہے اور س رَدف نما ئد اور واو رَدف اصلی اور رَدف خواہ نما ئد ہو خواہ اصلی اس کا قافیہ میں مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست کہیں کہ جس میں رَدف اصلی مختلف ہے تو جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر دوست کا قافیہ کونت لاویں جس میں رَدف نما ئد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہیں بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہ واو یا یا معروف رَدف ہو اور دوسری جگہ بھی دونوں حرف مجہول ہوں مثلاً قافیہ نور کا لفظ گور کے ساتھ یا قافیہ تیر کا لفظ وزیر کے ساتھ کیا جاوے تو اچھا نہیں۔ اگرچہ متاخرین اس کو کبھی استعمال کرتے ہیں۔ تیسرا حرف قافیہ کا **قید** ہے یعنے وہ ساکن جو سوائے رَدف کے پہلے رَدی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جس کے ماقبل کی حرکت اس کے مطابق نہ ہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر میں واو اور ی اور ب حرف قید ہیں اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ میں ناجائز ہے۔ مثلاً تخت کا قافیہ طشت نہیں کر سکتے۔ چوتھا حرف قافیہ کا **تاسیس** ہے یعنے وہ الف کہ اس میں اور رَدی میں ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہیں اور یہ پانچواں حرف قافیہ کا ہے اور ان کا موافق ہونا قافیہ میں ضرور

قید

تاسیس

دخیل

Marfat.com

نہیں مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل میں باکل تاسیس نہ رہی اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل ایک میں ص ہے اور دوسری میں م

وصل چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہ وہ حرف غیر مستقل ہے جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہائے یا یائے مصدری یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر میں ؎ اے خالق ہر بلند و پستی۔ شش چیز عطا بکن ز ہستی ؛ اس میں تا ہستی اور پستی کی ردی ہے اور می علامت مصدری

خروج کلمہ غیر مستقل وصل ہے۔ ساتواں حرف قافیہ کا خروج ہے یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ ورستایش زار جمندیہا ؛ میکند کوتہی بلندیہا ؛ اس شعر میں دروی ہے اور ی علامت مصدر و وصل ہے اور ہا علامت جمع خروج ہے اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ ضرور ہے جیسے کہ مثالوں سے معلوم ہوا ؛

حرکات قافیہ

رس اشباع حذو توجیہ مجری

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ چھ حرکتیں متعلق قافیہ کے ہوتی ہیں۔ اوّل رس بفتح راء مہملہ و سین مہملہ کو فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہیں دوم اشباع بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہیں۔ سوم حذو بفتحہ حا حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل روی خواہ قید کا نام ہے اس کا اختلاف درست نہیں۔ مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھ قافیہ نہیں کر سکتے چوتھی توجیہ روی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہ بھی یکساں ہونی چاہیئے۔ اس کا اختلاف بھی درست نہیں مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ کریں ؛

فائدہ۔ اگر حرف روی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل روی یا قید کا بعضوں کے نزدیک درست ہے۔ جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کریں مثلاً۔ کہ اس صورت میں ت روی ہے اور ہ وصل۔ اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا۔ پانچویں مجری حرف روی کی حرکت کا نام ہے۔ اس کا اختلاف

Marfat.com

نفاذ

بھی درست نہیں چھٹے **نفاذ** حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہ بھی یکساں ہی رہتی ہے

عیوب قافیہ

اقوا

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ قافیہ میں چار عیوب ہوتے ہیں۔ اوّل **اقوا**۔ وہ یہ ہے کہ ردی یا قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جاوے مثلاً دَر اور دُر کا قافیہ ہو جائے یا مست اور سُست کا قافیہ آجائے دوم **اکفا** وہ یہ ہے۔ کہ حرف ردی ایسے حرف سے

اکفا

بدل جاوے جو اُس کا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا ردی میں واقع ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہو جاوے۔ تیسرا **اسناد** وہ ہے کہ ردف کو مختلف

اسناد

لائیں جیسے زمین کا قافیہ زمان لائیں۔ چوتھا **ایطا** یعنی ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین۔

ایطا

اس کی دو قسمیں ہیں ایک جلی یعنے ظاہر۔ وہ یہ ہے کہ ردی کسی ایسے حرف کو کریں جس میں لیاقت اصل ہونے کی نہ ہو۔ بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع کو مثلاً ردی ٹھیرادیں اور داشتن کو باختن کے ساتھ ہم قافیہ کریں یا کند اور دہد کو قافیہ کریں تو اس طرح کا قافیہ درست نہیں اور خفی یعنے پوشیدہ ایطا یہ ہے کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو۔ مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہم قافیہ کریں۔ تو اگرچہ گلاب میں بھی آب موجود ہے مگر وہ گل کے ساتھ ایسا متحد ہو گیا ہے۔ کہ گویا ایک لفظ جداگانہ معلوم ہوتا ہے۔ پس اس طرح کا مکرر ہونا درست ہے۔

اقسام قافیہ

قافیہ کی دو قسمیں ہیں ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہے۔ جو لفظ بین خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہووے جیسے اکثر اشعار کے قافیہ ہوتے ہیں اور بنایا ہوا وہ ہے کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی کیجاوے جیسے اس شعر

Marfat.com

میں سہ کسے کو زین میاں گویا نباشد ؛ ز لطف فارسی بیگانہ باشد ؛
کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہیں ہو سکتا۔ مگر جب اس کو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ اس میں
قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہو گئی اب قافیہ باعتبار حرکات وسکون کے چار
قسم پر ہے اوّل یہ ہے کہ قافیہ میں دو ساکن متصل ہوں۔ اس کو **مترادف** کہتے ہیں۔ مترادف
جیسے اس شعر میں سہ دریغا کہ از نسل اسفندیار ؛ ہمیں بود یک ملک را یادگار ؛ کہ لفظ یار
اور گار جو قافیہ کے اجزا ہیں دونوں میں دو دو ساکن ہیں۔ دوم یہ کہ آخر میں ایک ساکن ہو اور
اسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو۔ ایسے
قافیہ کو **متواتر** کہتے ہیں۔ جیسے اس شعر میں سہ بار ناموس خلق بر گردن ؛ دہ چہ زیبا ست متواتر
کار حق کردن ؛ لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہیں۔ دونوں متحرک و ساکن بترتیب
دو بار آئے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ساکن آخرین یعنی ردی سے پہلے دو متحرک ہوں ایسے قافیہ
کو **متدارک** کہتے ہیں۔ جیسے اس شعر میں سہ تکبر مکن زینہار اے پسر ؛ کہ روزی زدستش متدارک
در آئی بسر ؛ کہ ردی سے پہلے دو متحرک ہیں۔ چوتھے یہ کہ ردی سے پہلے تین متحرک ہوں
اُس کو **متراکب** کہتے ہیں جیسے اس شعر میں سہ عارضش نو بہار باغ ارم ؛ داغ پروانگی متراکب
چراغ حرم ؛ کہ حرف ردی سے پہلے دونوں مصرعوں میں تین تین متحرک ہیں ؛

فائدہ ۔ حرف ردی اگر ساکن ہو تو اُس کو **مطلق** کہتے ہیں جیسے اس شعر میں سہ
بشکند آسمان وایوانش ؛ نشکند طاق عہد و پیمانش ؛ یہاں حرف نون جو ردی
ہے اور حرکت فتحہ کی رکھتا ہے ردی مطلق ہے ؛

تمّت

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

161

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

احسن القواعد

مصنفہ

مولوی محمد حسن مدرس اوّل عربی و فارسی بلدیہ کالج

پبلشرز

ایم۔ فرمان علی اینڈ سنز اردو بازار۔ لاہور

قیمت۔ تین روپے

Marfat.com